سنیوں کی اوقات

تالیف وتصنیف: مولوی بگا

منجانب: سنی دفاع کونسل

فہرست

سبب تالیف:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناظرین اس جدید دور مین جیسے جیسے جہالت بڑھتی جارہی ہے ویسے ویسے باطل فرقے بھی بڑھتے جارہے ہیں کیوں کہ لوگوں سے دین کا فہم اٹھتا جارہا اسی کشمکش میں فرقہ شیعہ سنی نوجوانوں کو ہمدردی کا ووٹ لے کر اپنی طرف راغب کرنے میں کامیاب ہوچکا ہے ان کے علما ہمارے علما کی ممبروں پر تعریف کرتے ہیں سنیوں کو اپنی جان کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی سے زیادہ سنیوں سے پیار کرتے ہیں اور ہمارا اور سنیوں کا اختلاف ایک فروعی حیثیت کا ہے اور اس ملک میں فرقہ واریت کا بیج تکفیری ٹولہ مطلب اہلسنت نے بویا ہے شیعہ اہلبیت کو صرف اختلاف رائے کی بنیاد پر قتل کیا گیا ہے اور دہشتگردی کا نشانہ خصوصاً بنایا گیا ہے ایسی باتیں سن کر ہمارے سنی نوجوانوں کا دل بھی پگھل جاتا ہے وہ مذہب شیعہ کی طرف مانوس ہو جاتے ہیں اور شیعہ احباب آہستہ آہستہ ان کے دل میں اپنے عقیدے کی باتیں ڈالنا شروع کر دیتے ہیں اور انسان دیکھتے دیکھتے سنی سے مذہب شیعہ میں منتقل ہو جاتا ہے صرف اپنی کم علمی اور جہالت کی بنیاد پر وہ ان شیعہ ذاکروں اور عالموں کی چکنی چپڑی باتوں اور الفاظ کے دلدل میں پھنس جاتا ہے جبکہ حقیقت میں یہ سب باتیں تقیہ کر کے بیان کی ہوتی ہیں کیوں کہ مذہب شیعہ میں نوے فیصد دین جو ہے وہ تقیہ کے اندر ہے جب شیعہ علما دیکھتے ہیں کہ مجلس میں کوئی بڑا آدمی یا کوئی سنی سیاسی بندہ یا کوئی سنی موجود ہے تو ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ جیسے لگتا ہے کہ ان میں اور سنیوں میں کوئی فرق ہی نہین ہے جبکہ حقیقت میں جب تک شیعہ لوگ مذہب اہلسنت کے مقدسات کی توہین نا کرلین وہ مکمل شیعہ بنتے ہی نہیں ہین اور ان تعلیمات کو آج شیعہ علما عام شیعہ

لوگوں کے بھی سامنے جلد بیان نہیں کرتے بلکہ صرف خواص کے سامنے یہ باتیں بیان کی جاتی ہیں اور عام شیعہ آدمی بھی یہی سمجھتا ہے کہ ہمارا مذہب بہت سچا اور ایک دم شفاف پانی کی طرح جبکہ یہ سب دھوکہ ہے اور اسی دھوکہ کو آشکار کرنے کے واسطے میں نے یہ کتاب لکھی ہے جس میں نے واضح کیا ہے شیعہ علما اہلسنت سے زیادہ تکفیری سوچ کے حامل ہیں اور اہلسنت سے زیادہ وہ مخالف فرقے کے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان کی تکفیر کرتے ہیں بلکہ ان کے قتل کے جواز کے فتوے بھی مہیا کرتے ہیں اور اس کتاب میں نے شیعہ علما کے تقیہ کو کھولنے کی کوشش کی علمی و عقلی بنیادوں پر اور ان کی دہشتگردی کے چند پہلو بھی نمیاں کیے ہیں جن کے مطالعہ سے امام خمینی اور امام سیستانی کے تقیہ کر کے دیے گئے فتووں کا بھی پول کھل جاتا ہے کہ شیعہ احباب واقعی طور پر اہلسنت کو اپنی جان مانتے ہیں یا واقعی طور پر ان کے اکابرین پر لعنت کرنے کو حرام جانتے ہیں یا صرف تقیہ کی آڑ میں اہلسنت اور سادہ شیعہ عوام کو دھوکہ دیا جا رہا ہے اور اسی وجہ سے میں نے اس اپنی کتاب کا نام سنیوں کی اوقات رکھا ہے تاکہ وہ لوگ جو شیعیت کی تعلیمات سے مرغوب ہیں وہ اپنی اوقات شیعہ مصادر کے آئینہ میں بخوبی دیکھ سکیں اور فیصلہ کر سکیں انصاف کی روشنی میں کیا صرف سنی ہی گندے ہیں یا شیعہ فرقہ بھی اسی جرم میں برابر کا شریک ہے ۔

ابتدائی گزارشات:

اس کتاب میں راقم نے تمام مصادر کے اصل حوالہ جات کی عکسی فوٹو عبارے کے ساتھ لگا دی ہے اور عقیدہ رجعت و طینت پر مفصل گفتگو کی ہے اور جو کتب یونیکوڈ سافٹ ویئر سے ملی ہیں ان کے سرورق میں موجود جلد نمبر کا یونیکوڈ کتاب کے جلد نمبر کے ساتھ ملنا ضروری نہیں ہے وہ صرف پڑھنے والے کی نشاندہی کے واسطے لگایا گیا ہے اور جن عربی عبارات کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ بالمفہوم ترجمہ کیا گیا ہے اور سکین لگانے کی وجہ

صرف یہ تھی کہ تاکہ شیعہ احباب جب اچانک اپنے عقیدے کا انکار کر دیتے ہیں تو ان پر اتمام حجت کی جا سکے۔

ناصبی کی تعریف:

اہلسنت کے نزدیک ناصبی وہ شخص ہے جو اہل بیت یا حضرت علیؓ سے بغض وعداوت رکھتا ہو۔

عقيدة أهل السنة والجماعة

في الصحابة الكرام رضي الله عنهم

تأليف

الدكتور ناصر بن علي عائض حسن الشيخ

الجزء الأول

الناشر

مكتبة الرشد

الرياض

★ المبحث الخامس ★

الرد على معتقد النواصب في الصحابة

النواصب احدى طوائف أهل البدع التي أصيبت في معتقدها بعدم التوفيق للإعتقاد السديد في الصحابة الكرام رضي الله عنهم ، فقد زين لهم الشيطان اعتقاد عدم محبة رابع الخلفاء الراشدين وأحد الأئمة المهديين علي بن أبي طالب رضي الله عنه ، وحملهم على التدين ببغضه وعداوته والقول فيه بما هو بريء منه كما تعدى بغضهم إلى غيره من أهل البيت كابنه الحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه وغيره ، وقبل أن أذكر معتقد النواصب الذي جعلهم في ركب الفرق التي هلكت في شأن الصحابة الكرام أذكر تعريفهم ليعلم أنها فرقة غاب عنها قدر أهل بيت النبوة الذين في مقدمتهم علي رضي الله عنه والذي هو خير الأمة بعد الخلفاء الثلاثة قبله رضي الله عنهم أجمعين حيث نال شرف تربية الرسول ﷺ له ، ونال شرف الصحبة للنبي ﷺ منذ صغره ولما كبر كان شجاعاً مقداماً في محاربته الكفار والمشركين ، مع الرسول ﷺ ، وكذلك كان في حروب الردة مع الصديق رضي الله عنه ... وإلى تعريف فرقة النواصب :

جاء في القاموس : « وناصبه الشر أظهره له .... والنواصب والناصبية وأهل النصب المتدينون ببغضة علي رضي الله عنه لأنهم نصبوا له ، أي : عادوه »[1] .

ناصبی اہلبیت کا دشمن ہے

فتاوٰی رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

مسئلہ ۲۲۱: از بنارس چھاؤنی محلہ ڈیٹھوری محل تھانہ سکرور مولوی عبدالوہاب بروز چہار شنبہ ۲۱ صفر ۱۳۳۴ھ

یہ کہ یزید کی نسبت لفظ یزید پلید کا لکھنا یا کہنا ازروئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ یزید کی نسبت رحمۃ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟ فقط

الجواب:

یزید بیشک پلید تھا، اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اسے رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہ کہے گا مگر **ناصبی** کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے، والعیا ذ باﷲ تعالٰی

جبکہ اہل تشیع کے نزدیک ناصبی کی تعریف درج ذیل ہے:

۱- جو شیعان اہلبیت سے عداوت رکھے وہ ناصبی ہے:

کتاب : محبِ اہل بیتؑ کون؟

تالیف : آیت اللہ شیخ صدوقؒ

ترجمہ : مولانا فیاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر : ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ : غلام حیدر چودھری

کمپوزر : حیدر زیدی

ہدیہ : 65 روپے

•

ملنے کا پتہ:

ادارہ منہاج الصالحین

الحمد مارکیٹ' فرسٹ فلور' دکان نمبر 20' غزنی سٹریٹ' اردو بازار

لاہور۔ فون: 7225252

لَيْسَ النَّاصِبُ مَنْ نَصَبَ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ لِاَنَّكَ لَا تَجِدُ اَحَدًا يَقُوْلُ اَنَا اُبْغِضُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَلٰكِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَكُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّكُمْ تَتَوَالَوْنَا وَتَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْ اَعْدَائِنَا

وَقَالَ(عَلَيْهِ السَّلَامُ): مَنْ اَشْبَعَ عَدُوًّا لَنَا فَقَدْ قَتَلَ وَلِيًّا لَنَا۔

معلی بن خنیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: آپؑ فرما رہے تھے:

ناصبی (دشمن اہل بیتؑ) وہ نہیں ہے جو ہم اہل بیتؑ سے عداوت رکھے کیونکہ تمہیں دنیا میں ایک فرد بھی ایسا دکھائی نہ دے گا جو علی الاعلان کہے کہ میں محمدؐ و آل محمدؐ سے بغض رکھتا ہوں۔

ناصبی وہ ہے جو یہ سمجھ کر تم سے عداوت رکھے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔ جس نے ہمارے دشمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسے اس نے ہمارے محبؑ کو قتل کیا ہو۔

۱۸- شیعانِ علیؑ کی پہچان

(اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنَ عَشَرَ)

اَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ...... عَنْ

اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

یہی روایت شیخ صدوق نے اپنی دوسری کتاب مین بھی لکھی ہے۔

معاني الأخبار

للشيخ الجليل الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

عني بتصحيحه

علي أكبر الغفاري

الناشر

مكتبة الصدوق
طهران

مؤسسة دار العلم
قم

١٣٧٩ هـ

معاني الأخبار - الشيخ الصدوق - الصفحة ٣٦٥

أحمد بن محمد بن خالد، قال: حدثني أبو عبد الله الرازي، عن الحسن بن علي بن أبي عثمان عن موسى بن بكر، عن أبي الحسن موسى بن جعفر، عن أبيه، عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إن الله تبارك وتعالى اختار من البلدان أربعة فقال عز وجل: " والتين و الزيتون وطور سينين وهذا البلد الأمين " التين المدينة، والزيتون بيت المقدس، و طور سينين الكوفة، وهذا البلد الأمين مكة.

(باب) * (معنى أنواع السكر) * 1 - حدثنا أبي - رحمه الله - قال: حدثنا سعد بن عبد الله، قال: حدثنا إبراهيم بن هاشم، عن القاسم بن يحيى، عن جده الحسن بن راشد، عن أبي بصير، ومحمد بن مسلم، عن أبي عبد الله جعفر بن محمد، عن أبيه، عن آبائه عليهم السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: السكر أربع سكرات: سكر الشراب، وسكر المال، وسكر النوم، وسكر الملك.

(باب) * (معنى الناصب) * 1 - حدثنا محمد بن علي ماجيلويه - رضي الله عنه - قال: حدثني عمي محمد بن أبي القاسم، عن محمد بن علي الكوفي، عن ابن فضال عن المعلى بن خنيس، قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت لأنك لا تجد أحدا يقول:

أنا أبغض محمدا وآل محمد، ولكن الناصب من نصب لكم وهو يعلم أنكم تتولونا أو تتبرؤون من أعدائنا، وقال عليه السلام: من أشبع عدوا لنا فقد قتل وليا لنا.

(باب) * (معنى أيام الله عز وجل) * 1 - حدثنا أبي - رحمه الله - قال: حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري،، قال: حدثنا

(٣٦٥)

آیت اللہ یوسف البحرانی بھی یہی تعریف لکھتا ہے اور اا ایک دوسرے شیعہ مولوی شیخ شہید الثانی کا ناصبی کے بارے قول درج کرتا ہے کہ ناصبی وہ ہے جو شیعان اہلبیت سے دشمنی یا عداوت رکھتا ہے۔

الحدائق الناضرة

في أحكام العترة الطاهرة

تأليف

العالم البارع الفقيه المحدث الشيخ يوسف البحراني قدس سره

المتوفى سنة ١١٨٦هـ

الجزء الاول

قام بنشره

الشيخ علي الآخوندي

مؤسسة النشر الإسلامي (التابعة)

لجماعة المدرسين بقم المشرفة (ايران)

الحدائق الناضرة - المحقق البحراني - ج ٥ - الصفحة ١٧٨

على من تسنم أوج الجلال حتى شك في أنه الله المتعال. انتهى. ونحوه في شرحه على الرسالة الألفية. وممن صرح بالنصب جماعة من متأخري المتأخرين: منهم السيد نعمة الله الجزائري في كتاب الأنوار النعمانية حيث قال: وأما الناصبي وأحواله وأحكامه فإنما يتم ببيان أمرين: (الأول) في بيان معنى الناصب الذي وردت الروايات أنه نجس وأنه شر من اليهودي والنصراني والمجوسي وأنه كافر باجماع الإمامية، والذي ذهب إليه أكثر الأصحاب (رضوان الله عليهم) أن المراد به من نصب العداوة لآل محمد (صلى الله عليه وآله) وتظاهر ببغضهم كما هو الموجود في الخوارج وبعض ما وراء النهر، ورتبوا الأحكام في باب الطهارة والنجاسة والكفر والايمان وجواز النكاح وعدمه على الناصبي بهذا المعنى، وقد تفطن شيخنا الشهيد الثاني من الاطلاع على غرائب الأخبار فذهب إلى أن الناصبي هو الذي نصب العداوة لشيعة أهل البيت (عليهم السلام) وتظاهر في القدح فيهم كما هو حال أكثر المخالفين لنا في هذه الأعصار في كل الأمصار.. إلى آخر كلامه زيد في مقامه. وهو الحق المدلول عليه بأخبار العترة الأطهار كما ستأتيك إن شاء الله تعالى ساطعة الأنوار.

بلکہ اس تعریف میں یہ واضح لکھتا ہے کہ:

حال أكثر المخالفين لنا في هذه الأعصار في كل الأمصار۔

ترجمہ: (جیسا کہ ہمارے زمانے میں موجود اکثر ہمارے مخالفین کے ممالک ہیں)

مطلب تمام غیر شیعہ ممالک ناصبی ہیں جن میں سنی ممالک بھی شامل ہیں۔

تبصرہ:

میں کہتاہوں کہ تعریف کتنی عجیب ہے جیسا کہ شیعوں کے نزدیک خلفا ثلاثہ اور امہات المومنین پر لعنت کرنا ایک بہت عظیم عبادت ہے تو اگر کوئی سنی ان سے اس وجہ سے نفرت کرتا ہے کہ ان کے نزدیک سنیوں کے اکابرین پر لعنت کرنا مستحب عمل ہے جیسا کہ علامہ حلی لکھتا ہے:

من سلسلة مصادر بحار الأنوار

١٦

المحتضر

في

تحقيق معاينة المحتضر للنبي والأئمة

تأليف

الشيخ عز الدين أبي محمد الحسن بن سليمان الحلي العاملي

كان حياً سنة ٨٠٢ هـ

[98] قال الصادق (عليه السلام): لا يكون المؤمن مؤمنا حتى يكون فيه سنة من ربه، وسنة من نبيه، وسنة من وليه، وسنة من ذريتهم (1).

وهذا يدل على الأمر بالاستتان بالله وبرسوله وبوصيه وبآله (صلى الله عليه وآله وسلم)، فثبت وجوب البراءة من أعداء آل محمد واللعن لهم كما ثبت وجوب الصلاة على محمد وآله (عليهم السلام).

[كيفية الصلاة على محمد وآل محمد] فأما كيفية الصلاة على محمد وآل محمد (عليهم السلام) فقد جاء فيها عبارات كثيرة لا تكاد تحصى:

[99] منها ما روي عنهم: إذا سمعتم (إن الله وملائكته يصلون على النبي) (2) إلى آخر الآية فقولوا: صلوات الله وصلوات ملائكته وأنبيائه ورسله وجميع خلقه على محمد وآله والسلام عليه وعليهم ورحمة الله وبركاته (3).

---

(١) أنظر: الكافي: ٢ / ٢٤١ باب المؤمن وعلاماته حديث: ٣٩، الأمالي للطوسي: ١٥٣ المجلس ٦ حديث: ٥، الأمالي للصدوق: ٣٢٩ المجلس ٥٣ حديث: ٨، التمحيص: ٦٧ باب ٩٨ حديث: ١٥٩، الخصال: ١ / ٨٢ لا يكون المؤمن مؤمنا... حديث: ٧، صفات الشيعة: ٣٧ حديث: ٦١، عيون الأخبار: ١ / ٢٥٦ باب ٢٨ حديث: ٩، كشف الغمة: ٢ / ٢٩٢ ذكر الإمام التاسع، معاني الأخبار: ١٨٤ معنى ذي الوجهين واللسانين حديث: ١ (وللحديث تتمة).

(٢) الأحزاب / ٥٦.

(٣) معاني الأخبار: ٣٦٧ باب معنى العروة الوثقى.. حديث: 1 وفيه: «... عن ابن أبي حمزة عن أبيه قال:
سألت أبا عبد الله (عليه السلام) عن قول الله - عز وجل - (أن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما) فقال: الصلاة من الله - عز وجل - رحمة ومن الملائكة تزكية ومن الناس دعاء، واما قوله - عز وجل -: (وسلموا تسليما) فانه يعني التسليم له فيما ورد عنه.
قال: فقلت له: فكيف نصلي على محمد وآله؟
قال: تقولون: صلوات الله...
قال: فقلت: فما ثواب من صلى على النبي وآله بهذه الصلاة؟
قال: الخروج من الذنوب - والله - كهيئة يوم ولدته أمه».

ترجمہ: آل محمد کے اعداء (یعنی صحابہ) سے براءت اور ان پر لعنت کا وجوب اسی طرح ثابت ہے، جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پر درود پڑھنے کا ".

توشیعوں کے نزدیک وہ شخص ناصبی ہے اور شیعوں کی محبت کو اہل بیت کی محبت کے ساتھ جوڑ دیا گیا مطلب ایک بندہ ہزار اہلبیت سے مہت کرتا ہوں لیکن ان کے شیعوں سے ان کے قبیح فعل کی بنیاد پر نفرت کرتا ہو پھر بھی وہ شخص ناصبی ہے جمہور شیعہ علما کے نزدیک۔

۲-جو کوئی اہلبیت کے اماموں سے نفرت کرے:

جیسا کہ شیخ مرتضی العسکری نے لکھا کہ جو اہلبیت کے اماموں سے بغض رکھتا ہو (اس پر تو سب کا اختلاف ہے):

مَعالم المدرستين

المجلد الثاني

بحوث المدرستين
في
مصادر الشريعة الإسلامية

تأليف
العلامة السيد مرتضى العسكري

معالم المدرستين - السيد مرتضى العسكري - ج ١ - الصفحة ٨١

ولم يرد " الاجتهاد " و " المجتهد " بمعنى: الفقه والفقيه، في القرآن الكريم ولا الحديث النبوي الشريف، ونسمي هذا النوع من التسمية بـ " عرف المتشرعة " و " تسمية المسلمين ".

ومن هذا النوع من التسمية مالا يكون شائعا لدى عامة المسلمين بل يكون شائعا لدى بعضهم، مثل كلمة: " صوم زكريا " المستعمل لدى بعض المسلمين في الصوم مع الالتزام بالصمت والامتناع عن التكلم، وهذا النوع من المصطلح ينبغي أن نسميه باسم البلد الشائع فيه، فنقول: هذا اصطلاح المسلمين من أهل بغداد، أو اصطلاح المسلمين في القاهرة مثلا، ولا يصح أن نسميه بـ " اصطلاح المسلمين " أو " عرف المتشرعة " أو " تسمية المسلمين " مطلقا وبدون تقييد.

وكذلك الامر بالنسبة إلى التسمية الشائعة لدى أهل مذهب من المذاهب الاسلامية أو لدى فرقة تنتمي إلى الاسلام.

مثل: " الشاري " والمشرك " لدى الخوارج، فـ " الشاري " عندهم بمثابة المجاهد عند كافة المسلمين، و " المشرك " عندهم: جميع المسلمين وكل من لا ينتمي إلى الخوارج.

ومثل: " الرافضي " الذي ينبز به بعض أتباع مدرسة الخلفاء بعض أتباع مدرسة أهل البيت عليهم السلام.

و " الناصبي " عند أتباع مدرسة أهل البيت عليهم السلام، الذي يسمون به: كل من يبغض الأئمة من أهل البيت عليهم السلام.

وفي مثل هذه الحالة، نسمي الأول: بـ " اصطلاح الخوارج " والثاني:

یہی تعریف باقر مجلسی بھی لکھتا ہے کہ:
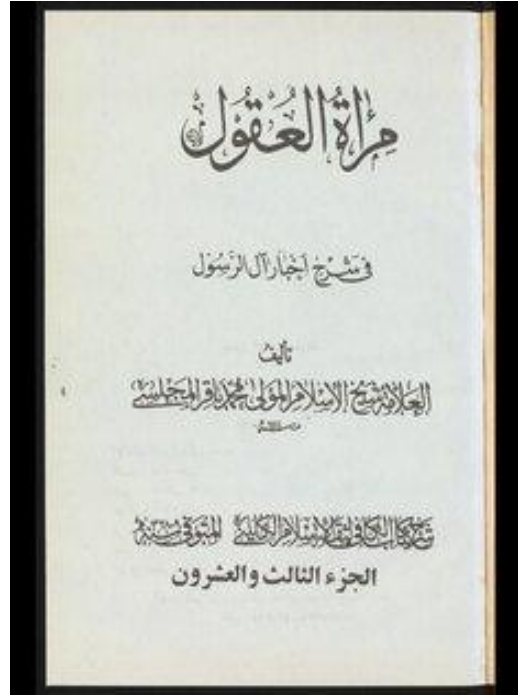
قوله : « رجلا ناصبا » إن كان المراد بالناصب ، المبغض المعاند لأهل البيت عليهم‌السلام كما هو الأظهر فهو كافر ، ودمه هدر ، فلعل المراد بالدية أنه إذا كان له أولياء وورثة من المؤمنين يعطيهم الإمام الدية من بيت المال استحبابا ، ولا يمكن حمله على التقية كما لا يخفى ، وإن كان المراد المخالف المتعصب في مذهبه إذ قد يطلق الناصب على هذا أيضا في الأخبار فظاهر إطلاق كلام الأصحاب لزوم القود في العمد ، وظاهر كثير من الأخبار عدمه ، ويمكن القول بلزوم الدية من بيت المال وعدم القود ،

اسم الكتاب : مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول المؤلف : العلامة المجلسي الجزء : ٢٤ صفحة : ٢١١

ترجمہ: اگر ناصبی لفظ سے مراد ایسا شخص جو اہل بیتؓ سے بغض رکھتا ہو جیسا کہ ظاہر ہے تو ایسا شخص کافر ہے اور اسے قتل کر دینا چاہیے۔

تبصرہ:

اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ جو اہل بیت سے بغض رکھتا ہو وہ ناصبی ہے لیکن شیعوں کے نزدیک یہ بغض تو اکابر صحابہ بھی رکھتے جن میں حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ شامل ہیں چناچہ اس رو سے بھی سنیوں کے اکابرین ناصبی شیعوں کی نظر مین بنتے ہیں۔ جیسا کہ خود ان کا ایک عالم لکھتا ہے:

پردہ اُٹھتا ہے

شہید سید شاہد زعیم فاطمی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

شیعہ ورلڈ فیڈریشن آف لندن

شرعی مسئلہ پوچھا جاتا تو منہ دیکھتا رہ جاتا۔ مزاج کا اکھڑ اور طبیعت کا درشت تھا۔ انصاف سے کوسوں دور تھا۔ غلبۂ اسلام سے مرعوب ہو کر مسلمان ہوا اور آنحضرتؐ کی وفات پر اپنے آبائی مذہب کیطرف لوٹ گیا۔ خاندانی امارت اور ریاست کا یہ حال تھا کہ باپ بیٹا قریباً برہنہ بدن رہا کرتے تھے شجاعت کا یہ حال تھا کہ احد کے دن جنگ سے فرار کر کے اور آنحضرتؐ کو نرغۂ کفار میں گھرا ہوا چھوڑ کر پہاڑیوں پر بکریوں کیطرح اچکتا پھرتا تھا۔ عزم اور استقلال یہاں تک تھا کہ نہ تو اس کے اور نہ ہی ابوبکر اور عثمان کے بدن پر کبھی بھی اور کسی بھی جنگ میں خراش تک آئی تھی زخمی اور گھائل ہونا بجائے خود رہا۔

عمر بن خطاب آنحضرتؐ کی نبوت میں شک رکھتا تھا اور اس کا گستاخانہ رویہ دیکھو کہ آنحضرتؐ نے اس کے حق میں بوقت وصال "قوموا عنی" فرمایا۔ یہ الفاظ دیگر یہ شخص راندۂ دربار رسولؐ تھا۔ دختر رز کا فریفتہ اور کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا دلدادہ تھا۔ اس کی موت حسرت و ناکامیوں کا لے بدل مرقع ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ ابوبکر، عثمان، عائشہ، حفصہ، حسن بصری، ابوہریرہ، خالد، معاویہ، عمر عاص، مروان، عبدالرحمٰن بن عوف، عبدالرحمان بن ملجم، یزید، شمر، عمر ابن زیاد، حرملہ، مامون رشید، ہارون رشید، ابوحنیفہ، عبدالوہاب نجدی، بخاری، شیخ عبدالقادر جیلانی اور مرزا حیرت اور مرزا غلام احمد قادیانی یہ تمام اعدائے اہل بیت عمر بن خطاب کے خوشہ چین ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کی اجمالی فہرست ہے۔ جن کی یاد ہمارے دماغوں میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔

حالات حضرت عثمان صاحب

عثمان بن عفان خاندان قریش سے امیہ تھا۔ یہ بارہ برس بادشاہ رہا۔ آنحضرتؐ کی نام نہاد دو سوتیلی لڑکیاں رقیہ اور ام کلثوم جو خدیجہؓ کیساتھ بوقت نکاح آنحضرتؐ کے گھر آئیں۔ عثمان کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آئیں یہ دونوں لڑکیاں خدیجہؓ کی بیٹیاں نہ تھیں۔ بلکہ خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں اور پہلے ان کا نکاح ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیق سے ہوا تھا۔ مگر بعد ازاں یہ دونوں لڑکیاں عثمان کے نکاح میں آئیں۔ یہ شخص تدبر اور ریاست سے بے بہرہ تھا خوش پوشی تن آسانی اور نفس پرستی کا پتلا تھا۔ تحمل اور خلق سے کوسوں دور اور اقربا نوازی کے نہایت نزدیک تھا ۳۹ سال کی عمر میں حلقہ اسلام میں آیا اور ۸۲ سال کی عمر میں اصحاب رسولؐ کے ہاتھ سے قتل ہوا

ابو بکرؓ، عمر، عثمان کو واضح اعدائے اہلبیت لکھتا ہے مطلب یہ لوگ اہلبیت سے عداوت رکھنے والے تھے۔ بلکہ ایک علامہ تو اس بھی واضح لکھتے ہیں:

۷۸۶

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمٰی بہ

کلیدِ مناظرہ

معہ اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیرآبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

مینیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

بار سوم

سنہ ۱۹۵۶ء

حضرت فاطمہؓ بنتِ اسد والدہ ماجدہ حضرت علی علیہ السلام

ازالۃ الخلفاء ص۱۵۱ پر ہے کہ حضرت رسول اللہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ فاطمہؓ بنت اسد ہماری ماں تھی۔ بعد اس ماں کے کہ جس سے ہم پیدا ہوئے۔ جب حضرت ابوطالب ہم لوگوں کو جمع کرکے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تو فاطمہ بنتِ اسد اس کھانے میں سے کچھ بچا رکھتیں۔ جو ہم دوبارہ آکر کھاتے۔

ارحج المطالب ص۲۳۵ پر بحوالہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام کی تعریف کے متعلق ایک طویل حدیث لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ رسول اللہ آپ کے جنازہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اے میری ماں خدا تجھ پر رحم کرے۔ تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی۔ تو خود بھوکی رہتی۔ اور مجھ کو کھلایا کرتی۔ تو آپ ننگی رہتی۔ اور مجھ کو پہنایا کرتی۔ تو اپنی جان کو اچھے کھانے سے باز رکھتی۔ اور مجھے کھلاتی۔ تو خاص خدا کے لئے اور آخرت کے گھر کے لئے یہ حسن سلوک مجھ سے کیا کرتی۔ آنحضرتؐ نے اپنا پیراہن ان کے کفن کے لئے دیا۔ کچھ قبر آنحضرتؐ نے خود کھود دی۔ اور مٹی بھی نکالی۔ پھر خود اس میں لیٹ گئے۔ اس پر صحابہ نے کہا۔ یا حضرتؐ۔ آپ نے اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے۔ جو آج تک کسی سے نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ابوطالبؑ کے بعد اس سے زیادہ کوئی شخص میرے ساتھ نیکی کرنے والا نہیں تھا۔ یہی روایت بہ اختلاف الفاظ مدارج النبوۃ جلد ۲ ص۲۰۷ پر بھی درج ہے۔

جس پاک گود میں آنحضرتؐ نے آرام فرمایا ہو۔ جن مقدس ہاتھوں پر آنحضرت اٹھائے گئے ہوں جو پاک سینہ آنحضورؐ کے نورانی سینے سے چمٹا رہا ہو جو پاک ہونٹ آنحضرت کے پاک ہونٹوں کے بوسے لیتے ہوں اور جو پاک آنکھیں آنحضرت کے چہرے پر ہر وقت کھلی رہی ہوں ان کے ایمان میں رخنہ اندازی کرنا کہاں کا اسلام اور کہاں کی انسانیت ہے۔ یہ شوخی اور گستاخی اہلسنت کو مبارک ہو شیعہ اثنا عشری تو اس عقیدہ پر چار حرف بھیجتے ہیں۔

آنحضرتؐ تو ارشاد فرمائیں اور بار بار ارشاد فرمائیں کہ حضرت فاطمہؓ بنت اسد میری ماں ہیں وہ واجب الاحترام ہیں اور میری محسنہ ہیں مگر علمائے اہل سنت بایں ہمہ ان کو مومن نہ سمجھیں اس سے بڑھ کر بے انصافی اور ضمیر فروشی کیا ہو سکتی ہے۔

محبتِ ثلاثہ وہ گلا سڑا اور بدبودار پھل ہے جو اس قابل نہیں کہ اسے دوسرے پاکیزہ اور صحیح سالم پھلوں میں رکھا جائے۔ اس ضرر کا ازالہ صرف اتنی بات میں ہے۔ کہ اس کو دوسرے پھلوں

سے علیحدہ کر کے کہیں دور دراز مقام پر پھینک دیا جائے۔ جہاں اسے جانور کھا جائیں اور خلق خدا اس کی تعفن اور سڑاند سے محفوظ رہے۔

دنیا میں کوئی ایسا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جو صحابہ کے اعمال سے خائف نہ ہو۔ اور جسے خوشنودی خدا کی ضرورت نہ ہو۔ اگر ثلاثہ کے دل میں ذرہ بھر بھی محبت رسول یا الفت آل رسول ہوتی تو ہم لوگوں کو کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ ان کو برا سمجھتے۔ قرآن مجید کی ورق گردانی کریں۔ تفاسیر کا مطالعہ کریں۔ احادیث پر نگاہِ غور ڈالیں۔ یا تاریخ کو پڑھیں کوئی بات حضرات ثلاثہ کی حمایت نہیں کرتی ان کی ہر ایک حرکت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اسلام صدق اور خلوص سے معرا تھا۔ اور یہ لوگ ہمیشہ اسی تاک میں رہے کہ کب آنحضرت رحلت فرمائیں۔ اور وہ آپ کی تمناؤں پر کھلے بندوں پانی پھیر کر دکھاویں۔ ان کے دل پر آفتاب ایمان نے کسی وقت بھی نور افشانی نہ کی تھی۔ وہ کفر میں پیدا ہوئے۔ کفر میں پرورش پائی۔ اور کفر میں فوت ہوئے ۔

ولادت جناب امیرؑ

امام عاصمی نے کتاب زین الفتیٰ تفسیر سورۂ ہل اتیٰ میں حدیث نور کو بروایت انس بن مالک لکھا کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہم دونو اس وقت عرش کی دائیں جانب خدا کی یاد میں معروف تھے۔ جب کہ ابھی کچھ مخلوق نہ ہوا تھا۔ حدیث نور یہ ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقت انا و علیؑ ابن ابی طالب من نور واحد نسبح اللہ عز وجل فی یمینۃ العرش قبل خلق الدنیا۔

ابن مغازلی شافعی نے حضرت ابو ذر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے جو عرش کی داہنی طرف خدا کے سامنے تسبیح و تقدیس کرتے جبکہ ابھی آدمؑ کے پیدا ہونے میں چودہ ہزار برس باقی تھے پس یہ نور اصلاب میں منتقل ہوتا ہوا عبدالمطلب کی صلب میں مقیم ہوا۔ جہاں اس کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑے سے میں اور دوسرے سے علیؑ پیدا ہوا۔

فصول المہمہ ابن صباغ مالکی ص۵ پر ہے کہ سوائے حضرت علیؑ کے کوئی شخص خانہ کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ وہ فضیلت ہے کہ حضرت علیؑ سے مخصوص ہے تا کہ حضرت کا علو مرتبت اور جلالت قدر ظاہر ہو۔ محمد بن محمود قزوینی شافعی لکھتا ہے کہ جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے اور رسول اللہ ان کو دیکھنے آئے تو حضرت علی ہنسے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اور پھر رسول اللہ کی طرف

اب کسی تبصرے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا یہ انتہائی واضح قول ہے۔

۳-جو کوئی علیؓ کے اوپر کسی بھی صحابی کو افضل جانے:

شیعہ کے نزدیک ناصبی کی تعریف

ناصبی کی تعریف کرتے ہوئے ملا باقر مجلسی لکھتا ہے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے اور ان کی امامت کا قائل ہو وہ ناصبی ہے

حق الیقین ص ۸۳۴

باب ۶ـ معاد ۸۳۴

وایضاً در اخبار بی‌شمار وارد شده است که: هر ناصبی هرچند سعی بسیار کند در عبادت داخل این آیه است ﴿عامِلَةٌ ناصِبَةٌ • تَصْلىٰ ناراً حامِيَةً﴾[۱] یعنی: «عمل‌کننده و تعب‌کشنده است یا ناصبی است وملازم آتشی خواهد بود گرم وسوزنده»[۲].

و د[illegible] معتبره در علل وثواب الاعمال وارد شده است که: ناصبی آن نیست که عداوت [illegible] دشمن محمد وآل محمدم، ولیکن ناصبی کسی است که با شما شیع[illegible] نائید و ولایت ما دارید و تبرّی از دشمنان ما می‌کنید[۳].

وابن‌ادریس در کتاب سرائر از کتاب مسائل محمد بن علی بن عیسی روایت کرده است که: نوشتند به خدمت امام علی نقی ﷺ وسؤال کردند که: آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بر زیاده از اینکه ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین ﷺ واعتقاد بر امامت آنها داشته‌باشد؟ حضرت در جواب نوشت: هرکه این اعتقاد داشته‌باشد او ناصبی است[۴].

وابن بابویه از حضرت صادق ﷺ روایت کرده است که رسول خدا ﷺ فرمود که: در شب معراج چون مرا به آسمان بردند حق تعالی به من وحی کرد در باب محمد و علی [illegible] آنکه مانند [illegible]، در بهشت [illegible]

[illegible] کسب شیعه [illegible] هرکه کسب کند

وابن‌ادریس در کتاب سرائر از کتاب مسائل محمد بن علی بن عیسی روایت کرده است که: نوشتند به خدمت امام علی نقی ﷺ وسؤال کردند که: آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بر زیاده از اینکه ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین ﷺ واعتقاد بر امامت آنها داشته‌باشد؟ حضرت در جواب نوشت: هرکه این اعتقاد داشته‌باشد او ناصبی است[۴].

۱. سورۂ غاشیه: ۳و۴.
۲. کافی ۸/۲۱۲؛ تفسیر قمی ۲/۴۱۹؛ امالی شیخ صدوق ۵۰۱.
۳. علل الشرایع ۶۰۱؛ ثواب الاعمال ۲۰۷.
۴. سرائر ۳/۵۸۳.

حق الیقین
در اعتقادات و معارف
با تصحیح و استخراج

ناصبی کی تعریف شیعہ کتب سے

امام جعفر صادقؒ سے معتبر سند کے ساتھ روایت ہے کہ آپؒ نے فرمایا ناصبی وہ نہیں جو ہم اہل بیتؓ کو برا بھلا کہے یا عداوت رکھے کیونکہ تمہیں ایک بھی آدمی ایسا نہ ملے گا جو یہ کہے کہ میں محمدﷺ اور آل محمدؐ سے بغض وعداوت رکھتا ہوں بلکہ ناصبی وہ ہے جو اے شیعہ! تمہیں اچھا نہ سمجھتا ہو اور تمہارے بارے میں یہ جانتے ہوئے کہ تم ہم اہل بیتؓ سے محبت کرتے ہو اور تم ہمارے شیعہ ہو۔ بغض وعداوت رکھتا ہو اس بارے میں بہت سی روایات موجود ہے جن سے ناصبی کا یہی معنی مفہوم ہوتا ہے خود حضورؐ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا ناصبی کی نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ سے دوسروں کو افضل کہے۔ ناصبی کے اس معنی کی تائیدیوں بھی ہو جاتی ہے کہ آئمہ اہل بیت نے اور ان کے خاص متقدمین نے ابو حنیفہؒ اور ان جیسے دوسرے یعنی سنیوں کے اماموں پر لفظ ناصبی بولا ہے حالانکہ ان میں سے کوئی بھی اہل بیتؓ سے بغض وعداوت نہیں رکھتا تھا (بلکہ ان کی شیعان اہل بیتؓ سے عداوت کی وجہ سے انہیں ناصبی کہا گیا)

الانوار النعمانیہ جلد دوم ص ۲۶۸

۲٦۸ — الأنوار النعمانية (ج ۲)

وعلى هذا فلا يخرج من النصب سوى المستضعفين منهم والمقلّدين والبله والنساء ونحو ذلك وهذا المعنى هو الأولى؛ ويدلّ عليه ما رواه الصدوق قدّس الله روحه في كتاب علل الشرائع بإسناد معتبر عن الصادق عليه السلام قال ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت؛ لأنّك لا تجد رجلاً يقول أنا أبغض محمّداً وآل محمّد؛ ولكنّ الناصب من نصب لكم وهو يعلم أنّكم تتولّونا وأنّكم من شيعتنا؛ وفي معناه أخبار كثيرة.

وقد روي عن النبيّ صلى الله عليه وآله أنّ علامة النواصب تقديم غير عليّ عليه؛ وهذه خاصّة شاملة لا خاصّة، ويمكن إرجاعها أيضاً إلى الأوّل بأن يكون المراد تقديم غيره عليه على وجه الاعتقاد والجزم، ليخرج المقلّدون والمستضعفون؛ فإنّ تقديمهم غيره عليه إنّما [illegible] والجزم بهذا سبيل.

ويؤيّد هذا المعنى أنّ الأئمّة عليهم السلام وخواصّهم أطلقوا لفظ الناصبي على أبي حنيفة وأمثاله، مع أنّ أبا حنيفة لم يكن ممّن نصب العداوة لأهل البيت عليهم السلام بل كان له انقطاع إليهم؛ وكان يظهر لهم التودّد، نعم كان يخالف آراءهم ويقول قال عليّ وأنا أقول [illegible]

[illegible] الشرك [illegible] أنّ

[illegible] ذكروا [illegible] عندهم

كالكافر الحربيّ في أكثر الأحكام؛ وأمّا على ما ذكرناه له من التفسير فيكون الحكم شاملاً كما عرفت؛ روى الصدوق طاب ثراه في العلل مسنداً إلى داود بن فرقد قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام ما تقول في قتل الناصب؟ قال حلال الدم لكنّي أتّقي عليك؛ فإن قدرت أن تقلب عليه حائطاً أو تغرقه في ماء لكي لا يشهد به عليك فافعل، فقلت فما ترى في ماله؟ قال خذه ما قدرت.

وروى شيخ الطائفة نوّر الله مرقده في باب الخمس والغنائم من كتاب التهذيب بسند صحيح عن مولانا الصادق عليه السلام قال خذ مال الناصب حيث ما وجدت وابعث

كتاب علل الشرائع بإسناد معتبر عن الصادق عليه السلام قال ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت؛ لأنّك لا تجد رجلاً يقول أنا أبغض محمّداً وآل محمّد؛ ولكنّ الناصب من نصب لكم وهو يعلم أنّكم تتولّونا وأنّكم من شيعتنا؛ وفي معناه أخبار كثيرة.
وقد روي عن النبيّ صلى الله عليه وآله أنّ علامة النواصب تقديم غير عليّ عليه؛ وهذه خاصّة

پھر یہ انوار نعمانیہ والا نعمت اللہ جزائری جس نے ناصبی کی تعریف بتائی تھی شیعہ کا چوٹی کا محدث اپنی دوسری کتاب میں کہتا ہے کہ

شبكة الفكر
alfeker.net
يا علي يا فاطمة
٨٦٩

نور البراهين

أو

أنيس الوحيد في شرح التوحيد

للعلامة المحدث

السيد نعمة الله الموسوي الجزائري

١٠٥٠ـ١١١٢هـ

الجزء الأول

مؤسسة النشر الإسلامي

التابعة لجماعة المدرسين بقم المقدسة

باب ثواب الموحّدين والعارفين ٥٧

استحقاق عذابهم، ثمّ يخرجون من النار وتبقى خالية، وتأوّلوا على هذا حديثاً رووه عنه ﷺ أنّه قال: سيأتي على جهنّم زمان تصطفق أبوابها من خلوّها. وحملوا عليه ما روي أيضاً من قوله ﷺ: سيأتي على جهنّم زمان ينبت في قعرها الجرجير. مصادم للكتاب والسنّة واجماع المسلمين، فلا يعبأ به، والحديث الثاني غير مناف للمشهور، والأوّل لم يثبت.

نعم ذهب شيخنا المعاصر [١] ـ أبقاه الله تعالى ـ الى أنّ المستضعفين من الكفّار، كنواقص العقول ومن لم تقم عليه الحجّة ولم يقصّر في الفحص والنظر، وكأغلب النساء منهم ممّن يرجون لأمر الله: إمّا أن يعذّبهم، وإمّا أن يتوب عليهم. وهذا وان كان خلاف الاجماع الاّ أنّ في الروايات اشعاراً به، وقواعد أهل العدل لا يأباه.

وأمّا طوائف أهل الخلاف على هذه الفرقة الاماميّة، فالنصوص متظافرة في الدلالة على أنّهم مخلّدون في النار، وانّ اقرارهم بالشهادتين لا يجديهم نفعاً الاّ في حقن دمائهم وأموالهم واجراء أحكام الاسلام عليهم.

روي عنه ﷺ أنّه قال: ولاية اعداء علي ومخالفة علي سيّئة لا ينفع معها شي الاّ ما ينفعهم بطاعاتهم في الدنيا بالنعم والصحّة والسعة، فيردوا الآخرة ولا يكون لهم الاّ دائم العذاب. ثمّ قال: انّ من جحد ولاية علي ﷺ لا يرى بعينه الجنّة أبداً الاّ ما يراه ممّا يعرف به أنّه لو كان يواليه لكان ذلك محلّه ومأواه، فيزداد حسرات وندامات [٢]. وروى المحقّق الحلّي في آخر السرائر مسنداً الى محمّد بن عيسى قال: كتبت اليه أسأله عن الناصب هل احتاج في امتحانه الى أكثر من تقديمه الجبت والطاغوت واعتقاد امامتهما؟ فرجع الجواب: من كان على هذا فهو ناصب [١]. وروى المصنّف طاب ثراه في كتاب العلل: أنّ الناصب من كره مذهب الامامية [٢] ولا شكّ أنّ جلّهم بل كلّهم ناصب بالمعنيين، وتواترت الأخبار وانعقد الاجماع على أنّ الناصب كافر في أحكام الدنيا والآخرة، وصرّحت الأخبار في حصر المسلم في المؤمن والناصبي والضالّ، وفسّرت الضالّ بمن لم يعرف مذهب الاماميّة ولم ينصب العداوة له. الى غير ذلك من الأخبار.

(١) هو العلاّمة المولى محمّد باقر المجلسي قدّس سره، في كتابه بحار الأنوار ٨: ٣٦٣ـ ٣٦٤ (٢) بحار الأنوار ٨: ٣٥٢ـ ٢

نور البراهين (ج / ١) ٥٨

نعم ذهب طائفة منّا الى أنّ المستضعفين منهم، وهم غير المعاندين ومثل البله والنساء ومن لم تتمّ عليه الحجّة يكونون ممّن يرجى لهم النجاة، لكن لا على سبيل القطع.

بقي الكلام في أنّ أكثر الأخبار التي نقلها المصنّف طاب ثراه في هذا الباب دالّة بظاهرها على أنّ أهل كلمة التوحيد ومن لا يشرك بالله شيئاً يدخلون الجنّة، وطوائف المخالفين ممّن يقول هذه الكلمة ولا يشرك بالله فكيف الجواب؟ فنقول: في التفصّي عنه وجوهاً:

الأوّل: أنّ المراد من الموحّدين وكلمة التوحيد وعدم الشرك الموجب لدخول الجنّة التوحيد الخالص، كما دلّت عليه الأخبار في هذا الباب وغيره، والتوحيد الخالص الذي يستجمع الشرائط لا يكون الاّ بولاية من فرض الله سبحانه طاعتهم، وأوجب على الخلق كافّة اعتقاد امامتهم، وما لم يكن على هذا المنوال لا يثمر دخول الجنّة قطعاً.

الثاني: أنّا لا نسلّم نفي الشرك عن جماعات المخالفين، بل ورد في الكتاب والسنّة اطلاقه عليهم، وبيانه: أنّ الله سبحانه عيّن ونصّ على خلافة أمير المؤمنين ﷺ، وأمر رسوله ﷺ باقامته علماً للناس يوم الغدير، وغيره من

(١) السرائر ٣: ٥٨٣. (٢) علل الشرائع: ص ٦٠١ ح ٦٠.

ترجمہ: لکھتاہے کہ علامہ حلی اپنی کتاب السرائر کے آخر مین اپنی سند کے ساتھ لکھتاہے کہ کہ محمد بن عیسی نے کہامیں نے انہین (مطلب امام کو) نواصب کے بارے مین لکھاہے کہ اکثر لوگ جبلت (ابو بکر) اور طاغوت (عمر) کو علی رض پر افضل جانتے ہین اور ان کی امامت (خلافت) کے قائل ہین۔ انہوں نے جواب دیا جو کوئی ایسا کرتاہے وہ ناصبی ہے۔ آگے پھر اس کی تفصیل لکھتے ہوئے کہتاہے کہ:

کتاب العلل مین لکھاہے ہے ناصبی وہ ہے جو مذہب امامیہ (مذہب شیعہ) کے مذہب کو ناپسند کرتاہے، اور اس مین کوئی شک نہین ہے کہ جمہور یا تمام ناصبیون کا ان دو چیزوں پر اعتماد ہوتاہے (مطلب علی پر افضلیت

دینا ابو بکر وعمر کو اور ان کی خلافت کا قائل ہونا) اور مذہب شیعہ مین یہ چیز تواتر روایات اور اجماع سے ثابت ہے کہ نواصب کا حکم دنیا اور آخرت کا فر والا ہے۔

شیخ محمد حسن النجفی پانچ نشانیاں ناصبیوں کی لکھتا ہے اور ان میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ جو شخص علیؓ پر کسی کو دوسرے صحابی کو فضیلت دے وہ بھی ناصبی ہے۔

جواهر الكلام

تأليف

شيخ الفقهاء وإمام المحققين الشيخ محمد حسن النجفي

الجزء الحادي عشر

دار إحياء التراث العربي

الطبعة السابعة

جواهر الكلام - الشيخ الجواهري - ج ٦ - الصفحة ٦٦

بل لعل الذي يظهر من السير والتواريخ أن كثيرا من الصحابة في زمن النبي صلى الله عليه وآله وبعده وأصحاب الجمل وصفين بل وكافة أهل الشام وأكثر أهل المدينة ومكة كانوا في أشد العداوة لأمير المؤمنين وذريته (عليهم السلام)، مع أن مخالطتهم ومساورتهم لم تكن منكرة عند الشيعة أصلا ولو سرا، وكذلك الحال في بني أمية وأتباعهم وبني العباس وأتباعهم، ولعل ذلك لعدم دخولهم تحت النواصب لعدم تدينهم وإن تظاهروا به، وبه افترقوا عن الخوارج.

ومن هنا كان الاقتصار في تفسير الناصب على ما سمعته من القاموس متجها، لكن قد يقوى في النفس تعميم الناصب للعدو لأهل البيت (عليهم السلام) وإن لم يكن متدينا به، لتحقق المعنى فيه، ولظهوره من الأخبار السابقة، بل في جامع المقاصد وظاهر مجمع البحرين تعميمه لناصب العداوة لشيعتهم، لأنهم يدينون بحبهم، بل قد سمعت من السرائر أنه الناصب، ولعله للخبرين السابقين، وصدق اسم العدو لأهل البيت (عليهم السلام) بذلك، لكنه لا يخلو من تأمل، وإن كان يمكن الاكتفاء بهما في إثباته، وإن لم يصلح سندهما لاندراجه في الظن بالموضوع، إلا أن السيرة القاطعة في سائر الأعصار والأمصار على مساورتهم ومخالطتهم مع غلبة تحقق ذلك في أغلبهم تنافيه، كغيرها من الأدلة السابقة على طهارتهم، والاحتياط في اجتناب الجميع.

وعن شرح المقداد " أن الناصب يطلق على خمسة أوجه: الخارجي القادح في علي (عليه السلام)، الثاني ما ينسب إلى أحدهم (عليهم السلام) ما يسقط العدالة، الثالث من ينكر فضيلتهم لو سمعها، الرابع من اعتقد فضيلة غير علي (عليه السلام)، الخامس من أنكر النص على علي (عليه السلام) بعد سماعه أو وصوله إليه بوجه يصدقه، أما من أنكر لاجماع أو مصلحة فليس بناصب " انتهى.

ترجمہ: ناصبی لفظ کا اطلاق پانچ وجوہات کی بنیاد پر ہوتا ہے: ۱- ایسا خارجی جو مولا علیؑ پر تنقید کرے ۲- کسی ایسی چیز کو تسلیم کرے کس امامان اہلبیت کی عدالت ساقط ہو ہوتی ہو ۳- ان کی کسی فضیلت کا انکار کرے جب وہ اس کو سنے ۴- کسی دوسری علیؑ پر مقدم رکھے یا افضل جانے ۵- ایسا جو حضرت علیؑ (کی امامت پر) نازل شدہ نص پر مطلع ہونے اور تصدیق کرنے بعد انکار کرے۔

کتاب محاسن النفسانیہ والاشیخ محمد حسین ال عصفور بحرانی بھی یہی تعریف لکھتا ہے کہ جس نے علیؑ پر کسی کو مقدم جانا وہ ناصبی ہے:
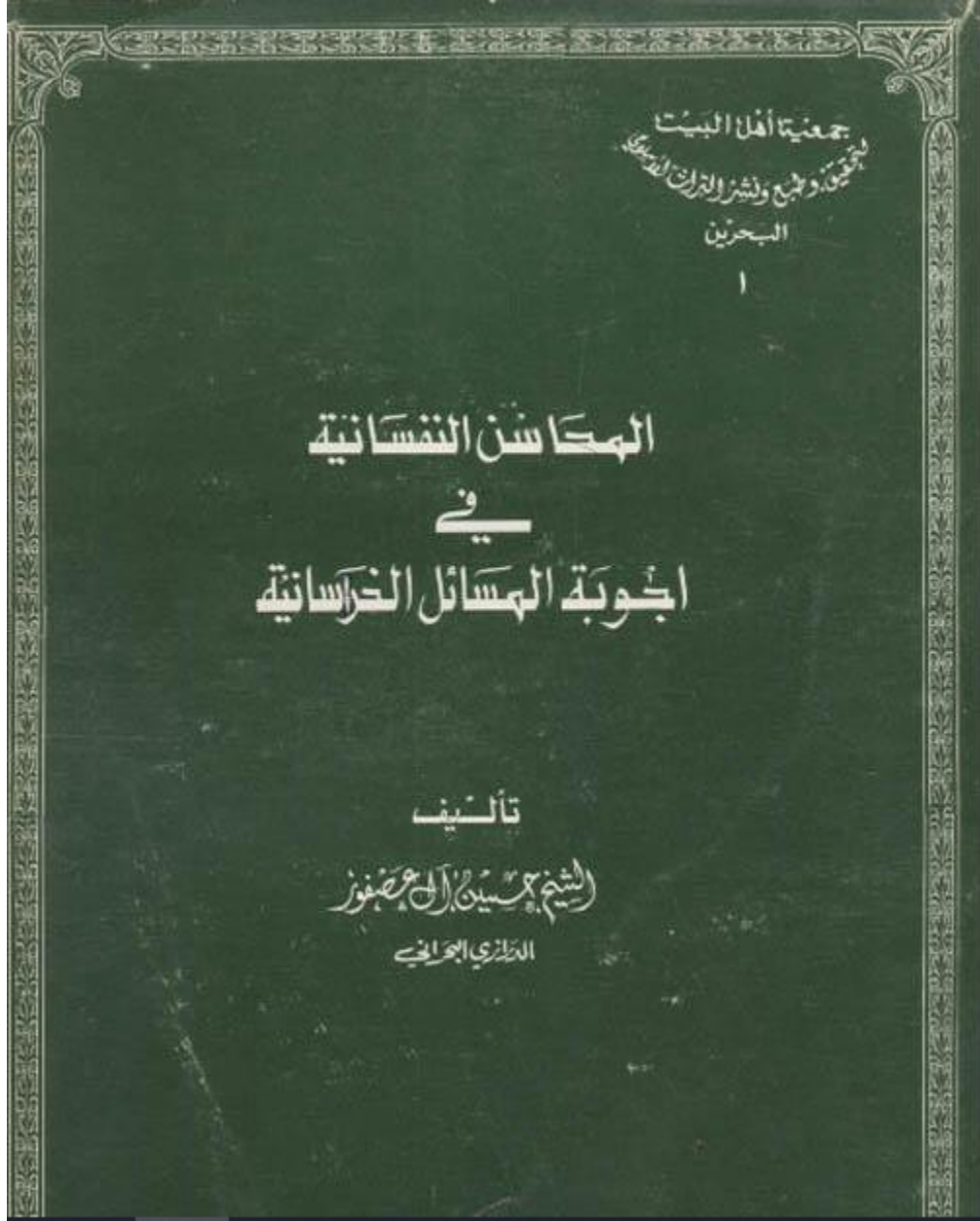
عارفة ؟ قال : فاعرض عليها وقل لها فإن قبلت فتزوجها وإن أبت أن ترضى بقولك فدعها . . . الحديث .

وصحيحة محمد بن اسماعيل عن الرضا عليه السلام في حديث أنه سئل عن المتعة فقال : لا ينبغي أن تتزوج إلاّ بمؤمنة أو مسلمة . والظاهر من خبر محمد بن الفيض أن المراد من قوله فأعرض عليها وقل لها فإن قبلت فتزوجها هو : أنه إذا لم تكن المرأة معروفة بالتشيع فأعرض عليها أمره فإن قبلته في تلك الحال صحّ مناكحتها للحكم عليها بالايمان بذلك القبول . ويحتمل أن يكون المعروض عليها أمر المتعة فاذا قبلتها فإن قبولها لها دليل على أنها ليست ناصبية بل مستضعفة لأن المعلوم من مذهب أهل النصب تحريم المتعة .

وهذا كله من باب التخفيف والرحمة بالعباد في مناكحهم وغيرها . وأنت إذا تأملت هذه الأحاديث من أولها الى آخرها ظهر لك منها الجزم بالتحريم في التمتع بالناصبية على وجه لا يحوم حوله شك على أنك قد عرفت سابقاً أنه ليس الناصب إلاّ عبارة عن التقديم على علي عليه السلام غيره سواء أعلنت

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اول و دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی
(پاکستان)

ناصبی وُہ ہے جو تم شیعوں کے ساتھ دشمنی کرے یہ سمجھ کر کہ تم ہمارے شیعہ ہو اور ہماری ولایت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری کرتے ہو۔ اور ابن ادریس نے کتاب سرائر میں محمد بن علی بن عیسیٰ کی کتاب مسائل سے روایت نقل کی ہے کہ لوگوں نے امام علی النقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ کیا ہمارے لیے اس سے زیادہ جاننا ضروری ہے کہ ناصبی منافق اوّل و دوم کو جناب امیر علیہ السلام پر مقدم کرتا ہے اور اُن کی امامت کا اعتقاد رکھتا ہے۔ حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو وہ ناصبی ہے۔ اور ابن بابویہ نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ شبِ معراج جب مجھ کو آسمان پر لے گئے حق تعالےٰ نے مجھ پر پنجتن پاکؑ کے بارے میں وحی کی کہ اے محمدؐ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اگر میرا بندہ اس قدر عبادت کرے کہ مشک کے مانند بوسیدہ ہو جائے اور میرے پاس آئے جبکہ اُن کی ولایت سے انکار کرتا رہا ہو تو میں اُس کو بہشت میں داخل نہ کروں گا اور نہ اپنے عرش کے نیچے جگہ دُوں گا۔ اور تفسیر امام حسن عسکریؑ میں اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ بلیٰ من کسب سیّئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولٰئک اصحاب النّار ھم فیھا خالدون یعنی ہاں جو شخص گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور اُس کا گناہ اُس کو گھیر لیتا ہے تو وہ جہنمی ہے اور اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ جو گناہ اُس کو گھیر لیتا ہے اور اُس کو دینِ خدا سے خارج کر دیتا ہے اور ہماری ولایت و محبت سے دُور کرتا ہے اور خدا کے غضب سے اُس کو بے خوف کر دیتا ہے وُہ خدا کے ساتھ شرک ہے اور نبوت اور حضرت امیر المومنینؑ اور آپ کے خلفاء سے انکار ہے۔ ان میں سے ہر ایک وُہ گناہ ہے جو اس کو احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی اُس کے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور سب نیکیوں کو باطل اور محو کر دیا ہے اور اُس گناہ کے مرتکب ہونے والے اصحابِ جہنم میں ہونگے اور کلینی نے بسندِ معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ جو شخص امامت امیر المومنینؑ سے انکار کرے گا وہ اصحابِ جہنم سے ہے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔ اور عیاشی نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ کے دشمن ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور کبھی اُس میں سے نہیں باہر نکلیں گے اور فرات بن ابراہیم نے حضرت امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ روزِ قیامت مُنادی آسمان سے ندا کرے گا کہ علیؑ کہاں ہیں تو میں اُٹھوں گا تو کہیں گے کہ آپ ہی علیؑ ہیں؟ میں کہوں گا ہاں میں ہی علی بن ابی طالبؑ رسولِ خداؐ کے چچا کا بیٹا اور اُن کا وصی اور وارث ہوں تو کہا جائے گا کہ آپ نے سچ کہا بہشت میں داخل ہو جایئے۔ خدا نے آپ کو اور آپ کے شیعوں کو بخش دیا اور آپ کو اور آپ کے شیعوں کو قیامت کے فزعِ اکبر سے امان بخشی۔ امن و اطمینان کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جایئے۔ آج آپ

منافق اول سے مراد (حضرت ابو بکرؓ) اور دوم سے مراد (حضرت عمرؓ) ہیں۔

قاضی نور اللہ شوستری بھی یہی بات لکھتے ہیں۔

جلد اول

کتاب مستطاب

مجالس المؤمنین

تالیف

علامه فقید قاضی سید نور الله شوشتری

قدس الله سره العزیز

شهید سنه ۱۰۱۹ قمری هجری

از انتشارات :

کتابفروشی اسلامیه

تهران . خیابان بوذرجمهری

تلفن ٥٣١٩٦٦

۱۳۵۳ شمسی -

(چاپخانه اسلامیه)
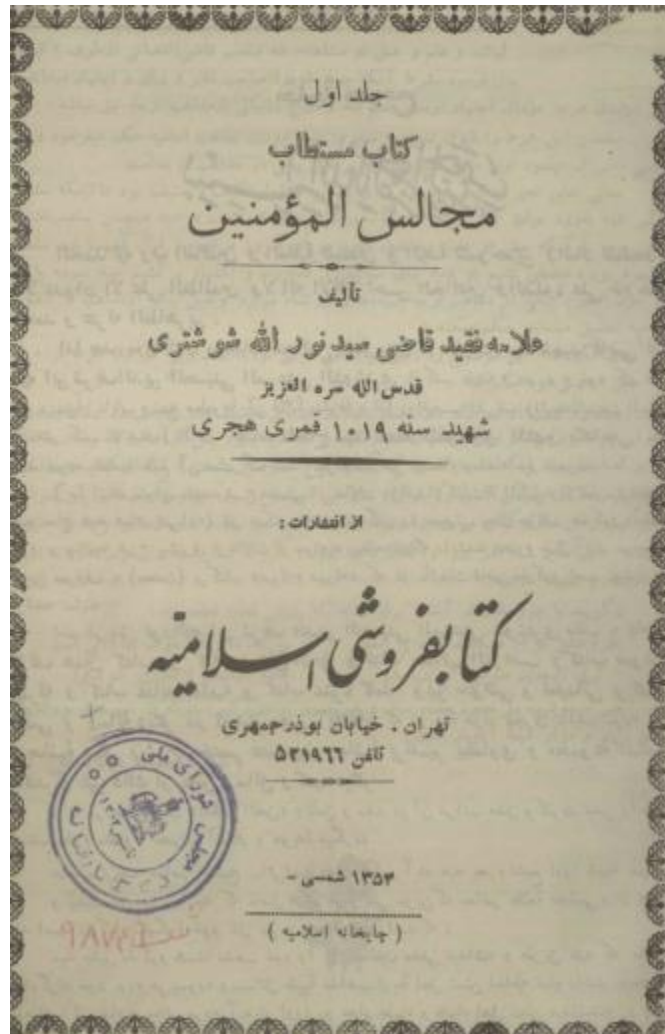
آنکه فرقهٔ ناجیه شیعهٔ امیر المؤمنین علی‌اند و اولیای ایشان اولیای خدا و رسول و آل رسولند (ع) ودر آن احادیث نیز مذکو راست که ناصبی آنکس است که غیرامیرالمؤمنین ﷺ را بر او تقدیم نماید و ما چون نخواستیم که این مقام از فواید آن احادیث بی‌نصیب ماند از برای مراعات اختصار بذکر سه حدیث از آن اقتصار میرود

«الحدیث الاول قال ماروا‌ه‌الشیخ العالم الفاضل العامل الفقیه النبیه ابومحمدالحسن بن‌علی بن الحسین بن شعبة الحرانی فی‌الکتاب المسمی بالتمحیص عن امیرالمؤمنین ﷺ قال ما من شیعتنا احد یقارف امراً نهیناه عنه فیموت حتی یبتلیه اللّٰه ببلیة یمحص بها ذنوبه اما فی مال او ولد و اما فی نفسه حتی یلقی اللّٰه مخبتاً وماله ذنب انه لیبقی علیه شیء من ذنوبه فیشدد علیه عند موته فیمحص ذنوبه

الحدیث الثانی ماروا‌ه عمر السابری قال قلت لابی عبداللّٰه ﷺ انی لاری من اصحابنا و من یرتکب الذنوب الموبقه فقال لی یا عمر لا تشنع علی اولیاء اللّٰه ان ولینا لیرتکب ذنوباً یستحق من اللّٰه العذاب فیبتلیه اللّٰه فی بدنه بالسقم حتی یمحص عنه الذنوب فان عافاه من بوایق الدهر شدد علیه خروج نفسه حتی یلقاه و هو عنه راض قدا وجب له الجنة

الحدیث الثالث رواه الاصبغ بن نباته قال ان امیرالمؤمنین (ع) صعد المنبر فحمد اللّٰه و اثنی علیه ثم قال ایها الناس ان شیعتنا مخزونة قبل ان یخلق اللّٰه آدم بالفی

ترجمہ: جیسا کہ ذکر آیا ہے کہ ناصبی وہ شخص ہے جو مولا علیؓ پر کسی دوسرے کو افضل مانتا ہو۔

تبصرہ:

پوری اہلسنت کا یہی متفقہ عقیدہ ہے کہ مولا علیؓ سے افضل عثمانؓ ہے اور پھر عمرؓ اور پھر ابو بکرؓ ایک انتہائی قلیل تعداد تفضلیوں کی موجود ہے جو مولا علی کو افضل مانتے ہیں سب صحابہ پر لیکن اہلسنت تو ابو بکرؓ کو افضل مانتے ہیں کسی سنی کا اس پر اس کوئی اختلاف نہیں ہے اس تعریف کی رو سے تمام جہان سنیت اور سنیوں کے چودہ سو سال سے جو علما ہین وہ سب ناصبی بنتے ہیں۔

خلاصہ:

الغرض اہل تشیع کی ناصبی کی بابت تمام تعریفیں دیکھیں تو اہلسنت کسی بھی طرح سے ناصبی بننے سے بچ نہیں سکتے، وہ لوگ شیعہ سے نفرت کرتے ہیں ان کے اصحاب رسول ﷺ پر لعن طعن کی وجہ سے اور وہ لوگ ایسے لوگوں کو مانتے ہیں جو کہ اہلبیت کے دشمن ہین، اور وہ لوگ صرف اسی چیز پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ شیعہ کے نزدیک جو مشہور دشمنان اہلبیت ہیں ان کو مولا علیؑ سے افضل بھی جانتے ہیں اور اس روسے اہلسنت شیعہ علما کے نزدیک کافر اور واجب القتل ہیں جیسا کہ درج بالا میں باقر مجلسی کی عبارت میں واضح ہے۔ اور ایک شیعہ عالم نے انہیں تعریفات کو اپنی کتاب میں ایک جگہ درج کیا ہے:

الوهابيون
خوارج أم سنة
د. نجاح الطائي
دار الميزان
شبكة الدفاع عن السنة
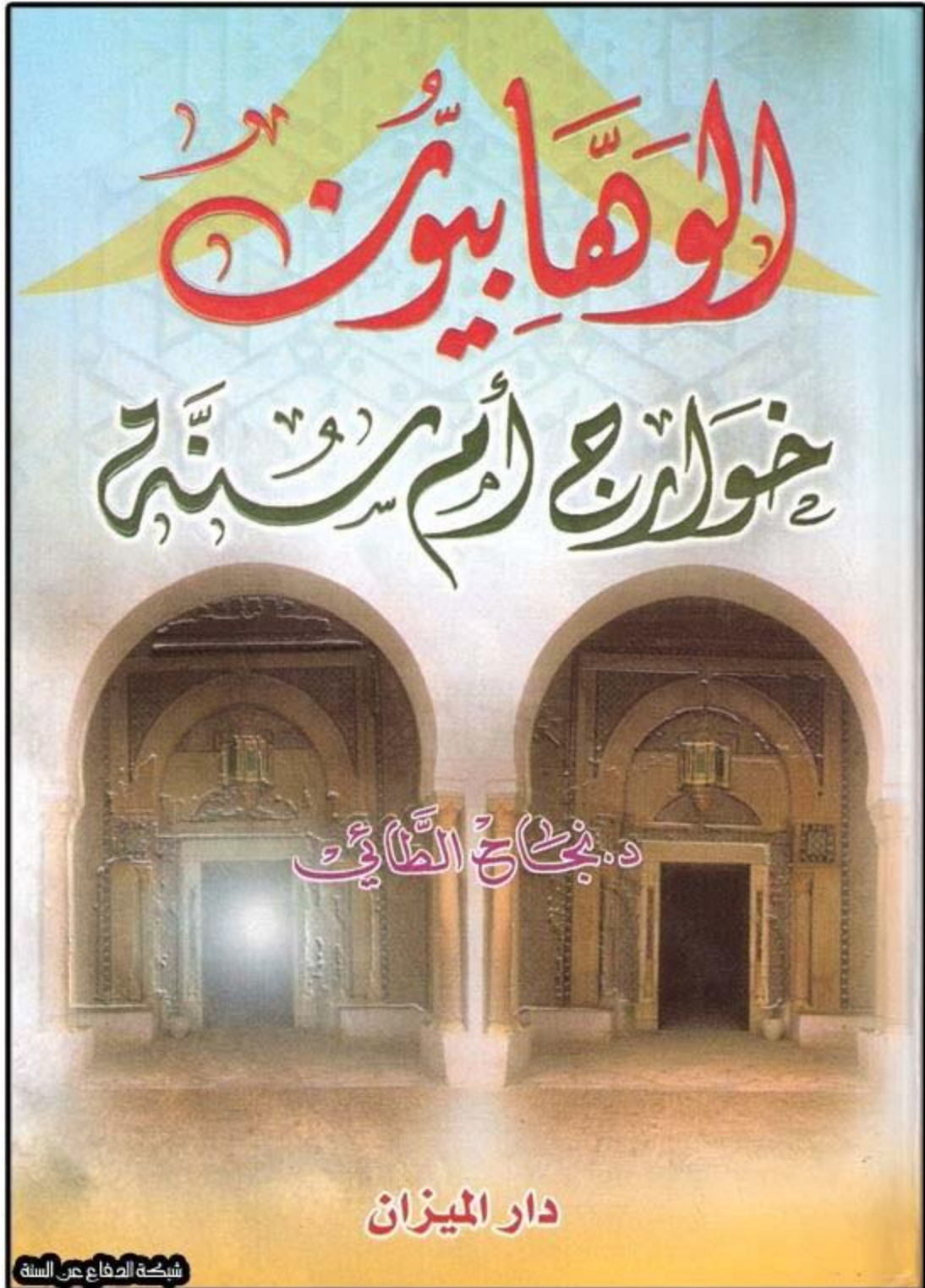
معنى الناصب عن الرافضة و منزلته عندهم

وعن صاحب الجواهر أيضاً: «إنَّ ظاهر النّصوص والفتاوى عدم وجوب إعادة هذه الصّلاة (أي خلف المخالف) بعد مراعاة تلك الأُمور الّتي سمعتها من القراءة وغيرها وإن كان الوقت باقياً، بل ولو كان له مندوحة عن ذلك وفاقاً لبعض وخلافاً لآخر، لإطلاق المزبور (أي الأخبار الّتي تقول: صلوا خلف المخالف إن دعت إليه الضّرورة) والحثِّ على حضور جماعتهم وإدراك الصّفِّ الأوّل والمبالغة في فضلها، حتّى إنَّ في بعضها التّشبيه بصلاة رسول الله ﷺ (كما في الوسائل /الباب ٥، من أبواب صلاة الجماعة) وفي آخر كسلِّ السّيف في سبيل الله (كما فيه أيضاً) مع ظهور وجه الحكمة فيها من أنّهم حتّى يقولوا: رحم الله جعفراً ما أحسن ما كان يؤدِّب به أصحابه، لما يحصل به من تأليف القلوب، وعدم الطّعن على المذهب وأهله، ودفع الضّرر ـ إلى أن قال: ـ نعم، يظهر من بعض الكتب المعتبرة (كما في الوسائل /الباب ٦ من أبواب صلاة الجماعة) أنَّ الأفضل الصّلاة في المنزل ثمَّ الصّلاة معهم[١]».

عن المحقّق الحّليّ ﷺ في مستحقِّ الزّكاة: «وكذا لا يعطى غير الأمـاميّ: وإن اتّصف بالإسلام، ونعني به كل مخالف في اعتقادهم الحق كالخوارج وغيرهم من الفرق الّذين يخرجهم اعتقادهم عن الإيمان، وخالف جميع الجمهور في ذلك واقتصروا على اسم الإسلام. لنا إنَّ الإيمان هو تصديق النّبيِّ ﷺ في كلِّ ما جاء به، والكفر جحود ذلك، فمن ليس بمؤمن فهو كافر، وليس للكافر زكاة.

الناصب ومعناه

عن أبي عبد الله عليه السلام: «إنَّ الله لم يخلق خلقاً شرّاً من الكلب، والنّاصب لنا أهون

---

(١) جواهر الكلام، النجفي، الشيخ محمد حسن: ج١٣، صص ١٩٥ و٢٠٠.

معنى الناصب عن الرافضة و منزلته عندهم

على الله من الكلب[١]».

وعن الصّادق ﷺ: «إنَّ الله تبارك وتعالى لم يخلق خلقاً أنجس من الكلب، وإنَّ النّاصب لنا أهل البيت أنجس منه[٢]».

والنّواصب المتديّنون بغضة عليٍّ ﷺ لأنّهم نصبوا له أي عادوه.

وفي «القاموس»: «النّواصب وأهل النّصب المتديّنون ببغض عليٍّ ﷺ لأنّهم نصبوا له أي عادوه».

وقال الطّريحيُّ في «مجمع البحرين»: «النّصب المعاداة، يقال: نصبت فلاناً إذا عاديته، ومنه النّاصب وهو الّذي يتظاهر بعداوة أهل البيت ﷺ أولمواليهم لأجل متابعتهم لهم.

وعن شرح المقداد ـ على ما في الجواهر [٣] ـ: إنَّ النّاصب يطلق على خمسة أوجه: الخارجي القادح في عليّ ﷺ. الثّاني من ينسب إلى أحدهم ﷺ ما يسقط العدالة. الثّالث من ينكر فضيلتهم لو سمعها. الرّابع من اعتقد أفضليّة غير عليّ ﷺ عليه. الخامس من أنكر النّصّ على عليٍّ». قال صاحب الجواهر: «قد يقوى في النّفس تعميم النّاصب للعدوّ لأهل البيت ﷺ وإن لم يكن متديّنا به ـ إلى أن قال: ـ بل في جامع المقاصد ومجمع البحرين تعميمه لناصب العداوة لشيعتهم».

عن العلّامة الكبير الفقيه الهمدانيّ المشهور بالحاج آغا رضا الهمدانيّ: «إنَّ المراد بالنّاصب في الرّوايات على الظّاهر ـ مطلق المخالفين لا خصوص من أظهر العداوة لأهل البيت وتديّن بنصبهم كما يشهد لذلك خبر المعلّى بن خنيس، قال: «سمعت أبا عبد الله ﷺ يقول: ليس النّاصب لنا من نصب لنا أهل البيت لأنّك

(١) النجفي: الشيخ محمد حسن: جواهر الكلام، ج٦ ص٦٣.
(٢) الحرّ العاملي: وسائل الشيعة، تحقيق: عبد الرحيم الربّاني ج ١ ص ١٥٩.
(٣) الجواهر ج٦ ص٦٦.

عقیدہ طینت:

طینت کا مطلب ہے مٹی شیعوں نے اپنے آپ کو دیگر فرقوں سے ممتاز کرنے کے واسطے یہ عقیدہ طینت نکالا جس کا مطلب ہے کہ شیعہ لوگ ان کے اماموں کی مٹی کی تلچھٹ سے پیدا ہوئے ہیں اور سنی مطلب ناصبی لوگ گندی مٹی سے پیدا ہوئے اور یہ اسی مٹی کا اثر ہے کہ شیعہ لوگ کامل ایمان رکھتے ہیں کیوں کہ یہ ان کی طینت کا اثر ہے اور سنی لوگ بد ایمان اس لئے رکھتے ہین کہ کیوں کہ ان کی طینت بد ہے شیعہ احباب کے نزدیک جمہور کا نظریہ یہی ہے کہ اس عقیدے کی روایت متواتر ہیں جبکہ ابن ادریس اور شریف مرتضی اس کے تواتر ہونے کے قائل نہیں ہیں علامہ حلی لکھتے ہیں کہ روایات طینت کثیر طرق سے صدور ہوئی ہیں اور ان کا اخبار آحاد میں سے ہونا کوئی نقصان دہ نہیں ہے:

الفصول المهمة

في أصول الأئمة عليهم السلام

تأليف

شيخ المحدثين الامام الكبير محمد بن الحسن

الحر العاملي

صاحب كتاب (وسائل الشيعة)

المولود سنة ١٠٣٣ — المتوفى ١١٠٤

الطبعة الثالثة

مصححة ومنقحة

منشورات

مكتبة بصيرتي

قم
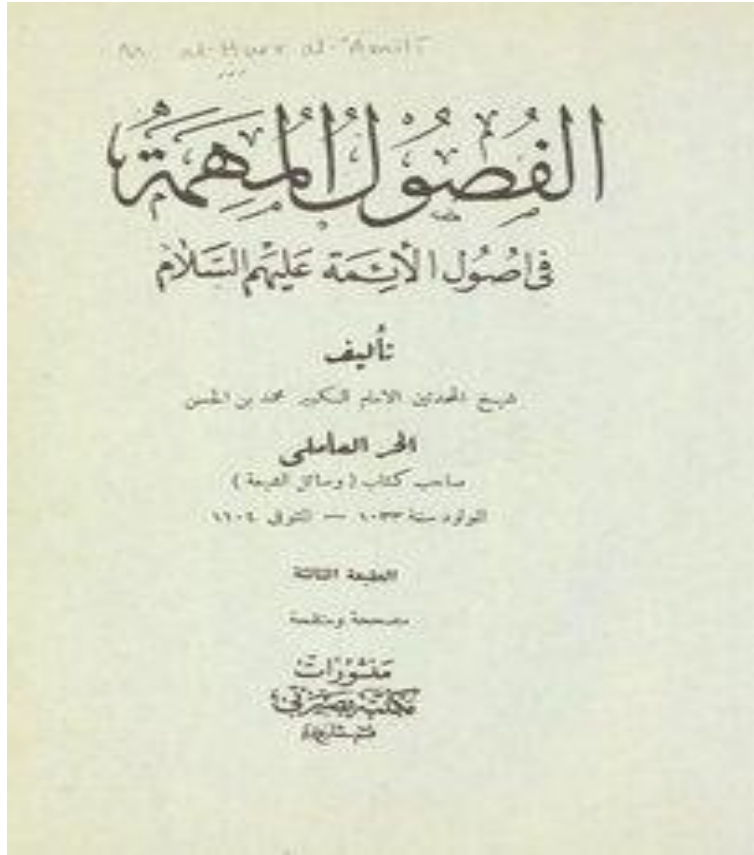
للعدل لأن خلق الانسان من طينة طيبة أو خبيثة من جملة اسباب الطاعة والمعصية ولاينتهي الى حد الالجاء فلايلزم الجبر، وخلط الطينتين يوجب امكان صدور الاثرين وان كان سبب احدهما اقوى فلا مفسدة، لما مرّ.[1]

اس ہی طرح علامہ طباطبائی اور محدث جزائری، علامہ حلی روایات طینت کو معنوی اعتبار سے متواتر مانتے تھے:

دوفصلنامه تخصصی
پژوهش‌نامه علوم حدیث تطبیقی
سال سوم، ش۵، پاییز و زمستان ۱۳۹۵
صفحات ۸۹ـ۱۲۲

Comparative Hadith Sciences Research Journal
Third year, No. 5.
Autumn and Winter 2017

تحلیل احادیث طینت و رابطه آن با اختیار انسان*

مرتضی فدایی اصفهانی** و سید مجتبی موسوی***

۲. اعتبار اسناد

اکثر اندیشمندان معتقدند احادیث طینت در جوامع متعدد حدیثی شیعه با طرق گوناگون نقل گردیده و در حد اخبار مستفیض یا متواتر معنوی‌اند.

شیخ حر عاملی، محدث جزایری، شبر، آقا جمال خوانساری و علامه طباطبایی از این دسته‌اند. حر عاملی در کتاب الفصول المهمه فی اصول الائمه (تکملة الوسائل) می‌فرماید: «به نظر من احادیث پیرامون طینت جداً فراوان است که از حد تواتر می‌گذرد...» (حر عاملی، الفصول المهمة فی اصول الائمة تکملة الوسایل، ۱۴۱۸: ۱/۴۲۰).

محدث جزایری در پاسخ به دیدگاه کسانی که احادیث طینت را اخبار آحاد دارای ضعف سندی می‌دانند، می‌فرماید: «در پاسخ باید گفت که اصحاب ما این اخبار را با اسانید فراوان در اصول و غیر آن روایت کرده‌اند. پس دیگر مجالی باقی نمی‌ماند که این احادیث را انکار کرد و حکم به واحد بودن آنان نمود، بلکه این احادیث اخباری مستفیض و حتی متواترند» (جزایری، الانوار النعمانیه، بی‌تا: ۲۹۳).

علامه شبر نیز بعد از نقل قول ناقدان این احادیث، در پاسخ می‌فرماید: «علمای بزرگوار ما این احادیث را در جوامع عظیم روایی خود با اسانید متعدد و از طرق محکم روایت کرده‌اند و بعید نیست که این احادیث از اخبار متواتر معنوی به شمار آیند. پس دیگر هیچ دلیلی برای طرح و رد این احادیث وجود ندارد؛ به همین دلیل باید درصدد توجیه این احادیث برآییم. مرحوم کلینی این احادیث را در کتاب الکافی از طرق گوناگون و با متون متعدد نقل نموده و شیخ طوسی در کتاب امالی و برقی در کتاب المحاسن و صدوق در کتاب علل الشرایع و علی بن ابراهیم و عیاشی در تفسیرشان و صفار در بصائر الدرجات و دیگران در کتب دیگر با اسانید زیاد و از طرق فراوانی روایت کرده‌اند» (همان، ۱/ ۱۱).

جبکہ محدث جزائری کا اس کی روایتوں کے متواتر ہونے پر درج ذیل ہے:

الأنوار النعمانية

تأليف

الجزء الأول

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت — الحاج سيد هادي بني هاشمي

زينبت — سوق المسجد الجامع

تبريز — ايران

مطبعة «شركت چاپ»
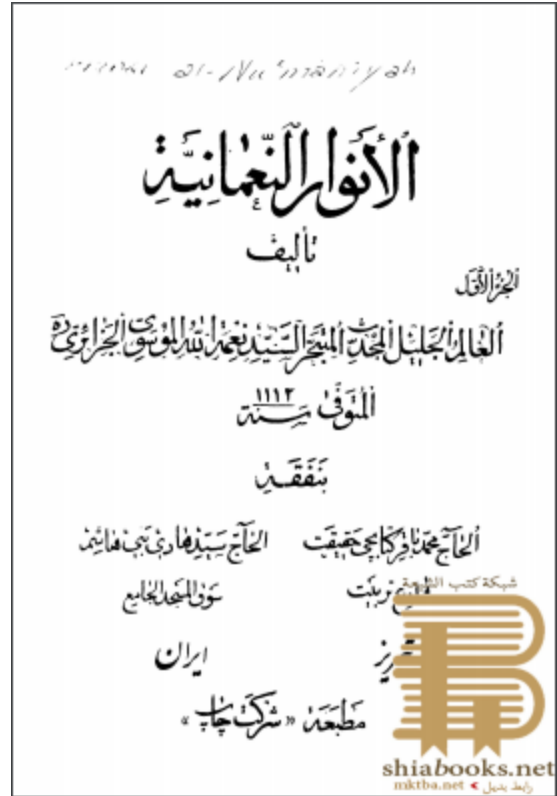
وقوله لازب قال في القاموس لزب الطين ككرم لزق وصلب ، وقوله من حماء مسنون الحمأ الطين الأسود المنتن ، والمسنون المنتن ، واما قوله وأمّا المستضعفون الظاهر أنّ المراد منهم مستضعفوا المخالفين، وهم من لم يعاند على الحقّ ولم يتعصّب عليه ولم يبغض احداً من المؤمنين على الدين ، وهم طائفة من جهّال أهل الخلاف وقول الصادق عليه السلام بعث جبرئيل عليه السلام (اه) لاينافي ماتقدّم ، من انّ الملك الّذى أخذ الطينة هو ملك الموت ، وأمّا جبرئيل فقد رجع عن اخذ التربة ، لأنّ التى رجع عن أخذها جبرئيل عليه السلام ، هى طينة أبينا آدم وحدها ، وهذه المأخوذة هى طينة كلّ المخلوقات من آدم وأولاده ويحتمل العكس

الأمر الثاني في الكشف عن معناها ، فنقول فمسالك الأصحاب رضوان الله عليهم فيها مسالك مختلفة ، أوّلها ماصار اليه سيّدنا الأجلّ علم الهدى طاب ثراه من أنّها أخبار آحاد مخالفة للكتاب والاجماع فوجب ردّها ، فلذلك طرحها كما هو مذهبه في أخبار الأحاد أينما وردت ، وذلك لأنّ الكتاب والاجماع قد دلاّ على أنّ صدور الحسنة والسيّئة إنّما هو باختيار العبد ، وليس فيه مدخل للطينة بوجه من الوجوه

والجواب أنّ اصحابنا قد رووا هذه الأخبار بالأسانيد المتكثّرة في الأصول وغيرها فلم يبق مجال في انكارها ، والحكم عليها بأنّها اخبار آحاد بل صارت أخبارا مستفيضة بل متواترة ؛ وأمّا مخالفتها للكتاب والإجماع فسيأتى الجواب عنه

وثانيها ماذهب اليه ابن إدريس (ره) من أنّها اخبار متشابهة يجب الوقوف عندها وتسليم امرها اليهم عليهم السلام فانّ كلامهم يتنوّع كالقرآن الى محكم ومتشابه ونحو ذلك ، وهذا أقرب من الأوّل وأسلم عاقبة منه، لكن يرد عليه أنّ هذه الأخبار قد ألقاها

بلکہ محدث جزائری نے اس عقیدے کو عوام سے چھپانے کی بھی تلقین کی ہے کیوں کہ پھر شیعہ کھلے عام گناہ کریں گے اور وبال عام سنی کے سر پر ہو گا۔

قبول الأعمال الحسنة وضدّها ، فان قلت اذا كان الحال على هذا المنوال ، فلأيّ شئ قال الصادق ﷺ لأبى إسحق الليثى لاتطلع على سرّنا احداً الاّ مؤمنا وان اطّلعت غيره على هذا إبتليت فى نفسك ومالك واهلك ، وما معنى هذه التقيّة ومن أىّ فريق يكون .

قلت يجوز ان يكون هذه التقيّة من المخالفين ، فانّهم اذا فهموا هذا العلم علموا من القرائن ان ليس المراد باهل الشمال المذكورين فى الخبر الأعم ومثل هذا ممّا يتّقى فيه قطعاً ، ويجوز ان يكون تقيّة أو إتقاءاً على الشيعة، فانّ عوامهم اذا سمعوا بمثل هذا اقبلوا على الاتيان بانواع المحارم والذنوب ، فيكونون قد أتوا ذنوبا تزيد على ما يقتضيه مزج الطينتين ، لأنّك قد تحقّقت أنّ اللمم وهى الصغائر القليلة قد يفعل المؤمن بمقتضى مادّته وطبيعته ، وأمّا الكبائر كالزنا واللواط ونحو ذلك ، فهو انّما يفعلها بمقتضى ماوصل اليه من خلط الطينات ، فاذا إطّلع على مثل هذا الحديث ، وتعمّد افعال الكبائر لحصول اللذة الدنيويّة ، ولعلمه بأنّ وبالها الأخروىّ إنّما هو على غيره ، فقد أتى بفعل من مادّته وطبيعته ، وزاد على ما أتى اليه من خبث المزج ، لأنّ معاصى المزج هى المعاصى المتعارفة الوقوع فى كلّ الأعصار بمقتضى الدواعى ، وأمّا اذا كان الداعى ماعرفت من أنّها ذنوب على الغيروان فعلها هو فلا يكون فعلها من المعاصى المتعارفة ، فيكون إنّما أتى بها منه ومن مادّته لامن قضيّة المزج ، فتأمّل وتفكّر فى هذا المقام وقد بقى فيهما أبحاث شريفة وشحنا بها شرحنا على الصحيفة

مطلب روایت بالمعنی کے طور پر شیعہ علما میں یہ روایات قابل قبول ہین کیوں کہ بہت سے علمانے ان روایات کو اپنی کتب میں درج کیاہے اور ان روایات پر استدلال علما مذہب شیعہ ہی ان روایات کا منشابتا سکتاہے چنانچہ ان روایات کی استنادی حیثیت دیکھنے کے بعد ہم آتے ہین عقیدہ طینت کی روایات کے مصادر پر:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّہ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اُصولِ کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دوصد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینتِ جنّت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینیات تین ہیں۔ طینت الانبیاء اور طینتِ مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے کہ طینت نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور یہی وجہ فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لسدار طینت کی فرع ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینتِ ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان سے اور ناصبی اپنے نصب سے نہیں ہٹتا اور ان میں مشیتِ خدا جاری ہے۔

ناصبی مطلب سنی سڑی ہوئی مٹا سے بنے ہیں

لا یتحول مومن

۵۔ عبداللہ بن کیسان کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبداللہ بن کیسان ہوں فرمایا نسب تو پہچان گیا مگر تجھ سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا۔ ملک فارس میں پلا بڑھا۔ میں تجارت وغیرہ کے سلسلے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات و اخلاق والا اور امین تھا۔ جستجو سے پتہ چلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بدخلق اور خائن سے ملا۔ لیکن اس کو آپ کا دوست پایا! ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اے ابن کیسان تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مٹی جنت کی لی اور کچھ دوزخ کی۔ ان دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسنِ خلق کا سبب طینت جنت ہے کیوں کہ لوگ اسی طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بدخلقی اور فتنہ پردازی کو دیکھا ادا اثر ہے دوزخ والی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اصلاب اولادِ آدم میں بنا بر مشیتِ ایزدی دونوں طینتوں کو ملا دیا۔ پھر ان میں سے کسی ایک میں سے خلقت ہوئی لہٰذا اس کا اثر برقرار رہا اور دوسرا اثر بلحاظ دوسری طینت کے ہے جس سے اصلاب آبا میں اتصال رہا تھا علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف تحریر فرمایا ہے

مطلب شیعہ جو بھی گناہ کرتا ہے وہ سنیوں کی گندی طینت ملنے کی وجہ سے کرتے ہیں۔

ثُمَّ قَالَ : أَلاتَسْمَعُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اَللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ» يَعْنِي [مِنْ] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلَّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَ قَالَ : «وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ» إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلَّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَّارِ، «فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ» .

۳۔ ابی یعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا وصدق، پس کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربتِ ایزدی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، بہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو) اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمات کفر میں آ گئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

کیوں کہ سنی فلاں (ابو بکرؓ و عمرؓ) کی امامت کو مانتا تو چاہے وہ ہزار نیکو کار ہی کیوں نا ہو وہ عتاب الٰہی کا مستحق ہے اور اس کا کوئی دین قبول نہیں ہے جبکہ شیعہ کیوں کہ علیؓ کو منصوص من اللہ مانتا ہے چنانچہ اس کا دین بھی مقبول ہے اور کوئی عتاب بھی نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فِیْ قَصَصِہِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ

تاریخِ اسلام

مؤلفہ

مؤرخ یگانہ آقائے ملت حجۃ الاسلام فخر العلماء حضرت الحاج

علامہ السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی صدر الافاضل

واعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ۔ جنرل سیکرٹری پاکستان مجلس علماء رکن مرکزی حج کمیٹی حکومت پاکستان

وممبر اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ ۔ لاہور

امام زین العابدین علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور علی مرتضیٰ علیہ السّلام اور ان کی ذرّیت کے گیارہ اماموں کو اپنے نورِ عظمت سے پیدا کیا یہ سب بزرگوار نورِ خدا کے پرتو ہیں۔ اور تمام مخلوقات کے پیدا ہونے سے پہلے اس کی تسبیح اور عبادت کرتے تھے۔ امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے ہماری فاضل طینت سے ہمارے شیعوں کے قلوب پیدا کیے اسی لیے ہمارے شیعوں کے دل ہماری طرف مائل و مشتاق اور ہمارے دل ان پر مہربان ہیں جس طرح باپ اپنے فرزند پر مہربان ہوتا ہے۔ ہم ان کے لیے اور وہ ہمارے لیے سب سے بہتر ہیں۔ (حیات القلوب)

یہ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری ۔۔۔ صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا (اقبال)

واضح ہو کہ شیعہ اُسے کہتے ہیں جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کو دل سے دوست رکھتا ہو۔ یہ محبت بشریت کے ساتھ مقید نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق ہر قسم کے وجود سے ہے۔ عالمِ ارواح میں جن مخلوقات نے محبت قبول کی وہ شیعہ قرار پائے۔ فرشتے ازل سے شیعہ ہیں اور ابد تک رہیں گے، انبیاء عالمِ ارواح سے شیعہ ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ کی شیعیت کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے

بحلہ حقوق دائمی بحق ناشر محفوظ ہیں

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى

اِصطفیٰ

ترجمہ اردو

حیات القلوب جلد اوّل

مؤلفہ :- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ :- مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری کربلائی مشہدی

جس میں

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیا و مرسلین کے مکمل و مفصل حالات درج ہیں

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مَردوں کا دُو حصّہ ہوتا ہے۔ اور دُو عورتوں کی شہادت ایک مَرد کے برابر ہے۔ پوچھا کہ ان کے کس حصّۂ جسم سے پیدا ہوئیں؟ فرمایا کہ اُس مٹی سے جو کہ اُن کے دندہائے پہلوئے چپ سے باقی بچی تھی۔

بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت کو اس لئے مرأۃ کہتے ہیں کہ مرء یعنی مرد سے خلق ہوئی ہے کیوں کہ حواؑ آدمؑ سے خلق ہوئیں۔ اور دُوسری حدیث معتبر میں فرمایا کہ عورتوں کو اس وجہ سے نساء کہتے ہیں کہ آدمؑ کو حواؑ کے بغیر کسی چیز سے کوئی انس نہ تھا۔

بسند معتبر حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے آدمؑ کو کل رُوئے زمین سے خلق کیا۔ پس بعض زمین کھاری اور بعض نمکین اور بعض بہتر و عمدہ تھی۔ اس سبب سے آدمؑ علیہ السلام کی ذرّیت میں نیک و بد پیدا ہوئے۔

بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے جب چاہا کہ حضرت آدمؑ کو پیدا کرے، جبرئیلؑ کو روز جمعہ ساعت اوّل میں بھیجا۔ انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں ایک مشت خاک لی۔ اُن کی مٹھی آسمان ہفتم سے آسمان اوّل تک پہنچی اور ہر آسمان سے ایک تربت لی۔ دُوسری مٹھی میں زمین اوّل سے آخری طبقہ زمین تک کی مٹی لی۔ داہنے ہاتھ میں جو مٹی تھی حق تعالیٰ نے اس سے خطاب فرمایا کہ تجھ سے رسولوں، پیغمبروں، وصیوں، صدیقوں، مومنوں اور سعادت مندوں کو پیدا کروں گا اور اُن لوگوں کو جن کو بزرگ بنانا چاہوں گا۔ اور بائیں ہاتھ کی مٹی سے خطاب فرمایا کہ تجھ سے جباروں، مشرکوں، کافروں اور گمراہوں اور اُن لوگوں کو پیدا کروں گا جن کی شقاوت اور خواری کو میں جانتا ہوں۔ پھر جبرئیلؑ نے دونوں مٹیوں کو باہم مخلوط کیا۔ یہ ہے

معنی اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى (آیت ۹۶ سورۃ انعام پ ۷) کے۔ یعنی بیشک خدا حب و نویٰ کا شگافتہ کرنے والا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ حبّ مومنوں کی مٹی ہے جن میں خدا نے اپنی محبت قرار دی ہے اور نویٰ کافروں کی مٹی ہے جو ہر امر خیر سے علیحدہ ہیں اور یہی معنی ہیں قول خدا يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ۔ (آیت ۹۶ سورۃ الانعام پ ۷) کے یعنی نکالتا ہے زندہ کو مُردہ سے اور باہر لاتا ہے مُردہ کو زندہ سے۔" زندہ سے زندہ وہ مومن ہے جو طینت کافر سے باہر آتا ہے اور مُردہ جو زندہ سے باہر آتا ہے وہ کافر ہے جو مومن کی طینت سے پیدا ہوتا ہے۔

بسند موثق حضرت محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے قبل اس کے کہ خلائق کو خلق کرے فرمایا کہ آب شیریں ہو جا کہ تجھ سے بہشت کو اور اپنے عبادت کرنے والوں کو پیدا کروں، اور آب شور ہو جا تا کہ تجھ سے جہنم اور اپنی معصیت کرنے والوں کو بناؤں۔ پھر حکم دیا تو یہ دونوں پانی باہم مل گئے اسی سبب سے کافر مومن سے اور مومن کافر سے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر کچھ خاک زمین سے لی اور دست قدرت سے مل کر جھاڑ دی تو مانند چھوٹی چیونٹیوں کے کچھ جاندار حرکت میں آئے۔ تو جو داہنی طرف تھے اُن سے کہا کہ سلامتی کے ساتھ بہشت کی طرف جاؤ۔ اور وہ جو بائیں طرف تھے اُن سے فرمایا کہ جہنم کی طرف جاؤ اور میں پروا نہیں کرتا۔

بصائر الدرجات (جلد اول)

تالیف

ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

باب نمبر ﴿۹﴾

آئمہؑ اور اُن کے شیعوں کے ابدان وقلوب کی تخلیق

حدیث ۹ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب قال حدثنی شیخ من اھل المداین یسمی بشر ابن ابی عقبہ عن ابی جعفر و ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ خلق محمدا من طینۃ جوھرۃ تحت العرش و انہ کان لطینۃ نضح فجبل طینۃ امیر المؤمنین علیہ السلام من نضح طینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و کان لطینۃ امیر المؤمنین علیہ السلام نضح فجبل طینتنا من نضح طینۃ امیر المؤمنین علیہ السلام و کانت لطینتنا نضح فجبل طینۃ شیعتنا من نضح طینتنا فقلوبھم تحن الینا و قلوبنا تعطف علیھم تعطف الوالد علی الولد و (نحن خیر لھم وھم خیر لنا) و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لنا خیر و نحن لہ خیر۔

حسن بن محبوب نے کہا مدائن کے ایک بزرگ نے بیان کیا جس کا نام بشر بن ابی عقبہ تھا اس نے ابوجعفر علیہ السلام اور ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد علیہ السلام کو عرش کے نیچے جوہر کی مٹی سے خلق کیا امیر المومنین علیہ السلام کی طینت رسولؐ اللہ کی طینت کے باقی ماندہ سے تیار کی ہماری طینت امیر المومنین علیہ السلام کی طینت کے باقی ماندہ سے تیار کی اور ہماری طینت کے باقی ماندہ سے ہمارے شیعوں کی طینت تیار کی۔ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں اور ہمارے دل ان پر

اس طرح شفقت کرتے ہیں جس طرح باپ بیٹے پر شفقت کرتا ہے۔ پس ہم اُن کے لیے خیر ہیں اور وہ ہمارے لیے خیر ہیں، رسولؐ اللہ ہمارے لیے خیر ہیں اور ہم اُن کے لیے خیر ہیں۔

حدیث ۲ حدثنا محمد بن عیسی (عثمان بن عیسی) عن ابی الحاج قال قال لی ابو جعفر علیه السلام یا ابا الحجاج ان الله خلق محمدا وآل محمد من طینة علیین وخلق قلوبهم من طینة فوق ذلك وخلق شیعتنا من طینة دون علیین وخلق قلوبهم من طینة علیین فقلوب شیعتنا من ابدان آل محمد وان الله خلق عدو آل محمد من طین سجین وخلق قلوبهم من طین اخبث من ذلك وخلق شیعتهم من طین دون طین سجین وخلق قلوبهم من طین سجین فقلوبهم من ابدان اولئك وکل قلب یحن إلی بدنه۔

ابوالحجاج نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوالحجاج! اللہ تعالیٰ نے محمدؐ وآل محمد علیہم السلام کی طینت کو علیین سے خلق کیا اور ان کے دل اس سے بھی اعلیٰ طینت سے خلق کئے، ہمارے شیعوں کو علیین کے علاوہ طینت سے خلق کیا اور اُن کے دلوں کو علیین کی طینت سے خلق کیا پس ہمارے شیعوں کے دل آل محمد علیہم السلام کے ابدان سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں کو سجین کی مٹی سے خلق کیا اور اُن کے دلوں کو اس سے بھی زیادہ خبیث مٹی سے خلق کیا، اُن کے پیروکاروں کو سجین کے علاوہ خبیث مٹی سے خلق کیا اور ان کے پیروکاروں کے دلوں کو سجین کی مٹی سے خلق کیا پس اُن کے پیروکاروں کے دل اُن کے ابدان سے ہیں اور ہر دل اپنے بدن کی طرف ہی جھکتا ہے۔

دشمن مطلب ابو بکرؓ، عمر، سنی اور وہ لوگ جو انہیں امام مانتے ہیں مطلب سنی ناصبی۔

ترجمہ بصائر الدرجات۔ (جلد اول) ۶۵

حدیث ۳ وحدثنی احمد بن محمد عن محمد بن خالد عن فضاله عن علی بن ابی حمزة عن ابی بصیر عن ابی جعفر علیه السلام قال انا وشیعتنا خلقنا من طینة واحدة وخلق عدونا من طینة خبال من حماء مسنون۔

ابوبصیر نے ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ہم اور ہمارے شیعہ ایک ہی طینت سے خلق کئے گئے ہیں جبکہ ہمارے دشمن فساد و ہلاکت کی طینت اور بدبودار کیچڑ سے خلق کئے گئے۔

سنی لوگ شیعہ کے نزدیک بدبودار مٹی سے بنے۔

حدیث ۵ حدثنی العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن ربعی عن (رجل) علی بن الحسین علیه السلام قال ان الله تعالی خلق النبیین من طینة علیین قلوبهم وابدانهم وخلق قلوب المؤمنین من تلك الطینة وخلق ابدان المؤمنین من دون ذلك وخلق الکفار من طینة سجیین قلوبهم وابدانهم فخلط بین الطینتین فمن هذا یلد المومن الکافر ویلد الکافر المؤمن و من هیهنا یصیب المومن السیئة ومن هیهنا یصیب الکافر الحسنة فقلوب المؤمنین تحن إلی ما خلقوا منه وقلوب الکافرین تحن إلی ما خلقوا منه۔

ربعی نے ایک آدمی سے اس نے علی بن حسین علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا: اللہ نے انبیاء کے قلوب اور ابدان علیین کی طینت سے خلق کئے اور مومنوں کے قلوب اسی طینت سے خلق کئے جبکہ مومنوں کے ابدان اس کے علاوہ طینت سے خلق کئے اور کفار کے قلوب وابدان سجین کی طینت سے خلق کئے۔ پس دونوں طینتوں کا اختلاط ہوگیا اسی وجہ سے مومن کو کافر اور کافر کو مومن جنم دیتا ہے اور اسی وجہ سے مومن برائی کر بیٹھتا ہے اور کافر اچھائی کر جاتا ہے لیکن مومنوں کے دل اسی طرف مائل ہوتے ہیں جس سے وہ بنائے گئے ہیں اور کافروں کے دل اسی طرف مائل ہوتے ہیں جس سے وہ

بنائے گئے ہیں۔

میں کہتا ہوں جب خدا نے شیعوں کے واسطے علیحدہ مٹی بنا ہی دی تھی تو پھر اس کو ملانے کی ضرورت کیا تھی شاید یہ روایت اس وجہ سے بنائی گئی ہے کہ کوئی شیعہ اگر تحقیق کر کے سنی بن گائے تو سارا مدعا اس کی طینت پر ڈال کر جان چھڑائی جاسکے۔

عبدالغفار جازی نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے مومن کو جنت کی مٹی سے اور ناصبی کو آگ (دوزخ) کی مٹی سے خلق کیا ہے۔ نیز فرمایا: جب اللہ تعالٰی کسی شخص سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسم کو طیب اور پاک کر دیتا ہے پس وہ خیر کی جو بات بھی سنتا ہے اس کو پہچان لیتا ہے اور منکر اس کا انکار کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا: طینت تین قسم کی ہیں انبیاء کی طینت، مومنین بھی اسی سے بنائے گئے ہیں لیکن انبیاء اس کی خاص اور اعلیٰ طینت سے بنائے گئے ہیں اور وہ اصل اور افضل ہیں اور مومنین اس سے چھٹنے والی طینت کی فرع ہیں اسی لئے اللہ انبیاء اور ان کے پیروکاروں میں فرق نہیں کرتا۔ پھر فرمایا! ناصبی کی طینت بدبودار کیچڑ سے ہے اور جو مستضعفون ہیں اسی مٹی سے ہیں، مومن اپنے ایمان سے اور ناصبی اپنی دشمنی و نافرمانی سے نہیں رک سکتا اور ان سب کے معاملات میں اللہ کی مشیت و مرضی موجود ہے۔

سنی کیون کہ دوزخ کی مٹی سے بنے ہین شاید اسی وجہ سے شیعہ کے نزدیک سنی لوگ ساری زندگی جہنم میں رہے گے کیوں کہ یہ ان کی طینت کا قصور ہے۔

حدیث ④ وعنه بهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن الحسين بن ميمون عمن اخبره عن ابي عبدالله عليه الصلوة والسلام قال ان الله عزوجل خلقنا من عليين وخلق محبينا من دون ما خلقنا منه وخلق عدونا من سجين وخلق محبيهم مما خلقهم منه فلذلك يهوى كل إلى كل.

حسن بن میمون نے ایک راوی کے حوالہ سے ابوعبداللہ علیہ السلام کا فرمان بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے ہمیں علیین سے اور ہمارے محبین کو اس سے کچھ درجہ کم مٹی سے خلق کیا جبکہ ہمارے دشمنوں اور مخالفین کو سجین سے خلق کیا اور ان کے محبین کو بھی اسی سے خلق کیا اسی لئے ہمارے دشمنوں کے محبین ان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

شاید اسی وجہ سے سنی لوگ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کی طرف مائل ہوتے ہیں کیوں کہ بقول شیعہ یہ تین دشمن اہلبیت تھے جیسا کہ اوپر اس کا بیان گزر چکا ہے اور یہ تینوں سجین جو کہ بقول شیعہ کے نزدیک جہنم کی بدبو دار کیچڑ ہے اس سے بنے ہیں معاذ اللہ اور ہم سنی جو ان کے محبین ہیں وہ بھی سجین سے بنے ہیں۔

بلکہ شیعہ لوگوں نے صرف اسی چیز پر اکتفا نہیں کیا کہ بلکہ اس سے بڑھ کر بھی ایسی روایات لکھی جسے شاید آج کا خود شیعہ نوجوان نامانے اور آج کے علما تقیہ کر کے انکار کر دیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس روایت پر ان کے مذہب کا مکمل طور پر اعتماد ہے جیسا کہ ہم آگے ثابت بھی کریں گے:

حدیث ﴿١٠﴾ حدثني عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن علي بن معبد عن ابراهيم بن اسحق عن الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عليهم السلام قال قال علي بن الحسين عليه السلام ان الله بعث جبرئيل إلى الجنة فأتاه بطينة من طينتها وبعث ملك الموت إلى الارض فجائه بطينة من طينتها فجمع الطينتين ثم قسمها نصفين فجعلنا من خير القسمين وجعل شيعتنا من طينتنا فما كان من شيعتنا مما يرغب بهم عنه من الاعمال القبيحة فذاك مما خالطهم من الطينة الخبيثة ومصيرها إلى الجنة وما كان في عدونا من بر (وصوم) وصلوة وصوم ومن الاعمال الحسنة

فذاك لما خالطهم من طينتنا الطيبة ومصيرهم إلى النار.

حسین بن زید نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والدِ گرامی علیہ السلام سے انہوں نے اپنے دادا علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو جنت میں جنت کی مٹی لانے کے لیے بھیجا تو وہ مٹی لے کر آیا اور ملک الموت کو زمین کی طرف بھیجا تو وہ زمین کی مٹی لایا ان دونوں کو ملا دیا پھر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا ہمیں دونوں میں سے اچھی اعلیٰ قسم سے خلق کیا اور ہمارے شیعوں کو ہماری مٹی سے ہی خلق کیا ہمارے شیعوں میں جو لوگ بُرے اعمال کی طرف راغب ہو جاتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جن کی مٹی میں خبیث مٹی مل گئی تھی ان کا انجام جنت ہی ہوگا اور ہمارے مخالفین میں جو نیکی، نماز، روزہ اور اعمال صالحہ کی طرف رغبت رکھتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جن کی مٹی میں ہماری پاک مٹی مل گئی تھی لیکن ان کا انجام آگ (دوزخ) ہی ہے۔

اگر ایک سنی محبت اہلبیت بھی رکھے اور نیک عمل بھی کرے لیکن پھر بھی وہ جہنم میں جائے گا کیوں کہ وہ ابو بکرؓ کی امامت کو تسلیم کرتا ہے اور نماز، روزہ، کا پابند ہے لیکن وہ جہنمی ہے کیوں کہ اس نے اپنی طینت کا بتا دیا کہ وہ ابو بکرں کو امام مان چکا ہے اور خبیث مٹی سے بنا ہے لیکن ایک شیعہ حرام کمائے، شراب نوشی کرے، حرام کمائے، حق تلفی اور ظلم کرے، اور نماز، روزے کی پابندی بھی نا کرے لیکن کیوں کے وہ اہلبیت کا محب اس تناظر میں ہے کہ اس نے ابو بکرؓ، عمرؓ پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ جنت میں جائے گا اوور جنتی ہے میں کہتا ہوں شیعہ لوگوں کو تمہارے نزدیک جو عدل خدا تمہارا چوتھا ضروریات دین کا جز ہے وہ خدا کا عدل کدھر چلا جائے گا جب فیصلہ ہونا ہی جنت و جہنم کا طینت پر ہے۔

حدیث ﴿۱۵﴾ حدثنا احمد بن محمد بن عن البرقی عن صالح بن سهل قال قلت لابی عبدالله علیه السلام المؤمن من طینة الانبیاء قال نعم۔

صالح بن سہل نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا کیا مومن انبیاء کی طینت سے خلق کئے گئے ہیں؟۔امام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ﴿۱۸﴾ وعنه، عمّن رواه، عن أحمد بن عمرو البجلی، عن ابراهیم بن عمران، عن محمّد بن سوقة، عن أبی عبدالله علیه السلام قال: ان الله خلقنا من طینة علّیین، وخلق قلوبنا من طینة فوق علّیین، وخلق شیعتنا من طینة أسفل من ذلك، وخلق قلوبهم من طینة علّیین، فصارت قلوبهم الینا لانّها منّا، وخلق عدوّنا من طینة سجّین، وخلق قلوبهم من طینة أسفل من سجّین، وان الله رادّ کلّ طینة الی معدنها، فرادّهم الی علّیین ورادّهم الی سجّین۔

محمد بن سوقہ نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں علیین کی مٹی سے خلق کیا ہمارے دل علیین سے بھی اعلیٰ درجے کی مٹی سے خلق کئے گئے اور ہمارے شیعوں کو اس سے نچلے درجہ کی مٹی سے خلق کیا اور ان کے دل علیین کی مٹی سے خلق کئے گئے پس ان کے دل ہماری طرف مائل ہو گئے کیونکہ وہ ہم سے ہیں۔ ہمارے دشمنوں کو سجین کی مٹی سے اور ان کے دلوں کو اس سے بھی نچلے درجہ کی مٹی سے خلق کیا۔ (پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ ہر مٹی کو اس کی اصل کی طرف ہی لوٹا تا ہے اس نے ہمارے شیعوں کو علیین کی طرف اور ہمارے شیعوں کے دشمنوں کو سجین کی طرف لوٹا دیا۔

مطلب سنی جو شیعون کو اصحاب پر لعنت کرنے کی وجہ سے اپنا دوست تسلیم نہیں کرتے ان کی مٹی سجین جو کہ دوزخ کی دبدبو دار مٹی ہے اس کی طرف لٹا دیا گیا۔

حق تالیف محفوظ ہے
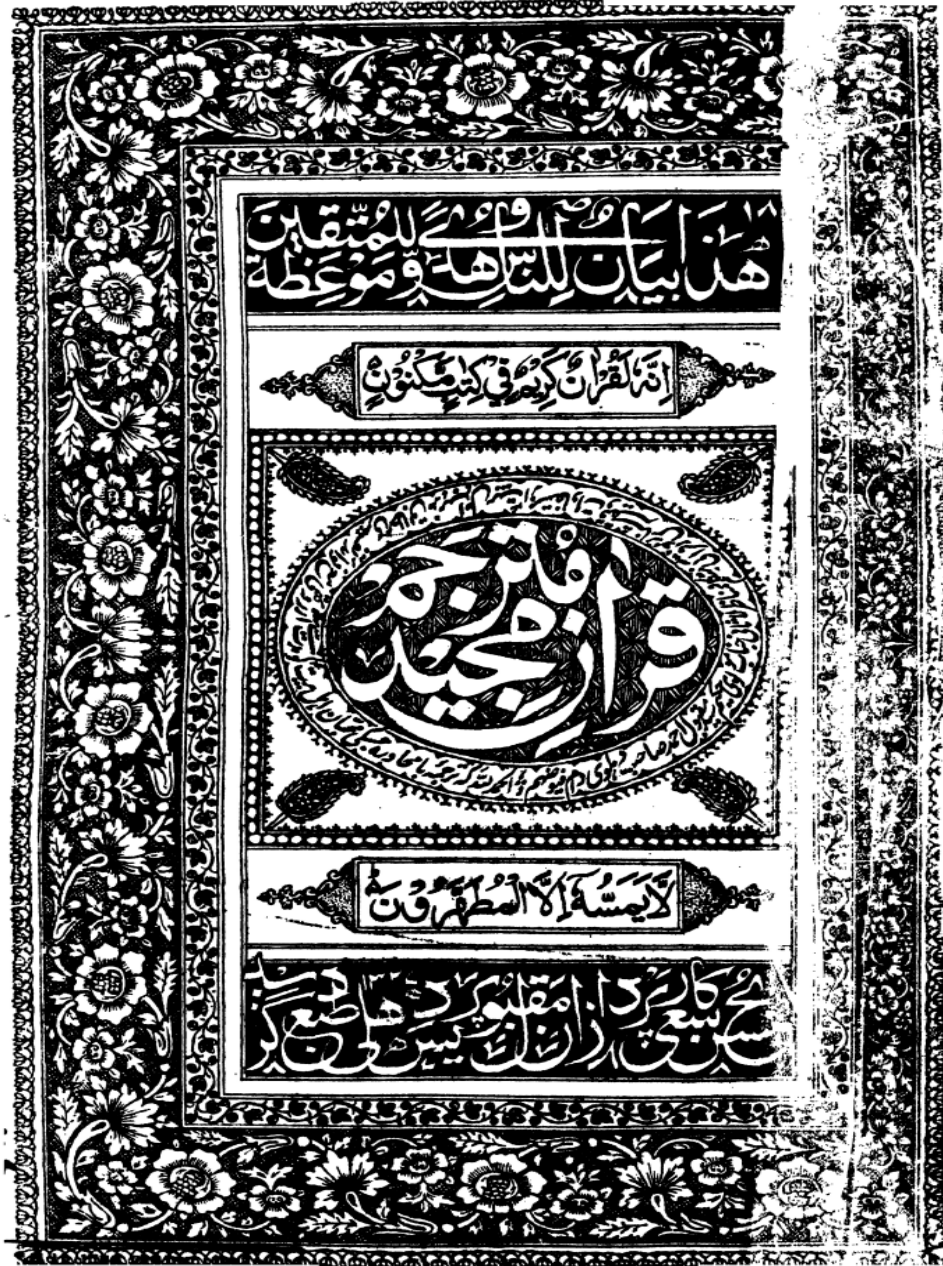
منشی سید ظفریاب علی جوہر پرنٹر پبلشر

یہ ترجمہ قرآن و تفسیر ہے شیعہ عالم دین جناب مقبول احمد کی اور اپنی اس تفسیر مین جناب عقیدہ طینت پر چند روایات لائے ہین۔

فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ

سو عنقریب وہ اور خرچ کرینگے پھر وہی انکے لئے باعث حسرت ہوجائیگا پھر وہ مغلوب ہوجاینگے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝ لِيَمِيزَ اللَّهُ

اور جو لوگ کافر ہوگئے وہ جہنم کی طرف ہانکے جائینگے تاکہ خدا تعالےٰ ناپاک کو

الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ

پاک سے الگ کردے اور ناپاک کو اوپر تلے

عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ

رکھدے پھر اُن سب کا ڈھیر لگادے پھر اُس سارے ڈھیر کو جہنم میں جھونکدے

أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن

وہی تو نقصان اُٹھانیوالے ہونگے کافروں سے کہدو کہ اگر وہ باز آئیں تو جو کچھ

يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا

پہلے ہوچکا ہے وہ اُنکو معاف کردیا جائیگا اور اگر پھر ویسا ہی کرینگے تو

فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ

پہلوں کا قاعدہ تو مقرر ہو ہی چکا ہے اور اُنسے یہانتک لڑو کہ

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ

کفر باقی نہ رہے اور دین سب کا سب خالص اللہ کا

لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ

ہوجائے پھر اگر وہ کفر سے باز آجائیں تو اللہ اُنکے اعمال کا

بَصِيرٌ ۝ وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

نگران ہے اور اگر وہ نہ باز آئیں تو جان لو کہ اللہ

مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

تمہارا حامی ہے (اور) وہ سب سے بہتر حامی اور سب سے بہتر مددگار ہے

میں اس صفحہ میں موجود پوری عبارت آپ لوگوں کے سامنے درج کر دیتاہوں:

جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ خدا تعالی جب کسی مومن کے پیدا کرنے کاارادہ کرتا ہے تو اس کی طینت میں کافر کی طینت کا بھی کچھ حصہ ملا دیتا ہے۔اور مومن سے جو بدی.برائی ظاہر ہوتی ہے اس کا باعث وہ طینت کفر ہے اور اس طرح کافر کے پیدا کرنے کا جب ارادہ کرتا ہے تو اس کی طینت میں مومن کی طینت کا حصہ ملا دیتا ہے۔ بس کافر سے جو نیکیاں بن پڑتی ہیں ان کا باعث طینت ایمان ہے۔آخر میں فرمایا کہ قیامت کے دن ہر دشمن ناصبی سے مومن کی طینت اور اس کے متعلقات مع کل اعمال نیک لے کر مومن کو واپس عنایت کر دے گا۔اور ہر مومن سے ناصبی کی طینت اور اس کے متعلقات مع کل اعمال بد کے لیکر ناصبی کو واپس کر دیگااور یہی مقتضی عدالت ہے اس لئے کہ ناصبی سے ارشاد فرمائے گا کہ یہ اعمال خبیثہ تیری طینت سے تیرے مزاج کے موافق ہیں۔تو ہی ان کاسب سے زیادہ مستحق ہے اور یہ اعمال نیک مومن کی طینت سے ہیں اور اس کے مزاج کے موافق ہیں وہ ان کا زیادہ مستحق ہے۔ آج کے دن کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا بے شک خدا تعالی جلد حساب لینے والا ہے۔

تبصرہ:

یہ واضح سورج کی طرح روشن ہے کہ شیعہ مذہب کے علماان روایت کو مانتے ہین اور یہ کثرت کے ساتھ پہلے بھی درج ہو چکے ہے کہ شیعہ اس وجہ سے گناہ کرتا ہے کیوں کہ اس کی طینت سنی کی طینت کے ساتھ ملی ہوے ئ تو اس سنی کی گندی طینت کے اثر کی وجہ سے گناہ کرتا ہے لیکن سوچنے والی بات ہے جیسا کہ اوپر روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ سنی لوگ تو اتنے گناہ نہیں بلکہ نماز روزے کے پابند ہیں تو شیعہ صرف سنیوں کی مٹی کے اثر سے ہی اتنے گناہ کر بیٹھتا ہے۔

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ○

اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور باجماعت نماز ادا کرو

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ

کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو فراموش کر جاتے ہو؟ باوجودیکہ تم کتاب

الْكِتٰبَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

پڑھتے ہو کیا تم اتنی عقل نہیں رکھتے اور روزے اور نماز کے ساتھ (ہم سے) مدد مانگو

وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ○ الَّذِينَ يَظُنُّونَ

بیشک نماز سب پر بھاری ہے سوائے اُن خوف کرنیوالوں کے جنکو یقین ہے کہ ہمیں اپنے

أَنَّهُمْ مُلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ○ يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ

پروردگار کے سامنے پلٹ کر جانا اور اُسکی حضور میں پیش ہونا ہے اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ

میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو تم کو عطا کرچکا ہوں اور اس بات کو کہ میں نے تمکو تمام

عَلَى الْعٰلَمِينَ ○ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ

عالم پر فضیلت دی ہے اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے

نَفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا

کسی طرح کام نہ آسکیگا اور نہ کسی (عام) شخص کی اُسکے بارے میں سفارش قبول کیجائیگی اور نہ کوئی معاوضہ لیا جائیگا

عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ○ وَإِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ

اور نہ اُنکی کسی قسم کی امداد کیجائیگی اور (اُسوقت کو یاد کرو) جبکہ ہمنے تمہیں

فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ

فرعونیوں کے ہاتھ سے نجات دی تھی کہ وہ تمہیں بُرے سے بُرے عذاب دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے

وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ وَفِي ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اسمیں تمہارے پروردگار کیطرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی

ایک بدکار سے بدکار شیعہ جس نے ایک عمل بھی اچھا نہیں کیا ہو گا لایا جائے گا اور اس کے عوض ایک لاکھ متقی پرہیزگار ناصبیوں کو جہنم میں ڈال کر اس بدکار شیعہ کو جنت میں بھیجا جائے گا

ترجمہ مقبول صفحہ 11 سورہ بقرہ آیت 48 کی تفسیر میں

تبصرہ:

یہی روایت ایک اور کتاب میں بھی یہی روایت درج ہے:

دیتا مگر ہاں قیامت کے دن ہم اور ہمارے اہلبیت اپنے شیعوں سے ہر قسم کی تکلیف کو رفع کریں گے۔ اعراف پر جو جنت اور دوزخ کے مابین ایک مقام ہے محمد اور علی اور حسن و حسین اور ان کی آل اطہار تشریف فرما ہوں گے اور میدان قیامت میں اپنے بعض تقصیر وار شیعوں کو سختیوں اور شدتوں میں گرفتار دیکھیں گے۔ تب ہم اپنے نیک اور برگزیدہ شیعوں مثل سلمان و مقداد۔ ابوذر و عمار اور ان کے امثال کو جو ان کے بعد کے زمانے میں ہوئے ہوں گے ان کی طرف بھیجیں گے۔ وہ فوراً باز اور شکروں کی طرح جھپٹیں گے اور اس طرح ان کو وہاں سے اٹھا لائیں گے جیسے باز اور شکرے اپنے شکار کو اٹھا لاتے ہیں اور جھٹ پٹ لے جا کر ان کو جنت میں پہنچا دیں گے پھر ہم اپنے دیگر محبوں پر اپنے اور نیک شیعوں کو مقرر کریں گے کہ وہ مثل کبوتر کے ان کی طرح جائیں گے اور اس طرح ان کو اٹھا لائیں گے جس طرح پرندے دانوں کو چگ لیتے ہیں اور لا کر ہمارے سامنے بہشت میں چھوڑ دیں گے تھوڑی دیر کے بعد ہمارے شیعوں میں سے جو ہماری دوستی اور تقیہ کے بجا لانے اور حقوق برادران مومنین کے ادا کرنے [illegible] میں کمی اور تقصیر کرتے تھے۔ ایک ایک کو لایا جائیگا اور اس کے مقابل میں سو سے لے کر لاکھ تک ناصبیوں کو کھڑا کیا جائیگا اور اس مومن سے کہا جائیگا کہ یہ ناصبی آتش دوزخ سے تجھ کو رہا کرنے کیلئے تیرا فدیہ ہیں۔ پھر ان سب مومنوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان نواصب کو دوزخ میں اور آیہ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ سے بھی یہی مراد ہے۔ یعنی جو لوگ کہ ولایت اہلبیت کے منکر ہوئے۔ وہ بہت آرزو کریں گے کہ کاش ہم دنیا میں مسلمان اور امامت کے مطیع اور فرمانبردار ہوتے تاکہ آج ہمارے مخالف ہمارے فدیے میں دیئے جاتے اور ہم عذاب دوزخ سے نجات پاتے۔

بعد ازاں خدا فرماتا ہے وَإِذْ نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ اے بنی اسرائیل تم اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تم کو یعنی تمہارے اسلاف کو قوم فرعون کے ہاتھوں سے چھڑایا اور آل فرعون وہ لوگ تھے جو فرعون کے مذہب اور دین کی قرابت کے سبب اس سے منسوب تھے) کروہ تم کو سخت

انڈیا۔ یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

آثارِ حیدری

اُردو ترجمہ عربی تفسیر پُر تنویر منسوب بہ
حضرت حجۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ
جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بریلوی

ناشران
عباس بک ایجنسی
رستم نگر درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ۔۳ یوپی (انڈیا)
فون نمبر 0522-2647590 موبائل 9415102990
E-mail : abbasbookagency@yahoo.com

درج بالا تفسیر وترجمہ میں شیعہ کا شفاعت کرنے کا طریقہ بھی دیکھیں جو انہوں نے اہلبیت کی طرف منسوب کیا ہے کہ وہ شکاری باز کی طرح اپنے شیعوں کو جہنم سے نکال لیں گے۔ میں کہتا ہوں شکار میں شکاری تو دجل کرکے اپنا شکار وصول کرتا ہے شیعہ کے اماموں کی شفاعت کیا ایسی ناقص ہو گی کہ انہیں شکاری باز کی طرح زپنے شیعوں کو جہنم سے نکالنا پڑے گا یہ مقابلہ شیعہ کے امام کیا خدا سے نہیں کر رہے کیوں اگر ان کی کامل شفاعت ہوتی تو اس طرح شکاری بننے کی کیا ضرورت تھے خدا خود ہی نکال دیتا۔

هٰذا بصائر للناس وهدىً ورحمة لقوم یوقنون

الحمد للہ والمنۃ کہ بعد کشاکش یک عالم رنج وغم وتراکم مصائب پیہم کہ بوجہ انتقال دو فرزندان نوجوانان کہ یکے بسن ہیجدہ سالگی و دوم بسن بست ویک سالگی داغ مفارقت خویش بر قلب مجروح مترجم گذاشتند

ہز ہائینس کرنل نواب سر سید محمد حامد علی خان صاحب بہادر زیدی الواسطی البارہوی

و مولانا السید ظہور حسین و مولانا السید یوسف حسین و مولانا السید

ضمیمہ جات ترجمہ و حواشی مقبول

مرتبہ و مولفہ و مترجمہ عالیجناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی دقیقہ شناس رموز فرقانی نخبۂ سنج حقائق قرآنی متکلم و مناظر لاثانی حضرت مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب قبلہ دہلوی ظلہم العالی و دام فیوضہم

بحسن سعی کارپردازان [illegible] مقبول [illegible] دہلی مطبوع گردید

خارجی اور ظالم بھی ہو اُسکے پیچھے نماز جائز ہے اور یہ بھی روایت بیان کریں کہ جناب امام حسین علیہ السّلام
(معاذ اللہ) خارجی تھے جنہوں نے یزید ابنِ معاویہ کے برخلاف خروج کیا اور یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ ہر سلطان
پر واجب ہے کہ اپنا زکوٰۃ کا مال سلطانِ وقت کے حوالے کردیا کرے گو وہ ظالم ہی ہو۔ اے ابراہیم
یہ سب کچھ خدا کے بھی برخلاف ہے اور رسولِ خدا کے بھی۔ سبحان اللہ ان لوگوں نے خدا کے برخلاف
کیا جھوٹ کا طوفان اُٹھایا ہے اور رسولِ خدا کے خلاف بھی محض جھوٹ بولتے ہیں ان لوگوں نے اللہ کی
بھی مخالفت کی ہے اور اللہ کے رسول اور اُنکے برحق خلفاء کی بھی۔ اے ابراہیم میں تمہارے لیے اس
مضمون کی تشریح کتابِ خدا سے ایسی کرونگا جس سے نہ کسی کو انکار کی مجال ہوسکے نہ فرار کا موقع مل سکے
اور جس نے خدا کی کتاب کا ایک حرف بھی رد کیا وہ یقیناً خدا اور خدا کے رسول کا منکر ہوگیا میں نے عرض کی
یا ابن رسول اللہ جو مضمون میں نے حضور سے دریافت کیا ہے یہ کتابِ خدا میں ہے؟ فرمایا ہاں یہی مضمون
جو تم نے مجھ سے جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام کے شیعوں کے بارے میں اور اُنکے ناصبی دشمنوں کے
بارے میں دریافت کیا کتابِ خدائے عزّوجل میں موجود ہے میں نے عرض کی یا ابن رسولِ اللہ یہی بجنسہٖ ؟
فرمایا ہاں یہی بجنسہٖ اور اُس کتاب میں جسکی تعریف میں خدا فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ لَّا يَاْتِيْهِ
الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ (دیکھو صفحہ ۲۷ سطر ۱)
اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ
هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (دیکھو صفحہ ۱۴۱ سطر ۱۱) کیا تم سمجھے کہ یہ زمین کونسی ہے؟
میں نے عرض کی نہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا سمجھ لو کہ خدائے عزّوجل نے ایک زمین طیّب و طاہر پیدا کی اور
اُسکے اندر سے ایک ایسا چشمہ جاری کیا جسکا پانی صاف ستھرا، میٹھا، مزیدار اور ایسا جسکا پینا گوارا ہو۔ اور اُس
زمین پر ہم اہلبیتؑ کی ولایت عرض کی گئی تو اُسنے اسے قبول کرلیا۔ پس خدائے تعالےٰ نے وہی پانی سات
دن اُسپر جاری رکھا پھر ساتویں دن کے بعد اُس پانی کو اُسپر سے غائب کردیا اور اُس مٹی کے خلاصہ میں سے
ایک طینت لے لی جسکو اُس نے ائمہ علیہم السّلام کی طینت قرار دیا پھر خدائے تعالےٰ نے اُسکی معمولی مٹی لی
اور اسی طرح ہماری اُس بچی ہوئی طینت سے ہمارے دوستوں اور شیعوں کو پیدا کیا۔ پس اے ابراہیم
اگر تمہاری طینت بھی یونہی چھوڑ دی جاتی جیسے کہ ہماری طینت چھوڑ دی گئی تھی تو تم اور ہم برابر ہوتے میں نے
عرض کی یا ابن رسول اللہ ہماری طینت کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اُسنے تمہاری طینت میں آمیزش کردی اور
ہماری طینت میں کوئی آمیزش نہیں کی۔ میں نے عرض کی۔ یا ابن رسول اللہ ہماری طینت میں کس چیز کی
آمیزش کی گئی؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک زمین شورہ زار خبیث و بدبودار بھی پیدا کی تھی
اور اُس میں ایک چشمہ جاری کیا تھا جسکا پانی کھاری سخت شور اور بدبودار تھا پھر اُس زمین پر بھی جناب
امیر المؤمنین علیہ السّلام کی ولایت عرض کی تھی اُسنے اُسکو قبول نہ کیا اور وہ پانی سات دن تک اُسنے اُسپر

جاری رکھا اُسکے بعد اُس پانی کو اُس سے غائب کر دیا پھر اِس خبیث سڑی ہوئی مٹی میں سے جو بد تر سے بد تر تھی کچھ لی اور اُس سے کافروں کے امام سرکشوں کے امام اور بدکاروں کے امام پیدا کیے گئے پھر اُس طینت میں سے جو باقی رہا اُسکی طرف توجہ فرمائی اور اُسکو ہماری طینت کے ساتھ آمیز کر دیا اگر اُنکی طینت اپنے حال پر چھوڑ دی گئی ہوتی اور تمہاری طینت کے ساتھ اُسکی آمیزش نہ فرماتا تو وہ لوگ کبھی کوئی نیک کام نہ کرتے نہ وہ کسی کی امانت ادا کرتے نہ اقرارِ شہادتین کرتے نہ روزہ رکھتے نہ نماز پڑھتے نہ زکوٰۃ دیتے نہ حج کرتے بلکہ صورت تک میں تم سے مشابہ نہوتے۔ اے ابراہیم مومن پر اِس سے زیادہ کوئی بات گراں نہیں گزرتی کہ وہ خدا کے دشمنوں میں سے کسی کی صورت خوبصورت دیکھے اور اُس بیچارہ کو اِس بات کی خبر نہو کہ وہ خوبصورتی مومن کی طینت اور اُسکے مزاج کی وجہ سے ہے۔ اے ابراہیم پھر خدا نے تعالےٰ نے اُن دونوں طینتوں کی پہلے اور دوسرے پانی کے ساتھ آمیزش فرمائی پس تم ہمارے شیعوں اور دوستوں میں جو سود خواری۔ زناکاری۔ لواطت۔ خیانت۔ شرابخواری اور نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج و جہاد کے بارے میں غفلت دیکھتے ہو یہ سب ہمارے دشمن ناصبی اور اُنکی اصل اور اُنہی کے مزاج کی وجہ سے ہے جو اُنکی طینت میں شامل ہو گئی اور جو کچھ اِن دشمنوں ناصبیوں میں زہد۔ عبادت۔ نماز کی پابندی۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج اور جہاد کی ادائگی اور اعمالِ خیر و نیک دیکھتے ہو یہ سب کے سب مومن کی طینت اُسکی اصل اور اُسکی آمیزش کی وجہ سے ہے جسوقت خدائے تعالےٰ کی حضور میں مومن کے اور ناصبی کے اعمال پیش ہونگے تو خدائے تعالےٰ ارشاد فرمائیگا کہ میں منصف ہوں ظلم ہرگز نہ کرونگا مجھے اپنی عزت و جلال اور رفعت کی قسم ہے میں کسی مومن کو اُس گناہ کی وجہ سے سزا نہ دونگا جو ناصبی کی طینت اور اصلیت کی آمیزش کے سبب اُس سے ہو گیا ہے۔ یہ نیک اعمال جتنے ہیں یہ سب مومن کی طینت اور اُسکے مزاج کی وجہ سے ہوتے ہیں اور یہ جتنے بد اعمال مومن سے ہوئے ہیں یہ ناصبی اور دشمن کی طینت کی وجہ سے اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ اُنمیں سے ہر ایک کے لیئے اُسی چیز کو چسپاں کر دیگا جس سے اُسکی اصل اور اُسکا جوہر اور اُسکی طینت ہے اور وہ اپنی کُل مخلوق میں سے اپنے بندوں کے حال سے خوب واقف ہے۔ کیوں اے ابراہیم کیا اِسمیں تو کوئی ظلم یا جور یا زیادتی پاتا ہے؟ پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ (دیکھو صفحہ ۳۸۹ سطر ۸) اے ابراہیم جس وقت سورج طلوع ہوتا ہے تو اُسکی شعاعیں ملکوں ملکوں میں ظاہر ہو جاتی ہیں تو آیا وہ سورج کے کرہ سے علحدہ ہوتی ہیں یا اُس سے متصل۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اُسکی شعاعیں دُنیا میں مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں مگر جب وہ غائب ہوتا ہے تو شعاعیں بھی لوٹ جاتی ہیں اور اُسی طرف رجوع کرتی ہیں کیا ایسا نہیں ہوتا؟ میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ ضرور ایسا ہوتا ہے۔ فرمایا بس تو اسی طرح ہر ہر چیز اپنی اپنی اصل اور جوہر اور عنصر کی طرف عود کریگی۔ جب قیامت کا دن ہوگا خدائے تعالےٰ اُس ناصبی دشمن سے مومن کی اصل اُسکا مزاج اور

اُسکی طینت اور اُسکا جوہر اور عنصر معہ کل اعمالِ صالحہ کے لیکر اُنکو مؤمن کے حوالے فرما دیگا اور اِسی طرح اُس مؤمن سے ناصبی کی اصل اور اُسکا مزاج اور اُسکی طینت اور اُسکا عنصر معہ کُل اعمالِ بد کے لیکر ناصبی کے حوالے فرما دیگا اور یہ خدائے جلّ جلالہ وتقدست اسمائہٗ کی جانب سے عدل ہی عدل ہوگا اِسلیے کہ وہ خود ناصبی سے فرمائیگا کہ تجھپر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا یہ اعمال خبیثہ تیری ہی طینت اور تیرے ہی مزاج کے باعث ہیں اور توہی انکا سب سے زیادہ مستحق ہے اور یہ اعمال نیک مؤمن کی طینت اور اُسکے مزاج کے موافق ہیں لہذا وہ اُنکا مستحق ہے اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (دیکھو صفحہ ۱۴۸ سطر ۹) آیا اِس میں تم کوئی ظلم وجور دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کی یا بن رسوؐل اللہ بالکل نہیں بلکہ میں تو بڑی بڑھی ہوئی حکمت اور نہایت کھلا ہوا عدل وانصاف دیکھتا ہوں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا۔ آیا اِس مطلب کو میں قرآنِ مجید سے اور زیادہ کھولکر تمہیں سمجھاؤں؟ میں نے عرض کی یا بن رسوؐل اللہ ضرور سمجھائیے۔ حضرتؑ نے فرمایا دیکھو کیا اللہ تعالےٰ یہ نہیں فرماتا کہ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰۗىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (دیکھو صفحہ ۵۶۲ سطر ۴) نیز خدائے عزّوجل فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰي بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (دیکھو صفحہ ۲۸۸ سطر ۲ نوٹ بھی اسی کے متعلق ہے) میں نے عرض کی سبحان اللہ جو شخص اِس آیت کو سمجھے اُسکے لیے خدائے تعالےٰ نے مطلب کو کتنا کھولدیا اور اِس منحوس مخلوق کے دل (جنہوں نے آلِ رسوؐل کو چھوڑ دیا ہے) آیاتِ الٰہی کا مطلب سمجھنے سے کتنے اندھے ہوگئے ہیں حضرتؑ نے (یہ سنکر) ارشاد فرمایا کہ اسے ابراہیم اِسی مطلب کو تو خدائے تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (دیکھو صفحہ ۵۰۹ سطر ۱۱) خدائے تعالےٰ اِسپر بھی راضی نہیں ہوا کہ اُنکو گدھوں سے۔ بیلوں سے۔ کتّوں سے اور چوپایوں سے تشبیہ دے بلکہ مضمون کو ترقی دیکر فرمایا وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاۗءً مَّنْثُوْرًا ۝ (دیکھو صفحہ ۵۱۰ سطر ۵) نیز فرماتا ہے وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ (دیکھو صفحہ ۴۵۳ سطر ۱) نیز فرماتا ہے يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ (دیکھو صفحہ ۸۶۹ سطر ۴) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاۗءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَـيْـــًٔـا (دیکھو صفحہ ۵۶۶ سطر ۴) اِسی طرح یہ ناصبی جو جو نیک عمل آگے بھیج چکا ہے اُنکو اپنے حق میں نافع خیال کرتا رہیگا مگر جب وہاں پہنچے گا تو اُنکو کوئی چیز نہ پائیگا پھر اِسی مضمون کی خدائے تعالےٰ نے دوسری مثل بیان فرمائی ہے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰـىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ

يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ (دیکھو صفحہ ۵۷۶ سطر ۶) پھر حضرت نے فرمایا کہ اے ابراہیم آیا میں اسی مضمون کو قرآن مجید سے تمہارے واسطے اور بھی بیان کروں؟ میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ ضرور بیان فرمائیے۔ فرمایا دیکھو خدائے تعالےٰ فرماتا ہے يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (دیکھو صفحہ ۵۸۲ سطر ۱۱) مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ ہمارے شیعوں کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دیگا اور ہمارے دشمنوں کی نیکیوں کو بدیوں سے (اور خدائے تعالےٰ اپنے اختیار کا اظہار اس طرح فرماتا ہے) يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝ (دیکھو صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۴) نیز فرماتا ہے وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ (دیکھو صفحہ ۴۰۸ سطر ۶) نیز فرماتا ہے لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝ (دیکھو صفحہ ۵۱۵ سطر ۱۱) اے ابراہیم یہ خدائے تعالےٰ کے علوم مکنونہ اور اسرارِ مخزونہ میں سے بعض باتیں تھیں جو میں نے تمکو بتلا دی ہیں۔ آیا تمہارا جی چاہتا ہے کہ اِن باطنی باتوں میں سے کچھ اور بھی تمہارے سینہ میں زیادہ ہو جائیں؟ میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ ضرور۔ حضرت نے فرمایا کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ (دیکھو صفحہ ۶۳۳ سطر ۱۱) اُسی خدا کی قسم جسکے سوائے کوئی معبود نہیں اور جو صبح کا نور پھیلانیوالا اور زمینوں کا اور آسمانوں کا پیدا کرنیوالا ہے۔ میں نے تمکو ٹھیک ٹھیک خبر دیدی اور اللہ اعلم و احکم ہے۔

قولِ مترجم۔ اس حدیث کو دیکھنے والے شاید شبہ کریں کہ جب خدائے تعالےٰ نے ایسی طینت سے پیدا کیا تو پھر کفار و منافقین اور مجرمین کا قصور ہی کیا ہے؟ تو وہ یہ سمجھ لیں کہ ابتدائے عالمِ ارواح میں روحوں پر طینت پر آپ پر جُداگانہ ولایتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ عرض کی گئی ہے تو حجت اُنپر وہیں تمام ہو چکی اور جن جن چیزوں نے اُس ولایت کو قبول نہ کیا اُنہی سے کفار و منافقین کی پیدائش کی گئی لہٰذا خدا کی حجت غالب ہے اُس پر کسی دوسرے کی حجت غالب نہ آسکے گی۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ وَالْعَافِيَةِ

تبصرہ:

شیعوں کے نزدیک سنیوں نے عالم ارواح میں ولایت علی کا انکار کیا تبھی ان کی طینت گندی مٹی سے بنی بلکہ قیامت والے دن شیعہ کے جو گناہ ہیں وہ سنیوں کو دے دیے جائیں گے اور سنیوں نے جو نیکیاں کی ہیں وہ شیعوں کو دے دی جائیں گی کیوں شیعوں نے جو گناہ کیے ہیں وہ سنیوں کی گندی طینت کے اثر کی وجہ سے کیے ہیں جبکہ سنیون نے جو نیکی ہے وہ شیعوں کو دے دی جائے گی کیوں اس نے جو نیکی کی ہے وہ شیعوں کی اچھی طینت کے اثر کی وجہ سے کی ہے۔

ان صفحات میں واضح میں طور پر مصنف اپنے عقیدہ طینت کا اظہار کرتا ہے اور واضح تمام چیزین لکھتا ہے کہ اگر سنی پرہیز گار ہو تب بھی جہنمی بنے گا لیکن شیعہ گنہ گار ہو پھر بھی وہ جنتی ہے چنانچہ یہاں کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہین ہے کہ تمام چیزیں واضح اردو زبان میں لکھی ہوئی ہیں۔

قاضی نور اللہ شوستری مولا علی سے بھی ایک قول ایسا ہی نقل کرتا ہے کہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجالس المومنین

مصنف

قاضی سید نور اللہ شوستری شہید ثالثؒ

مترجم

مولانا سید محمد بشیر صاحب

ناشر

عباس بک ایجنسی

درگاہ حضرت عباسؑ رستم نگر، لکھنؤ، انڈیا
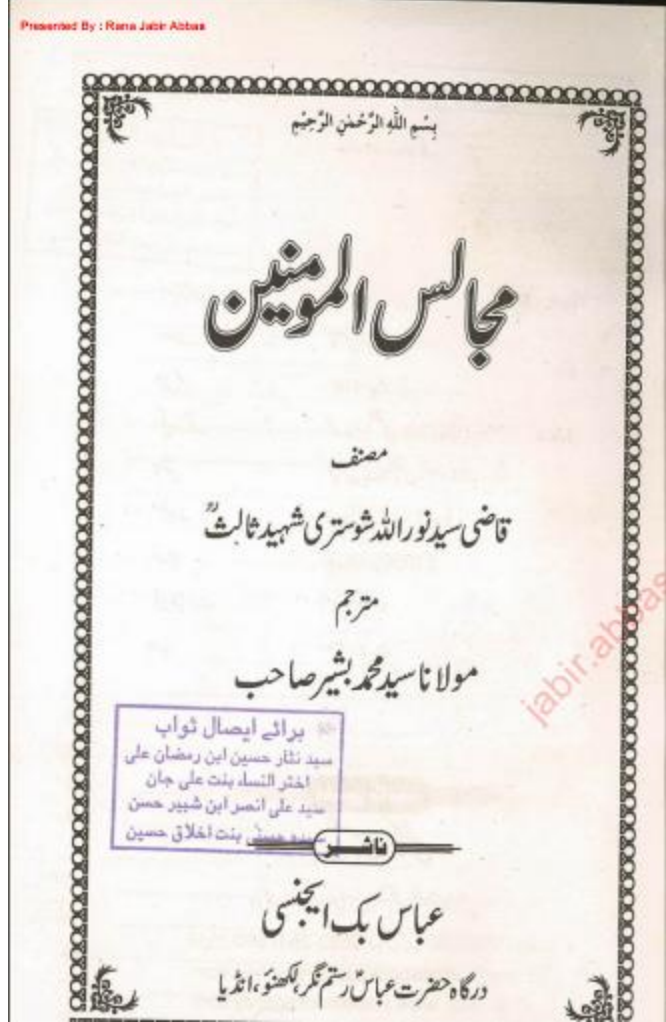
کرے گا جب کہ وہ اس سے رضامند ہو چکا ہوگا اور بہشت اس پر واجب ہو چکی ہوگی۔

الثالث (تیسری حدیث) رواہ الاصبغ نباتہ قال ان امیر المومنین صعد المنبر محمد اللّٰہ واثنیٰ علیہ ثم قال ایھا الناس ان شعیتنا من طینۃٍ مخزونۃٍ قبل ان تخلق اللّٰہ آدمؑ بالف سنۃٍ لا یشذّ منھا شاذ ولا یدخل بھا داخل وانّی لا عروفھم حین انظر الیھم لانّ رسول اللہ لما تقل فی عینی وانا رمد قال اللّٰھم ذھب عنہ الحرّو البرد والقرو بصرۃ صدیقۃ من عدوّہٖ فلم یصبنی رمد بعد ھا ولا حرّو لا برد وانّی لا عرف صدیقی من عدوی فقام رجل من الملاء مسلّمؑ قال واللّٰہ یا امیر المومنینؑ انّی ادین اللّٰہ بولایتک والیّ لا حبّک فی السر کما اظہر لہٗ فی العلانیہ فقال لہٗ علیؑ کذبت فواللّٰہ لا اعرف اسمک فی السماء ولا وجھک فی الوجوہ وانّ طینک من غیر تلک الطینۃ فجلس الرجل وقد فضحہ اللّٰہ وظھر علیھم ۔ ثم قام آخر فقال یا امیر المومنینؑ انّی لا دین اللّٰہ بولایتک انّی لا حبک فی السر کما احبّک فی العلانیّۃ ۔ فقال لہٗ صدقت ۔ طینک من تلک الطینۃ وعلیٰ ولا تبنا اخذ میثاقک وانّ روحک من ارواح المومنین فاعد المغفر جلباباً ۔ فوالذی نفسی بیدہ لقد سمعت رسولؐ اللّٰہ یقول ان الفقر الیٰ شیعتنا اسرع من السیل من اعلیٰ الوریٰ الیٰ اسفلہٖ ۔" اس حدیث کو اصبغ بن نباتہ نے جناب امیر المومنینؑ سے روایت کیا ہے وہ کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ (ایک روز) ممبر (کوفہ) پر تشریف لے گئے آپ نے (پہلے) حمد وثنائے الٰہی کی اس کے بعد فرمایا اے لوگوں بیشک ہمارے شیعہ ایک مخفی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اس وقت جبکہ آدم کی پیدائش میں ہزار سال باقی تھے اپنے تو اس سے بچے نہیں اور اغیار اس میں داخل نہیں ہوئے میں جب ان کو دیکھتا ہوں تو پہچان لیتا ہوں کیونکہ جناب رسالت مآبؐ جب کہ میں آشوب چشم میں مبتلا تھا اور آنحضرت نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن (اقدس) لگا دیا تھا تو یہ فرمایا تھا اے اللہ اس کی آنکھوں سے گرمی وسردی کو دور کردے اور اس کو دوست دشمن کے پہچاننے کی دانائی عطا فرمائی اس (دعا کے) بعد میری آنکھیں کبھی نہیں دکھیں نہ انہیں گرمی وسردی محسوس ہوئی ۔ اور اپنے دوست ودشمن کو ضرور پہچانتا ہوں اسی گروہ (موجود) میں سے ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا ۔ یا امیر المومنینؑ میں آپ کو دوست رکھتے ہوئے دین الٰہی کا پابند ہوں اور میں آپ کو غائبانہ اسی طرح دوست رکھتا ہوں جیسا کہ میں بظاہر اعلان کر رہا ہوں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا تو جھوٹا ہے ۔ خدا کی قسم! میں تیرے نام کو آسمان میں نہیں پہچانتا اور تیرے چہرہ کو چہروں میں شناخت کرتا ہوں اور بے شک تیری مٹی اس (ایمانی) مٹی سے جدا ہے (یہ سن کر

وہ) آدمی بیٹھ گیا جب کہ اللہ نے اس کو رسوا کیا اور آنحضرت کو اس پر غلبہ حاصل ہوا۔ پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا امیر المومنینؑ میں آپ کو دوست رکھتے ہوئے دین الٰہی کا عامل ہوں اور میں آپ کو باطن میں ویسا ہی دوست رکھتا ہوں جس طرح ظاہر میں۔

جناب امیرؑ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ تیری مٹی اسی (ایمانی) مٹی سے ہے اور ہماری محبت کا عہد (روز الست) تجھ سے لیا گیا ہے اور تیری روح مومنوں کی روحوں میں سے ہے پس تو فقیری کی چادر اوڑھنے کے لئے تیار ہو جا۔ اس خدا کی قسم ہے! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے ضرور

تبصرہ:

مولا علیؑ نے ایسے شخص جس نے واضح ان کی محبت کا اقرار کیا ظاہر میں بھی باطن میں بھی صرف اس وجہ سے اس کی محبت کے دعوے کو ٹھکرا دیا کیوں کہ اس کی طینت مولا علیؑ والی طینت کے ساتھ نہیں تھی بلکہ وہ تو سنیوں والی طینت کا مالک تھا۔ اور اس عقیدے پر ایک انتہائی طویل روایت علل الشرائع میں درج ہے جو میں ہو بہو آپ لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں:

علل الشرائع

حصہ دوم

شیخ صدوق
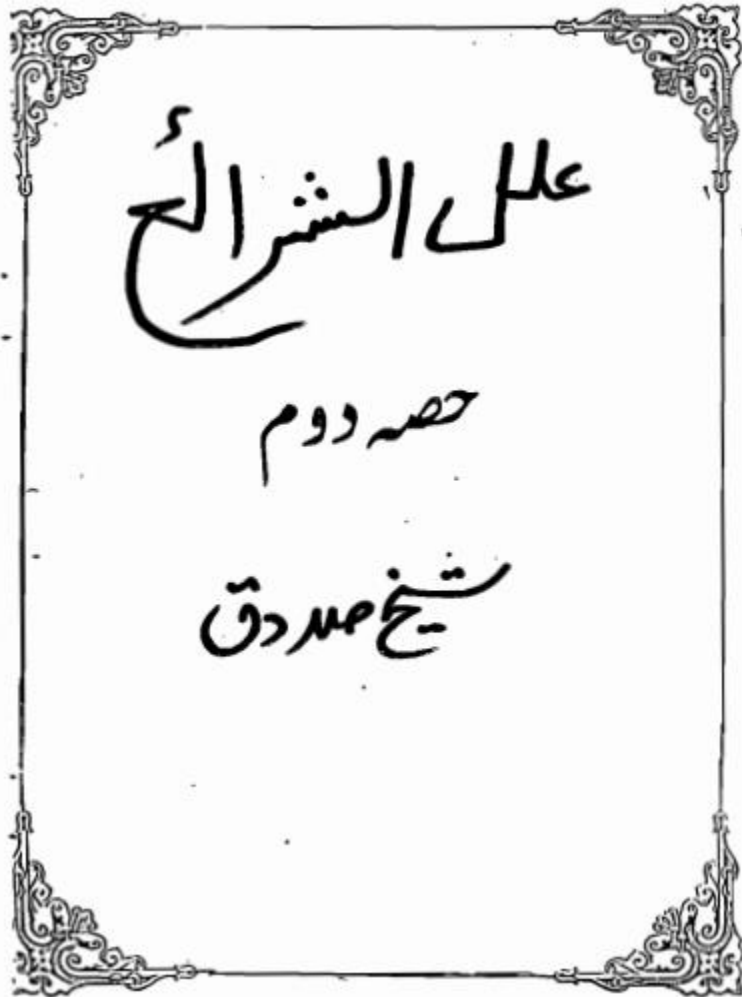
سیاری سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن عبداللہ بن مہران کوفی نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حنان بن سدیر نے روایت کرتے ہوئے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحاق لیثی سے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ فرزند رسول یہ بتائیں کہ ایک صاحب بصیرت مومن جب کہ اس کی معرفت حد درجہ تک پہنچ جائے اور کامل ہوجائے تو کیا وہ زنا کرتا ہے؟ فرمایا خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ وہ لواطہ کرتا ہے؟ فرمایا خدا کی قسم ہرگز نہیں میں نے عرض کیا پھر کیا وہ چوری کرتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تو پھر کیا وہ شراب نوشی کرتا ہے؟ فرمایا نہیں میں نے عرض کیا پھر کیا ان گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ کبیرہ یا ان فواحش میں سے کسی فحش کام کا مرتکب نہیں ہوگا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا تو پھر وہ کوئی گناہ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں مگر وہ مومن گناہ گار اور لائق ملامت ہوا۔ میں نے عرض کیا ملامت شدہ کے کیا معنی؟ فرمایا جس گناہ پر اس کی سرزنش اور تنبیہ کردی جائے گی اور اس پر کوئی الزام یا کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ میں نے عرض کیا سبحان اللہ یہ تو عجیب بات ہے کہ وہ زنا نہیں کرتا۔ لواطہ نہیں کرتا۔ چوری نہیں کرتا۔ شراب نہیں پیتا کوئی گناہ کبیرہ نہیں کرتا کسی فحش کام کا مرتکب نہیں ہوتا۔ فرمایا اللہ کے کام سے تعجب نہ کرو وہ جو چاہتا ہے کرتا اور جو کرتا ہے اس پر اس سے باز پرس کرنے والا کوئی نہیں بلکہ بندوں سے باز پرس کی جائے گی۔ پھر فرمایا اے ابراہیم تمہیں کس بات پر تعجب ہے تم اور پوچھو اور پوچھنے سے باز نہ تو اس میں شرم نہ کرو اس لئے کہ ایسے علوم کی تعلیم کسی متکبر یا تعلیم حاصل کرنے سے شرمانے والے کو نہیں دی جاتی۔ میں نے عرض کیا فرزند رسول میں آپ کے شیعوں میں ایسے لوگوں کو پاتا ہوں جو شراب پیتے ہیں رہزنی کرتے ہیں ڈاکہ مارتے ہیں لواطہ کرتے ہیں سود کھاتے ہیں اور بہت سے فواحش کا ارتکاب کرتے ہیں۔ نماز، روزہ اور زکوۃ کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اعزاء اقرباء سے قطع رحم کرتے ہیں گناہان کبیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو یہ کیا ہے اور ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا اے ابراہیم کیا اس کے علاوہ کوئی اور بات بھی تمہارے دل کو کھٹکتی ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں فرزند رسول اس سے بھی بڑی ایک بات ہے؟ فرمایا اے ابو اسحاق وہ کیا؟ میں نے عرض کیا فرزند رسول میں آپ کے دشمنوں اور ناصبیوں میں سے ایسے لوگ بھی پاتا ہوں جو نماز بھی کثرت سے پڑھتے ہیں۔ روزہ بھی زیادہ رکھتے ہیں زکوۃ بھی نکالتے ہیں۔ پے در پے حج و عمرہ بھی بجالاتے ہیں جہاد کے بھی خواہشمند رہتے ہیں لوگوں کے ساتھ نیکی اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحم بھی کرتے ہیں اپنے بھائیوں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں اور اپنے مال سے ان کی مدد بھی کرتے ہیں شراب خوری، زنا، لواطہ و دیگر فواحش سے اجتناب بھی کرتے ہیں تو پھر یہ سب کیا ہے اور کیسے ہے؟ فرزند رسول میرے لئے اس کی وضاحت سے بیان فرمائیں اور اس پر کوئی دلیل و برہان ہے تو وہ بھی بتائیں۔ اس لئے خدا کی قسم میں اکثر اسی فکر میں رہتا ہوں راتوں کو نیند نہیں آتی تو میں اس کو سوچتے سوچتے تنگ آگیا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سب سن کر امام محمد باقر علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا اے ابو ابراہیم جو کچھ تم نے پوچھا ہے اس کا شافی جواب لے لو یہ اللہ تعالیٰ کے علم و اسرار کے خزانوں میں سے ایک پوشیدہ علم ہے اچھا اب یہ بتاؤ کہ ان دونوں گروہوں کا اعتقاد تم کیسا پاتے ہو؟ میں نے عرض کیا فرزند رسول میں آپ لوگوں سے محبت کرنے والوں کو اور آپ لوگوں کو شیعوں کو ایسا پاتا ہوں کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی ساری دنیا کا سونا اور چاندی دیا جائے اور کہا جائے کہ وہ آپ لوگوں کی دوستی اور محبت ترک کردے آپ کے اغیار کی محبت اور دوستی اختیار کرے تو وہ اس سے باز نہیں آئے گا خواہ اس کی ناک پر تلوار ماری جائے اور اسے قتل کیا جائے وہ آپ لوگوں کی محبت اور ولایت سے نہیں ہٹے گا۔ اور ناصبیوں کو ہم ایسا پاتے ہیں کہ باوجود یہ کہ وہ بڑے روزے اور نماز والے ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر ان کو مشرق و مغرب کے درمیان کا تمام سونا اور چاندی دیا جائے اور کہا جائے تم ان طاغوتوں کی محبت و مواصلات کو ترک کرکے آپ لوگوں کی محبت اختیار کرو وہ ہرگز اس کے لئے تیار نہ ہوں گے اور اپنے اعتقاد پر اڑے رہیں گے خواہ ان کی ناک پر تلوار ماری جائے اور انہیں قتل کیا جائے وہ اپنے اعتقاد سے نہیں پھریں گے وہ ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک آپ حضرات کی منقبت اور آپ لوگوں کے فضائل کو سنتا ہے تو منہ بنالیتا ہے اور اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے اور اس کے چہرے سے ناگواری ظاہر ہوتی ہے محض اس لئے کہ وہ آپ لوگوں سے بغض

رکھتا ہے اور اپنے خواہشات سے محبت کرتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام پھر مسکرائے اور فرمایا اے ابراہیم اسی جگہ تو وہ ہلاک ہوگئے۔ عاملة ناصبة تصلیٰ ناراً حامية تسقى من عين آنية (عمل کرنے والے ناصبی دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے اور انہیں ایک کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی پلایا جائے گا) سورۃ الغاشیہ۔ آیت نمبر ۵ / ۲ / ۳ اور یہ بنا بر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وقدمنا الى ما عملوا من عمل فجعلناه هباءً منثوراً ان لوگوں نے دنیا میں جو کچھ نیک کام کئے ہیں ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے تو ہم ان کو گویا اڑتی ہوئی خاک بنا کر برباد کردیں گے) سورۃ الفرقان۔ آیت نمبر ۲۳ وائے ہو تم پر اے ابراہیم تمہیں نہیں معلوم اس کا سبب اور اس کا قصہ کیا ہے اور لوگوں نے یہ بات پوشیدہ کیوں رکھی گئی ہے؟ میں نے عرض کیا فرزند رسول آپ ہی اس کی تشریح پر دلائل بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے ابراہیم اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے عالم اور قدیم ہے اور اس نے اشیاء کو پیدا کیا اگر کسی شے کو نہیں پیدا اور جس کا یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو کسی شے سے پیدا کیا وہ کافر ہے اس لئے کہ وہ شے جس سے یہ تمام اشیاء خلق ہوئی ہیں وہ قدیم ٹھہرے گی اور اللہ کی ازلیت و حقیقت میں شریک سمجھی جائے گی اور وہ شے بھی ازلی ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو بلا کسی شے کو پیدا کیا اور جن چیزوں کو اللہ نے بلا کسی شے کے پیدا ان میں سے ایک پاک و طیب زمین پیدا کی اور اس میں شیریں پانی کے چشمے نکالے اور اس پر ہم اہلبیت کی ولایت اور محبت پیش کی اس نے اس کو قبول کیا اس زمین پر پانی سات دن تک پھیلا رہا اس کے بعد وہ پانی سمٹ کر ایک جگہ تھم گیا تو اس میں سے کچھ صاف و شفاف مٹی لی اور اس کو ائمہ طاہرین کی طینت کے لئے مخصوص کیا اس کے بعد اس کے نیچے سے تلچھٹ غیر شفاف اور ثقیل مٹی لی اور اس سے ہمارے شیعوں کو پیدا کیا اور اگر تم لوگوں کی طینت اسی حالت پر چھوڑ دیتا جیسا کہ ہم لوگوں کی طینت کو اس نے چھوڑ دیا تو ہم لوگ اور تم لوگ ایک ہی چیز ہوتے۔ میں نے عرض کیا فرزند رسول پھر اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کی طینت کے ساتھ کیا کیا؟ آپ نے فرمایا اے ابراہیم میں ابھی بتاتا ہوں۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک متردد، گندی، بدبودار زمین خلق کی اور اس میں سے کھاری، سڑا ہوا اور نمکین پانی ڈالا اور اس پر ہم اہلبیت کی ولایت کو پیش کیا اس نے قبول نہیں کیا تو وہ پانی اس پر سات دن تک بہتا رہا یہاں تک وہ زمین کل کی کل اس میں ڈوب گئی پھر وہ سارا پانی سمٹ کر ایک جگہ جمع ہو گیا اس میں سے کچھ مٹی لی اس سے دنیا کے سارے سرکش اور ان کے سردار پیدا کئے پھر تم لوگوں کی اس ثقیل مٹی سے اس کو مخلوط کردیا اور اگر ان لوگوں کی طینت کو اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور تم لوگوں کی طینت سے اس کو نہ ملاتا تو وہ لوگ نہ کلمہ شہادتین پڑھتے نہ نماز پڑھتے نہ روزہ رکھتے نہ زکوٰۃ دیتے نہ

حج کرتے نہ لوگوں کی امانتیں ادا کرتے ان لوگوں کی صورت تم لوگوں کی صورت کے مشابہ ہوتی اور ایک مومن کے لئے یہ بھی بہت گراں ہے کہ وہ اپنے دشمن کی صورت کو اپنی صورت کے مشابہ دیکھے۔ میں نے عرض کیا فرزند رسول پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں طینتوں کو کیا کیا؟ آپ نے فرمایا ان دونوں کو ملایا اور میٹھے اور دوسرے پانی کو ڈال کر خوب گوندھا اس طرح ملایا جس طرح چمڑے کی مالش کی جاتی ہے پھر اس میں سے ایک مٹھی لی اور کہا یہ جنت میں جائیں گے۔ اور مجھے پروا نہیں اور دوسری مٹی اٹھائی اور کہا یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے پروا نہیں پھر ان دونوں کو مخلوط کیا تو اس طرح مومن کی طینت کافر کی طینت سے مس ہوئی اور کافر کی طینت مومن کی طینت سے مس ہوئی اور اب جو تم ہمارے شیعوں میں زنا، لواطہ، ترک نماز و ترک صوم و ترک حج و ترک جہاد اور خیانت یا گناہان کبیرہ دیکھتے ہو تو ناصبیوں کی طینت سے مس ہونے کا اثر ہے اور وہ عنصر ہے جو ان میں مل گیا ہے اس لئے کہ ناصبیت کی طینت و عنصر گناہ کا ارتکاب اور آلودہ فواحش و کبائر ہوتا ہے۔ اور تم جو ناصبیوں میں یہ پابندی نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج و جہاد و نیکی کے اقسام دیکھتے ہو وہ ان میں مومن کی طینت و عنصر کی وجہ سے ہے جو اس میں مخلوط ہو گئی ہے اس لئے مومن کی طینت کی خاصیت نیکی کرنا خیر و خیرات کرنا گناہوں سے اجتناب ہے۔ پس جب یہ کل کے کل اعمال اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں عادل ہوں جور نہیں کرتا منصف ہوں ظلم نہیں کرتا میں حکم ہوں ناانصافی اور کسی کی جانبداری نہیں کروں گا کسی پر زیادتی نہیں کروں۔ ان تمام برے اعمال کو جو مومن سے سرزد ہوئے ہیں ناصبیوں کی طینت سے ملحق کردو اور جتنے نیک اعمال ہیں جو ناصبیوں نے کئے ہیں وہ سب

خبیث مومن سے ملحق کر دو اور ان سب کو ان کی طرف پلٹا دو اس لئے کہ میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی اللہ میرے سوا میں ہر پوشیدہ اور چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہوں میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جاننے والا ہوں اور میں ظلم و زیادتی نہیں کرتا اور خلقت سے پہلے میں نے جس کو پہچان لیا ہے اس پر الزام رکھتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ابراہیم اس آیت کو پڑھو میں نے عرض کیا فرزند رسول کس آیت کو؟ آپ نے فرمایا قرآن کی اس آیت کو قال معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ انا اذاً لظالمون (حضرت یوسف نے کہا معاذ اللہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اسے چھوڑ کر دوسرے کو پکڑ لیں اگر ایسا کریں گے تو ظالم قرار پائیں گے سورۂ یوسف۔ آیت نمبر ۷۹) اس کا ظاہری مطلب تو وہی ہے جو تم سمجھتے ہو مگر خدا کی قسم اس کا باطنی مطلب بعینہٖ یہی ہے۔ اے ابراہیم قرآن کا ایک ظاہر ہوتا ہے ایک باطن۔ ایک محکم ہوتا ہے ایک متشابہ۔ ایک ناسخ ہوتا ہے اور ایک منسوخ۔ پھر فرمایا اچھا اے ابراہیم ایک بات بتاؤ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں مساوی و یکساں پھیلتی ہیں تو یہ شعاعیں کیا آفتاب کے قرص سے جدا ہوتی ہیں میں نے عرض کیا طلوع ہوتے وقت تو جدا ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب آفتاب غروب ہونے لگتا ہے تو وہ شعاع قرص آفتاب کی طرف سمٹتی ہیں تاکہ اس کی طرف پلٹ جائیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا بس اسی طرح ہر شے اپنی سنخ اپنے جوہر اور اپنی اصل کی طرف پلٹتی ہے جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ ناصب کی سنخ و طینت مع اس کے ثقل و بوجھ کے مومن سے نکال لے گا اور وہ ناصب سے ملحق کر دیگا اور مومن کی سنخ و طینت سے اس کے تمام حسنات و ابواب خیر و اجتہاد کے نکال کر مومن سے ملحق کر دے گا کیا تم اس کو ظلم و زیادتی سمجھتے ہو میں نے عرض کیا نہیں اے فرزند رسول۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم اسی کا نام قضاء و فیصلہ اور حکم قطعی اور عین عین عدل ہے اللہ جو کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جائے گا بندوں سے پوچھا جائے گا اے ابراہیم یہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا یہ ملکوت کا حکم ہے میں نے عرض کیا فرزند رسول حکم ملکوت کیا ہے فرمایا خدا کا حکم اس کے انبیاء کا حکم اور حضرت خضر و حضرت موسیٰ کا قصہ یاد کرو جب انہوں نے ان کی صحبت اختیار کی تو حضرت خضر نے کہا تم میرے ہمراہ ہرگز صبر نہ کر سکو گے اور ایسی بات پر کس طرح صبر کر سکتے ہو جو تمہارے احاطہ علم میں نہ ہو۔ اے ابراہیم اسے سمجھو اور عقل میں لاؤ کہ حضرت موسیٰ نے خضر پر اعتراض کیا اور ان کے افعال کو درست نہ سمجھا تو حضرت خضر نے

حضرت موسیٰ نے خضر پر اعتراض کیا اور ان کے افعال کو درست نہ سمجھا تو حضرت خضر نے ان سے کہا اے موسیٰ میں نے یہ سب کچھ اپنی طرف سے نہیں کیا ہے بلکہ حکم خدا سے کیا ہے۔ اے ابراہیم تم پر وائے ہو قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے جو تواتر کے ساتھ اللہ کے احکام ہم لوگوں تک پہنچاتا ہے جو اس میں سے صرف ایک کو رد کر دے گا اور وہ کافر و مشرک ہو جائے گا اور اللہ کے فرمان کو رد کر دے گا۔

لیثی کا بیان ہے کہ میں چالیس سال سے ان آیات کو پڑھ رہا ہوں لیکن آج کے سوا کبھی نہ سمجھا تھا میں نے عرض کیا فرزند رسول یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ کے دشمنوں کے اعمال نیک آپ کے شیعوں کو عطا کر دئے جائیں گے اور آپ کے محبین کے گناہ آپ کے دشمنوں کے ذمہ کر دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہ دانوں کو شگافتہ کرنے والا ہے اور ہر ذی روح کو پیدا کرنے والا ہے اور زمین و آسمان کا خالق ہے میں نے تمہیں حق کی ایسی بات بتائی ہے اور سچ کے سوا کچھ نہیں بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا ہے اور نہ اللہ بندوں پر ظلم کرتا ہے جو باتیں میں نے تمہیں بتائی ہیں وہ سب قرآن میں موجود ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا بعینہٖ یہی قرآن میں موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ بات قرآن میں تیس سے زیادہ مقامات پر مذکور ہے کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں وہ آیات پڑھ کر سناؤں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اے فرزند رسول۔ آپ نے فرمایا اچھا سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وقال الذین کفروا للذین امنوا اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطیکم وما ھم بحملین من خطیھم من شئی انھم لکذبون ولیحملن اثقالھم واثقالاً مع اثقالھم اور لوگوں نے جو کافر ہو گئے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لائے کہ ہمارے راستے کی پیروی کرو اور ہم ضرور تمہاری

خطاؤں کو اپنے ذمہ لے لیں گے حالانکہ وہ ان کی خطاؤں میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں۔ یقیناً وہ جھوٹے ہیں اور اپنے بوجھ تو ضرور اٹھائیں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ کئی اور بوجھ بھی) سورۂ عنکبوت۔ آیت نمبر ۱۳/۱۲ اے ابراہیم مزید کوئی اور آیت پڑھوں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اے فرزند رسول۔ تو آپ نے یہ آیت پڑھی **لیحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم الا ساء ما يزرون** (تاکہ قیامت کے دن وہ اپنے گناہوں کے پورے بوجھ اور جن لوگوں کو انہوں نے بے جا گمراہ کیا ان کے گناہوں کے بوجھ بھی انہیں اٹھانے پڑیں گے۔ ذرا دیکھو یہ لوگ کیسا برا بوجھ اپنے اوپر لادے چلے جا رہے ہیں) سورۂ نحل۔ آیت نمبر ۲۵ فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی مزید ہدایت بتاؤں میں نے عرض کیا جی ہاں اے فرزند رسول۔ تو آپ نے یہ آیت پڑھی **فاولئك يبدل الله سياتهم حسنت وكان الله غفورا رحيما** (البتہ ان لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے سورۂ فرقان۔ آیت نمبر ۷۰ تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور ہمارے دشمنوں کی نیکیوں کو گناہوں سے بدل دے گا اور میں خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہی اس کا عدل اور انصاف ہے اس کے فیصلے کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور ان کے حکم کو کوئی پس پشت نہیں ڈال سکتا وہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور کیا میں تم سے دونوں طینتوں کے باہم مخلوط کرنے کی بات قرآن سے بیان کروں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اے فرزند رسول۔ آپ نے فرمایا اچھا اے ابراہیم یہ آیت پڑھو **الذين يجتنبون كبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرة هو اعلم بكم اذا انشاكم من الارض** (جو لوگ گناہان صغیرہ کے سوا گناہان کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں بے شک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے اور وہی تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا سورۂ نجم۔ آیت نمبر ۳۲ یعنی طیب مٹی اور سڑی اور بدبودار مٹی سے۔ (**فلا تزكوا انفسكم هو اعلم بمن اتقى** (تو تم لوگ مگر سے اپنے نفس کی پاکیزگی نہ جتایا کرو جو پرہیزگار ہے اس کو وہ خوب جانتا ہے) سورۂ نجم۔ آیت نمبر ۳۲ اس آیت کے آخری ٹکڑے میں وہ کہتا ہے کہ کوئی تم میں سے کثرت نماز و روزہ و زکوٰۃ و عبادت پر فخر نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم لوگوں میں سے کون پرہیزگار ہے اس لئے کہ یہ مخلوط ہو جانا اسی کی وجہ سے ہے۔ کیا تمہیں کچھ اور سناؤں اے ابراہیم؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اے فرزند رسول۔ تو آپ نے یہ آیت سنائی **كما بداكم تعودون فريقا هدى وفريقا حق عليهم الضلالة انهم اتخذوا الشياطين اولياء من دون الله** (جس طرح اس نے تمہیں شروع شروع پیدا کیا اسی طرح دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اسی نے ایک فریق کی ہدایت کی اور ایک فریق پر گمراہی سوار ہو گئی ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو سرپرست بنا لیا) سورۂ اعراف۔ آیت نمبر ۳۰/۲۹ یعنی ائمہ حق کو چھوڑ کر ائمہ ظلم و جور کو اپنا سرپرست کے بنایا **ويحسبون انهم مهتدون** وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں اے ابو اسحاق میری اس حدیث کو یاد کر لو اس لئے کہ یہ ہم لوگوں کی بہت روشن احادیث میں سے ہے یہ ہم لوگوں کے سربستہ اسرار اور پوشیدہ خزانوں میں سے ہے اچھا اب واپس جاؤ اور سوائے باصیرت مومن کے کسی کو اس راز سے آگاہ نہ کرنا اس لئے کہ اگر تم نے اس کو شہرت دی تو تمہاری جان تمہارا مال اور تمہارے بال بچے سب مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے۔

روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ابن بابویہ اپنی سند کے ساتھ ابواسحاق لیثی سے روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد ابن علی باقر رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا

اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مومن بابصیرت کے بارے میں بتائے جب وہ معرفت میں کامل ہو جاتا ہے تو کیا زنا کرتا ہے ؟انھوں نے کہا نہیں میں نے کہا کیا وہ شراب پیتا ہے ؟انھوں نے کہا نہیں میں نے کہا کیا وہ ان کبیرا گناہوں یا بدکاریوں میں سے کسی بدکاری یا گناہ کا ارتکاب کرتا ہے؟انھوں نے کہا نہیں میں نے کہا اے جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے شیعہ میں ایسے لوگوں کو پاتا ہوں جو شراب پیتے ہیں زنا کرتے ہیں راستوں میں دہشت پھیلاتے ہیں زنا اور لونڈے بازی کرتے ہیں سود کھاتے ہیں فواحش کا ارتکاب کرتے ہیں نماز زکوۃ اور روزے میں سستی کرتے ہیں قطع تعلّق کرتے ہیں اور کبیرہ گناہ کرتے ہیں یہ کس طرح ہے اور ایسا کیوں ہے ؟؟؟

انھوں نے کہا اے ابراہیم کیا تیرے دل میں ان کے علاوہ کوئی اور بات بھی کھٹکتی ہے ؟میں نے کہا ہاں اور وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے انھوں نے کہا ابو اسحاق وہ کو کیا ہے؟؟؟میں نے کہا اے فرزند رسول میں آپ کے دشمن اور نواصب یعنی اہلسنت کی طرف اشارہ ہے میں دیکھتا ہوں کہ وہ صوم وصلوۃ پر بڑی کثرت سے کاربند ہیں مسلسل حج اور عمرہ کرتے ہیں زکوۃ دیتے ہیں جہاد کے بڑے آرزومند ہیں نیکی اور صلہ رحمی کو ترجیح دیتے ہیں اپنے بھائیوں کے حقوق پورے کرتے ہیں اپنے مال سے ان کی غمگساری کرتے ہیں شراب نوشی زناکاری لونڈے بازی اور تمام فواحش

سے اجتناب کرتے ہیں یہ کیا ہے اور ایسا کیوں ہے۔

اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے اس کے دلائل اور براہین کے ساتھ تفسیر پیش کیجئے خدا کی قسم اس کے بارے میں سوچ سوچ کر میری راتوں کی نیند اڑ چکی ہے اور دل سے چین رخصت ہو چکا ہے اور پھر امام اس کو اپنے تئیں جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ تم شیعوں کو تمہارے طینت کیسے فائدہ دے گی۔ (مطلب سنی کی نیکی شیعوں کو اللہ دے گا اور شیعوں کے گناہ سنیوں کو دے گا)

تبصرہ:

اس چیز کا شیعہ یہ بہانہ بناتے ہیں کہ کیا پتہ اس انسان اوپر سے نیکوکار لیکن اندر سے دنیاپرست ہو جیسا کہ ان کا ایک مولوی لکھتا ہے کہ:

اِمَامَت

(جانشینی پیامبر اسلام)

مصنف:
علامہ سید سعید اختر رضوی (طاب ثراہ)

تحقیق:
سید محمد رضوی

مترجم:
سید شبیہ الحسن رضوی (طاب ثراہ)

ناشر:
المعارف فاونڈیشن
ٹورانٹو، کینیڈا

ثانیا: انسان کے دل کی بات اور اندرونی خیالات و نظریات کو صرف خدا ہی جان سکتا ہے۔ ایک انسان کی طینت وفطرت کیسی ہے اوپر سے دیکھ کر کوئی بھی نہیں بتلا سکتا۔ ہوسکتا ہے کوئی شخص وضع سے اپنے کو متقی اور پرہیزگار اور احکام خدا کی پابندی کرنے والا ظاہر کرے تاکہ لوگ اس سے متاثر ہوں، لیکن ریاکارانہ دینداری سے اس کا اصل مقصد تحصیل دنیا ہو۔ تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ عبدالملک بن مروان کو لیجئے جو سارا وقت مسجد میں عبادت اور قرآن کی تلاوت میں صرف کیا کرتا تھا۔ وہ قرآن کی تلاوت کررہا تھا جب اسے یہ خبر ملی کہ اس کا باپ دنیا سے رخصت ہوگیا اور لوگ اس کی بیعت کرنے کے لئے جمع ہیں، اس نے قرآن بند کیا اور کہا: "هذا فراق بيني وبينك - میرے اور تیرے درمیان اب چھٹم چھٹا۔"[1]

چونکہ امام اور خلیفہ کے لئے جو صفات، خصوصیات اور شرائط لازمی ہیں ان کو حقیقت میں صرف اللہ ہی جان سکتا ہے لہٰذا صرف خدا ہی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ امام اور خلیفہ کا تقرر کرے۔

میں کہتا ہوں یہ شیعہ کا دجل ہے وگرنہ اگر اسی کسوٹی سے صحابہ اور اہلسنت کو ناپنا ہے تو یہی اصول کل کو کوئی ناصبی شیعہ لوگوں کے اماموں پر بھی لگا سکتا اور ان کے مجتہدوں اور آیت اللہ پر بھی یہی اصول لگایا جاسکا کہ ان کی دین داری جو ہے وہ صرف دکھاوے کی ہے دراصل حصول تو دنیا ہے اور جن منافقین کے حوالے دیے جاتے ہیں ان کی منافقت تو کھل کر سامنے آگئی اور شیعہ خود اعتراف کرتا ہے کہ طینت کا علم صرف خدا کو ہے تو پھر اکابر صحابہ کو بدطینت کہنا اور ان کی پرہیزگاری کو منافقت کہنا کہاں کا انصاف ہے کیا شیعہ نے ان کے دل میں گھس کر دیکھ لیا تھا کہ وہ منافق ومرتد تھے اور جن کو آپ ﷺ نے منافق نہیں کہا ان کے بارے میں بعد کے آنے والے اماموں کی خبر کیسے مستند مانی جاسکتی صرف ان کے علم پر بنیاد رکھ کر گوکہ شیعہ مذہب کا جھوٹی روایات کا پلندہ ہی ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ وہ اس طرح کی کچی چیزوں پر اعتماد کر کے صحابہ اور سنیوں کے ایمان کا فیصلہ کریں لیکن اس کی دوسری طرف نہیں دیکھتے جہاں خود ان کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

خلاصہ:

درج بالا روایات میں ہم مذہب شیعہ کے عقیدہ طینت پر روایات اور ان کے علما کے اقوال کا تفصیلی جائزہ لے چکے ہیں اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ مذہب کے اصول دین عدل کے منافی کرتا ہے اور اس کی ضرب افعال عباد پر بھی پڑتی ہے اور جان بوجھ کر یہ عقیدہ بنایا تاکہ صحابہ اور سنیوں کو ان کے اچھے اعمال کا کوئی ثواب نا ملے اور اس سے کوئی ان کی فضیلت ثابت نا ہو اور یہ عقیدہ اہلبیت کی طرف منسوب کر دیا۔ اللہ کی ہزار لعنت ہو بہتان لگانے والوں پر۔

یہ عقیدہ درج ذیل قرآنی ایات کے منافی ہے:

Surat No 39 : Ayat No 7

اِنۡ تَکۡفُرُوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنۡکُمۡ ۟ وَ لَا یَرۡضٰی لِعِبَادِہِ الۡکُفۡرَ ۚ وَ اِنۡ تَشۡکُرُوۡا یَرۡضَہُ لَکُمۡ ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ مَّرۡجِعُکُمۡ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۷﴾

اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) کہ اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے۔

Surat No 6 : Ayat No 164

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِىْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

آپ فرمادیجئے کہ میں اللہ کے کیا سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے اور وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر تم کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا، پھر تم کو جتلائے گا جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

Surat No 52 : Ayat No 21

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے۔

Surat No 74 : Ayat No 38

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ ﴿۳۸﴾

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔

Surat No 99 : Ayat No 7

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ ﴿۷﴾

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

Surat No 99 : Ayat No 8

وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ٪﴿۸﴾ 24

اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔

Surat No 40 : Ayat No 17

اَلۡیَوۡمَ تُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ ؕ لَا ظُلۡمَ الۡیَوۡمَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۷﴾

آج ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا آج (کسی قسم کا) ظلم نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

گو کہ ہم نے اس رسالے میں صرف شیعہ نقطہ نظر پیش کیا ہے اس عقیدے کا اور عقل سلیم تو خود اس عقیدے کو رد کرنے واسطے کافی جو کہ جمہور علما شیعہ جس کے قائل ہیں جبکہ ابن ادریس اور سید مرتضی جیسے چند شیعہ علمانے ہی اس عقیدے کی مخالفت کی ہے۔

عقیدہ رجعت:

ا-رجعت کیا ہے:

شیعہ لوگوں نے یہ عقیدہ اس واسطے بنایا کیوں کہ ان کے اماموں میں سے سوائے دو کو کسی کو بھی حکومت کرنا نصیب نہیں ہوا تھا اور شیعہ لوگ جن صحابہ کو منافق کہتے ہیں وہ بھی اس دنیا سے عزت کے ساتھ تشریف لے گئے جبکہ قرآن میں واضح منافقین کے واسطے دنیاوی عذاب کا ذکر موجود ہے:

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ

ترجمہ: ور (مسلمانو!) تمہارے گرد و نواح کے دیہاتی گنواروں میں بعض منافق ہیں اور بعض باشندگانِ مدینہ بھی، یہ لوگ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، آپ انہیں (اب تک) نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں (بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جملہ منافقین کا علم اور معرفت عطا کر دی گئی)۔ عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ (دنیا ہی میں) عذاب دیں گے ☆ پھر وہ (قیامت میں) بڑے عذاب کی طرف پلٹائے جائیں گے۔

اب صحابہ تو آپ ﷺ کے ساتھ دفن تک ہو گئے چنانچہ اس کا حل یہ نکالا گیا کہ عقیدہ رجعت کی بنیاد رکھ کر اس قسم کے سوالات کو دبایا جا سکے۔ بات صرف روایات ہی نہیں بلکہ ان کے علما کا اس عقیدے پر اجماع ہے اور برادران تشیع کا ایک بہت چھوٹا سا طبقہ اس عقیدے کو مانتا تو ضرور ہے لیکن اس کی قطعیت کا قائل نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نواں مقدّمہ

رجعت کے ثبوت میں

واضح ہو کہ شیعوں کے اجماعی مسئلوں میں سے بلکہ فرقہ حقہ کے مذہب حق کی ضروریات سے حقیّت رجعت ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت قائم علیہ السّلام کے زمانہ میں بہت نیک لوگوں کی ایک جماعت اور بہت بدکار لوگوں کی ایک جماعت دُنیا میں واپس آئے گی۔ نیک لوگ اس لیے مبعوث ہوں گے کہ اُن کی آنکھیں اُن کے آئمہ اطہارؑ کی حکومت و سلطنت دیکھ کر روشن ہوں اور اُن میں سے بعض اپنی نیکیوں کا بدلہ دُنیا میں پائیں اور بدکار لوگ اس لیے زندہ کیے جائیں گے کہ دُنیا کے عذاب اور آزار ان کو پہنچیں اور اہلبیتؑ رسالت کی عظیم سلطنت جس کو نہیں چاہتے تھے دیکھیں اور ان سے شیعوں کا اِنتقام لیا جائے اور بقیہ تمام لوگ قبروں میں رہیں۔ یہاں تک کہ قیامت میں محشور ہوں۔ چنانچہ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رجعت میں واپس نہیں آئے گا۔ مگر وہ شخص جو خالص ایمان رکھتا ہوگا۔ یا مطلق کفر کا حامل ہوگا۔ لیکن تمام لوگ اپنے حال پہ (قبر میں) گذاریں گے۔ اکثر علمائے شیعہ نے حقیّتِ رجعت پر اجماع کیا ہے۔ جیسے محمد بن بابویہ نے رسالۂ اعتقادات میں۔ شیخ مفید و سیّد مرتضیٰ و شیخ طبرسی و سیّد ابن طاؤس اکابر علمائے شیعہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم نے (اجماع کیا ہے) اور ہمیشہ علمائے امامیہ اور مخالفین کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع رہی ہے۔ بہت سے شیعوں کے علماء و محدثین نے صرف اسی مسئلہ پر رسالے تالیف کیے ہیں۔ جیسا کہ ارباب رجال نے ذکر کیا ہے اور شیخ ابن بابویہؒ نے کتاب "من لایحضرہ الفقیہ" میں روایت کی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے کہ وہ شخص ہم سے تعلق نہیں رکھتا جو ہماری رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نہ جانتا ہو۔ اور اس حقیر (مؤلف علیہ الرحمۃ) نے کتاب بحارالانوار میں دو سو سے زیادہ حدیثیں چالیس[۴۰] سے زیادہ مصنفین علمائے امامیہ سے نقل کی ہیں۔ جنھوں نے پچاس معتبر اصل کتابوں سے درج کی ہیں۔ جس کو شک ہو اُس کتاب کی جانب رجوع کرے۔ اور آیتیں جن کی تفسیر رجعت سے کی گئی ہے بہت ہیں۔

چنانچہ ان کا عقیدہ رجعت اتنا اہم ہے کہ اس منکر از باقر مجلسی وہ شیعہ میں سے نہیں ہے اور دو سو سے زیادہ حدیثیں یہ درج کر چکا ہے اور ۴۰ سے زیاہ مصنفین علمائے شیعہ کی کتابوں میں سے اور انہوں نے پچاس معتبر کتابوں سے نقل کی ہیں۔

جماعت نے ہم کو پہچاننے میں تقصیر کی ہے۔ کہتے ہیں کہ رجعت کے معنی یہ ہیں کہ ہماری بادشاہی واپس آئے گی اور ہمارے مہدیؑ بادشاہی کریں گے۔ وائے ہو اُن پر کس نے دین و دُنیا کی بادشاہی

جناب خدیجہؓ اور مادر امیرالمومنینؑ بنت اسد لیے ہوئے فریاد کرتی ہوئی آئیں گی اور جناب فاطمہؑ ایک آیت تلاوت فرمائیں گی جس کا ظاہری ترجمہ لفظی یہ ہے۔ آج وہی دن ہے جس دن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ آج ہر شخص کو اُس کے نیک کاموں کا اور ہر ایک کو اُس کے بُرے کاموں کا بدلہ ملے گا۔ اور بُرے کام کرنے والے آرزو کریں گے کہ کاش اُن کے اور اُس کے بُرے کاموں کے درمیان بہت دور کا فاصلہ ہوتا۔

قیامت سے پہلے ایک قیامت ہو گی۔

اُن لوگوں کے جن کو خدا نے ہم اہلبیتؑ کی برکت سے محفوظ رکھا۔
اور منتخب البصائر میں سعد بن عبداللہ سے اُس نے جابر جعفی سے اُس نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ علیؑ کی زمین میں اُن کے فرزند حسینؑ کے ساتھ رجعت ہوگی۔ وہ حضرتؑ علم لیے ہوئے آئیں گے تاکہ بنی اُمیہ اور مُعاویہ اور آلِ مُعاویہ سے اور ہر اُس شخص سے جس نے اُن حضرتؑ سے جنگ کی ہوگی انتقام لیں۔ اُس وقت خداوند عالم ان کے کوفی دوستوں اور مددگاروں کو اور تمام لوگوں میں سے ستر ہزار اشخاص کو زندہ کرے گا۔ حضرت اُن سے صفین میں پہلی مرتبہ کی طرح مُلاقات کریں گے اور سب کو قتل کر دیں گے۔ اُن میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ کہ کسی کو خبر کر سکے۔ پھر خداوندِ تعالیٰ بدترین عذاب میں فرعون اور آلِ فرعون کے ساتھ معذب فرمائے گا۔ پھر دوبارہ امیرالمومنینؑ رسُولِ خداؐ کے ساتھ آئیں گے۔ وہ زمین پر خلیفہ ہوں گے اور سب آئمہ اطہارؑ اطرافِ زمین میں آپؐ کے عامل ہوں گے۔ تاکہ خدا کی عبادت آشکار و ظاہر بظاہر کی جائے جس طرح پہلے پوشیدہ طور سے عبادت کی جاتی تھی اور اُس سے زیادہ عبادت ہوگی۔ اور خداوندِ عالم اپنے پیغمبرؐ کو تمام اہلِ دُنیا پر بادشاہی عطا فرمائے گا۔ اُس دن سے جبکہ خدا نے دُنیا کو خلق فرمایا ہے۔ اُس روز تک جبکہ دوسروں کی سلطنت برطرف

حضرت امیر معاویہ سے دوبارہ جنگ ہو گی اور پوری بنی امیہ کو مار دیا جائے گا۔ اور اس عبارت میں فرعون حضرت ابو بکر کو کہا گیا ہے جیسا کہ خود اسی کتاب میں لکھا ہے:

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

ورجعة بيضاء ؛ ثم يخرج الصديق الأكبر امير المؤمنين وتنصب له القبّة البيضاء على النجف وتقام أركانها ؛ ركن بالنجف وركن في هجر وركن بصنعاء اليمن وركن بأرض طيبة وركن بأرض البحرين ، كأنّي أنظر الى مصابيحها تشرق في السماء والأرض كأضوء من الشمس والقمر . فعندها تبلى السرائر وتذهل كلّ مرضعة عمّا أرضعت وترى الناس سكارى وماهم بسكارى ولكنّ عذاب الله شديد، ثمّ يظهر السيّد الأجلّ محمّد رسول الله ﷺ في أنصاره والمهاجرين اليه ويحضر مكذّبوه ويحضر الشاكّون فيه ؛ ويحضر الكافرون القائلون انّه ساحر وكاهن ومجنون ومعلّم وشاعر وناطق عن الهوى ومن حاربه وقاتله حتّى يقتصّ منهم ، ويجازون بأفعالهم منذ وقت ظهر الى ظهور المهدي إماماً إماماً ووقتاً ووقتاً ويحق تأويل هذه الآية ونريد أن نمنّ على الذين استضعفوا في الأرض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين الآية

فقال المفضّل ما المراد بفرعون وهامان في الآية ؟ فقال أبوبكر وعمر قال المفضّل قلت يا سيّدي ورسول الله وامير المؤمنين يكونان مع المهدي ؟ فقال لابدّ أن يطأا الأرض أي والله حتّى ماوراء جبل قاف ومافي الظلمات وجميع البحور ، ويقيم دين الله في جميع

١٤١

ہم سے چھین لی ہے کہ پھر ہمارے لیے واپس آئے گی۔ نبوت و امامت اور وصایت کی بادشاہی ہمیشہ ہمارے لیے ہے۔ اے مفضل اگر ہمارے شیعہ قرآن میں غور و فکر کریں تو یقیناً ہماری فضیلت میں شک نہ کریں۔ شاید اس آیت کو انھوں نے نہیں سنا ہے۔ ونرید نمن علی الذین استضعفوا فی الارض الخ جس کا ترجمہ گذر چکا۔ خدا کی قسم یہ آیت بنی اسرائیل کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کی تاویل ہم اہلبیتؑ کی رجعت کے ذکر میں ہے اور فرعون وہامان اوّل و دوم ہیں۔

فرعون سے مراد ابو بکرؓ اور ہامان سے مراد عمرؓ ہیں۔ اور انہیں فلاں فلاں اور جبلت اور طاغوت جیسے ناموں سے بھی کتب شیعہ میں پکارا جاتا ہے۔

ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارا
قائمؑ ظاہر ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اُس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے
اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آلِ محمدؐ
کے قائمؑ کا قیام ماہ جمادی الاخر میں ہوگا۔ اور رجب کے دس روز میں ایسی بارش ہوگی کہ دُنیا
والوں نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر خداوند بزرگ و برتر اُس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن
کو اُن کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ جہینہ کی جانب سے خاک

حضرت عائشہ کو بھی سزا ملے گی۔

حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب قائم آلِ محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا اُن کی ملائکہ سے مدد کرے گا
اور سب سے پہلے جو شخص اُن کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے اُن کے بعد علیؑ ہوں گے۔
(کیونکہ وُہ امامؑ، امامِ زمانہ ہوں گے)۔

استغفر اللہ۔

(کیونکہ وُہ امامؑ، امامِ زمانہ ہوں گے)۔
اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ
کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

19

ہوں گے اور مُنادی ندا دے گا کہ یہ امیر المومنینؑ ہیں واپس آئے ہیں تاکہ ظالموں کو ہلاک کریں نیز
شیخ نے جناب ابی عبداللہ امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ جب ہمارے قائمؑ خروج کریں گے
ہر مومن کی قبر کے پاس ایک فرشتہ آئے گا اور اُس کو ندا کرے گا کہ اے فلاں شخص تمہارے سردار
اور امام ظاہر ہوگئے ہیں اگر اُن کے ساتھ ہونا چاہتے ہو تو ہو جاؤ اور اگر چاہتے ہو کہ خُدا کی نعمت
وکرامت میں رہو تو اسی جگہ رہو۔ یہ سُن کر بعض قبر سے باہر آئیں گے بعض نعیم الٰہی میں متنعم رہیں گے
اور زیارت جامعہ مشہورہ اور اکثر منقولہ زیارات میں خصوصاً زیارت حضرت امام حسینؑ میں رجعت
کا ذکر اور اس پر اعتقاد کا اظہار مذکور ہے۔ اور متہجد اور مصباح الزائر میں اور تمام کتابوں میں

امام کپڑوں کے بغیر نکلے گا میں حسن ظن کرتے ہوئے سمجھتا ہوں کہ شاید اس نے اپنی پتلون پہنی ہو گی اور جسم پر قمیص نہیں ہو گی۔

شیخ مفید اور شیخ طوسی نے بسند ہائے معتبر جابر سے انھوں نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ خدا کی قسم ہم اہلبیتؑ میں سے ایک شخص اُن (حضرت صاحب الامرؑ) کی وفات کے بعد تین سو نو سال بادشاہی کرے گا۔ میں نے عرض کی یہ کون سا وقت ہوگا۔ فرمایا اُس کے بعد جبکہ قائمؑ دُنیا سے رحلت کریں گے۔ میں نے عرض کی قائم علیہ السلام کتنے دنوں بادشاہی کریں گے۔ فرمایا اُنیس سال اور حضرت کے بعد خلفشار اور فتنہ فساد بہت زیادہ پچاس سال تک ہوتا رہیگا۔ پھر منتقصر یعنی انتقام لینے والا دُنیا میں آئے گا جو امام حسینؑ ہیں اور اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا اِنتقام طلب کریں گے۔ اور اس قدر منافقوں کو قتل اور اسیر کریں گے کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ پیغمبروں کی ذرّیت سے ہوتے تو اس قدر آدمیوں کو قتل نہ کرتے۔ اُن کے بعد سفاح آئیں گے یعنی جناب امیرؑ اور کلینی اور صفار نے بہت سی سندوں سے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ خدا نے چھ چیزیں مجھے دی ہیں۔ اموات اور بلاؤں کا علم اور خلائق میں حق کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ اور میں رجعتوں والا ہوں اور میں سلطنتوں والا ہوں۔ اور میں صاحب عصا ہوں اور میں دابہ ہوں کہ لوگوں سے باتیں کروں گا۔ اور تہذیب اور کافی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ راتیں اور دن نہیں ختم ہوں گے یہاں تک کہ خدا مُردوں کو زندہ کرے اور زندوں کو موت دے اور حق کو اُس کے اہل تک واپس کرے اور اُس دین کو قائم رکھے جس کو اپنے واسطے پسند کیا ہے۔ اور کلینی اور علی بن ابراہیم

اور حسین بن سلیمان نے کتاب تنزیل سے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ کلّا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون یعنی عنقریب تم کو معلوم ہوجائے گا یعنی رجعت میں۔ ثم کلا سوف تعلمون پھر تم جان لوگے یعنی قیامت میں اور محمد بن العباس نے بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السّلام سے خدا کے اِس قول اِن نشاء ننزل علیھم من السماءِ آیۃ فظلت اعناقھم لھا خاضعین یعنی اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن پر ایک آیت (نشانی) نازل کریں جس سے اُس آیت کے لیے اُن کی گردنیں جھک جائیں ۞ کے متعلق روایت کی ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ بنی اُمیہ کی گردنیں اس آیت کے لیے ذلیل اور خاشع ہوجائیں گی۔ اور آیت (یعنی نشانی) وُہ ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ السّلام زوال آفتاب کے وقت قرص آفتاب کے نزدیک لوگوں کے لیے ظاہر ہوں گے تاکہ لوگ ان حضرت کو حسب ونسب کے ساتھ پہچانیں۔ اُس وقت حضرتؑ، بنی اُمیہ کو قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ اُن میں سے ایک شخص ایک درخت کی آڑ میں چھپ جائے گا تو درخت گویا ہوگا اور چلاّ ئے گا کہ بنی اُمیہ کا ایک آدمی یہاں چھپا ہوا ہے اس کو بھی قتل کیجیے۔

ہر درخت چلائے گا کہ یہاں بنی امیہ کا فرد چھپا ہوا ہے میں کہتا ہوں شیعہ کا ہر دلعزیز خلیفہ عبد العزیز جو ہے کیا اسے بھی قتل کیا جائے گا کیونکہ تھا تو وہ بھی بنی امیہ کا فرد نا۔

بابویہ نے کتاب صفات الشیعہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جو شخص سات امور کا اقرار کرے وہ مومن ہے منجملہ اُن کے ایمانِ رجعت کا ذکر کیا ہے کہ جو شخص خدا کی وحدانیت، اور رجعت اور عورتوں کے ساتھ متعہ کے جواز کا اور حج تمتع کا اِقرار کرے اور معراج پر اور قبر میں سوال، حوضِ کوثر، شفاعت اور بہشت و دوزخ کے خلق کا، اور صراط و میزان اور بعث و نشور، اور جزا و حساب کا اقرار کرے تو وُہ یقیناً اور درحقیقت مومن ہے اور وُہ ہمارے شیعوں میں سے ہے۔ اس بارے میں حدیثیں بہت ہیں۔ جن میں سے اکثر میں نے کتاب بحارالانوار میں درج کی ہیں اور اس میں شک نہیں ہے اصل رجعت بہر حال بالمعنی متواتر ہے اور جو شخص اس میں شک کرے ظاہر اُس کا یہ ہے کہ وُہ قیامت کے ہونے کا بھی منکر ہے اور جو امر متواترہ نصوص سے ثابت ہو محض دشوار معلوم ہونے سے اُس کا اِنکار کرنا محض بے دینی ہے اور خصوصیات سے جو بعض شاذ روایتوں میں وارد ہوئی ہیں۔ نہ اُن کا یقین کیا جا سکتا ہے نہ انکار ہی کیا جا سکتا ہے اور اس کی خصوصیات میں اختلاف اس کا باعث نہیں ہوتا کہ اس کے اصل سے انکار کیا جائے۔ چنانچہ بہت سے خصوصیات حشر و بہشت و دوزخ و صراط و میزان وغیرہ میں اختلاف حدیثوں میں واقع ہوا ہے۔ لیکن یہ اس کا سبب نہیں ہو سکتا کہ اصل اُن چیزوں ہی سے انکار کر دیا جائے جو ضروریات دین سے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ بعض مومنین اور بعض کافرین اور نواصب اور مخالفین کی رجعت متواتر ہے اور اس سے انکار مذہب شیعہ سے خارج ہونے کا باعث ہے نہ کہ مذہبِ اسلام سے۔ اور حضرت امیرالمومنینؑ اور حضرت امام حسینؑ کی رجعت بھی متواتر

شیعوں کا قیامت سے زیادہ یقین شاید رجعت پر ہوتا ہے۔

ہے۔ بلکہ جناب رسولِ خداؐ کی بھی متواتر ہے یا متواتر کے قریب ہے اور تمام آئمہ کی رجعت بھی بہت معتبر اور صحیح حدیثوں سے وارد ہوئی ہے اور اگر متواتر نہیں ہیں تو اس درجہ پر پہنچی ہوئی ہیں کہ یقین کرنا چاہیئے اور انکار نہ کرنا چاہیئے۔ لیکن ان رجعتوں کی خصوصیتیں معلوم نہیں ہیں کہ آیا اُن حضرتؑ کے ظہور کے ساتھ ایک زمانہ میں ہوں گی یا بعد میں ہوں گی۔ بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امامت کے زمانہ کی ترتیب کے ساتھ رجعت ہوگی۔ اور شیخ حسن بن سلیمان اُس کے قائل ہوئے ہیں کہ ہر امام کی امامت کا ایک زمانہ رہا ہے اور حضرت مہدیؑ کا زمانہ ہونے والا ہے اور حضرت صاحب الامر پہلے جبکہ ظاہر ہوں گے تو وہ آپ کی امامت کا زمانہ ہوگا۔ اور اپنے آبائے کرام کی رجعت کے بعد پھر حضرت کی رجعت ہوگی۔ اسی وجہ سے اِس حدیث کی تاویل کی گئی ہے کہ ہم میں سے بارہ امام اور بارہ مہدی ہیں اور یہ قول اگرچہ صحت سے دور نہیں ہے لیکن مجمل اقرار کرنا اور اس کی تفصیل اُن کے علم پر چھوڑ دینا احوط ہے۔ اور ابن بابویہ

مطلب تمام انبیا کے بعد مہدی کی رجعت ہو گی۔

حق الیقین

در اعتقادات و معارف اسلامی

با تصحیح و استخراج منابع

تالیف

علامه محمد باقر مجلسی (ره)

انتشارات سرور

حضرت فرمود که: آیا نمی‌خوانند قول حق تعالی را: ﴿وَمِنْ دُونِهِما جَنَّتانِ﴾[۱] در بهشت جنّتی پست‌تر از جنّتی می‌باشد و در جهنم آتشی پست‌تر از آتشی می‌باشد، آنها با دوستان خدا در یک مسکن نخواهند بود، و به خدا سوگند که میان بهشت و دوزخ نیز منزلی می‌باشد و من نمی‌توانم از ترس مخالفان سخن بگویم، وقتی که قائم ؑ ظاهر می‌شود پیش از کفار ابتداء به سنّیان خواهد کرد با علمای ایشان و ایشان را خواهد کشت[۲].

و در *مجمع البیان* نیز مضمون این حدیث را از آن حضرت روایت کرده است[۳].

و ایضاً در کتاب *زهد* به سند صحیح از ابن ابان روایت کرده است که امام ؑ در باب جهنّمیان گفت که: داخل جهنم می‌شوند به گناهان خود، بیرون می‌آیند به عفو خدا[۴].

و به سند صحیح از حضرت باقر ؑ روایت کرده است که: آخر کسی که از جهنم بیرون می‌آید مردی است که او را همام می‌گویند و در جهنم عمری ندا خواهد کرد خدا را که: یا حنّان یا منّان[۵].

مؤلف گوید که: این جماعت که در این احادیث معتبره وارد شده است که از جهنم بیرون می‌روند و داخل بهشت می‌شوند محتمل است که فسّاق شیعه در اینها داخل بوده باشند، و ممکن است که مخصوص مستضعفین بوده باشد.

و ابن بابویه روایت کرده است در آنچه حضرت امام رضا ؑ از برای مأمون نوشته است از محض اسلام مذکور است که: خدا داخل جهنم نمی‌کند مؤمنی را و حال آنکه او را وعدهٔ بهشت کرده است، و بیرون نمی‌کند از جهنم کافری را و حال آنکه او را وعید آتش فرموده است و مخلّد بودن در آن، و گناهکاران اهل توحید داخل آتش می‌شوند و بیرون

---

۱. سورة الرحمن: ۶۲.
۲. الزهد ۹۵.
۳. مجمع البیان ۹/۳۵۱.
۴. الزهد ۹۶.
۵. الزهد ۹۶ـ۹۷.

ترجمہ: جس وقت قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو وہ کافروں سے پہلے سُنیوں خاص کر ان کے عالموں سے ابتدا کریں گے اور سب (سنی عوام و علماء) کو قتل کر کے نیست و نابود کر دیں گے.

جب کہ اردو ترجمہ میں مترجم نے اسی عبارت کا ترجمہ تقیہ کر کے مخالفین کر دیا:

جنّت زیادہ پست جنّت سے ہوگی اور جہنّم میں ایک آگ زیادہ پست جہنّم کی آگ سے ہوگی۔ وہ لوگ ایک جگہ دوستانِ خدا کے ساتھ نہ ہوں گے۔ خدا کی قسم جنّت اور دوزخ کے درمیان بھی ایک منزل ہوگی اور میں مخالفوں کے خوف سے بات نہیں کرسکتا۔ جس وقت قائم علیہ السّلام ظاہر ہوں گے کافروں سے پہلے مخالفین کے قتل کی ابتدا کریں گے اور ان کو اُن کے علماء کے ساتھ قتل کریں گے اور مجمع البیان میں بھی اس حدیث کے مضمون کو انہی حضرت سے روایت کی ہے۔ ایضاً کتاب زہد میں بسند صحیح ابن ابان سے روایت کی ہے کہ امامؑ نے جہنمیوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گناہوں کے جرم میں دوزخ میں جائیں گے اور خدا کی بخشش اور عفو کے بعد باہر نکالے جائیں گے اور بسند صحیح حضرت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ آخر میں دوزخ سے جو شخص باہر آئے گا وہ ہے جس کو ہمام کہتے ہیں اور وہ جہنّم میں ایک مُدّت تک خدا کو یاحنّان یامنّان کہہ کر پکارتا رہے گا۔[1]

ابن بابویہ نے حضرت امام رضا علیہ السّلام کے اُس نوشتہ کے بارے میں روایت کی ہے جو آپ نے مامون کو لکھا تھا۔ اُس میں محض اِسلام کے بارے میں مذکور ہے کہ خدا جہنّم میں کسی مومن کو داخل نہ کرے گا۔ جبکہ اُس نے اُن سے جنّت کا وعدہ کیا ہے اور کسی کافر کو جہنّم سے باہر نہ نکالے گا۔ جبکہ اُن سے آگ میں داخل کرنے کا اور اُس میں ہمیشہ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اور اہلِ توحید میں گناہگار جہنّم میں داخل ہوں گے اور اُس میں شفاعت کے سبب باہر آئیں گے اور شفاعت اُن کے لیے جائز ہے۔ اور خصال میں حضرت صادقؑ سے اعمش کی حدیث میں بھی

اُن کو تمام عالم پر فتح دے گا۔ مفضل نے پُوچھا کہ حضرت مہدیؑ اہلِ مکّہ کے ساتھ کیا کریں گے حضرت نے فرمایا کہ پہلے ان کو حکمت و موعظہ کے ساتھ حق کی دعوت دیں گے۔ جب وہ حضرتؑ کی اطاعت قبُول کریں گے تو ایک شخص کو اپنے اہلِ بیت میں سے ان پر خلیفہ مقرر فرمائیں گے اور وہاں سے مدینہ طیبہ روانہ ہوں گے۔ مفضل نے پوچھا کہ خانہ کعبہ کو کیا کریں گے حضرت نے فرمایا منہدم کردیں گے۔ اور جس بُنیاد پر حضرت ابراہیمؑ و اسماعیل علیہما السّلام نے چھوڑا تھا اُسی پر از سرِ نو تعمیر کریں گے۔ اور مکّہ، مدینہ اور عراق بلکہ تمام ملکوں اور شہروں کی عمارتیں جو ظالموں نے تعمیر کی تھیں منہدم کردیں گے۔ اور پہلی بُنیاد پر قائم کرکے تعمیر کریں گے اور مسجدِ کوفہ کو بھی توڑ دیں گے اور پہلی بُنیاد پر تعمیر کریں گے۔

یہ سب اردو زبان میں موجود ہے انسان خود ہی پڑھ لے راقم تبصرے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا

بحار الانوار

۱۲

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی ● مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk
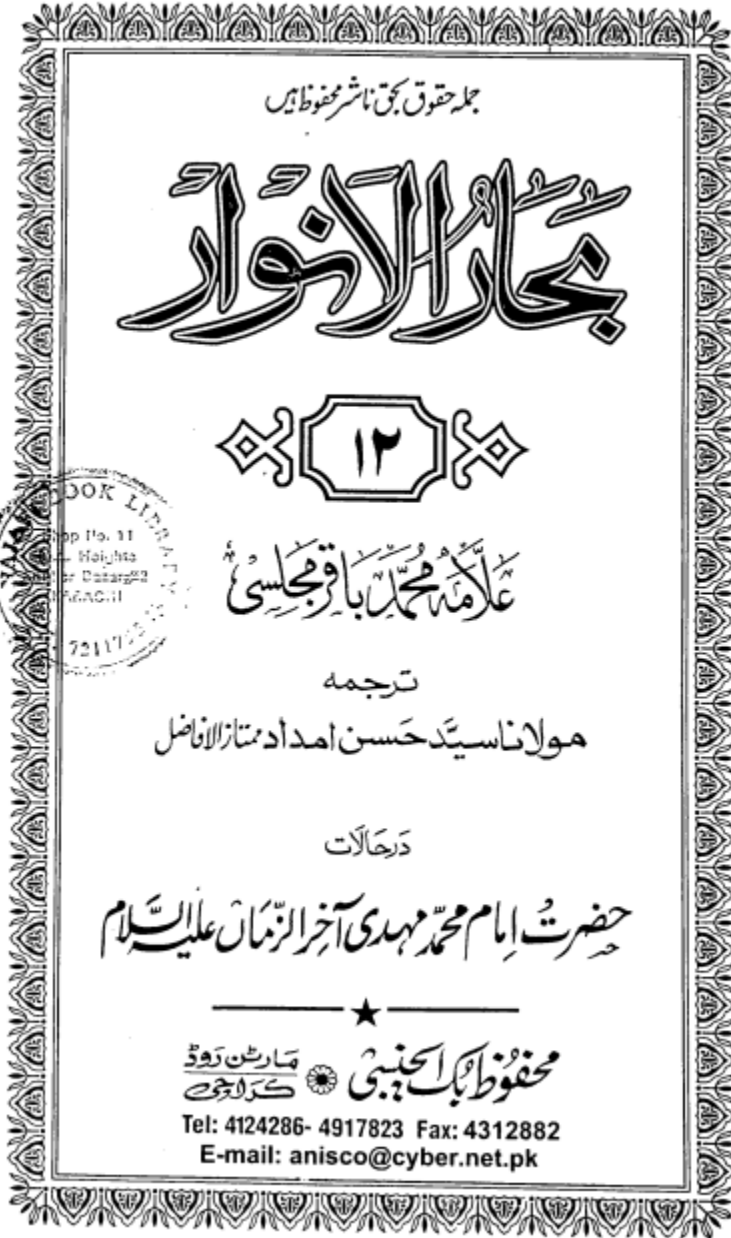
کے متعلق روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "یرجع الیکم نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہ"
یعنی: (تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھاری طرف رجعت کریں گے۔)
(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۴) "عذاب الادنیٰ" سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت نمبر ۲۱ سورۃ السجدہ
"وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ"
(سورۃ السجدہ آیت ۲۱)

ترجمۂ آیت: "اور یقیناً ہم انھیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی عذابِ ادنیٰ (دنیاوی عذاب) کا مزا چکھائیں گے۔"

کے متعلق آپ نے فرمایا: "العذاب الادنیٰ عذاب الرجعة بالسیف و معنی قوله "لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" ای یرجعون فی الرجعة حتی یعذبوا۔"

یعنی: "عذاب الادنیٰ سے مراد زمانۂ رجعت میں تلوار سے عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ زمانۂ رجعت میں دوبارہ پلٹائے جائیں گے تاکہ ان کو سزا دی جائے۔"
(تفسیر علی بن ابراہیم)

یہ عقیدہ بنایا ہی اسی لئے گیا تا کہ صحابہ جو شان و شوکت سے اس دنیا سے رخصت ہو گئے ان کو ان کے اعمال کی سزا دی دنیا میں ہی دی جا سکے کیوں اللہ نے قرآن میں منافقین کو دو دفعہ عذاب الٰہی کا کہا اب صحابہ تو بہت شان و شوکت سے رخصت ہو گئے چنانچہ کل کو لوگ شیعہ عقیدے پر سوال نا اٹھائے کہ قرآن تو کہہ رہا ہے کہ دنیا میں وہ لوگ ذلیل ہوں گے جب کہ جن کو شیعہ لوگ منافق کہتے وہ تو باعزت سرکار ﷺ کے ساتھ مدفون ہیں چنانچہ اس اعتراض سے بچنے کے واسطے عقیدہ رجعت کو گھڑا گیا۔

(۳۷) زمانۂ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا

علی بن ابراہیم نے قولِ خدا : " وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ " کے متعلق کہا کہ :

یعنی " امیرالمومنین و الائمۃ صلوات اللہ علیھم فی الرّجعۃ

آیت : " فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ۔ " (سورۂ مومن : ۸۴)

اَی جحدنا بما اشرکنا ھم :

آیت : " فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۔ " (سورہ مومن : ۸۵)

ترجمۂ روایت : امیرالمومنین اور ائمہ صلوات اللہ علیہم زمانۂ رجعت میں آئیں گے

ترجمۂ آیت : پس جب لوگ ہمارا عذاب (اُن کو) دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور شرک سے انکار کرتے ہیں۔"

یعنی جن لوگوں کو ہم نے شریک قرار دیا تھا اُن سب سے انکار کرتے ہیں۔ مگر

ترجمۂ آیت : "پس جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو اُن کا ایمان لانا سود مند نہ ہوا۔ اللہ کا یہی معمول اُس کے بندوں میں جاری رہا ہے اور وہیں انکار کرنے والے خسارے میں رہے۔" (تفسیر علی ابن ابراہیم)

یعنی : اُس وقت اُن کا ایمان لانا انھیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا ۔

جیسے قیامت کے دن ایمان لانا مفید نہیں ہو گا

(۷۸) زمانۂ رجعت میں ناصبیوں کا حال (قرآن)

احمد بن ادریس نے احمد بن محمدؒ سے، انھوں نے عمر بن عبد العزیز سے، انھوں نے ابراہیم بن مستنیر سے، انھوں نے معاویہ بن عمّار سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا :

" اِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا " (طٰہٰ ۲۰ - ۱۲۴)

ترجمہ : (اس کی زندگی بہت سختی میں بسر ہوگی)

آپؑ نے فرمایا : " ھی واللّٰہ للنُّصاب - بخدا یہ آیت نواصب کے لیئے ہے -

میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان، مگر میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ مرتے دم تک بہت خوشحالی میں بسر کرتے ہیں - ؟

آپؑ نے فرمایا : ذاك واللّٰہ فی الرَّجعۃ ، یاکلون العذرۃ

بخدا زمانۂ رجعت میں ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ گندگی (پاخانہ) کھاکر بسر کریں گے ۔[۱]

(۱ تفسیر علی بن ابراہیم)

رجعت کے وقت سنی لوگ گندگی کھا کر زندگی بسر کریں گے۔

(۵۹) مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطّاب سے، انھوں نے صفوانؒ سے، صفوان نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو رجعت کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ :

" من مات من المؤمنین قتل و من قتل منھم مات "

جس کو موت آگئی مومنین میں سے (وہ زندہ ہوگا اور) قتل کیا جائے گا

اور جو قتل ہوا (وہ بھی دوبارہ زندہ ہوگا) پھر اُسے موت آئے گی

میں کہتا ہوں جب دونوں نے مرنا ہی ہے آ کر میں تو اتنا سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے

(۷۸) سب سے پہلے امام حسینؑ اور یزید لعین کی رجعت ہوگی

رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: " اِنَّ اوّل من یکرّ الی الدنیا الحسین بن علیؑ علیہ السلام و اصحابہ ، و یزید بن معاویۃ و اصحابہ فیقتلہم حذو القذۃ بالقذۃ ۔ "

ثمّ قال ابوعبداللہ علیہ السلام: " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (اسراء: ۶)

(ترجمہ روایت)

" بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہوکر دنیا میں واپس آئیں گے وہ حضرت امام حسین ابن علیؑ علیہ السلام اور اُن کے اصحاب اور یزید ملعون ابن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور جس طرح اِن لوگوں نے اِن کو قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے۔

اس کے بعد حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اشارۂ آیت: " اَمْدَدْنٰكُمْ . . . . نفیرًا " (اسراء: ۶)

ترجمۂ آیت: (ہم نے تمھاری مدد کی اموال اور اولاد سے اور تمہارے افراد میں کثرت قرار دی)

سارے شہدا کربلا زندہ ہو جائیں گے اور پھر یزید بھی زندہ ہو جائے گا پھر امام اس کو قتل کریں گے۔

(منتخب البصائر)

(۹۳) جنابِ فاطمہ زہراؑ کا انتقام لیا جائیگا ؟

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے محمد بن سلیمان سے، اُنھوں نے داود بن نعمان سے، اُنھوں نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ

" اما لو قد قام قائمنا لقد ردّت الیہ الحمیرا حتّی یجلدھا الحدّ وحتّی ینتقم لابنۃ محمّد فاطمۃؑ منہا منہا ۔" الی آخر ما مرّ فی باب سیرۃؑ "

ترجمہ: " جب ہمارے امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو حمیرا اُن کے پاس لائی جائے گی، وہ اس پر حد جاری کریں گے اور فاطمہؑ بنتِ محمدؐ کا اُس سے انتقام لیں گے . . . . . وغیرہ وغیرہ۔ (علل الشرائع)

حمیرا حضرت عائشہؓ کا نام ہے شیعوں کے نزدیک۔ باقی روایت آپ لوگوں کے سامنے ہے۔

(١٠١) رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے

قال الصادق علیہ السّلام : "لیس منا من لم یؤمن بکرّتنا و (لم) یستحلّ متعتنا"

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا : "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو۔"

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۴۲۶)

(١٣٣) رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ

کتاب "علل الشرائع" کے ایک قدیم نسخے میں ہے کہ :

قال : اخبر اللہ تعالیٰ نبیّہ صلی اللہ علیہ و آلہ فی کتابہ ما یصیب اھل بیتہ بعدہ : من القتل و الغصب و البلاء ثمّ یردّھم الی الدّنیا و یقتلون اعداءھم و یملکھم الارض وھو قولہ تعالیٰ :

(الآیۃ) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ." (سورہ انبیاء : ١٠٥)

وقولہ : " وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (سورہ النور : ٥٥)

ترجمہ روایت " اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی ہے کہ ان کے بعد اُن کے اہلبیتؑ پر کیا کیا مصائب وارد ہوں گے یعنی وہ قتل کیے جائیں گے، اُن کے حقوق غصب کیے جائیں گے اور طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہوں گے۔ مگر اس کے بعد وہ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے اور ساری روئے زمین کے مالک بنائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت : " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۔ " (سورہ انبیاء ۲۱ : ۱۰۵)

ترجمہ آیت : اور بیشک ہم نے زبور میں پیغام (ذکر) کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔"

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے:

(آیت) " وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمْ " (سورہ النور ۲۴ : ۵۵)

ترجمہ آیت : " اللہ نے تم میں سے اُن سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور اعمالِ صالح بجا لائے، کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں نائب بنائے گا جس طرح اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب بنایا تھا اور یقیناً اُن کے لیے دین کو مستحکم بنائے گا۔۔۔

مطلب تمام اہلبیت دوبارہ زندہ ہوں گے اور اس دنیامیں ہی ان سے اپنے دشمنوں کو دوبارہ زندہ کر کے بدلہ لیں گے۔

(مناقب ابن شہر آشوب)

(۱۴۷) رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے

جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے

قول خدا: " اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ "

(وہ تو مُردے ہیں بغیر زندگی کے) (نحل ۲۱)

آپ نے فرمایا: اس سے مراد: کفار غیر مومنین۔

آیت: اور: " وَمَا يَشْعُرُوْنَ لا اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ٥ " (نحل: ۲۱)

(اور وہ نہیں جانتے کہ کس وقت وہ اٹھائے جائیں گے۔)

اس سے مراد: اَنّہم لا یومنون واَنّہم یشرکون :(وہ ایمان نہیں لائیں گے مشرک رہیں گے)

آیت: اور اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ج

(تمہارا معبود، معبودِ واحد ہے)

مراد: یعنی: فانّہ کما قال اللہ: تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے

آیت: اور " فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ "

(پس وہ ایمان نہیں رکھتے)

اس کا مطلب یہ ہے کہ: لَا یؤمنون بالرَّجعۃ اَنّہا حقٌّ

یعنی: وہ لوگ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ وہ حق ہے۔

(تفسیر عیاشی)

★ ابوحمزہ نے بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

چنانچہ رجعت کا منکر مشرک کے مثل ہے۔

(بصائر الدرجات)

(۱۵۳) میری ذریت کے ذریعہ نصرتِ مومنین

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے قول: " علی یدی تقوم الساعۃ "

کی شرح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا:

یعنی: " الرجعۃ قبل القیامۃ، ینصر اللہ بی و بذریتی

المومنین۔ "

یعنی: (رجعت میں قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے اور میری ذریت

کے ذریعے مومنین کی نصرت فرمائے گا۔)

مطلب قیامت سے پہلے ہی تمام صحابہ کو اپنے ظلم کا حساب دینا ہو گا۔

([illegible])

(۱۵۸) رجعت کا مکذب

احمد بن علی بن کلثوم کا بیان ہے کہ اُحکم بن بشار کے سامنے جب رجعت کا ذکر ہوتا تو وہ اس سے انکار کرتا اس لیے ہم لوگ اُس کو مکذبین میں شمار کرتے تھے۔

(رجال کشی)

عقیدہ رجعت کا انکار کرنے والا کذاب ہے شیعوں کے نزدیک

(رجال کشی)

(۱۶۱) مومن کی سند، رجعت پر ایمان ہے

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب "صفات الشیعہ" میں مرقوم ہے کہ علی بن احمد بن عبداللہ بن ابی عبداللہ برقی نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ: "مَن اَقرَّ بسبعة اَشیاء فهو مؤمن وذکر منها الایمان بالرجعة"

آپ نے فرمایا: "جو شخص سات باتوں کا اقرار کرتا ہے وہ مومن ہے۔ اور منجملہ ان سات کے رجعت پر ایمان کا بھی ذکر فرمایا۔"

اور اسی کتاب میں ہے کہ ابنِ عبدوس نے ابن قُتَیبہ سے، اُنھوں نے فضل بن شاذان سے اور اُنھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :

قال الرّضا ؑ : مَن اَقرّ بتوحید الله ۔ وساق الکلام الی ان قال : و اَقرّ بالرّجعة و المتعتین و آمن بالمعراج و المساءلة فی القبر و الحوض و الشفاعة و خلق الجنّة و النّار و الصراط و المیزان ، و البعث و النشور و الجزاء و الحساب فهو مؤمن حقّاً و هو من شیعتنا اهل البیت ۔"

ترجمہ : امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا : "جو شخص توحیدِ الٰہی کا اقرار کرے" اور اپنے کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا : "اور رجعت و متعتین کا اقرار کرے ، نیز معراج و سوالِ قبر و حوض ، و شفاعت و خِلقتِ جنّت و دوزخ و صراط و میزان و بعث و نشور ، و جزا ، اور حساب پر ایمان رکھتا ہے وہ حقیقتاً مومن ہے اور وہ ہم اہلِ بیت کے شیعوں میں سے ہے ۔"

ترجمہ : ہم نے رجعت کے متعلق جو تمہیدیں اور وضاحتیں پیش کی ہیں اس سے میرا تو خیال ہے

کہ اس کو دیکھتے ہوئے برادرانِ اسلام میں سے کسی کو اس رجعت میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے گا جس پر ہر دور میں شیعوں کا اجماع رہا اور اُن کا یہ اعتقاد اُن کے درمیان آفتاب کی طرح روشن و مشتہر رہا یہانتک کہ ان لوگوں نے اپنے اشعار میں اس کو نظم بھی کیا اور مختلف دیار و امصار میں اس پر مخالفین سے بحث کرتے رہے اور مخالفین اس اعتقاد پر طعنہ زن ہوتے رہے اور یہ لوگ اپنی کتابوں اور تصانیف میں رجعت کو ثابت کرتے رہے

یہ باقر مجلسی ان روایات رجعت پے اپنی رائے اور استدلال پیش کر رہا ہے۔ بلکہ آگے لکھتا ہے:

رجعت متواتر احادیث سے ثابت ہے وہ مومن جو ائمہ اطہار کے حق ہونے کا قائل ہے وہ اس رجعت میں کیسے شک کر سکتا ہے جس کے متعلق ائمہ طاہرین علیہم السلام کی تقریباً دو سو صریحی احادیث موجود ہیں جن میں سے چالیس سے زائد کی بڑے بڑے ثقات اور علماء اعلام نے روایت کی اور اپنی پچاس سے زیادہ کتابوں میں تحریر کیا ہے۔

وہ علماء و ثقات شیعہ جنھوں نے رجعت کے متعلق احادیث درج کی ہیں مثلاً:

۱۔ ثقۃ الاسلام محمد یعقوب کلینیؒ
۲۔ شیخ صدوق محمد ابن بالویہ رح
۳۔ شیخ ابوجعفر طوسی رح
۴۔ سید مرتضیٰ علم الھدیٰ
۵۔ نجاشی
۶۔ کشی
۷۔ عیاشی
۸۔ علی بن ابراہیم قمیؒ
۹۔ سلیم ہلالی
۱۰۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ
۱۱۔ کراجکی
۱۲۔ نعمانی
۱۳۔ صفّار
۱۴۔ سعد بن عبداللہ
۱۵۔ ابن قولویہ
۱۶۔ علی بن عبدالحمید
۱۷۔ اور ان کے صاحبزادے صاحب کتاب "زوائد الفوائد"
۱۸۔ محمد بن علی بن ابراہیم

۲۰۔ فرات بن ابراہیم مؤلف کتاب "التنزیل والتحریف"

۲۱۔ ابوالفضل طبرسی	۳۲۔ فضل بن شاذان
۲۲۔ ابراہیم بن محمد ثقفی	۳۳۔ شیخ شہید محمد مکی
۲۳۔ محمد بن عباس بن مروان	۳۴۔ حسین بن حمدان
۲۴۔ برقی	۳۵۔ حسن بن محمد بن جمہور العمی مؤلف کتاب الواحدہ
۲۵۔ ابن شہر آشوب	۳۶۔ حسن ابن محبوب
۲۶۔ حسن بن سلیمان	۳۷۔ جعفر بن محمد بن مالک کوفی
۲۷۔ قطب راوندی	۳۸۔ طہر بن عبداللہ
۲۸۔ علامہ حلی علیہ الرحمہ	۳۹۔ شاذان بن جبریل
۲۹۔ سید بہاء الدین علی بن عبدالکریم عاملی	۴۰۔ صاحب کتاب "الفضائل"
۳۰۔ احمد بن داؤد بن سعید	۴۱۔ صاحب کتاب "العتیق"
۳۱۔ حسن بن علی ابن حمزہ	۴۲۔ صاحب کتاب "الخطب"

ان کے علاوہ اور مؤلفین جن کی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کے مؤلفین کا تعین کے ساتھ نام معلوم نہ ہوسکا، اس لیے رجعت کی احادیث کو ان کی طرف منسوب نہ کرسکا۔

اب اگر اس کے باوجود بھی حدیث رجعت کو متواتر نہ کہا جائے گا تو پھر کس حدیث کے لیے متواتر ہونے کا دعویٰ ممکن ہوسکتا ہے اور اس کے علاوہ تمام قوم شیعہ اس کی اباً عن جدٍ (آباء و اجداد سے) روایت کرتی چلی آتی ہے۔

مجلسی تو یہاں تک کہہ رہا ہے کہ اگر ان احادیث کو متواتر نا کہا جائے تو آخر پھر کون سی روایت متواتر ہو گی

اور میرا تو خیال ہے کہ جو شخص اس طرح کی حدیث میں شک کرتا ہے وہ درحقیقت
ائمہ دین کی امامت ہی میں شک رکھتا ہے مگر مومنین کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کرتا۔
اور مختلف حیلوں سے ملت حقہ کی تخریب میں اور مستضعفین مومنین کو بہکانے میں کوشاں ہے۔
(آیت) يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ
كَرِهَ الْكَافِرُونَ ٥ (سورہ الصف آیت ۸)
ترجمہ: لوگ تو چاہتے ہیں کہ نور خدا کو پھونکوں سے بجھا دیں، مگر اللہ اپنے نور کو تمام کر کے
رہے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناپسند ہو۔''

وہ علماء جنھوں نے رجعت پر کتابیں لکھیں

اب ہم تشئید و تاکید مدعا کے لیے اُن علماء کے اسمائے گرامی تحریر کرتے ہیں جنھوں نے

ناظرین سب چیزیں اردو زبان میں آپ لوگوں کے سامنے ہیں کہ علامہ مجلسی جو کہ شیعہ کے محدث عظیم ہیں وہ کیسے عقیدہ رجعت پر اپنا موقف پیش کر رہے ہیں۔

۶۹۳

رجعت پر مستقل کتابیں تحریر کی ہیں:
۱۔ احمد بن داؤد بن سعید جرجانی۔ جن کے متعلق شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب "الفہرست" میں تحریر کیا ہے کہ ایک کتاب متعہ پر اور ایک کتاب رجعت پر ہے۔
۲۔ حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی، نجاشی نے ان کو اُن لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی رجعت پر کوئی مستقل تصنیف ہے۔
۳۔ فضل بن شاذان نیشاپوری۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں اور نجاشی نے تحریر کیا ہے کہ ان کی اثبات رجعت پر ایک کتاب ہے۔
۴۔ شیخ صدوق محمد بن علی ابن بابویہ۔ ان کو بھی نجاشی نے ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنھوں نے رجعت پر کوئی کتاب لکھی ہے۔
۵۔ محمد بن مسعود عیاشی۔ شیخ طوسی اور نجاشی نے لکھا ہے کہ رجعت پر ان کی ایک کتاب ہے۔
۶۔ حسن بن سلیمان۔ جیسا کہ ہم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔
۷۔ شیخ محمد بن حسن حر عاملی نے مبحث رجعت پر ایک ضخیم کتاب تحریر کی ہے۔ جس کا نام:
"الایقاظ من الہجعۃ بالبرہان علی الرجعۃ"
اس کے علاوہ دیگر اُن تمام علماء جنھوں نے غیبت امامؑ قائم کے ثبوت میں کوئی کتاب تصنیف کی ہے اس میں رجعت کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس مبحث پر کوئی مستقل کتاب نہیں تصنیف کی ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے اکثر علماء نے ثبوت غیبت پر مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اس سے پہلے آپ دیکھ چکے ہیں کہ کیسے کیسے جید علماء و اکابر محدثین نے رجعت کیلئے احادیث روایت کی ہیں جن کی جلالت قدر میں کسی قسم کا کوئی شک و ریب نہیں کیا جا سکتا۔

ثمّ قال: وقرئ "تکلمہم" من الکلم وھو الجرح والمراد بہ
الوسم بالعصا والخاتم ویجوز ان یستدلّ بالتخفیف
علیٰ انّ المراد بالتکلیم التجریح انتھی۔
اس کے بعد لکھتے ہیں کہ تکلمہم کو کلم سے بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی جراحت
اور زخم کے ہیں یعنی وہ ان لوگوں کے زخم لگائے گا مگر اس سے بھی مراد
عصا اور انگوٹھی سے نشان لگانا ہی ہے۔

شیخ صدوقؒ اور رجعت پر قرآن سے دلائل

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے رسالہ "عقائد" میں تحریر فرمایا ہے کہ رجعت کے متعلق
ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ رجعت حق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (سورۂ بقرہ: ۲۴۳)

یہ مجلسی نے خود شیخ صدوق کا موقف رجعت کی تائید میں پیش کیا ہے اور اس کا پورا بیان درج کیا ہے جس میں وہ من مانی قرآن کی آیات سے رجعت کی دلیل پکڑتا ہے۔

سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے رجعت پر دلائل

سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے پاس شہر رَے سے چند مسائل جواب کے لیے آئے
اس میں حقیقتِ رجعت کے متعلق بھی ایک سوال تھا، اس لیے کہ بعض شاذ و نادر علماءِ امامیہ
کی یہ رائے تھی کہ رجعت سے مراد یہ ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے زمانے میں ائمہ طاہرینؑ کی طرح
حکومت پلٹ کر آئے گی خود ائمہؑ طاہرین جسمانی طور پر پلٹ کر نہیں آئیں گے۔
آپ نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"شیعہ امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہورِ امامِ زمانہ مہدی علیہ السلام کے
وقت شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے مر چکے ہوں گے ان کو دوبارہ زندہ کر کے
دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ امامِ زمانہ علیہ السلام کی مدد اور نصرت کا بھی ثواب حاصل
کریں اور اُن کی حکومت کو بچشمِ خود مشاہدہ کر کے مسرور ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کے
دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ شیعہ
مومنین اُن سے اپنا انتقام لیں اس سے لطف اُٹھالیں اور حق کے کلمے کو بلند ہوتے ہوئے دیکھیں

اوراس اعتقادِ رجعت کی دلیل جس سے کوئی صاحبِ عقل انکار نہیں کرسکتا ہے۔ یہ رجعت جو اللہ کی قدرت میں ہے اُس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ یہ عقلاً محال نہیں ہے۔ ہم اپنے مخالفین کو دیکھتے ہیں کہ وہ رجعت سے اس طرح انکار کرتے ہیں جیسے یہ فی نفسہٖ عقلاً محال ہے ناممکن ہے اور اللہ کی قدرت سے باہر ہے۔ بہر حال جب یہ طے پاگیا کہ رجعت تحتِ قدرتِ الٰہی ہے اور ممکن ہے تو اب اس کے وقوع کو ثابت کرنے کے لیے اجماعِ امامیہ کافی ہے، اِس لیے کہ مسئلۂ رجعت پر امامیہ میں سے کسی کو اختلاف نہیں ہے اور میں اپنے محل پر بتا چکا ہوں کہ ہم امامیہ کا اجماع حجت اِس لیے ہے کہ اس میں قولِ معصومؑ شریک ہے اور وہ بات جس میں کسی معصومؑ کا قول داخل و شریک ہو وہ لازماً درست اور صحیح ہے۔

اب ہمارے کچھ اصحاب کا یہ خیال کہ رجعت کا مطلب آئمۂ طاہرینؑ کی حکومت اور اُنکے اوامر و نواہی پلٹ آئیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آئمۂ طاہرینؑ زندہ ہو کر جسمانی طور پر دنیا میں آئیں گے"۔ تو یہ وہ اصحاب ہیں جو رجعت کے امکان اور جواز کے ثبوت سے عاجز ہو گئے اور انھوں نے رجعت کے متعلق جو روایات ہیں ان کی اس طرح تاویل کردی اور یہ درست نہیں ہے۔ اِس لیے کہ مفہوم و معنی رجعت پر پورے فرقۂ امامیہ کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت اُن کے دوستوں اور ان کے دشمنوں میں سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کرکے دنیا میں بھیجے گا۔ پھر اب اس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

طوالت کی غرض سے ابھی اتناہی پیش کر رہاہوں ورنہ تو مجلسی نے مزید علما امامیہ کے حوالے دے کر ثابت کیاہے کہ عقیدہ رجعت ضروریات مذہب شیعہ میں سے ہے۔

کتاب : محب اہل بیت کون؟
تالیف : آیت اللہ شیخ صدوق
ترجمہ : مولانا فیاض حسین جعفری فاضل قم
ناشر : ادارہ منہاج الصالحین لاہور
پروف ریڈنگ : غلام حیدر چودھری
کمپوزر : حیدر زیدی
ہدیہ : 65 روپے

ملنے کا پتہ:
ادارہ منہاج الصالحین
الحمد مارکیٹ فرسٹ فلور دکان نمبر 20 غزنی سٹریٹ اردو بازار
لاہور۔ فون: 7225252
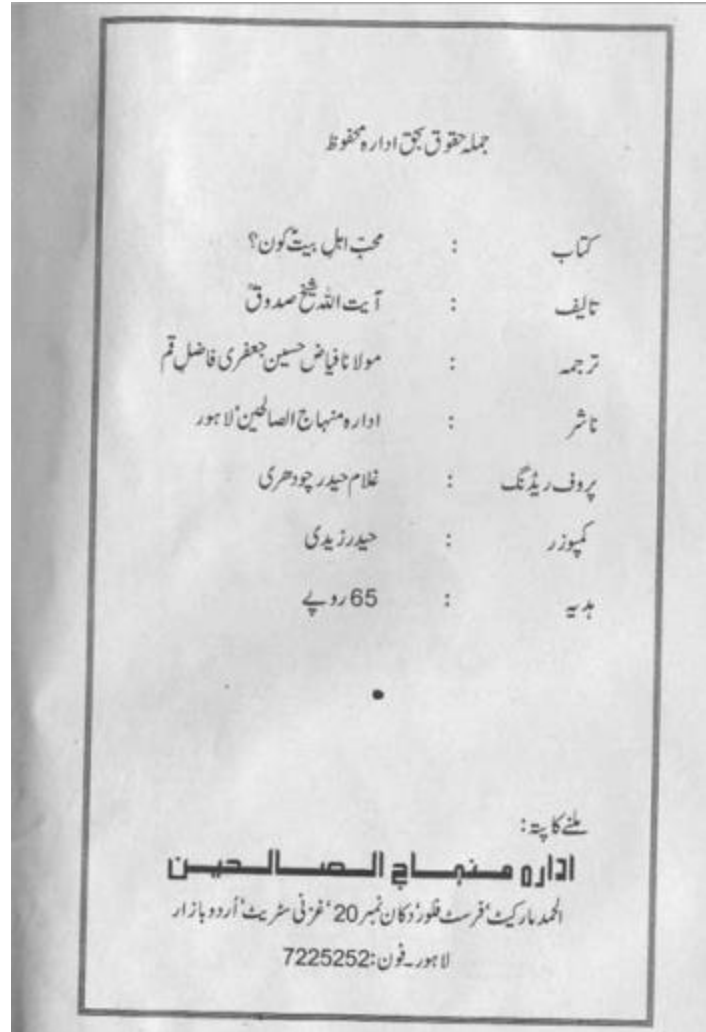
فضل بن شاذان راوی ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:
جس نے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور خدا کی مخلوق سے مشابہت کا انکار
کیا اور جو صفات خدا کے لائق نہیں ہیں جس نے خدا کو ان سے منزہ تسلیم کیا اور

یہ اقرار کیا کہ خدا قوت وقدرت وارادہ ومشیت وخلق وامر وقضاو قادر کا مالک ہے اور گواہی دی کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ اور ان کی نسل کے گیارہ امامؑ خدا کی حجت ہیں اور جس نے ان کے دوستوں سے دوستی رکھی اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھی اور گناہانِ کبیرہ سے پرہیز کیا اور رجعت اور دو متعوں (متعۃ الحج، متعۃ النساء) کا اقرار کیا اور جو شخص معراج، قبر کے سوالات، حوضِ کوثر، شفاعت، جنت ودوزخ کی تخلیق، صراط، میزان، قبروں سے مبعوث ہونے اور دوبارہ زندہ ہونے اور جزا وحساب کا اقرار کیا تو وہ سچا مومن ہے اور وہ ہم اہل بیتؑ کا حقیقی شیعہ ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَوَاتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّاہِرِیْنَ۔

ooo

شیعوں کے نزدیک گیب پر ایمان لانے والی چیزوں میں رجعت بھی شامل ہے چنانچہ مقبول احمد یومنون بالغیب کی تفسیر کرتے ہوئے غیب میں عقیدہ رجعت کا بھی ذکر کرتا ہے:

منشی سید ظفریاب علی جوہر پرنٹر پبلشر

سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی مائتان وست وثمانون آیۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

رحمن ورحیم خدا کے نام سے (شروع کرتا ہون)

الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى

الٓمٓ یہ کتاب ایسی ہی جسمین کسی قسم کا شک نہین اُن پرہیزگارون

لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ

کیلیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتین اور

يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

اقامت صلوٰۃ کرین اور جو کچھ ہمنے انکو عطا کیا ہی اُسکا ایک جزو (ہماری راہ مین) خرچ کرین

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ

اور (اے رسول) جو کچھ تمپر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ تمسے پہلے

قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولٰئِكَ عَلٰى

اُتارا گیا اُسپر (بھی) ایمان لاتین اور آخرت پر بھی وہ (پورا پورا) یقین رکھین یہی لوگ

هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اپنے ربکیطرف سے ہدایت پر ہین اور یہی (پوری پوری) فلاح پانے والے ہین

بلکہ آگے اس عقیدے کے بارے میں لکھا کہ اہلبیت اپنے ظلم کی شکایت آپ ﷺ کا کریں گے اور پھر امام مہدی آکر ابو بکرؓ اور عمر کو قبر سے نکال کر درخت پر لٹکا دیں گے۔

سلہ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ عورتیں اپنے گھروں سے نکل نکل کر مسجد میں آتی تھیں اور جناب رسول خدا کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھیں۔ پس جب رات ہوتی اور وہ مغرب و عشا کی نماز کے لئے آتیں یا اندھیرے سے صبح کی نماز کے لئے آتیں تو نوجوان لوگ راستے میں بیٹھ جاتے اور اُنہیں ایذا پہنچاتے اور اُنسے معترض ہوتے۔ پس خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ

اس سے قرین عقل ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ستائی نہ جائیں اور اللہ بڑا بخشنے والا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ

(اور) رحم کرنیوالا ہے اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے۔

وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي

اور مدینہ میں جھوٹی خبریں اُڑانیوالے باز نہ آئے

الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَا

تو ہم ضرور تمکو اُنکے درپے کر دینگے پھر وہ اس شہر میں تمہارے پڑوس میں

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا

نہ رہینگے مگر بہت ہی کم اور ہر طرف سے اُن پر لعنت ہوتی رہیگی۔ وہ جہاں کہیں پائے جائینگے پکڑے

وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ

جائینگے اور ایسے قتل کئے جائینگے جیسا کہ قتل کئے جانیکا حق ہے۔ اللہ کا قاعدہ اُن لوگوں میں جو

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ

پہلے گزر گئے (یہی تھا) اور تم اللہ کے قاعدہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤگے۔ لوگ تمسے قیامت کا

السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ

حال پوچھتے ہیں۔ تم کہدو کہ اُسکا علم اللہ کے پاس ہے اور تمکو کیا خبر ہے شاید قیامت

السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ

قریب ہی ہو بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کے لئے

منزل ۵

معانقہ ۱۲ عند المتاخرین ۱۲ الربع

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ الخ ۱۲۔ سلہ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ الخ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت اُن منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مدینہ منورہ میں جناب رسول خدا کی نسبت جھوٹی خبریں اُڑایا کرتے تھے۔ جب آنحضرت کسی غزوہ میں جاتے تو یہ کہدیا کرتے کہ آنحضرت قتل کر دیے گئے یا قید کر لئے گئے وغیرہ۔ اس سے مومنوں کو رنج اُٹھانا پڑتا تھا اور وہ آنحضرت سے شکایت کیا کرتے تھے۔ پس خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ جناب امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اسی آیت کی رو سے ایسے لوگوں پر لعنت واجب ہے جیسے کہ اس آیت میں مذکور ہیں۔ کیونکہ مَلْعُوْنِيْنَ فرمانے کے بعد کوئی موقع توبہ وغیرہ کا اُن کے لئے نہیں چھوڑا۔ بلکہ یہی فرمایا۔ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا قول مترجم۔ جناب رسول خدا کی نسبت جھوٹی خبریں اُڑانے والوں کی نسبت جب یہ تنبیہ ہے تو رسول اللہ کے نام سے جھوٹی حدیثیں بیان کرنے والوں کی نسبت کیسی کچھ وعید ہونی چاہیئے۔ جھوٹی خبروں سے مومنوں کو جو رنج پہنچتا تھا وہ پائدار نہوتا تھا مگر جھوٹی حدیثوں سے جو صدمہ پہنچا ہے وہ پائدار اور دوامی ہے۔ جھوٹی حدیث بیان کرنے کی بنا غاصب اوّل نے کی اور تائید غاصب ثانی نے۔ اِنہی دونو کے جوار رسول میں ہونیکا فخر کیا جاتا ہے۔ اب فخر کرنیوالے ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا کو غور سے تلاوت فرمائیں۔ اور جناب امام صاحب العصر والزمان کی اُس حدیث کو جس میں ہے کہ وہ حضرت اُنکی قبریں کھدوا کر اُنکے لاشے نکلوائینگے اور سوکھے درخت پر اُنکو لٹکوائینگے اور بغرض امتحان ملتی وہ درخت ملاحظہ کریں۔ ۱۲

اور یہی بات کہ ابو بکر و عمرؓ کو امام مہدی قبر سے نکال کر درخت پر جسم برہنہ کر کے لٹکائے گا دوسری جگہ بھی لکھی ہے:

ٱلَّتِي كَانَ يَرَيَانِهَا فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُونَ
أَبِي فَقَالَ كُلُّنَا نَعْرِفُهُ فَرَفَعَ لَهُمْ سِتْرًا
كَانَ عَلَى بَابِ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ انْظُرُوا فِي
الْبَيْتِ فَنَظَرْنَا فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
(ع) فَقُلْنَا هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع)
وَنَشْهَدُ إِنَّكَ خَلِيفَةُ اللهِ حَقًّا وَإِنَّكَ
وَلَدُهُ

آپ کو جانتے ہو عرض کیا ہم سب جانتے ہیں۔
حضرت نے پردہ اٹھایا گھر کے دروازہ پر حضرت
علی تشریف فرما تھے فرمایا گھر میں دیکھو ہم نے
امیر المومنین علیہ السلام کو بیٹھا ہوا دیکھا عرض
کیا واقعی یہ امیر المومنین ؑ ہیں۔ ہم گواہی دیتے
ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے خلیفہ ہیں اور
آپ امیر المومنین کے فرزند ہیں۔

(۱۸) رَوَى أَبُو الصَّخْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ إِنَّهُ كَانَ مَعَ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِمِنًى وَهُوَ يَرْمِي الْجِمَارَ فَرَمَى وَبَقِيَ
فِي يَدِهِ خَمْسُ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِاثْنَتَيْنِ
فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْجَمْرَةِ وَثَلَاثٍ فِي
نَاحِيَةٍ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَدِّي جُعِلْتُ
اللهُ فِدَاكَ لَقَدْ رَأَيْتُكَ بِحَصَيَاتِكَ
فِي الْعَقَبَاتِ ثُمَّ رَمَيْتَ بِخَمْسٍ بَعْدَ
ذَلِكَ يَمْنَةً وَيَسْرَةً فَقَالَ نَعَمْ يَا بُنَيَّ
إِنَّهُمْ إِنَّمَا كَانَ فِي كُلِّ مَوْسِمٍ يُخْرِجُ اللهُ
الْفَاسِقَيْنِ الْغَاصِبَيْنِ طَرِيَّيْنِ
فَيُصْلَبَانِ هَاهُنَا لَا يَرَاهُمَا أَحَدٌ إِلَّا
الْإِمَامُ فَرَمَيْتُ الْأَوَّلَ بِاثْنَتَيْنِ وَالثَّانِيَ
ثَلَاثًا لِأَنَّهُ أَكْفَرُ وَأَظْهَرُ لِعَدَاوَتِنَا
وَالْأَوَّلُ أَدْهَى وَأَمَرُّ

ابو الصخر اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے
روایت کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں امام محمد باقر
علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ کنکر مار رہے تھے
آپ کے ہاتھ میں پانچ سنگریزے بچ گئے دو
جمرہ کے ایک کونے میں پھینکے تین دوسرے
کونے میں مارے میرے دادا نے عرض کیا میں
قربان جاؤں آپ نے وہ کام کیا جو کسی نے نہیں
کیا۔ آپ نے عقبات میں پتھر مارے پھر آپ نے
دائیں بائیں پانچ پتھر مارے فرمایا ہاں اے ابن عم
ایسا کیا ہے حج کے زمانے میں دو فاسق جیت
تروتازہ ... لٹکائے جاتے ہیں انہیں
جہاں لٹکایا جاتا ہے امام کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ
سکتا۔ میں نے اول کو دو اور ثانی کو تین پتھر مارے کیونکہ
یہ کفر اور ہماری دشمنی میں بڑھا ہوا تھا۔ اول
چالاک اور چالباز تھا۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبید بن عبد الرحمن خثعمی امام

لٹکانے کے بعد کہے گا کہ اول کو دو پتھر مارو اور ثانی کو تین پتھر مارو سب اردو زبان میں موجود ہے پڑھنے والا خود ہی پڑھ لے۔

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف ... بن شیر محمد شاہ رسولوی الپاکستانی

مقام عجيب يظهر فيه سرور للمؤمنين وخزي للكافرين
قال المفضل يا سيدي ما هو ذاك قال يا معشر الخلائق هذا قبر جدي رسول الله (ص)، فيقولون نعم يا مهدي آل محمد فيقول ومن معه في القبر يقولون صاحباه وضجيعاه وصنوا عندهم بهما والخلائق كلهم جميعا يسمعون ... وكيف دفنا من بين الخلق مع جدي رسول الله صلى الله عليه وآله وعسى المدفون غيرهما فيقول الناس يا مهدي آل محمد ما ههنا غيرهما انهما دفنا معه لانهما خليفتا رسول الله (ص) وابوا زوجتيه فيقول للخلق بعد ثلاث اخرجوهما من قبريهما فيخرجان غضين طريين لم يتغير خلقهما ولم يشحب لونهما فيقول هل فيكم احد يعرفهما فيقولون نعرفهما بالصفة وليس ضجيعي جدك غيرهما فيقول هل فيكم احد يقول غير هذا او يشك فيهما فيقولون لا فيؤخر اخراجهما ثلاثة ايام ثم ينتشر الخبر في الناس ويظهر المهدي ويكشف الجدران عن القبرين ويقول

وہاں مومنین کے لئے خوشی ہوگی۔ اور کافروں کے لئے شرمساری۔
مفضلؒ۔ آقا وہ کیا چیز ہوگی ہے۔
امامؑ۔ مہدی علیہ السلام اپنے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر تشریف لائیں گے۔ لوگوں سے فرمائیں گے یہ قبر میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے لوگ کہیں گے اے مہدی آل محمد ایسا ہی ہے پوچھیں گے قبر میں کون دفن ہیں کہیں گے اور آنحضرت کے ساتھی ہیں آپ اس بات کو جانتے ہوئے فرمائیں گے تمام مخلوق سن رہی ہوگی کہ تمام مخلوق کے ہوتے ہوئے میرے نانا کی قبر میں کیسے دفن ہو گئے۔ دفن ہونے والے یہ نہیں ہوں گے اور ہوں گے لوگ جواب دیں گے مہدی آل محمد یہاں کوئی اور دفن نہیں ہے، وہی ہیں کیونکہ دونوں آنحضرت کے خلیفہ اور آپ کی دو بیویوں کے باپ ہیں یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد لوگوں سے کہیں گے ان کو قبر سے نکالو جب قبر سے نکلیں گے تو ان کی لاشیں تر و تازہ ہوں گی رنگ و روپ بالکل درست ہوگا فرمائیں گے کوئی ہے جو ان کو جانتا ہو کہیں گے ہم جانتے ہیں آپ کے نانا کی قبر میں ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے۔ فرمائیں گے کوئی ایسا شخص ہے جو یہ کہے کہ وہ دونوں نہیں ہیں

امام مہدی کہے گا کہ آپ ﷺ کے پاس تو کسی اور کو دفن ہونا چاہیئے تھا ان دونوں کو قبر سے نکالو ۔استغفر اللہ

آجکل آیت اللہ خوئی اور اس جیسے چند لوگوں کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ رجعت کی کوئی اہمیت نہیں جبکہ جمہور علما شیعہ کا یہی عقیدہ ہے کہ رجعت کا عقیدہ ضروریات مذہب شیعہ ہے۔

نظریہ رجعت

دعا کرتا ہوں کہ خالق حقیقی معرفت حق حاصل کرنے اور اہل حق کی اتباع و اتابعداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(الہیٰ آمین)اگرچہ علمائ اعلام نے اس موضوع پر مختلف انداز میں سیر حاصل تبصرے کیے ہیں جو طالب حق کے لیے کافی نہیں لیکن اپنی مغفرت و سعادت اور مومنین کرام کی جلائے ایمان میں اضافے کی خاطر قدرے بحث کی جاتی ہے۔

رجعت کا مفہوم:

رجعت کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت قائم آل محمد، امام مہدی آخرالزمان کا ظہور پر نور ہو گا تو اس وقت بعض انبیائ سلف، خاتم المرسلین و آئمہ علیہم الصلوۃ والسلام مومنین حقیقی (یعنی کامل مومن) اور بعض کفار و منافقین کو دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے گا اور اہلبیت دنیا میں حکومت کریں گے اور قاتلان انبیائ و رسل اور قاتلان آئمہ طاہرین سے عذاب یوم قیامت سے قبل انتقام لیا جائے گا۔

عقیدہ رجعت اور اثنا عشریہ:

تمام علمائ حقہ کا اجماع اور اتفاق ہے رجعت کے صحیح و برحق ہونے پر اور آیات و روایات کثیرہ بھی دلالت کرتی ہیں ان کا بیان اپنے مقام پر آجائے گا بایں ہمہ افسوس یہ ہے کہ مخالف مذہب حق ہمیشہ فرقہ محقہ پر طعن و تشنیع کرتے رہے ہیں لیکن حق ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کو جتنا چھپانے کی کوشش کی جائے اتنا ہی آشکار ہوتی ہے۔لہذا جو شخص عقیدہ رجعت کا انکار کرے گا وہ مذہب حق اثنا عشریہ کے دائرہ سے خارج ہو جائے گا جیسا کہ حق الیقین میں معصومین سے مروی ہے لیس منا من لم یقربرجعتنا یعنی جو شخص ہماری رجعت کا منکر ہے وہ ہم سے نہیں ہے۔

جبکہ مجلہ ہمایوں شمارہ (شوال 1353 ہجری، شمارہ نمبر 5)، جس میں آیت اللہ العظمیٰ عبد الکریم حائری نے بعض شیعہ علماء کی جانب سے کتاب اسلام و رجعت تقریر آیت اللہ سنگلجی میں عقیدہ رجعت کے انکار پر، اس عقیدہ کے منکر (یعنی آیت اللہ شریعت سنگلجی، یا عبد الوہاب فرید تنکابنی) کو شیعت سے خارج قرار دیا

تھا، جس پر آیت اللہ حائری نے فرمایا تھا کہ میں خود عقیدہ رجعت پر زیادہ احادیث موجود ہونے کی وجہ سے اس کا اجمالی قائل ہوں۔ لیکن عقیدہ رجعت نہ اصول دین میں سے ہے اور نہ اصول مذھب سے ہے۔

اگر کوئی شخص عقیدہ رجعت کا قائل نہ ہو تو نہ وہ دین اسلام سے خارج ہو گا اور نہ شیعت سے خارج ہو گا۔ اس میں آیت اللہ خوئی اور جواد تبریزی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

قم

همایون

سال اول
بهمن ماه
۱۳۱۳

شمارهٔ (۵)
شوال
۱۳۵۳

(همایون وفرخنده آن خامهٔ)
(که از خود بگیتی نهد نامهٔ)

صاحب ومسئول علی اکبر حکمی زاده
مؤسس ومدیر داخلی محمد همایون پور
عنوان مراسلات : قم مجله همایون

این مجله ماهی یکشماره چاپ میشود
بهای یکساله درداخل وخارج ایران ۲۰ ریال
وجه اشتراك پس ازرسیدن دوشماره دریافت میشود
اداره در حك واصلاح مقالات وارده آزاد است

شرکت مطبعه فرهومند واقبال وعلمی

محضر انور بندگان حضرت آیةالله حایری مدظله العالی

تصدیع میدهد انکه راجع بموضوع رجعت جسمانی مذکور درطریقه شریفهٔ امامیه و مذهب مقدس جعفری آنچه معتقد حضرت مستطاب بندگان آیةالله مد ظله العالی است ومستحصل از کتاب و سنة میباشد مرقوم فرمایند که مورد حاجت است

بسم‌الله الرحمن الرحیم

احقر بواسطه کثرت اخبار اعتقاد برجعت دارم بنحو اجمال ولی این مطلب نه ازاصول دین ونه‌مذهب است که اگر فرضاً کسی معتقد بآن نباشد خارج از دین یا مذهب شمرده شود و نه از مسائل علمیه‌است که برافراد مکلفین لازم باشد اجتهاداً یا تقلیداً بدست‌آورند ودر مثل این زمان باید بنحو دیگرحفظ‌دیانت مردم نمودو گفتگوی این نحو از مطالب بجز تفرقهٔ کلمه مسلمین وایجاد یك عداوت مضره بین آنها فائده ندارد الاحقر عبدالکریم الحایری

محل مهر مبارك

چونکه ما امروز بیش از هر چیز محتاج باتحادیم ، بهتر این است که مسلمین عموماً از این جزئیات صرف نظر کنند و باصلاح امور مهمتری بپردازند ـ چنانکه مکرر از دور و نزدیك از ما خواستند که در این موضوع اظهار نظر کنیم ولی ما سکوت را مناسب تر دانستیم

چنانچہ یہ بھی ایک رائے ہے مذہب شیعہ میں لیکن مذہب کسی چند افراد کے عمل کا نام نہیں ہوتا بلکہ جمہور کے تعامل پر مذہب کی بنیاد ہوتی چنانچہ شیعہ لوگوں کے نزدیک یقیناً جمہور کا ہی عمل ہے حجت ہے۔

خلاصہ:

عقیدہ رجعت کی ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جمہور علما شیعہ کے نزدیک یہ ضروریات مذہب شیعہ کا درجہ رکھتا ہے اور امام مہدی کی رجعت کے بعد وہ حضرت ابو بکرؓ و عمر فاروقؓ و عائشہؓ اور حضرت معاویہؓ اور بنی امیہ کو سزا دین گے اور کفار کے قتل عام سے پہلے سنیوں اور ان کے علما کو بھی قتل کریں گے۔

غیر امامی شیعوں کی اوقات:

فرقہ اثنا عشری امامی کی ہزار سالہ تاریخ میں اس فرقے کے اندر بہت سے مزید فرقے بھی بن گئے جن میں چند کے نام و حالات درج ذیل:

ا- اسماعیلی اہل تشیع کا ایک فرقہ ہے جس میں حضرت جعفر صادق (پیدائش 702ء) کی امامت تک اثنا ءمیں حضرت جعفر صادق کی وفات کے بعد ان کے بڑے فرزند اسماعیل 765 عشریہ سے اتفاق پایا جاتا ہے۔ بن جعفر (721ء تا 755ء) کو سلسلۂ امامت میں مسلسل کرنے والے جعفریوں کو اسماعیلی جبکہ موسی بن جعفر (745ء تا 799ء) کی امامت تسلیم کرنے والوں کو اثنا عشریہ کہا جاتا ہے۔ ان مین امامت آج تک جاری ہے اور میں ایک فقہ بوہری ہے اور دوسر آغا خانی ہے دونوں کے اپنے علیحدہ علیحدہ امام ہیں

۲- زیدیہ، اہل تشیع کا ایک فرقہ ہے جس میں حضرت امام سجاد (پیدائش 702ء) کی امامت تک اثنا عشریہ اہل تشیع سے اتفاق پایا جاتا ہے یہ فرقہ امام زین العابدین کے بعد امام محمد باقر کی بجائے ان کے بھائی امام زید بن زین العابدین کی امامت کے قائل ہیں۔

اب مسئلہ یہاں یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اثنا عشری امامی بنے ہی اس وجہ سے کہ وہ صرف بارہ اماموں کی امامت کے قائل تھے اور اسی وجہ سے انہیں اثنا عشری کہا جاتا ہے جبکہ دیگر فرقے بنے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انہوں نے کسی نا کسی ایک اثنا عشری امام کی امامت کا انکار کر دیا اور ان کے دوسرے بھائی کو امام مان لیا چنانچہ اثنا عشری کے نزدیک یہ امامت کا ہی انکار ہے جو کہ کفر ہے۔

شیخ مفید کہتا ہے کہ:

اوائل المقالات

فى المذاهب والمختارات

تأليف العلامة الامام نابغة العراق و نادرة الآفاق

الشيخ المفيد محمد بن النعمان

المتوفى سنة ٤١٣ هـ

لها مقدمة و عليها تعليقات ـ بقلم

العلامة الشيخ فضل الله الزنجانى

ويليها رسالة

شرح عقائد الصدوق

او

تصحيح الاعتقاد

له قدس سرّه ايضاً ـ علق عليها و وضع مقدمة لها

العلامة السيد هبة الدين الشهرستانى

صححهما و اهتم بنشرهما و علّق عليهما بعض التعاليق

الحاج عباسقلى «واعظ چرندابى»

يطلبان من مكتبة (حقيقت) تبريز

فساق يخاف عليهم العذاب ويرجى لهم العفو والثواب ودخول جنات
النعيم القول في تسمية جاحدي الامامة ومنكري ما اوجب الله
تعالى للائمة من فرض الطاعة اتفقت الامامية على ان من انكر امامة
احد من الائمة وجحد ما اوجبه الله تعالى من فرض الطاعة فهو كافر
ضال مستحق للخلود في النار واجمعت المعتزلة على خلاف ذلك وانكروا
كفر من ذكرناه وحكموا لبعضهم بالفسق خاصة ولبعضهم بما دون الفسق
من العصيان القول في ان العقل لا ينفك عن سمع وان التكليف لا
يصح الا بالرسل عليهم السلام واتفقت الامامية على ان العقل محتاج في
علمه ونتائجه الى السمع وانه غير منفك عن سمع ينبه العاقل على كيفية
الاستدلال وانه لا بد في اول التكليف وابتدائه في العالم من رسول
ووافقهم في ذلك اصحاب الحديث واجمعت المعتزلة والخوارج
والزيدية على خلاف ذلك وزعموا ان العقول تعمل بمجردها من السمع
والتوقيف الا ان البغداديين من المعتزلة خاصة يوجبون الرسالة
في اول التكليف ويخالفون الامامية في علتهم لذلك ويثبتون
عللا يصححها الامامية ويضيفونها الى علتهم فيما وصفناه القول

ويضيفونها

ترجمہ: جو کوئی کسی ایک امام کی بھی امامت کا منکر ہو تا وہ کافر ہے۔

اور یہ بات عقلی طور پر بھی درست ہے کیوں کہ مذہب شیعہ میں عقیدہ امامت اصول دین میں سے ہے جمہور کے نزدیک۔ ایسے ہی محمد الحسینی شیرازی لکھتا ہے:
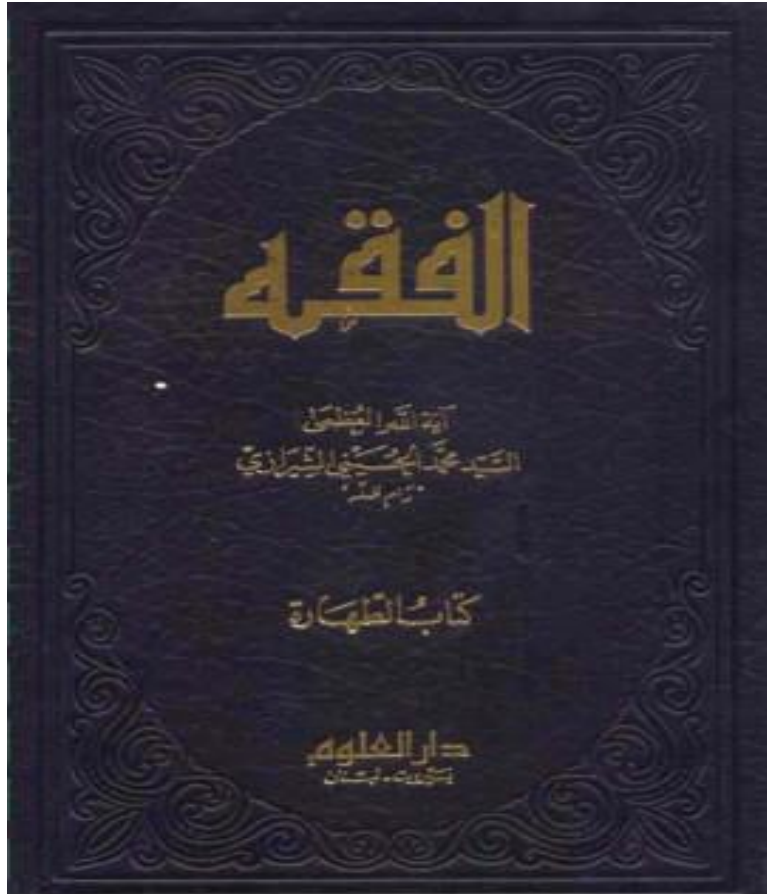
الناصب من نصب لنا أهل البيت لأنك لا تجد رجلاً يقول: انا ابغض محمداً وآل محمد،ولكن الناصب من نصب لكم، وهو يعلم انكم تتولونا ، وانكم من شيعتنا »[١]. وفيه : مضافا الى الخدشة في السند وضعف الدلالة، لان خبري معلى وابن سنان كالدافع للبداهة، لكثرة المبغضين لهم والمستحلين لقتلهم وقتالهم ، ومخالفتها للنصوص المصرحة بالناصب لنا اهل البيت، كروايتي علي بن الحكم ، وابن ابي يعفور وغيرهما ، مما تقدم لا بد من تنزيلها على بعض مراتب النصب، الذي لا يوجب ترتيب الأحكام المرتبة على الناصبي بمعناه المصطلح عليه ، وذلك بقرينة الأخبار المتقدمة الدالة على كون هؤلاء محكومين بالاسلام ، والكلام في المقام طويل اكتفينا منه بهذا القدر، هذا كله في المخالف .

واما سائر اقسام الشيعة غير الاثني عشرية، فقد دلت نصوص كثيرة على كفرهم ككثير من الأخبار المتقدمة ، الدالة على "إن من جحد اماماً كان كمن قال: ان الله ثالث ثلاثة"، ونحوه رواية الكشي بسنده عن ابن ابي عمير عمن حدّثه قال: سألت محمد بن علي الرضا (عليه السلام) عن هذه الآية ﴿ **وجوه يومئذ خاشعة عاملة ناصبة** ﴾[٢]. قال : « نزلت في النصاب والزيدية والواقفية من

ترجمہ: وہ تمام غیر امامی شیعہ جو کہ اثنا عشری کے علاوہ ہیں ان کی بدعقیدگی بہت سی عبارات سے ثابت ہوتی ہے جیسا کہ پیچھے روایت گزر چکی ہے جو کوئی کسی امام کی امامت کا انکار کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔ (اور آگے لکھتا ہے کہ) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌعَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (والی آیت) ناصبی (سنی)، زیدی، اور واقفیہ (واقفیہ: حضرت موسی بن جعفر کو آخری امام سمجھتے ہوئے ان کی امامت پر رک جانے والے واقفیہ کہلاتے ہیں) کے بارے میں نازل ہوئے ہیں۔

مطلب یہ تینوں ایک ہی سکے کے رخ ہیں کیوں کہ سنی تو کسی امام کی امامت کو مانتے ہی نہیں اور عقیدہ امامت کو ہی سرے سے باطل مانتے ہیں باقی واقفی اور زیدی کسی نا کسی عقیدہ امامت کو تو مانتے ہیں لیکن کسی نا کسی امام کی امامت کا انکار ضرور کرتے جو کہ فرقہ اثنا عشری کے نزدیک امام ہیں اسی بارے میں فیض کاشانی لکھتا ہے کہ:

منهاج النّجاة

تأليف:

المحقّق العظيم والمحدّث الكبير محمد محسن بن الشاه مرتضى المشتهر بـ

الفيض الكاشاني

المتوفّى سنة ١٠٩١ هـ

تحقيق وتعليق: قسم الدراسات الاسلاميّة

منشورات قسم الدراسات الاسلامية

أذهب الله عنهم الرجس - يعني: الشك - وطهّرهم تطهيراً، وأنّ لهم الدلائل والكرامات والمعجزات، وأنّهم أمان لأهل الأرض، كما أنّ النجوم أمان لأهل السمآء، وأنّ مثلهم في هذه الأمّة كمثل سفينة نوح؛ من ركبها نجا، ومن تخلّف عنها غرق، وأنّهم عباد الله المكرمون لايسبقونه بالقول وهم بأمره يعملون، وأنّ حبّهم ايمان و بغضهم كفر، وأنّ أمرهم أمر الله ونهيهم نهي الله، وطاعتهم طاعة الله ومعصيتهم معصية الله، و وليّهم ولي الله وعدوهم عدو الله، وأنّ الأرض لاتخلو من حجة الله تعالى على خلقه امّا ظاهر مشهور وامّا خائف مغمور، والا لساخت الأرض بأهلها[٢٣].

في صفات القائم عجّل الله تعالى فرجه:

وأنّ من مات ولم يعرف امام زمانه، مات ميتة جاهلية، وأنّ حجة الله في أرضه وخليفته على عباده في زماننا هو «القائم المنتظر محمّد بن الحسن العسكري»، وأنه هو الذي أخبر به النبيّ - صلّى الله عليه وآله - عن الله عزّوجلّ باسمه ونعته ونسبه، وكذا سائر أهل البيت - عليهم السلام - .وأنه هو الذّي يملأ الأرض قسطاً وعدلاً، كما ملئت جوراً وظلماً، وأنّه هو الذّي يظهر الله به دينه ليظهره على الدين كلّه ولو كره المشركون، وأنّه هو الذّي يفتح الله على يديه مشارق الأرض ومغاربها؛ حتّى لا يبقى في الأرض مكان إلا نودي فيه بالأذان، و يكون الدين لله، وأنّه هو المهدي الذّي أخبر النبيّ - صلّى الله عليه وآله - أنّه اذا خرج نزل عيسى بن مريم يصلّي خلفه[٢٤].

وأنّهم - عليهم السلام - كلّهم مقتولون بالسّم، سوى عليّ والحسين - عليهما السلام - فبالسيف.

ومن جحد امامة أحدهم، فهو بمنزلة من جحد نبوّة جميع الأنبياء - عليهم
٢٣) كلّ فقرة من هذه الفقرات مضمون أحاديث وردت في أبواب مختلفة قد أعرضنا عن ذكر مصادرها مخافة الاطالة ، من أرادها فليطلبها من مظانّها.

٢٤) هذه الفقرات كسابقها تطلب من الكتب المؤلّفة في أحوال القائم - عجل الله تعالى فرجه الشريف - . صفحنا عن ذكرها مخافة التطويل.

ترجمہ: جو کوئی کسی ایک امام کی امامت کا انکار کرتا وہ ایسا ہی جیسے وہ تمام انبیا کی نبوت کا انکار کرتا ہے

السلام ـ؛ قال الصادق عليه السّلام ـ: **«المنكر لآخرنا كالمنكر لأوّلنا.»** [٢٥]

وعن النبيّ ـ صلّى الله عليه وآله ـ: **«من جحد عليّاً امامته بعدي فقد جحد نبوّتي، ومن جحد نبوّتي فقد جحد الله ربوبيّته.»** [٢٦]

والغالي فيهم كالمقصر، بل هو أشرّ.

تنبيه: حبّ أوليآء الله وبغض أعدائه:

حبّ أوليـاء الله واجـب، وكـذا بـعـض أعـدآء الله والبراءة منهم ومن أئمتهم؛ سيّما من الذين ظلموا آل محمّد ـ عليهم السلام ـ حقّهم وغصبوا ميراثهم، وغيّروا سنّة نبيّهم ـ صلّى الله عليه وآله ـ ؛ ومن الذّين نكثوا بيعة امامهم، وأخرجوا المرأة، وحاربوا أمير المؤمنين ـ عليه السلام ـ وقتلوا الشيعة؛ ومن الذّي نفى الأخيار وشرّدهم، وآوى الطرداء اللعناء، وجعل الأموال دولة بين الأغنياء، واستعمل السفهاء؛ والذّي قتل الأنصار والمهاجرين وأهل الفضل والصلاح من السابقين، وأهل الاستبشار[٢٧] و[من] أبي موسى الأشعري وأهل ولايته **«الذّين ضلّ سعيهم في الحياة الدنيا، وهم يحسبون أنّهم يحسنون صنعاً* أولئك الذين كفروا بآيات ربّهم [بولاية أمير المؤمنين ـ عليه السلام ـ] ولقائه [بأن لقوا اللّه بغير امامته] فحبطت أعمالهم، فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا.»** [٢٨] فهم كلاب أهل النار.

والولاء لأوليـاء أمير المؤمنين ـ عليه السلام ـ الذّين مضوا على منهاج نبيّهم ولم يغيّروا ولم يبدّلوا؛ مثل: سلمان الفارسي، وأبي ذرّ الغفاري، والمقداد بن الأسود، وعمّار بن ياسر، وحذيفة بن اليمان، وأبي الهيثم بن التيّهان، وسهل بن حنيف، وعبادة بن الصامت، وأبي أيّوب الأنصاري، وخزيمة بن ثابت ذي الشهادتين، وأبي سعيد الخدري، وأمثالهم؛ ولأتباعهم وأشياعهم، المهتدين بهداهم والسالكين منهاجهم ـ رضي الله عنهم وأرضاهم ـ. كذا عن مولانا الرضا ـ عليه وعلى آبائه السّلام ـ[٢٩].

٢٥) الاعتقادات، باب الثامن والثلاثون.

٢٦) الأمالي للصدوق، المجلس الرابع والتسعون وفيه «أنكر» بدل «جحد»؛ والبحار، ج ٨:٣، باب في جوامع الأخبار الدالة على امامته، ص ١٠٩، ح ٣٩، نقلاًعنه.

٢٧) وهم الذين بشّرهم النبيّ ــ صلّى الله عليه وآله ــ بالجنّة؛ كعمّار وأمثاله.

٢٨) الكهف / ١٠٤ ــ ١٠٥.

٢٩) عيون أخبار الرضا، ج ٢، ص ١٢٤.

ترجمہ: امام جعفر (واقفی لوگوں کا رد کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ، جو کوئی ہمارے کسی آخر کا انکار کرتا وہ ایسا ہی ہے کہ وہ پہلے امام کا انکار کرے اور آپ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے علی کی امامت کا انکار کیا میرے بعد وہ ایسے ہی ہے کہ اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا۔

مطلب تمام غیر اثنا عشری گو کہ عقیدہ امامت پر ایمان بھی رکھتے ہوں وہ کفریہ عقیدے کے حامل ہیں کیوں کہ ان سے کسی نا کسی امام جن کی امامت کا فرقہ اثنا عشری قائل ہے ان کی امامت انکار سرزد ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ مشرک بن چکے ہیں۔

ظاہر سی بات ہے جب دونوں ان کے اصول دین عقیدہ کا انکار کریں گے تو سنیوں کو مسلمان کہنا یا غیر اثنا عشری کو مسلمان کہنا اپنے مذہب کے ساتھ زیادتی ہو گی، کیوں کہ سنی نے ظاہری انکار کیا اور غیر اثنا عشری نے غیر ظاہری طور پر عقیدہ امامت کا انکار کیا جیسا کہ پیچھے اس چیز پر بحث گزر چکی ہے۔ رجال الکشی میں غیر امامی شیعوں کے بارے محمد بن الحسن سے روایات موجود ہیں جن پر تمام شیعوں کا اتفاق ہے کہ:

رجال الكشي   محمد بن عمر الكشي   تحقيق : أحمد السيد الحسيني

ابو الجارود زياد بن المنذر   ١٩٩

على الناصب وعلى الزيدية ؟ فقال : لا تصدق عليهم بشيء ولا تسقهم من الماء ان استطعت . وقال لى : الزيدية هم النصاب .

محمد بن الحسن قال : حدثنى أبو على الفارسى قال : حكى منصور عن الصادق على بن محمد بن الرضا «ع» أن الزيدية والواقفية والنصاب بمنزلة عنده سواء .

محمد بن الحسن قال: حدثنى أبو على عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عمن حدثه قال: سألت محمد بن على الرضا «ع» عن هذه الآية ﴿ وجوه يومئذ خاشعة . عاملة ناصبة ﴾ (١) قال : نزلت فى النصاب والزيدية والواقفة من النصاب .

حمدويه قال : حدثنا أيوب بن نوح قال : حدثنا صفوان عن داود ابن فرقد عن أبى عبد الله «ع» قال : ما أحد أجهل منهم - يعنى العجيلة - أن فى المرجئة فتياء وعلماء . وفى الخوارج فتياء وعلماء وما أحد أجهل منهم

° ° °

١٠٤ — أبو الجارود زياد بن المنذر الاعمى السرحوب (٢) .

حكى أن أبا الجارود سمى سرحوبا وتنسب اليه السرحوبية من الزيدية سماه بذلك أبو جعفر «ع» وذكر أن سرحوبا اسم شيطان أعمى يسكن البحر وكان أبو الجارود مكفوفا أعمى اعمى القلب .

اسحاق بن محمد البصرى قال : حدثنى محمد بن جمهور قال : حدثنى موسى بن بشار الوشا عن أبى نصر قال : كنا عند أبى عبد الله «ع» فمرت بنا جارية معها قمقم فقلبته ، فقال أبو عبد الله «ع» ان الله عز وجل قد قلب

(١) سورة الغاشية آية ٢ - ٣ .

(٢) السرحوب بضم السين وسكون الراء وضم الحاء ثم واو وباء .

الزيدية في معتقد الامامية نواصب !!

١٥٧
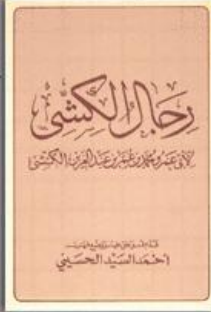
ترجمہ: عاوی نے ابو عبد اللہ سے پوچھا کہ کیا ناصبیوں اور زیدیوں کو صدقہ دیا جا سکتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ان کو ہر گز کوئی صدقہ نا دو اور ان کو پانی تک بھی نا دو اگر چہ تم استطاعت بھی رکھتے ہو اور پھر انہوں نے کہا کہ زیدی بھی ناصبی ہی ہیں (آگے لکھتا ہے) کہ امام جعفر نے کہا کہ واقفی، زیدی، اور ناصبی برابر لا درجہ رکھتے ہیں۔

محمد حسن الجواہری ایک حدیث لکھتا ہے کہ:

جواهر الكلام

(في شرح شرائع الإسلام)

تأليف

شيخ الفقهاء وإمام المحققين الشيخ محمد حسن النجفي

المتوفى سنة ١٢٦٦

الجزء السادس

قوبل بنسخة الأصل المخطوطة المصححة بقلم المصنف طاب ثراه

حققه وعلق عليه وأشرف على طبعه

الشيخ عباس القوچاني

طبع على نفقة

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان ١٩٨١

الطبعة السابعة

اسم الكتاب : جواهر الكلام المؤلف : النجفي الجواهري، الشيخ محمد حسن الجزء : ٦ صفحة : ٦٧

لكن ليعلم أن الظاهر عدم تعدد معنى الناصب ليكون مشتركا ، بل هو على تقدير تسليم التعدد فيه حقيقة تعدد مصداق كالمتواطئ على أن يكون المراد به مثلا العدو لأهل البيت عليهم‌السلام ولو بعداوة شيعتهم ، فتأمل جيدا.

ومن جميع ما ذكرنا يظهر لك الحال في الفرق المخالفة من الشيعة من الزيدية والواقفية وغيرهم ، إذ الطهارة فيهم أولى من المخالفين قطعا ، لكن عن الكشي انه روى في كتاب الرجال بسنده إلى عمر بن يزيد [١] قال : « دخلت على الصادق عليه‌السلام فحدثني مليا في فضائل الشيعة ، ثم قال : إن من الشيعة بعدنا من هم شر من الناصب ، فقلت : جعلت فداك أليس هم ينتحلون مودتكم ويتبرأون من عدوكم؟ قال : نعم ، قلت : جعلت فداك بين لنا لنعرفهم ، قال : إنما هم قوم يفتنون بزيد ويفتنون بموسى ».

وانه روى أيضا [٢] قال : « ان الزيدية والواقفة والنصاب بمنزلة واحدة » وعن كتاب الخرائج للقطب الراوندي عن أحمد بن محمد بن مطهر [٣] قال : « كتب بعض أصحابنا إلى أبي محمد عليه‌السلام من أهل الجبل يسأله عمن وقف على أبي الحسن موسى عليه‌السلام أتولاهم أم أتبرأ منهم؟ فكتب أترحم على عمك لا يرحم الله بعمك ، وتبرأ منه ، أنا إلى الله بريء منهم ، فلا تتولاهم ، ولا تعد مرضاهم ، ولا تشهد جنائزهم ، ﴿ وَلا تُصَلِّ عَلى أَحَدٍ مِنْهُمْ ماتَ أَبَداً ﴾ ، سواء من جحد إماما من الله تعالى أو زاد إماما ليست إمامته من الله تعالى ، أو قال : ثالث ثلاثة ، إن الجاحد أمر آخرنا جاحد أمر أولنا ، والزائد فينا كالناقص الجاحد أمرنا » إلى غير ذلك من الأخبار المشعرة بنجاستهم.

---

[١] رجال الكشي ص ١٤٩.

ترجمہ: زیدی اور ناصبی برابر کا درجہ رکھتے ہیں۔

خلاصہ:

مذہب شیعہ میں کسی ایک امام کی بھی امامت کا انکار کفر ہے کیوں کہ عقیدہ امامت ان کے اصول دین میں سے ایک عقیدہ ہے اور اس کے کسی ایک جز کا بھی انکار پورے جز کے انکار کے مترادف ہو گا اسی وجہ سے غیر اثنا عشری شیعہ امامی ناصبی تصور کیے جاتے ہین کیوں کہ وہ اثنا عشری کے کسی نا کسی ایک امام کی امامت کا انکار کرتے ہیں۔

سنی ہی ناصبی ہیں:

شیعہ عالم اپنی کتاب میں المحاسن نفسانیہ میں اہلسنت کو ناصبی لکھتے ہوئے کیوں کہ اہلسنت خلافت مین پہلے ابو بکر و عمر کو مانتے ہیں اور انہیں حضرت علیؓ پر افضلیت دیتے ہیں اور ان کے شیعوں کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں۔

66

حتى يبغض عليا ولو قليلا وفي وفيات الاعيان لابن خلكان في ترجمة علي بن الجهم
ان التسنن وحب علي لا يجتمعان وبالجملة ان من تأمل احوالهم واطلع على
بعض صفاتهم وطريقتهم في المعاشرة ظهر له ما قلناه فانكاره مكابرة لما اقتضت
العادة به بل اخبارهم عليهم السلام تنادي بان الناصب هو ما يقال له عندهم سنيا
ففي حسنة بن اذينة المروية في كا والعلل عن ابي عبد الله ع قال قال ما تروى
هذه الناصبة فقلت جعلت فداك فيماذا فقال في اذانهم وركوعهم وسجودهم
الحديث ولا كلام في ان المراد بالناصبة فيه هم اهل التسنن الذين قالوا ان الاذان
رآه ابي بن كعب في النوم فظهر لك ان النزاع والخلاف بين القائلين بمذهب ال
ثلاثة اعني مجرد التقديم ونصب العداوة لشيعتهم كما اعتمده محمد امين في الفوائد
المدنية ونصب العداوة لهم كما هو اختيار المشهور خلاف لفظي لما عرفت من التلازم
بينهما وقد صرح بهذا جماعة من المتأخرين منهم السيد المحقق السيد نور الدين
بن ابي الحسن الموسوي في الفوائد المكية واختاره شيخنا المنصف العلامة الشيخ
يوسف في الشهاب الثاقب وهو المنقول عن الاخواجه نصير الدين وكفاك شاهدا
علي

یہ شیعہ کی اصول تکفیر پر کتاب ہے وحید خراسانی کی:

التكفير
في ضوء الفقه الشيعي
gift2shias.com
تقرير
أبحاث المرجع الديني سماحة الشيخ الوحيد الخراساني دام ظله
تأليف
الشيخ محمد رضا الأنصاري
طبعة مصححة ومزيد فيها

p54

الفصل الثاني

أهلُ السُّنة

استعراض أقوال مشهور الفقهاء في حكم المخالف:

اتفقت كلمات فقهاء الإمامية على كفر المخالف، واليك أقوال جماعةٍ من المتقدمين منهم والمتأخّرين:

١. الشيخ المفيد الذي يُعدّ من عُمد الإمامية ورؤسائها، يقول:

(لايجوز لأحدٍ من أهل الإيمان أن يُغسّل مخالفاً للحق في الولاء، ولا يُصلّي عليه، إلّا أن تدعوه ضرورة الى ذلك من جهة التقية).[١]

٢. قال الشيخ الطوسي في تعليقته عليه:

(إنّ المخالف لأهلّ الحقّ كافرٌ، فيجب أن يكون حكمه حكم الكفار إلا ما خرج بالدليل، وإذا كان غُسل الكافر لا يجوز، فيجبُ أنْ يكون غُسل المخالف أيضاً غير جائز، وأمّا الصلاة عليه فيكون على حدّ ما كان يُصلّي النبيّ والأئمة على المنافقين).[٢]

٣. السيّد المرتضي الذي يعدّ من أركان الإمامية يرى نجاسة المخالف

---

(١) رجال الكشي: ص ٤٥١.

(٢) تهذيب الأحكام: ج ١/ ص ٣٣٥.

ترجمہ: یہ واضح اہل سنت کو ادھر مخالفین لکھتا ہے اور کہتا ہے فقہا کے مشہور اقوال مخالفین کے بارے اور اس کی پہلی ہی سطر میں لکھتا ہے کہ امامیہ کے فقہا کا مخالفین کے کفر پر اتفاق ہے اور پھر وہ متقدمین مطلب پہلے کے علماء اور متأخرین مطلب بعد کے علماء کے اقوال درج کر رہا ہے۔

علامہ مجلسی واضح اہلسنت لفظ لکھ کر ان پر لعنتیں بھیجتا ہے:
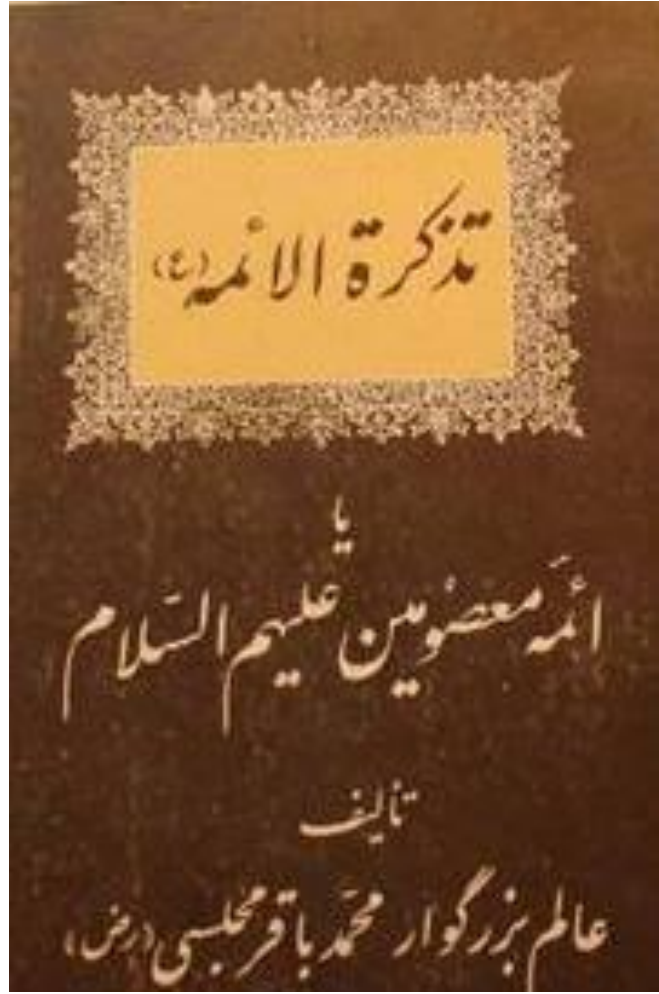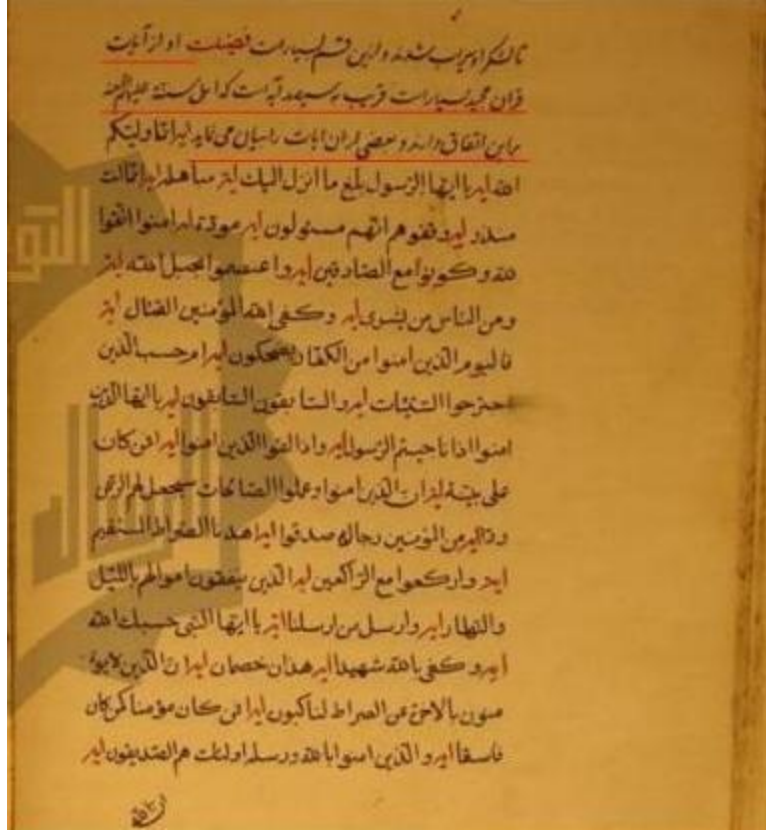
ترجمہ: کہتاہے قرآن مین مجید مین بہت سے آیات تقریبا تین سو کے قریب آئی ہین کہ اہل سنت (ادھر واضح لفظ درج ہے) پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر اتفاق ہے اور ان مین بعض آیات درج ذیل ہین۔۔۔۔ پھر آگے وہ ساری قرآنی آیات کا ذکر کر تاہے۔

پھر قاضی نور اللہ شوستری بھی واضح لکھتاہے کہ:

جلد دوم

کتاب مستطاب

مجالس المؤمنین

تألیف

علامه نقید قاضی سید نور الله شوشتری

قدس الله سره العزیز

شهید سنه ۱۰۱۹ قمری هجری

از انتشارات

کتابفروشی اسلامیه

تهران . خیابان بوذرجمهری

تلفن ٥٣١٩٦٦

۱۳۵۴ شمسی

چاپخانهٔ اسلامیه

وجناب میر رحمه‌الله در تحت عبارت ذهبی که «ثم عدم ولله الحمد النصب» بخط شریف
نوشته که «قلت کلابل‌جمیع اهل‌الشام ناصبیون ولم یعدم الی یوم‌القیمةانتهی»

مؤلف گوید مؤید حکم جناب میر است آنکه ابن خلکان که قاضی شام بوده درترجمهٔ
علی‌بن جهم‌القرشی بعداز بیان آنکه علی مذکور امیرالمؤمنین علی را دشمن میداشته گفته که
محبت علی باتسنن جمع نمیشود و این کلام ابن‌خلکان صریح است در آنکه اهل سنت همه
ناصبی و مبغض حضرت امیراند ولهذا علماء ماوراءالنهر فتوی نوشته‌اند که در مسلمانی‌واجبست
که بقدر یکجو بغض علی‌بن ابی‌طالب باشد غایت‌الامر چون اظهار بغض حضرت امیر وخاندان
نبوت امری شنیع است که عوام اهل سنت را نیز از آن انقباض و تنفر است‌مصلحت در اشاعت

ترجمہ: کہتا ہے یہ واضح ہے کہ تمام ناصبی اہلسنت ہی ہیں اور وہ حضرت امیرؓ سے بغض رکھتے ہیں۔

اس ہی طرح باقر مجلسی اپنی دیگر کتابوں میں واضح ناصبی کے ساتھ لفظ لکھتا ہے:

برگردانیدن انگشتر از انگشت بانگشت وثمرهٔ ایمان آنها استکه ازبرای انبیاء و اوصیاء وارد شده است ازدرجات کمال وقرب نزد خداوشفاعت کبری والهامات حقتعالی و مراتبی که عقل ازادراك آنها قاصر است (چهارم) محض عقاید حقه است بدون اعمال مطلقاً وثمره ای که بر آن مترتب میشود دردنیا امان یافتن است درجان ومال وعرض از کشته شدن واخذ اموال و اسیر شدن واهانت ومذلت مگر آنکه فعلی از او صادر شود که مستحق کشته شدن یا سنگسار کردن یا تعزیر گردد ودر آخرت آنکه اعمالش صحیح است فی الجمله گوهر چه قبول نرسد واو را از عذاب نجات دهد گومستحق ثواب نباشد یا باشد فی الجمله اما مستحق درجات عالیه نباشد ومخلد درجهنم نباشد وبنا بریك قول مطلقا داخل جهنم نشود گودر برزخ وقیامت عقوبت ها براو وارد شود بنا برخلاف قولین اما البته مخلد در جهنم نباشد و مستحق عفو وشفاعت باشد در قیامت و اکثرمتکلمین امامیه ایمان را بر این معنی اطلاق کرده اند یا باقرار ظاهری یا بشرط عدم انکار از روی عناد چنانچه دانستی درضمن نقل اقوال وبرهر تقدیر مشروط است بآنکه فعلی که موجب ارتداد او باشد از او صادر نشود چنانکه مذکور شد ودر کفری که مقابل این ایمانست داخلند جمیع فرق ارباب مذاهب باطله از کفار ومنافقین ومشرکین وسنیان و سایر فرق شیعه اززیدیه وفطحیه وواقفیه و کیسانیه وناووسیه وهر که غیرشیعه اثناعشریه است زیرا که ایشان مخلد در جهنم اند چنانچه سابقاً مذکور شد (پنجم) آنستکه تکلم بشهادتین بکند وانکار امری که ضروری دین اسلام است ظاهر آنکند وفعلیکه مستلزم استخفاف بدین اسلام باشد از او صادر نشود واگرچه در دل اعتقاد باینها نداشته باشد وهرچند اعتقاد بهمهٔ ائمه نداشته باشد واظهار آنهم نکند و ثمرهٔ این ایمان بنا برمشهور آنستکه جان ومالش محفوظ باشد و اورا نکاح توان کرد ومستحق میراث مسلمانان باشد وسایر احکام ظاهرهٔ مسلمانان جاری باشد بنا برمشهور اما درآخرت هیچ بهره ای ندارد و هیچ عمل از اعمال او مقبول نیست و مثل سایر کفار است بلکه ازبعضی از آنها بدتر است ومنافقان نیزدر این ایمان داخلند و باین وجه جمع میان جمیع آیات واخبار میتواند شد ودرهرمقام مناسب آن مقام بریکی ازآن معانی محمول خواهد شد .

وجه دویم آنستکه ایمان عبارت از اصل عقاید حقه باشد اما مشروط باشد باعمال و باین وجه جمع میان بعضی از آیات و اخبار میتواند شد اما بدون انضمام با وجه اول چندان فائده نمی بخشد .

وجه سیم آنستکه ایمان محض عقاید حقه باشد و آنچه در اخبار وارد شده استکه

ترجمہ: جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ کفر کے مقابلے میں ایمان ہے اور اس مُیں تمام باطل فرقے شامل ہیں کفار میں سے اور منافقین سے اور سنیوں سے اور تمام غیر اثنا عشری فرقے بھی جیسے زیدیہ، واقفیہ، فطحیہ، کیسانیہ، ناووسیہ اور جو کوئی غیر اثنا عشری شیعہ ہے وہ جہنم میں جائیں گے۔

اس عبارت میں اس نے واضح لفظ سنی لکھا جیسا کہ عقیدہ رجعت کے باب میں بھی بیان ہو چکا ہے اور آگے بھی بیان ہو گا۔

اسی مجلسی کی کتاب بحار الانوار کے قدیم اردو ترجمہ میں واضح اہلسنت کو خنزیر لکھا ہے:

ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون

[illegible] حق وایماں

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

با ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible]
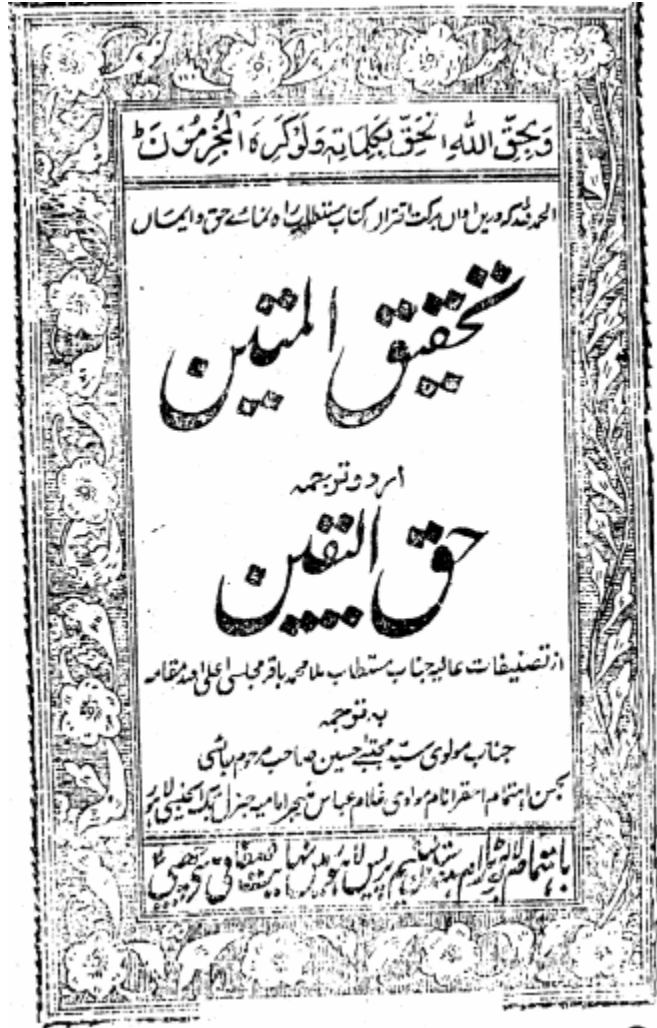
سکے ہے جو کہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں [illegible] ہوا ہو۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے
کہ لوگوں کے لئے وہ زمانہ بھی آئیگا کہ اون کا امام اون سے غائب ہو جائیگا۔ پس خوشا حال
اون لوگوں کا جو کہ اوس زمانہ میں ہمارے امر پر ثابت رہیں۔ اون کا کمتر ثواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ
اونکو ندا دیگا کہ اے میرے بندو تم نے میرے سِر پر ایمان لایا اور میری غیبت کی تصدیق کی
پس تمکو میری جانب سے ثواب نیک و بہتر کی بشارت ہو۔ تم وہ میرے بندہ و کنیز ہو کہ میں فقط
تم سے عبادت کو قبول کرتا ہوں اور تمہارے گناہوں کو بخش دیتا ہوں نہ کہ تمہارے سوا اور
لوگوں کے گناہوں کو۔ میں تمکو بخش دیتا ہوں اور بسبب تمہاری برکت سے اپنے بندوں
کے لئے پانی برساتا ہوں اور تمہارے سبب اون سے بلاؤں کو دفع کرتا ہوں۔ اگر تم نہ ہوتے
تو میں اون پر اپنا عذاب نازل کرتا۔ تا دی نے پوچھا اے فرزند رسول خدا اوس زمانے کے لوگ
جو کام کرینگے اون سب میں کونسا کام بہتر ہے۔ فرمایا اپنی زبان کو روکنا اور اپنے گھر میں رہنا۔
اس بارہ میں جو حدیثیں کہ وارد ہوئی ہیں وہ شمار و احصا کی حد سے زیادہ ہیں۔ علاوہ اس کے
بہت کتابوں سے ثابت و معلوم ہے کہ آنحضرت کا شخص غائب ہے اور کسی کو نہیں پہونچتا [illegible]
لوگ آنحضرت علیہ کو پہچانیں۔ جیسا کہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ہر سال حج کے لئے تشریف لاتے
ہیں اور لوگوں کو پہچانتے ہیں۔ مگر لوگ آنحضرت کو نہیں پہچانتے۔ اور جب آنحضرت ظاہر ہونگے
اوس وقت اکثر لوگ کہینگے کہ ہم حضرت کو دیکھتے تھے مگر نہیں پہچانتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہے کہ اس امر کا صاحب حضرت یوسفؑ سے شبیہ ہے۔ یہ اہلسنت جو کہ خنزیر سے مشابہ
ہیں اس امر کا انکار کیوں کرتے ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی عاقل و دانشمند اور پیغمبروں کے
اسباط تھے۔ یہ سب حضرت یوسفؑ کے پاس گئے اور اون سے کلام اور سودا و معاملہ کیا۔ اور
باوجودیکہ اون کے بھائی تھے اونکو نہ پہچانا تا اینکہ خود اونھوں نے جتایا کہ میں یوسفؑ ہوں۔

اہلسنت جو کہ خنزیر سی مشابہ ہیں اس امر کا کیوں انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اسی طرح نعمت اللہ جزائری بھی لکھتا ہے کہ:

سبحانه ومكروا ومكرالله والله خير الماكرين

وقوله ﷺ فعرض عليها ولايتنا اهل البيت: يدلّ على ما قدّمناه من أنّ الله سبحانه قد أعطى الجمادات نوعاً من الشعور ، والفهم تعرف به خالقها ومبدعها ، وتسبّحه وتعرف بماوليله الحجج على الخلق وبه قبلت بعضها ولاية الأئمة عليهم السلام فمن قبلتها كانت أرضا حلوة محلاّ للنماء والزرع؛ ومن لم يقبلها من الأرض كانت مالحة منتنة سبخة ليس فيها مدخل للخير بوجه من الوجوه وقد عرضت على الحيتان فمن قبلها صار مباركا حلال الأكل ومن لم يقبلها كان خبيثاً حرام الأكل لايأكله الاّ المخالفون كالجرى واشباهه و كذلك الطيور فانّه قد روى أنّ العصفور يحبّ فلانا وفلانا ؛ وهو سنّى فينبغي قتله بكلّ وجه واعدامه وأكله و كذا ضروب المخلوقات والثمار الحلوة والمرّة والبقول

وقوله ﷺ أجاجا آسنا الأجاج المالح الشديد المملوحة؛ والأسن المتغيّر الريح والسنخ الأصل من كلّ شئ وأمّا قوله واوزار الذين يضلّونهم بغير علم الآية ، فانطباقه على ماهنا مشكل ، وذلك لأنّ مخالفينا لم يضلّونا ، ويمكن ان يراد إمّا اضلال علمائهم لجهّالنا فانّه قد يقع وان كان نادراً ؛ وامّا ان يكون تشبيهاً وتمثيلاً لحمل الأوزار ؛

وفايدته نفى الا... اوزار غيره وآثامه ولعلّ هذا هو الأولى ؛ ... من المؤمنين من الذنوب والمعاصى إنّما ... فكان الذى أضلّ المؤمن حتّى ارتكب الف... و لايعلم ؛ لأنّ مناطه ماوقع فى العالم الأولى ...

وامّا قو... راد بالعلّيّين إمّا السماء السابعة ؛ وإمّا ... جّين أسفل مكان فى النار وقوله ﷺ قلوب... رواح ؛ بقرينة ماسيأتى

ترجمہ: جو کوئی ابو بکر اور عمر کو محب رکھتا ہے وہ سنی ہے اور وہ قتل کرنے لائق ہے۔

ادھر واضح لفظ سنی درج ہے اور فلانا سے مراد واضح طور پر اہلسنت مراد ہیں۔

چنانچہ یہ امر ثابت ہو جاتا ہے کہ شیعہ کے نزدیک اہلسنت ہی ناصبی ہیں۔ اور دیگر شہادتیں بھی اس امر کو مزید واضح کرتی ہیں جیسے ناصبی کی تعریف شیعہ علما کے نزدیک جو ہے اس سے صرف اہلسنت ہی ناصبی بن سکتے ہیں جبکہ مزید شہادتیں درج ذیل ہیں:
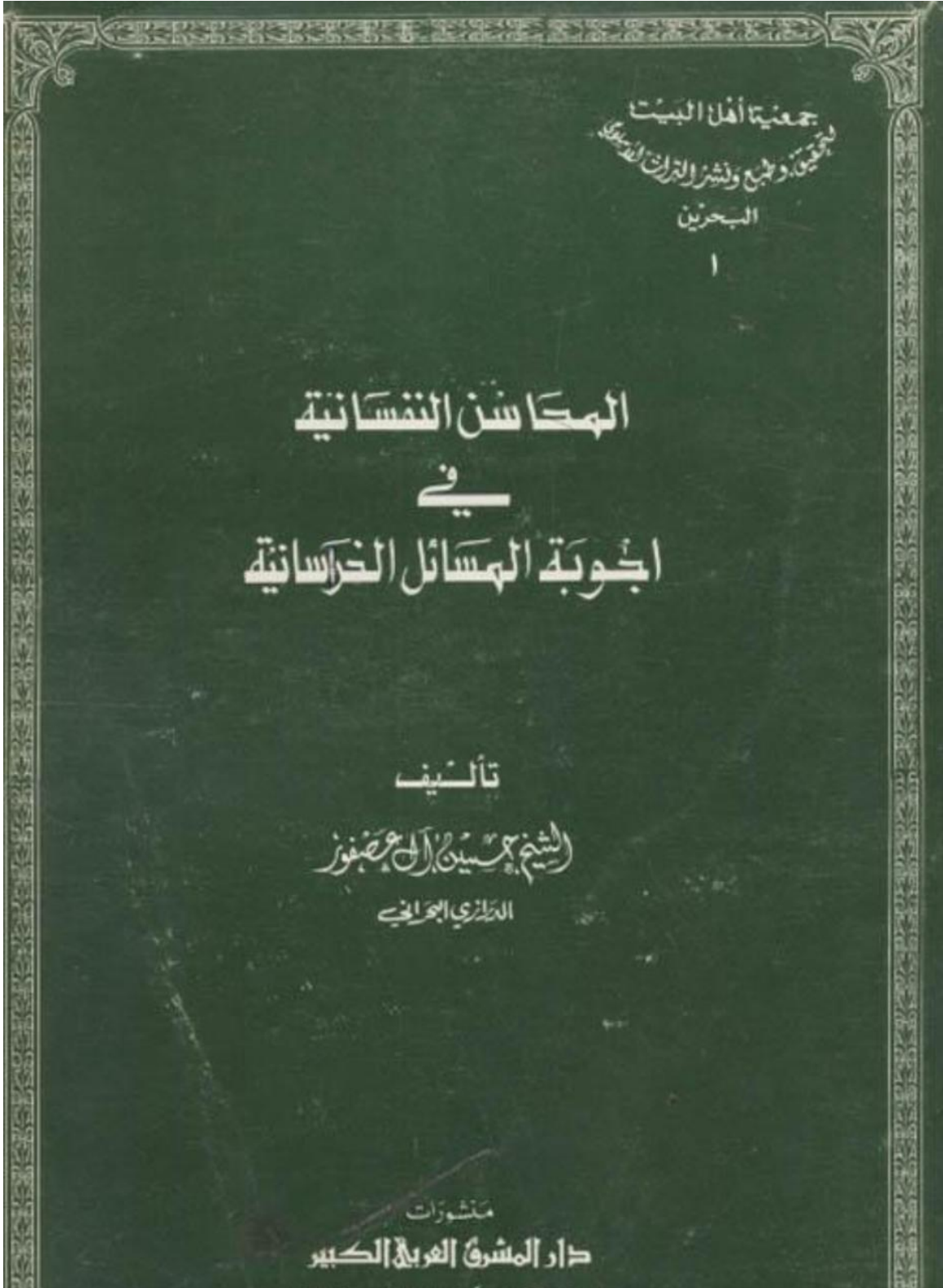
یہ کتاب محسن النفسانیہ والا کہتا ہے کہ:

عارفة ؟ قال : فاعرض عليها وقل لها فإن قبلت فتزوجها وإن أبت أن ترضى بقولك فدعها . . . الحديث .

وصحيحة محمد بن اسماعيل عن الرضا عليه السلام في حديث أنه سئل عن المتعة فقال : لا ينبغي أن تتزوج إلاّ بمؤمنة أو مسلمة . والظاهر من خبر محمد بن الفيض أن المراد من قوله فأعرض عليها وقل لها فإن قبلت فتزوجها هو : أنه إذا لم تكن المرأة معروفة بالتشيع فأعرض عليها أمره فإن قبلته في تلك الحال صحّ مناكحتها للحكم عليها بالإيمان بذلك القبول . ويحتمل أن يكون المعروض عليها أمر المتعة فاذا قبلتها فإن قبولها لها دليل على أنها ليست ناصبية بل مستضعفة لأن المعلوم من مذهب أهل النصب تحريم المتعة .

ترجمہ: ناصبی وہ جو متعہ کو حرام جانتے ہین (یادرہے اسی مصنف نے واضح اہلسنت کانام لے کر انہین ناصبی کہاہے)۔

سب کو پتہ کون لوگ متعہ کو حرام جانتے ہیں کم از کم کوئی سنی تو نہیں ہو سکتا جو اس کو حلال جانتا ہو۔

"پردہ اٹھتا ہے" مصنف مولانا سید شاہد زعیم فاطمی شہید علیہ رحمہ
پردہ
اُٹھتا ہے
شہید سید شاہد زعیم فاطمی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ
شیعہ ورلڈ فیڈریشن آف لندن
https://archive.org/details/@mosvi

شرعی مسئلہ پوچھا جاتا تو منہ دیکھتا رہ جاتا۔ مزاج کا اکھڑ اور طبیعت کا درشت تھا۔ انصاف سے کوسوں دور تھا۔ غلبۂ اسلام سے مرعوب ہو کر مسلمان ہوا اور آنحضرتؐ کی وفات پر اپنے آبائی مذہب کیطرف لوٹ گیا۔ خاندانی امارت اور ریاست کا یہ حال تھا کہ باپ، بیٹا قریباً برہنہ بدن رہا کرتے تھے شجاعت کا یہ حال تھا کہ احد کے دن جنگ سے فرار کر کے اور آنحضرتؐ کو نرغہ کفار میں گھرا ہوا چھوڑ کر پہاڑیوں پر بکریوں کیطرح اچکتا پھرتا تھا۔ عزم اور استقلال یہاں تک تھا کہ نہ تو اس کے اور نہ ہی ابوبکر اور عثمان کے بدن پر کبھی بھی اور کسی بھی جنگ میں خراش تک آئی تھی زخمی اور گھائل ہونا بجائے خود رہا۔

عمر بن خطاب آنحضرتؐ کی نبوت میں شک رکھتا تھا۔ اور اس کا گستاخانہ رویہ دیکھو کہ آنحضرتؐ نے اس کے حق میں بوقت وصال "قوموا عنی" فرمایا۔ یہ الفاظ دیگر یہ شخص رانده درگاہ رسولؐ تھا۔ دختر رز کا فریفتہ اور کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا دلدادہ تھا۔ اس کی موت حسرت اور ناکامیوں کا لے بدل مرقع ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ ابوبکر، عثمان، عائشہ، حفصہ، حسن بصری، ابوہریرہ، خالد، معاویہ، عمر عاص، مروان، عبدالرحمٰن بن عوف، عبدالرحمان بن ملجم، یزید، شمر، عمر ابن زیاد، حرملہ، مامون رشید، ہارون رشید، ابوحنیفہ، عبدالوہاب نجدی، بخاری، شیخ عبدالقادر جیلانی اور مرزا حیرت اور مرزا غلام احمد قادیانی یہ تمام اعدائے اہل بیت عمر بن خطاب کے خوشہ چین ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کی اجمالی فہرست ہے۔ جن کی یاد ہمارے دماغوں میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔

حالات حضرت عثمان صاحب

عثمان بن عفان خاندان قریش سے امیہ تھا۔ یہ بارہ برس بادشاہ رہا۔ آنحضرتؐ کی نام نہاد دو سوتیلی لڑکیاں رقیہ اور ام کلثوم جو خدیجہؓ کیساتھ بوقت نکاح آنحضرتؐ کے گھر آئیں۔ عثمان کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آئیں یہ دونوں لڑکیاں خدیجہؓ کی بیٹیاں نہ تھیں۔ بلکہ خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں اور پہلے ان کا نکاح ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیق سے ہوا تھا۔ مگر بعد ازاں یہ دونوں لڑکیاں عثمان کے نکاح میں آئیں۔ یہ شخص تدبر اور سیاست سے بے بہرہ تھا خوش پوشی تن آسانی اور نفس پرستی کا پتلا تھا۔ تحمل اور خلق سے کوسوں دور اور اقربا نوازی کے نہایت نزدیک تھا ۳۴ سال کی عمر میں حلقہ اسلام میں آیا اور ۸۲ سال کی عمر میں اصحاب رسولؐ کے ہاتھ سے قتل ہوا

اس مہرست میں موجود نوے فیصد لوگ اہلسنت کے اکابر ہیں جبکہ شیعہ علما کے نزدیک وہ دشمن اہلبیت ہیں اور یہی حوالے میں ناصبی کی تعریف میں بھی دے چکا ہوں اور یہاں بھی دے رہا ہوں تا کہ یہ امر ثابت ہو

جائے کہ شیعہ مذہب میں ناصبی اہلسنت کے واسطے ہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک محبت صحابہ ضروریات مذہب اہلسنت میں سے ہیں جبکہ شیعوں کے نزدیک ان کی محبت ایک گلا سڑا پھل کی مانند ہے۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْن

کتاب مستطاب ہدائت نصاب مونس شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمےٰ بہ

کلیدِ مناظرہ

معہ اضافہ

مولفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیرآبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب عتار رئیس المناظرین الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

بار سوم

۱۹۵۶ء

حضرت فاطمہ بنتِ اسد والدہ ماجدہ حضرت علی علیہ السلام

ازالۃ الخلفاء ص ۱۵۱ پر ہے کہ حضرت رسول اللہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ فاطمہ بنت اسد ہماری ماں تھی۔ بعد اس ماں کے کہ جس سے ہم پیدا ہوئے۔ جب حضرت ابوطالب ہم لوگوں کو جمع کر کے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تو فاطمہ بنتِ اسد اس کھانے میں سے کچھ بچا رکھتیں۔ جو ہم دوبارہ آکر کھاتے۔

ارجح المطالب ص ۲۳۵ پر بحوالہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام کی تعریف کے متعلق ایک طویل حدیث لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ رسول اللہ آپ کے جنازہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اے میری ماں خدا تجھ پر رحم کرے۔ تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی۔ تو خود بھوکی رہتی۔ اور مجھ کو کھلایا کرتی۔ تو آپ ننگی رہتی۔ اور مجھ کو پہنایا کرتی۔ تو اپنی جان کو اچھے کھانے سے باز رکھتی۔ اور مجھے کھلاتی۔ تو خاص خدا کے لئے اور آخرت کے گھر کے لئے یہ حسن سلوک مجھ سے کیا کرتی۔ آنحضرتؐ نے اپنا پیراہن ان کے کفن کے لئے دیا۔ کچھ قبر آنحضرتؐ نے خود کھود دی۔ اور مٹی بھی نکالی۔ پھر خود اس میں لیٹ گئے۔ اس پر صحابہ نے کہا۔ یا حضرتؐ۔ آپ نے اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے۔ جو آج تک کسی سے نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ابوطالبؑ کے بعد اس سے زیادہ کوئی شخص میرے ساتھ نیکی کرنے والا نہیں تھا۔ یہی روایت بہ اختلاف الفاظ مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۲۰۷ پر بھی درج ہے۔

جس پاک گود میں آنحضرتؐ نے آرام فرمایا ہو۔ جن مقدس ہاتھوں پر آنحضرت اٹھائے گئے ہوں۔ جو پاک سینہ آنحضور کے نورانی سینے سے چمٹا رہا ہو۔ جو پاک ہونٹ آنحضرت کے پاک ہونٹوں کے بوسے لیتے ہوں۔ اور جو پاک آنکھیں آنحضرت کے چہرے پر ہر وقت کھلی رہی ہوں ان کے ایمان میں رخنہ اندازی کرنا کہاں کا اسلام اور کہاں کی انسانیت ہے۔ یہ شوخی اور گستاخی اہل سنت کو مبارک ہو۔ شیعہ اثنا عشری تو اس عقیدہ پر چار حرف بھیجتے ہیں۔

آنحضرتؐ تو ارشاد فرمائیں اور بار بار ارشاد فرمائیں کہ حضرت فاطمہؓ بنت اسد میری ماں ہیں وہ واجب الاحترام ہیں اور میری محسنہ ہیں مگر علمائے اہل سنت بایں ہمہ ان کو مومن نہ سمجھیں اس سے بڑھ کر بے انصافی اور ضمیر فروشی کیا ہو سکتی ہے۔

محبتِ ثلاثہ وہ گلا سڑا اور بدبودار پھل ہے جو اس قابل نہیں کہ اسے دوسرے پاکیزہ اور صحیح سالم پھلوں میں رکھا جائے۔ اس ضرر کا ازالہ صرف اتنی بات میں ہے۔ کہ اس کو دوسرے پھلوں

سے علیحدہ کرکے کہیں دور دراز مقام پر پھینک دیا جائے۔ جہاں اسے جانور کھا جائیں اور خلق خدا اس کی تعفن اور سڑاند سے محفوظ رہے۔

دنیا میں کوئی ایسا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جو معاصیہ اعمال سے خائف نہ ہو۔ اور جسے خوشنودی خدا کی ضرورت نہ ہو۔ اگر ثلاثہ کے دل میں ذرہ بھر بھی محبت رسول یا الفت آل رسول ہوتی تو ہم لوگوں کو کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ ان کو برا سمجھتے۔ قرآن مجید کی ورق گردانی کریں۔ تفاسیر کا مطالعہ کریں۔ احادیث پر نگاہ غور ڈالیں۔ یا تاریخ کو پڑھیں کوئی بات حضرات ثلاثہ کی حمایت نہیں کرتی ان کی ہر ایک حرکت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اسلام صدق اور خلوص سے معرا تھا۔ اور یہ لوگ ہمیشہ اسی تاک میں رہے کہ کب آنحضرت رحلت فرمائیں۔ اور وہ آپ کی تمناؤں پر کھلے بندوں پانی پھیر کر دکھاویں۔ ان کے دل پر آفتاب ایمان نے کسی وقت بھی نور افشانی نہ کی تھی۔ وہ کفر میں پیدا ہوئے۔ کفر میں پرورش پائی۔ اور کفر میں فوت ہوئے۔

ولادت جناب امیرؑ

امام عاصمی نے کتاب زین الفتیٰ تفسیر سورۂ ہل اتیٰ میں حدیث نور کو بروایت انس بن مالک لکھا کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہم دونو اس وقت عرش کی دائیں جانب خدا کی یاد میں مصروف تھے۔ جب کہ ابھی کچھ مخلوق نہ ہوا تھا۔ حدیث نور یہ ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقت انا وعلی بن ابی طالب من نور واحد نسبح اللہ عز وجل فی یمنۃ العرش قبل خلق اللہ نبیاہ

ابن مغازلی شافعی نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے جو عرش کی داہنی طرف خدا کے سامنے تسبیح و تقدیس کرتے تھے۔ جبکہ ابھی آدمؑ کے پیدا ہونے میں چودہ ہزار برس باقی تھے۔ پس یہ نور اصلاب میں منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب کی صلب میں مقیم ہوا۔ جہاں اس کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑے سے میں اور دوسرے سے علیؑ پیدا ہوا۔

فصول المہمہ ابن صباغ مالکی ص۵ پر ہے کہ سوائے حضرت علیؑ کے کوئی شخص خانہ کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ وہ فضیلت ہے کہ حضرت علیؑ سے مخصوص ہے۔ تاکہ حضرت کا علو مرتبت اور جلالت قدر ظاہر ہو۔

محمد بن محمود قزوینی شافعی لکھتا ہے۔ کہ جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے اور رسول اللہ ان کو دیکھنے آئے تو حضرت علی ہنسے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور پھر رسول اللہ کی طرف

چنانچہ شیعوں کے نزدیک یہ گلا سڑا پھل تو صرف ناصبی ہی رکھ سکتا شیعہ تو دودھ کے دھلے ہیں۔

*۳۶. حکم کسی که عصمت زهرا علیها السلام را انکار کند

س. حکم کسی که یکی از ضروریات مذهب، همانند عصمت امامان نور علیهم السلام یا نسبت سهودادن به آنان در غیر تبلیغ دین، یا انکار عصمت فاطمه علیها السلام یا ویژگی بتول‌بودن او را انکار کند، چیست؟

ج: باسمه جلت اسمائه

اگر انکارکنندهٔ عصمت فاطمه علیها السلام یا منکر صفت بتول بودن او، از علمای آگاه از مدارک شرعی باشد که احتمال شبهه در مورد او نمی‌رود؛ من به مسلمانی او حکم نمی‌کنم، چراکه این حقیقت پس از مراجعهٔ درست به مدارک دینی از واضحات است.

*۳۷. حجاب زهرا علیها السلام

س. آیا مردم با ایمان و تقوا یا اهل بـهشت
زهرا علیها السلام و دختر ارجمندش زینب علیها السلام را می
اهل بهشت، آیا در عالم خواب می‌توانند آ
سیمای پرمعنویت او بنگرند؟

روایات رسیده در مورد فاطمه علیها السلام
عبور آن حضرت از میان مردم، فر
صادر می‌شود، و اگر إن شاءالله اه
برایمان آشکار می‌گردد.
امّا کسی که آن بانو را در خواب ببی
می‌گردد که نمی‌تواند بر سیمای پر

فضائل و مصائب

حضرت زهرا علیها السلام

از مجموعه استفتائات
حضرت آیت‌الله العظمی
سیّدمحمّدصادق روحانی مد ظله العالی

ترجمہ:

سوال: ایسے شخص کے بارے میں حکم جو کہ ضروریات مذہب میں سے ایک جیسا کہ اماموں کی عصمت اور ان کی تلیغ دین میں سہو ہونے کا قائل ہو یا حضرت فاطمہ کی عصمت کا انکار کرتا ہے اور اس صفت کی ان میں انکار کرتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جو کوئی عصمت فاطمہؑ یا حضرت فاطمہؑ میں اس صفت کے وقوع کا انکار کرتا ہے تو جو علما مدارک شریعہ کو جانتے ہیں وہ اس بارے میں کوئی شبہ نہیں رکھتے، میں ایسے بندے پر مسلمانی کا حکم نہیں لگاتا۔

پوری اہلسنت ہی عصمت کے عقیدے کی منکر ہے تو حضرت فاطمہؑ کی عصمت کو کیوں مانے گی۔ تو اہلسنت تو بدرجہ اولی کافر ہوئے اس فتوے کے نزدیک۔

امام زمان علیه‌السلام

از ولادت تا ظهور

درکلام حضرت آیت‌الله العظمی روحانی

«مد ظله العالی»

سؤالات عام دربارۀ عصمت و ائمه علیهم‌السلام ۵۸

1

روایت صحیح در مورد بانگ آسمانی در زمان ظهور امام عصر علیه‌السلام

س۴۸: در برخی از روایات آمده است که بانگ آسمانی عبارت از دو فریاد خواهد بود؛ یکی فریاد جبرئیل و دیگری فریاد ابلیس که

فصل پنجم: علائم ظهور ۵۹

ندا می‌دهد: «هماناکه عثمان و پیروان او بر حق‌اند».[۱] درستی این روایت تا چه میزان می‌باشد؟

ج: باسمه جلت اسمائه

این روایت بر اساس برخی از مبانی رجالی که مورد اعتماد ما است، صحیح و معتبر محسوب می‌شود.

2

از انفسنا اهل سنت تا افتادن پرده و چوب پرده تقیه

ترجمہ:

سوال: جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ (امام مہدی کے زمانے میں جو آسمانی بانگ آئے گا) وہ آسمانی بانگ دو پکاروں پر مشتمل ہو گی ایک پکار وہ جبرئیل دیں کے اور دوسری پکار وہ جو ابلیس ندا دے گا جو کوئی عثمان اور اس کے پیروکاروں کا حق پر جانتا ہے کیا یہ روایت درست ہے اور اس کی کیا حیثیت ہے ؟

جواب: اس روایت کو اگر اصول رجال کے تحت دیکھا جائے تو ہمارا اس پر اعتماد ہے، صحیح اور معتبر ہے۔

مطلب اہلسنت ابلیسی فریاد والے ہوں گے اور عثمان اور اس کے پیروکاروں کو تو تمام اہلسنت حق پر جانتے ہیں، چنانچہ اس روایت سے بھی ثابت ہو تا ہے کہ اہلسنت ہی ناصبی ہیں مذہب شیعہ کے تمام اصولوں واعتقاد سے متضاد اصول واعتقاد رکھتے ہیں۔

اور ہمارے پرانے علماء نے جو رافضی لوگوں کی نشانیاں لکھی ہین ان مین سے ایک نشانی یہ بھی لکھی ہے کہ وہ اہلسنت کو ناصبی کہتے ہین

ومن قال: هو مؤمن بالله حقًا، فهو مصيب.

والمرجئة المبتدعة ضلال.

والقدرية المبتدعة ضلال.

فمن أنكر منهم أن الله عز وجل لا يعلم ما لم يكن قبل أن يكون، فهو كافر.

وأن الجهمية كفار.

وأن الرافضة رفضوا الإسلام.

والخوارج مراق.

ومن زعم أن القرآن مخلوق فهو كافر بالله العظيم كفراً ينقل عن الملة، ومن شك في كفره ممن يفهم فهو كافر.

ومن شك في كلام الله عز وجل فوقف شاكًا فيه يقول: لا أدري مخلوق أو غير مخلوق، فهو جهمي.

ومن وقف في القرآن جاهلاً عُلِّم وبُدِّع ولم يكفر.

ومن قال: لفظي بالقرآن مخلوق، فهو جهمي. أو: القرآن بلفظي مخلوق، فهو جهمي.

قال أبو محمد: وسمعت أبي يقول:

وعلامة أهل البدع الوقيعة في أهل الأثر.

وعلامة الزنادقة: تسميتهم أهل السنة حشوية. يريدون إبطال الآثار.

وعلامة الجهمية: تسميتهم أهل السنة مشبهة.

وعلامة القدرية: تسميتهم أهل الأثر مجبرة.

وعلامة المرجئة: تسميتهم أهل السنة مخالفة ونقصانية.

وعلامة الرافضة: تسميتهم أهل السنة ناصبة.

ولا يلحق أهل السنة إلا اسم واحد ويستحيل أن تجمعهم هذه الأسماء.

سلسلة رقم (١٧٠)

الْخُرَاسَانِيَّةُ فِي شَرْحِ عَقِيدَةِ الرَّازِيَّيْنِ

(أَصْلِ السُّنَّةِ، وَاعْتِقَادِ الدِّينِ)

(وَهُوَ مَا أَدْرَكَ عَلَيْهِ أَبُو حَاتِمٍ وَأَبُو زُرْعَةَ الْعُلَمَاءَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ)

تاليف

عَبْدِ العَزِيزِ بنِ مَرْزُوقٍ الطَّرِيفِيِّ

غفَرَ اللهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ
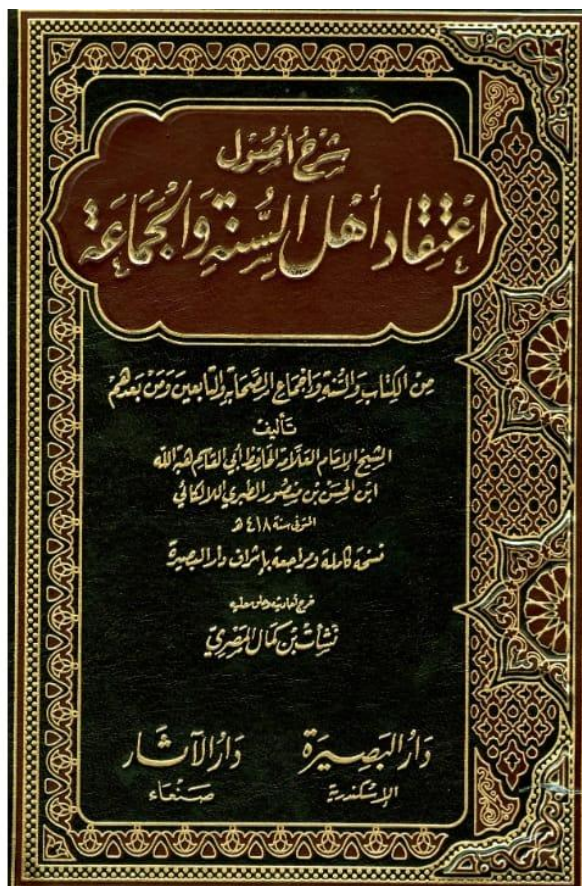
وَمَنْ وَقَفَ فِي القُرْآنِ جَاهِلًا، عُلِّمَ وَبُدِّعَ، وَلَمْ يُكَفَّرْ.

وَمَنْ قَالَ: لَفْظِي بِالقُرْآنِ مَخْلُوقٌ، فَهُوَ جَهْمِيٌّ، أَوْ قَالَ: القُرْآنُ بِلَفْظِي مَخْلُوقٌ، فَهُوَ جَهْمِيٌّ».

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: «وَسَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ:

وَعَلَامَةُ أَهْلِ البِدَعِ: الوَقِيعَةُ فِي أَهْلِ الأَثَرِ.

وَعَلَامَةُ الزَّنَادِقَةِ: تَسْمِيَتُهُمْ أَهْلَ السُّنَّةِ: حَشَوِيَّةً؛ يُرِيدُونَ إِبْطَالَ الآثَارِ.

وَعَلَامَةُ الجَهْمِيَّةِ: تَسْمِيَتُهُمْ أَهْلَ السُّنَّةِ: مُشَبِّهَةً.

وَعَلَامَةُ القَدَرِيَّةِ: تَسْمِيَتُهُمْ أَهْلَ السُّنَّةِ: مُجْبِرَةً.

وَعَلَامَةُ المُرْجِئَةِ: تَسْمِيَتُهُمْ أَهْلَ السُّنَّةِ: مُخَالِفَةً وَنُقْصَانِيَّةً.

وَعَلَامَةُ الرَّافِضَةِ: تَسْمِيَتُهُمْ أَهْلَ السُّنَّةِ: نَاصِبَةً.

وَلَا يَلْحَقُ أَهْلَ السُّنَّةِ إِلَّا اسْمٌ وَاحِدٌ، وَيَسْتَحِيلُ أَنْ تَجْمَعَهُمْ هَذِهِ الأَسْمَاءُ»[١].

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: «وَسَمِعْتُ أَبِي وَأَبَا زُرْعَةَ يَأْمُرَانِ بِهِجْرَانِ أَهْلِ الزَّيْغِ وَالبِدَعِ، وَيُغَلِّظَانِ فِي ذَلِكَ أَشَدَّ التَّغْلِيظِ[٢].

وَيُنْكِرَانِ وَضْعَ الكُتُبِ بِالرَّأْيِ فِي غَيْرِ آثَارٍ.

وَيَنْهَيَانِ عَنْ مُجَالَسَةِ أَهْلِ الكَلَامِ وَعَنِ النَّظَرِ فِي كُتُبِ المُتَكَلِّمِينَ.

(١) قوله: «قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَسَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: «وَعَلَامَةُ أَهْلِ البِدَعِ: الوَقِيعَةُ فِي أَهْلِ الأَثَرِ...»، إلى هنا، ليس في «أصلِ السُّنَّةِ» لابنِ أبي حاتم، وأثبتناه من «اللالكائي»، و«مختصر الحُجَّة».

(٢) في «أصلِ السُّنَّةِ»: «وَيُغَلِّظَانِ رَأْيَهُمَا أَشَدَّ التَّغْلِيظِ»؛ والمثبتُ من «اللالكائي».

چنانچہ اہلسنت کے قدیم علمانے تو علامت ہی رافضی شیعوں کی یہی لکھی ہے کہ وہ اہلسنت کو ناصبی کہتے ہیں یہی وجہ ہے ابن مدینی کا قول ہے کہ جو تجھے ناصبی کہے وہ خود رافضی ہے۔

اب ہم ان کے مذہب میں ناصبیوں کی اوقات و حیثیت کو ملاحظہ کرتے ہیں ہیں۔

مذہب شیعہ میں ناصبیوں کی اوقات :

مِرْآةُ العُقُولْ

فِي شَرْحِ أَخْبَارِ آلِ الرَّسُولْ

تأليفُ

العلامة شيخ الإسلام المولى محمّد باقر المجلسي (ره)

ت ١١١١هـ

شرح كتاب الكافي لثقة الإسلام الكليني (ره) المتوفى سنة ٣٢٨هـ

الجزء الرابع والعشرون

قلتم برأيكم لقد أخطأتم ، ثمّ قال : عليك دية الصبي .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن صالح بن سعيد ، عن يونس ، عن بعض أصحابه عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل أعنف على امرأته أو امرأة أعنفت على زوجها فقتل أحدهما الآخر ، قال : لاشيء عليهما إذا كانا مأمونين فإن اتّهما ألزما اليمين بالله أنّهما لم يريدا القتل .

١٣ ـ محمّد بن يحيى رفعه في غلام دخل دار قوم فوقع في البئر فقال : إن كانوا متّهمين ضمنوا .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن بريد العجلي قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن مؤمن قتل رجلاً ناصباً معروفاً بالنصب على دينه غضباً لله تبارك وتعالى أيقتل به ؟ فقال : أمّا هؤلاء فيقتلونه به ولو رفع إلى إمام عادل ظاهر لم يقتله به ، قلت : فيبطل دمه ؟ قال : لا، ولكن إن كان له ورثة فعلى الإمام أن يعطيهم الدية من بيت المال لأنّ قاتله إنّما قتله غضباً لله عزّ وجلّ وللإمام ولدين المسلمين .

حاكماً عند عليّ عليه السلام إنتهى كلامه ولنعم ما أفاد رحمه الله .

الحديث الثاني عشر : مرسل .

قوله عليه السلام : « ألزما اليمين » لعلّه على المشهور محمول على القسامة .

الحديث الثالث عشر : مرفوع .

الحديث الرابع عشر : صحيح .

قوله : « رجلا ناصباً » إن كان المراد بالناصب المبغض المعاند لأهل البيت عليهم السلام كما هو الأظهر فهو كافر، ودمه هدر، فلعلّ المراد بالدية أنه إذا كان له أولياء و ورثة من المؤمنين يعطيهم الامام الدية من بيت المال إستحباباً ، ولا يمكن حمله على التقيّة كما لايخفى ، وإن كان المراد المخالف المتعصّب في مذهبه إذ قد يطلق الناصب على هذا أيضاً في الأخبار فظاهر إطلاق كلام الأصحاب لزوم القود في العمد، وظاهر

ترجمہ: ناصبی کافر ہیں اور ان کو بے دردے سے قتل کر دینا چاہیے۔ اور یہی نہیں شیخ مفید واضح لکھتے ہیں کہ:

اوائل المقالات فی المذاهب و المختارات
(باور نامه شیعه)
شیخ محمد بن محمدبن نعمان معروف به شیخ مفید (م ۴۱۳ هـ.ق)
ترجمه وتحقیق : سجاد واعظی

۱۵- گفتاری درباره توبه وقبول آن.

امامیه اتفاق نظر دارند که پذیرش توبه لطفی از جانب خدای عزوجل است. البته از جهت عقل واجب نیست که توبه استحقاق عذاب را ازمیان ببرد. و اگر نقل، حکم به ویژگی ساقط کنندگی توبه نسبت به استحقاق عذاب نمی‌کرد، عقلا این امکان وجود داشت که توبه کنندگان حتی بنابر وجود استحقاق عذاب، این عمل را انجام دهند.

اصحاب حدیث در این رای با امامیه همداستانند.

معتزله برخلاف آن اجماع نمودند. و گمان نمودند که توبه ضرورتا ساقط کننده استحقاق عذاب است.

۱۶- گفتاری درباره بدعت گزاران و عناوین و احکامی که مستحق آنند.

امامیه اتفاق نظر دارند که بدعت گزاران همگی کافرند. و بر امام لازم است که ایشان را درصورت قدرت و پس از دعوت و اقامه دلائل و بینات، توبه دهد. اگر از بدعت خود توبه نمودند و به راه درست بازگشتند، [رها می‌شوند.] در غیر این صورت به سبب بازگشت از ایمان، ایشان را می‌کشند. و هرکس که از ایشان در حال بدعت بمیرد از دوزخیان است.

معتزله بر خلاف آن اجماع نمودند. و گمان کردند که بسیاری از بدعت گزارن فاسقند، نه کافر. در میان فِرَق اسلامی، هستند گروههایی که بدعت گزار را به سبب بدعت نه فاسق می‌شمارند و نه از دایره اسلام خارج می‌دانند. مانند یاران ابن شبیب از مرجئه و فرقه بَتریه از زیدیه که دراصول با ابن شبیب هم رایند. گرچه با او درصفات امام اختلاف دارند.

ترجمہ: کہ مذہب امامیہ کا اتفاق ہے کہ تمام بدعتی (مطلب غیر امامی شیعہ زیدیہ، اسماعیلیہ، واقفیہ، سنی وغیرہ) کافر ہیں (جب وہ کافر ہیں تو سنی تو بدرجہ اولی کافر ہیں) اور جب ہمارے پاس طاقت ہو گی ہم نے رجوع کی دعوت دے دیں گے اور انہیں سمجھانے اور ثابت کرنے کی کوشش کریں گے اگر وہ راہ حق کی طرف آ

جائیں گے تو انہیں آزاد کر دیا جائے گا وگرنہ انہیں ان کے اس بدعت پر ایمان کے سبب قتل کر دیا جائے اور جو کوئی ایسی حالت میں قتل ہو گا وہ اہل جہنم میں سے ہو گا۔

اس ہی طرح باقر مجلسی کہتا ہے کہ:

مرآة العقول

في شرح أخبار آل الرسول

تأليف

العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي

ت ١١١١هـ

شرح كتاب الكافي لثقة الإسلام الكليني المتوفى سنة ٣٢٨هـ

الجزء الحادي عشر

اسم الكتاب : مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول المؤلف : العلامة المجلسي الجزء : ١١ صفحة : ١٩١

لا فقال أما إنه شر عليكم أن تقولوا بشيء ما لم تسمعوه منا قال فظننت أنه

الإسلام كالإمامة ، والمشهور أنهم في الآخرة بحكم الكفار وهم مخلدون في النار كالمخالفين وسائر فرق الشيعة سوى الإمامية ، وقد دلت عليه أخبار كثيرة أوردناها في كتابنا الكبير ، لكن قد عرفت أنه يظهر من كثير من الأخبار أنه يمكن نجاة بعض المخالفين من النار كالمستضعفين والمرجون لأمر الله ، وقد ذكر العلامة وغيره قولا بعدم خلود المخالفين في النار ، وهو في غير المستضعفين وأشباههم في غاية الضعف لأن الإمامة عند الشيعة من أصول الدين ، وقد ورد متواترا عن النبي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم من مات ولم يعرف إمام زمانه مات ميتة جاهلية ، والأخبار في ذلك أكثر من أن تحصى.

وأما الأحكام الدنيوية أيضا كالطهارة والتناكح والتوارث فالمشهور أنهم في جميع ذلك بحكم المسلمين ، وذهب السيد المرتضى رضي‌الله‌عنه وجماعة إلى أنهم في الأمور الدنيوية أيضا بحكم الكفار ، والذي يظهر من بعض الأخبار أنهم واقعا في جميع الأحكام بحكم الكفار لكن الله تعالى لما علم أن للمخالفين دولة وغلبة على الشيعة ولا بد لهم من معاشرتهم رخص لهم في جميع ذلك وأجرى على المخالفين في زمان الهدنة والتقية أحكام المسلمين وفي زمن القائم عليه‌السلام لا فرق بينهم وبين الكفار ، وبه يمكن الجمع بين الأخبار.

ترجمہ: جیسا کہ اللہ تعالی جانتا ہے کہ اگر کوئی غیر شیعہ کسی شیعہ امامی پر حاکم ہو تو شیعوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات رکھیں اور اللہ تعالی نے شیعوں کو رخصت دی ہے کہ وہ غیر شیعہ کی حکومت میں تقیہ کر کے اسلامی احکام کی پاسداری کریں اور جب امام مہدی آ جائیں گے تو کفار اور مخالفین (سنی، غیر اثنا عشری شیعہ لوگ) کے درمیان کوئی فرق نہیں رہے گا۔

ناصبی یہودی و نصرانی سے زیادہ شریر اور نجس ہے:

علما شیعہ کے نزدیک ناصبی یہودی و نصرانی سے زیادہ شریر اور نجس ہے جیسا کہ نعمت اللہ جزائری نے لکھا:

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ۱۱۱۲

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچی حقيقت — الحاج سيد هادی بنی هاشم

شارع تربيت — سوق المسجد الجامع

تبریز — ایران

مطبعة «شركت چاپ»

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

لبس الخشن وأكل الجشب على من يعرف من نفسه النخوة والعجب وجماحة (١) النفس فيكون ذلك المأكل والملبس سوطا تخوفها به وتسوقها الى موافاة الأخيار ؛ وامّا من عرف من نفسه عكس هذا فيكون الأولى له إستعمال نعم الله عليه من الملابس والملاذّ ونحوهما ؛ فانّ حالات النفس عجيبة فهى كحمار السوء إن جاع نهق وان شبع زفط ، فان أردت ان تعرفها فانظرها وقت إرادتها شهوتها فانّك لو توسّلت اليها بالأنبياء والمرسلين وعرضت عليها الجنّة والنار ، وقلت لها هذه الجنّة ان تركت هذا الذنب فهى مهيّاة لك وان فعلتها فأنت من الداخلين الى هذه النار كانت حريصة على الاتيان بذلك الذنب وتركت كلّ تلك الوسائل ، ولو كانت جايعة و(عرّ) عوضتها عن (على خ) تلك الوسائل رغيفا من خبز الشعير أقلعت عن ذلك الذنب و رضيت بذلك الرغيف ، فانظر كيف صار عندها رغيف الشعير أحسن من وسيلة الأنبياء و الجنّة والنار و الحور العين ، ما هذا الّا عجب عجيب وأمر غريب

وأمّا الناصبى وأحواله وأحكامه فهو ممّا يتمّ ببيان أمرين : الأوّل فى بيان معنى الناصب الذى ورد فى الأخبار أنّه نجس و أنّه شرّ من اليهودى والنصرانى والمجوسىّ وانّه كافر نجس باجماع علماء الإماميّة رضوان الله عليهم ؛ فالّذى ذهب اليه اكثر الأصحاب هو انّ المراد به من نصب العداوة لآل بيت محمّد ﷺ وتظاهر ببغضهم كما هو الموجود فى الخوارج وبعض ماوراء النهر ، ورتّبوا الاحكام فى باب الطهارة والنجاسة والكفر والايمان وجواز النكاح وعدمه على الناصبى بهذا المعنى

ناصبیوں کا جھوٹا یہودی اور نصرانی سے کے جھوٹے سے بھی زیادہ نجس ہے۔

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابوالقمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

الکساء پبلیشرز
آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

(۱۰) ایک مرتبہ دیہات سے کچھ لوگ آنحضرت کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پانی کے حوض پر پانی پینے کیلئے درندے کتے اور دیگر جانور سب ہی آتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا جو پانی انہوں نے اپنے منہ سے لے لیا ہے وہی اُنکا ہے بقیہ تم سب لوگوں کا ہے اور اگر پانی میں سے کوئی چوپایہ یا گدھا یا خچر یا بکری یا کوئی گائے پانی پی لے تو اس کے استعمال میں ، اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر پانی کے برتن میں چھپکلی گرجائے تو اس سارے پانی کو بہا دو اور اگر اسی پانی میں کتے کا تھوک پڑگیا ہے یا اس نے اس میں سے پانی پی لیا ہے تو اس برتن کا سارا پانی بہا دیا جائے اور اس برتن کو تین مرتبہ دھویا جائے ایک مرتبہ مٹی سے مانجھ کر اور دو مرتبہ صرف پانی سے پھر اس برتن کو خشک کرلیا جائے ۔ اور وہ پانی کہ جس میں سے بلّی نے پیا ہو اس سے نہ وضو کرنے میں کوئی حرج ہے اور نہ اس کے پینے میں کوئی حرج ہے ۔

(۱۱) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نہ اس چیز کے کھانے سے منع کرتا ہوں جس میں سے بلّی نے کھایا ہو اور نہ اس مشروب کے پینے سے منع کرتا ہوں جس میں سے بلّی نے پیا ہو ۔

اور یہودی و نصرانی ولد الزنا و مشرک اور ہر مخالف اسلام کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا جائز نہیں اور ان سب سے زیادہ شدید ناصبی (دشمن اہلبیت) کا جھوٹا ہے ۔ حمام کا پانی آب جاری کے حکم میں ہے جب کہ اس کا کوئی ذخیرہ ہو ۔

ناصبی مشرک ہیں:

حافظ رجب البرسی لکھتے ہیں کہ:
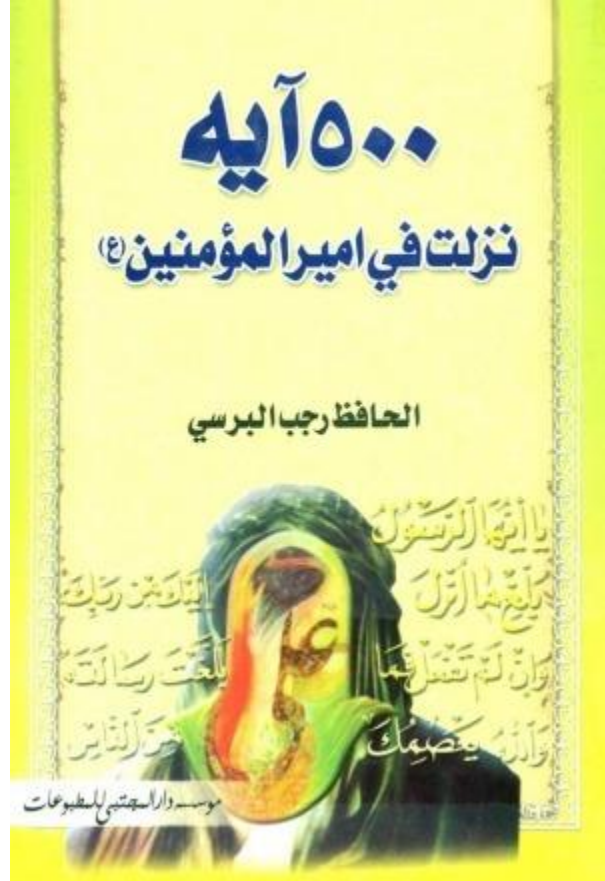
عليّ أمير المؤمنين عليه السّلام[١].

وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ﴿ بعد الإيمان أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ﴾[٢].

ثمّ جعل من كذّب بعلي و عترته الذين هم آيات اللّه و كلماته كافرا خالدا في النار فقال: وَ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴿ بعليّ[٣].

وَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ﴿ و هم عترة النبيّ المختار الذين هم آيات اللّه أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴾[۴].

فعلم أنّه لا يخلد في النار إلاّ الكافرون و الموالي لأعداء آل محمّد عليهم السّلام لأنّ الموالي لعدوّهم عدوّهم و إن زعم أنّه محبّهم فذاك كذب و شرك.

و قول ابن عبّاس: الكافرون هم الذين شكّوا في نبوّة محمّد صلّى اللّه عليه و آله و سلّم و دفعوا أخاه عن خلافته.

ترجمہ: یہ قرآن کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوے کہتاہے کہ کہ کون لوگ ہمیشہ جہنم مین رہین گے کہتاہے کہ: اہل بیت کے دشمنوں کو جو شخص اپنادوست رکھتاہے یامحبت کرتاہے تو وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گا کیوں کہ وہ در حقیقت اہلبیت کا دشمن ہے اگرچہ وہ اہلبیت سے محبت کا بھی دعویدار ہو لیکن وہ جھوٹا اور مشرک ہے۔

مطلب اہلسنت توشیعہ کے نزدیک جو بڑے بڑے دشمن ہیں ان سب کو محبوب جانتے ہیں اس وجہ سے ہم مشرک ہیں۔

یہ پھر کتاب محاسن النفسانیہ والا شیخ بحرانی لکھتا ہے کہ:
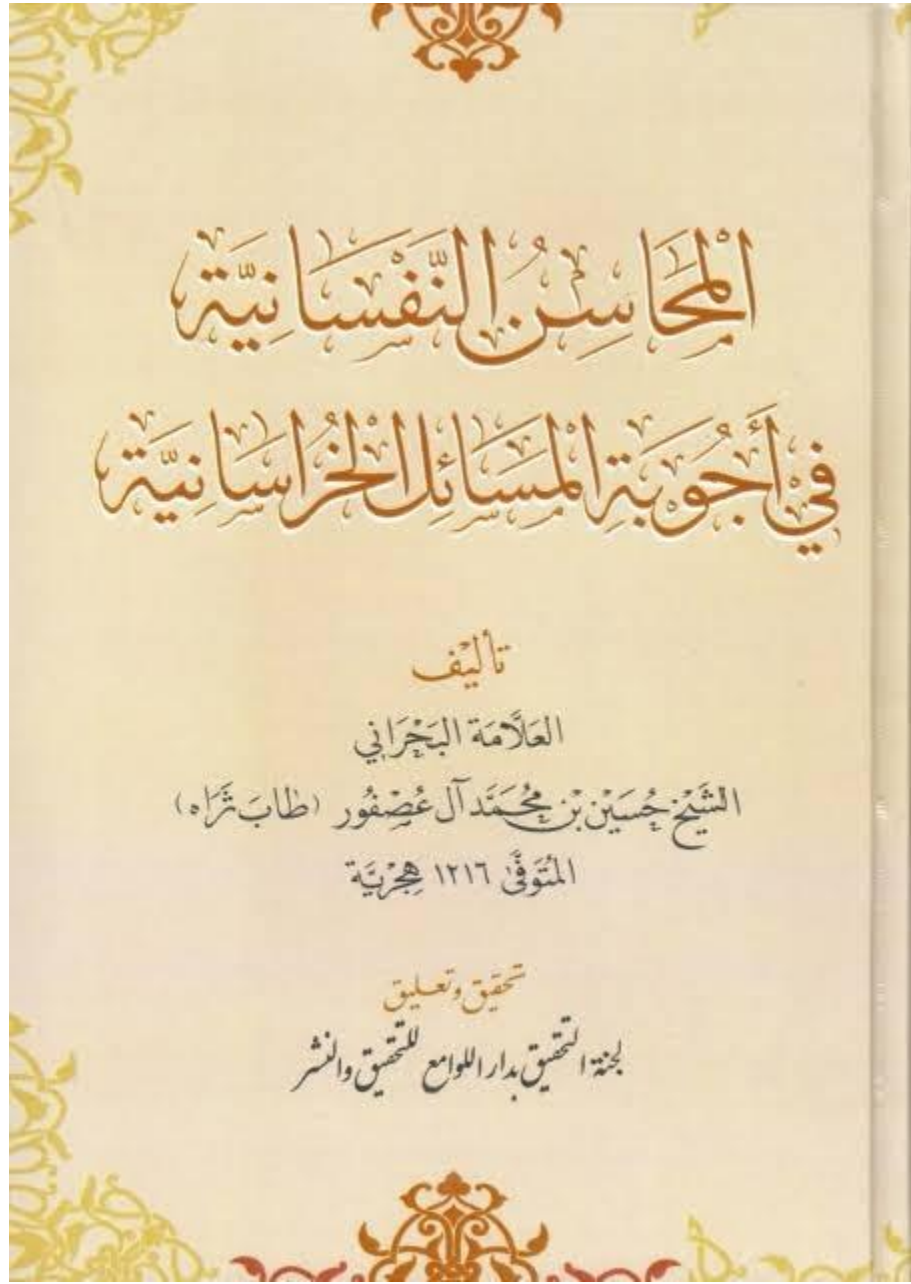
[ظهور الأخبار المتواترة في كفر المخالف وشركه]

وعلى كل تقدير: فالذي ظهر[٣] لنا من الأخبار هو كفر كل مخالف وشركه، وأنهم شر[٤] من اليهود والنصارى، وأن من اعتقد أن[٥] لهم في الإسلام نصيبًا فهو كافر، وفاقًا لجملة من مشايخنا المتأخرين: منهم[٦] الشيخ سليمان جدي رَحِمَهُ اللَّهُ في بعض أجوبة المسائل، وفي رسالته الموسومة بفصل الخطاب في كفر المخالفين والنصاب. والعلامة المنصف شيخنا الشيخ

١ – (ت): المخالفين.

ترجمہ: ادھر کہتا ہے کہ: یہ واضح ہے کہ مخالفین کے کفر و شرک پر روایات متواتر ہین (مطلب ہر زمانے سے موجود ہین اتفاقی بات ہے) اور ان کا شر یہود و نصاری سے بد تر ہے اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ ان کا (مطلب مخالفین کا) کچھ حصہ اسلام مین ہے وہ خود کافر ہے۔

ناصبیوں سے نکاح بھی حرام ہے:

من لا یحضره الفقیه

تألیف

رئيس المحدثين أبي جعفر الصدوق محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

الجزء الثالث

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة

السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه

الشيخ علي الآخوندي

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطاني

الطبعة الخامسة

تلفن ٥٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

١٢٢٣ ٨ — وروى الحسن بن محبوب عن العلا بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرجل المسلم يتزوّج المجوسية ؟ فقال : لا ولكن إن كانت له أمة مجوسية فلا بأس أن يطأها ويعزل عنها ولا يطلب ولدها .

١٢٢٤ ٩ — وروى الحسن بن محبوب عن سليمان الحمّار عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا ينبغي للرجل المسلم منكم أن يتزوّج الناصبية ، ولا يزوّج ابنته ناصبياً ولا يطرحها عنده .

قال مصنف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ من نصب حرباً لآل محمد صلوات الله عليهم فلا نصيب له في الاسلام فلهذا حرم نكاحهم .

١٢٢٥ ١٠ — وقال النبي صلى الله عليه وآله : صنفان من أمتي لا نصيب لهم في الاسلام الناصب لأهل بيتي حرباً وغال في الدين مارق منه .

ومن استحل لعن أمير المؤمنين عليه السلام والخروج على المسلمين وقتلهم حرمت مناكحته لأن فيها الالقاء بالأيدي إلى التهلكة ، والجهال يتوهمون أن كل مخالف ناصب وليس كذلك .

١٢٢٦ ١١ — وروى صفوان عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تزوّجوا في الشكاك ولا تزوّجوهم لأن المرأة تأخذ من أدب زوجها ويقهرها على دينه .

١٢٢٧ ١٢ — وروى الحسن بن محبوب عن يونس بن يعقوب عن حمران بن أعين وكان بعض أهله يريد التزويج فلم يجد امرأة يرضاها فذكر ذلك لأبي عبد الله عليه السلام فقال : أين أنت من البلها واللواتي لا يعرفن شيئاً ؟ قلت إنا نقول : إن

ترجمہ:

(۴۴۲۱) اور امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے دین و مذہب پر ہے اس کو اس کے احکام پر عمل لازمی ہے۔

(۴۴۲۲) حسن بن محبوب نے معاویہ بن وحب وغیرہ سے جو ہمارے اصحاب میں سے تھے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک مرد مومن کسی زن یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ جب اس کو زن مسلمہ مل رہی تھی تو اسے یہودیہ اور نصرانیہ کا کیا کرنا ہے۔ میں نے عرض کیا وہ اس پر فریفتہ ہے آپؑ نے فرمایا اچھا اگر اس کو یہی کرنا ہے تو پھر اسے شراب پینے اور سور کا گوشت کھانے سے روک دے اور اسے یہ بتا دے کہ میرے دین میں تجھ سے نکاح کرنا ذلت و توہین کی بات ہے۔

(۴۴۲۳) حسن بن محبوب نے علاء بن رزین سے انھوں نے محمد بن مسلم سے انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے دریافت کیا کہ مرد مسلمان ایک زن مجوسیہ سے شادی کرے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں۔ لیکن اگر اس کی کوئی کنیز مجوسیہ ہو تو اس سے مجامعت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر اپنا مادہ تولید وقت انزال اس سے ہٹالے اور اس سے بچہ پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔

(۴۴۲۴) حسن بن محبوب نے سلیمان حمار سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو مرد مسلمان ہے اس کے لئے کسی زن ناصبیہ (دشمن اہلبیت) کو اپنی زوجیت میں لینا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اپنی لڑکی کو کسی مرد ناصبی کی زوجیت میں دینا۔ اور نہ اس کے پاس اپنی لڑکی چھوڑنا۔

مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آل محمدؐ سے جنگ قائم کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اس لئے اس سے نکاح حرام ہے۔

یہ اسی روایت کا شیعہ ترجمہ ہے تا کہ ہمارے ترجمہ پر کوئی اعتراض نا ہو۔

ناصبی کا ذبیحہ بھی حرام ہے:

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الاسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الثالثة تلفن ٢٠٤١٠

ابن سنان قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الناصب الذي عرف نصبه وعداوته هل يزوجه المؤمن وهو قادر على رده وهو لا يعلم برده قال : لا يتزوج المؤمن الناصبية ولا يتزوج الناصب مؤمنة ولا يتزوج المستضعف مؤمنة .

﴿ ١٢٦٢ ﴾ ٢٠ — محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام قال : دخل رجل على علي بن الحسين عليهما السلام فقال : ان امرأتك الشيبانية خارجية تشتم علياً عليه السلام فان سرك أن أسمعك ذلك منها اسمعتك ؟ فقال : نعم قال : فاذا كان غداً حين تريد أن تخرج كما كنت تخرج فعد واكمن في جانب الدار قال : فلما كان من الغد كمن في جانب الدار وجاء الرجل فكلمها فتبين ذلك منها فخلى سبيلها وكانت تعجبه.

﴿ ١٢٦٣ ﴾ ٢١ — علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن علي عن ابي جميلة عن سندي عن الفضيل بن يسار قال : سألت ابا جعفر عليه السلام عن المرأة العارفة هل ازوجها الناصب ؟ قال : لا لأن الناصب كافر قال : فأزوجها الرجل غير الناصب ولا العارف ؟ فقال : غيره أحب إلي منه .

﴿ ١٢٦٤ ﴾ ٢٢ — وعنه عن أحمد بن الحسن عن ابيه عن علي بن الحسن بن رباط عن ابن اذينة عن فضيل بن يسار عن ابي جعفر عليه السلام قال : ذكر الناصب فقال : لا تناكحهم ولا تأكل ذبيحتهم ولا تسكن معهم .

﴿ ١٢٦٥ ﴾ ٢٣ — فاما الذي رواه الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام بم يكون الرجل مسلماً يحل مناكحته وموارثته وبم يحرم دمه ؟ فقال : يحرم دمه بالاسلام إذا أظهر وتحل مناكحته وموارثته.

* - ١٢٦٢ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٣ الكافي ج ٢ ص ١٢
- ١٢٦٣ - ١٢٦٤ - ١٢٦٥ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٤

ترجمہ: امام جعفر نے کہا کہ ناصبی سے نکاح بھی حرام ہے اور ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔

غیر شیعہ حرامزادے:

گلستانِ آلِ محمدؐ

جلد دوم

ترجمہ

روضہ کافی

تالیف

ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی

مترجم

مولانا شوکت حسین سندرالوی

ناشر

المہدی فاؤنڈیشن خوشاب

ملنے کا پتہ

حق برادرز الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

گلستان آلِ محمدؐ ﴿83﴾ ترجمہ روضہ کافی

حضرت نوحؑ نے ان کو ھودؑ کے آنے کی خوشخبری دی اوران کی پیروی کرنے کا حکم دیا اورانہیں حکم دیا کہ وہ اس وصیت نامہ کو ہر سال کے آغاز میں ایک دفعہ کھولا کریں اوراس کو دیکھا کریں تا کہ وہ دن ان کے لیے عید کا دن ہو۔

مخالفین کی نسبت شیعوں کا وظیفہ!......(431)(184) ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؑ سے عرض کیا کہ بعض ہمارے ہم مذہب مخالفین سے جھوٹ کہتے ہیں اوران کو حرام زادگی کی طرف نسبت دیتے ہیں فرمایا اس سے خودداری کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے پھر فرمایا خدا کی قسم اے ابوحمزہ تمام لوگ بغی کی اولاد ہیں سوائے ہمارے شیعوں کے میں نے عرض کیا اس کی دلیل کیا ہے جو میرے لیے کافی ہو فرمایا خدا کی کتاب اس پر دلالت کرتی ہے کیونکہ خدا نے ہمارے لیے تین حصے تمام غنیمتوں سے مقرر فرمائے ہیں اور خدا اس طرح فرماتا ہے ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ﴾ اور یہ جان لو کہ جب کسی طرح کی غنیمت تمہارے ہاتھ آئے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا اور اس کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا (حق ہے) (سورہ انفال آیت 41)

ادھر اس نے بغی کا ترجمہ نہین کیا بغی کنجری کی اولاد کو کہتے ہیں۔ بلکہ شیخ صدوق بھی اس طرح کی روایات لے کر آئے ہیں۔

اردو

ثواب الاعمال وعقاب الاعمال

للشیخ الجلیل الاقدم

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنہ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی
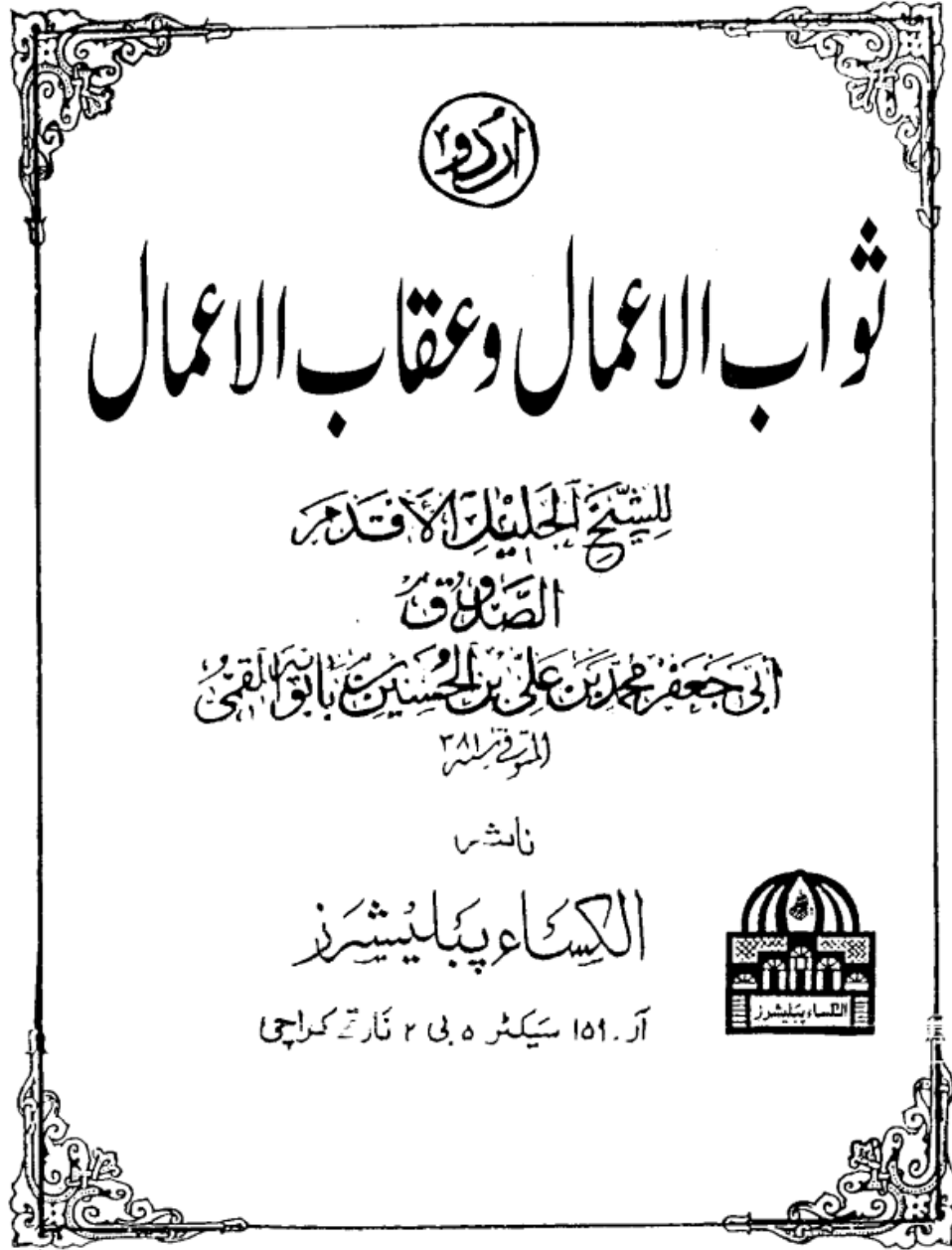
۲۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے ھیثم بن ابی مسروق نہدی سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے سلسلۂ سند کو اوپر اٹھاتے ہوئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تبارک وتعالی عرفہ کی شام اپنی نگاہ کی ابتداء کرتا ہے قبر حسین بن علی علیہما السلام سے۔'' میں نے عرض کیا: ''وقوف عرفات کرنے والوں پر نگاہ کرنے

سے پہلے؟ امامؑ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے عرض کی: ''ایسا کیوں؟'' امامؑ نے فرمایا: ''چونکہ وہاں پر اولادِ زنا بھی ہوتے ہیں مگر یہاں پر اولادِ زنا (کوئی بھی) نہیں ہوتا۔''

اسی روایت کو علامہ باقر مجلسی بھی لکھتا ہے:

بحار الأنوار المجلسي مؤسسة دار الوفاء ... بيروت الثانية ١٤٠٣ هـ

١٣

﴿((باب))﴾

﴿ (« فضل زيارته صلوات الله عليه في يوم عرفة اوالعيدين ») ﴾

١ـ ثو ، لي : أبي عن سعد ، عن ابن أبي الخطّاب ، عن ابن بزيع ، عن صالح بن عقبة ، عن بشير الدّهان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ربما فاتني الحج فأعرّف عند قبر الحسين عليه السلام ؟ قال : أحسنت يا بشير أيّما مؤمن أتى قبر الحسين عارفاً بحقّه في غير يوم عيد كتبت له عشرون حجّة ، و عشرون عمرة مبرورات متقبّلات ، و عشرون غزوة مع نبيّ مرسل أو إمام عادل ، و من أتاه في يوم عرفة عارفاً بحقّه كتبت له ألف حجّة وألف عمرة مبرورات متقبّلات ، و ألف غزوة مع نبيّ مرسل أو إمام عادل .

قال : فقلت له : و كيف لي بمثل الموقف ؟ قال : فنظر إليّ شبه المغضب ثمّ قال : يا بشير إنّ المؤمن إذا أتى قبر الحسين عليه السلام يوم عرفة و اغتسل بالفرات ثمّ توجّه إليه كتب الله عزّ وجلّ له بكلّ خطوة حجّة بمناسكها ، و لا أعلمه إلّا قال : وغزوة (١) .

٢ ـ ما : المفيد ، عن الصّدوق مثله (٢) .

٣ ـ مل : محمد بن جعفر ، عن ابن أبي الخطّاب مثله (٣) .

٤ ـ ثو ، مع : أبي عن سعد ، عن النهدي ، عن عليّ بن أسباط يرفعه إلى أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله تبارك وتعالى يبدأ بالنظر إلى زوّار قبر الحسين بن علي عليهما السلام عشيّة عرفة قال : قلت : قبل نظره إلى أهل الموقف ؟ قال : نعم ، قلت : و كيف ذاك ؟ قال : لأنّ في أولئك أولاد زنا و ليس في هؤلاء أولاد زنا (٤) .

(١) ثواب الاعمال ص ٨١ وأمالي الصدوق ص ١٤٣ .
(٢) أمالي الطوسي ج ١ ص ٢٠٢ .
(٣) كامل الزيارات ص ١٦٩ .
(٤) ثواب الاعمال ص ٨١ ومعاني الاخبار ص ٣٩١ .

﴿ إن الذين يرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا في الدنيا والآخرة ولهم عذاب عظيم ﴾

ج۷ — کتاب العدل والمعاد — ـ۲٤۰ـ

فأقول : أمّا النسب فقد ع ... الشمال و ارتددتم على أعقابكم القهقرى . «جا۷ ...

ما : أبوعمرو ،(۱) ... (۲) عن عبد الرحمن ، عن أبيه ، عن عبدالله بن محمد بن ...

توضيح : قال في ال ... ي متقدّمكم إليه ، يقال فرط يفرط فهو فارط وفر ... الماء و يهيّئ لهم الدلاء والأرشية .

٦ ـ سن : ابن فضّ ... ن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : إذا كان يوم القيامة دعي ... شيعتنا فإنّهم يدعون بأسماء آبائهم . «ص١٤١»

٧ ـ سن : القاسم بن يحيى ، عن الحسن بن راشد ، عن الحسين بن علوان ، و حدّثني أحمد بن عبيد ، عن حسين بن علوان ، عمّن ذكره ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : إذا كان يوم القيامة يدعى الناس جميعاً بأسمائهم وأسماء اُمّهاتهم ستراً من الله عليهم إلّا شيعة عليّ عليه السلام فإنّهم يدعون بأسمائهم و أسماء آبائهم ، و ذلك أن ليس فيهم عهر .(٤) «ص١٤١»

٨ ـ بشا : محمد بن أحمد بن شهريار ، عن محمد بن محمد بن عبد العزيز ، عن أبي عمر ... عن ... إسماعيل

(١) هكذا في النسخ ، والصواب أبو عمر ، كما في مواضع من الامالي المطبوع وهو كنية لعبد ... بن مهدي بن خشنام بن النعمان بن مخلد البزاز الفارسي المتولد سنة ٣١٨ و المتوفى فجاة في يوم الاثنين من ١٤ رجب سنة ٤١٠ ، ترجمه الخطيب في تاريخ بغداد «ج١١ ص ١٣» وقال : كان ثقة أمينا يسكن درب الزعفراني .

(٢) هو أحمد بن يحيى الصوفي ؛ و الذي بعده هو عبدالرحمن بن شريك بن عبدالله النخعي راجع الامالي ص١٦٧ .

(٣) مع اختلاف يسير .

(٤) في المصدر : عهار . م

ترجمہ: علامہ مجلسی لکھتاہے قیامت والے دن صرف شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے بلایا جائے گا کیوں کہ ان میں کوئی حرام زادہ نہیں ہوتا۔

یہی روایت جناب شیخ مفید نے بھی درج کی ہے:

تسلية الفؤاد

في بيان الموت والمعاد

تأليف

السيد عبد الله شبّر

مؤسسة الوفاء

بيروت - لبنان

فصــــل

فی أنه یدعی الناس باسم امهاتهم یوم القیامة الا الشیعة وان کل سبب ونسب منقطع فی یوم القیامة الانسب رسول الله صلی الله علیه وآله وصهره

روی الصدوق فی العلل مسنداً عن ابی ولاد عن الصادق علیه السلام قال : ان الله تبارك وتعالی یدعو الناس یوم القیامة : ابن فلان بن فلانة ستراً من الله علیهم (١)

وروی الشیخ في المجالس عن جابر بن عبدالله قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه و آلـه وسلم یقول لعلی علیه السلام : الا اسرك ، ألا امنحك ، ألا ابشرك ؟ قال: بلی. قال: اني خلقت انا وانت من طینة واحدة ، وفضلت منها فضلة فخلق الله منها شیعتنا ، فاذا کـان یوم القیامة دعی الناس بأسماء امهاتهم سـوی شیعتنا، فانهم یدعون بأسماء آبائهم لطیب مولدهم (٢).

وفی المحاسن عن الصادق علیه السلام قال: اذا کان یوم القیامة دعي الخلائق بأسماء امهاتهم الانحن وشیعتنا فانهم یدعون بأسماء آبائهم (٣).

وعن الصادق علیه السلام قال : اذا کان یوم القیامة یدعـی الناس بأسمائهم

---

(١) لم نجده في المصدر .

(٢) امالي الطوسي ص٢٩١.

(٣) المحاسن ص١٤١.

اسی طرح ایک اور جگہ روایت ہے سید یوسف بحرانی امام جعفر کی ایک روایت پیش کرتا ہے کہ:

الكشكول
تأليف
الشيخ يوسف البحراني
المجلد الثالث
دار ومكتبة
الهلال
شبكة الدفاع عن السنة

من لم يكن بحبالهم متمسكا ... بل يعترف بولادة لم ترشد

وقال السلطان سليم أحد سلاطين الروم:

من كان ذا علم وذا فطنة ... وبغض أهل البيت ما شانه
فإنما الذنب على أمه ... إذ حملت من بعض جيرانه

ولبعضهم وهو مشهور:

لا عذب الله أمي إنها شربت ... حب الوصي وأسقتنيه في اللبن
وكان لي والد يهوى أبا حسن ... فكنت من ذا وذا أهوى أبا حسن

وروى الصدوق قدس الله سره في كتاب عيون أخبار الرضا عن معمر بن خلاد وجماعة قال علي الرضا عليه السلام فقال له بعضنا: جعلني الله فداك ما لي أراك متغير الوجه فقال: إني بقيت الليلة ساهراً متفكراً في قول مروان بن أبي حفصة:

أنى يكون وليس ذاك بكائن ... لبني البنات وراثة الأعمام

ثم نمت فإذا بقائل وقد أخذ بعضادتي الباب وهو يقول:

أنى يكون وليس ذاك بكائن ... للمشركين دعائم الإسلام
لبني البنات نصيبهم من جدهم ... والعم متروك بغير سهام
ما للطليق وللتراث وإنما ... سجد الطليق مخافة الصمصام

فائدة: المستفاد من الأخبار التي يضيق عن نقلها المقام أن صحة النسب وحب أهل البيت عليهم السلام متلازمان كما أن نقيضيهما كذلك، ومن هنا ذهب جمع من الأصحاب إلى كفر ولد الزنا والأخبار الدالة عليه كثيرة.

وقد روى السيد الجليل رضي الدين بن طاوس في كتاب ربيع الشيعة عن ابن عباس قال: قال النبي صلى الله عليه وآله: إذا كان يوم القيامة دعى الناس كلهم بأسماء أمهاتهم ما سوى شيعتنا فإنهم يدعون بأسماء آبائهم لطيب مواليدهم.

من جملة أسباب الزنا أكل الخمس

وقد تواترت الأخبار معنى بتحليل الخمس للشيعة لتطيب ولادتهم، وفي بعضها أن الزنا وخبث الولادة إنما دخل على المخالفين من جهة الخمس، ففي رواية أبي حمزة عن أبي جعفر عليه السلام الناس كلهم أولاد بغايا ما خلا شيعتنا قلت: فكيف لي بالمخرج من هذا؟ فقال: يا أبا حمزة كتاب الله المنزل ان الله جعل لنا أهل البيت

ترجمہ: امام جعفر نے فرمایا ہمارے شیعوں کے علاوہ سب کنجریوں کی اولاد ہے۔

سنی حضرت عمرؓ کی طرح شہوت پرست:

فتاوی قاضی اور عالمگیری کی عبارت — ولو قبلت المصلی امراۃ ولم یشتہا لم تفسد صلوتہ
اور اگر عورت کسی مرد کو حالت نماز میں چوم لے تو مرد کی نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آئے۔

نوٹ: شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد البغدادی نے سراج وہاج میں اسی فتویٰ کو لکھا ہے کہ اگر عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور اگر مرد بغیر شہوت کے عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاویٰ ظہیریہ میں بھی اس فتویٰ کو لکھا ہے۔ اور زین الدین بن نجیم مصری نے بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں باقاعدہ بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں ہوتی۔

دیوبند کے شیخ الاسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہوگئی ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور یہی عبادت ہے اور یہ فتویٰ دہلوی دجال کے منہ پر طمانچہ ہے۔ اور یہ بھی پتہ چل گیا کہ علماء دیوبند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کا خاص خیال فرماتے ہیں۔ یہ عوام اپنے رسول اعلی امیر عمر کی طرح بہت شہوت پرست ہیں۔ آنجناب کا بحالت روزہ جماع کرنا کنز العمال ۳۲۳/۴ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا ص ۲۲۲ میں لکھا ہے پس سنی مرد مغیرہ بن شعبہ کی مانند اور سنی عورتیں ہندہ بن عتبہ کی طرح شہوت پرست تھے پس ان کے باپ دادے انکی دلجوئی کے لیے فتویٰ ساز تیار کرتی ہے یہ فتویٰ نکالا گیا ہے۔

سنی مفتی جو بھی فتویٰ سے اس کا الٹا ہی کرنا:

الجزء الثالث

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابجي حقيقت
سوق شيشه گرخانه
تبريز

الحاج سيد هادي بني هاشمي
سوق المسجد الجامع
ايران

مطبعة «شركت چاپ»

وقوله علیه السلام المجمع علیه من أصحابك الظاهر انّ المراد بهذا الاجماع الاتفاق فی نقل الروایة لا الاتّفاق فی الفتوی کما ذهب الیه جماعة من الاصحاب بقرینة ما سیأتی، ولأنّ الکلام انّما هی فی تعارض الروایات وترجیحها لافی تعارض الاقوال

و قوله علیه السلام و شبهات بین ذلك الظاهر انّ المراد بالشّبهات هنامما تعارض فیه الدلیلان من غیر إهتداء الی التّرجیح بینهما کما یقع کثیرا فی کتب الحدیث ، و قوله علیه السلام ما خالف العامّة ففیه الرشاد مما لاریب فیه حتی انّه روی انّ رجلا من اهل الاهواز کتب الیه علیه السلام وهو فی المدینة انّه ربّما أشکل علینا الحکم فی المسئلة التی یحتاج الیها ولا تصل الأیدی الیك فی کل وقت فماذا نصنع ؟ فکتب الیه علیه السلام اذا کان الحال علی ما ذکرت فأت القاضی البلد وسله عن تلك المسئلة ، فما قال لك فخذ بخلافه فان الخیر (الحق خ) فی خلافهم

ترجمہ: یہ لکھ لو جیسی صورت حال بیان ہو چکی ہے قاضی جو بھی فتوی دے ہمیشہ اس کے الٹ ہی کرنا اسی میں خیر ہو گی۔

ناصبی (سنی) ولد الزنا اور کتے سے بدتر ہیں:

حق الیقین
از تالیفات
عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

این دین باشد آنرا داند مگر نادری مثل کسیکه تازه مسلمان شده باشد و هنوز نزد او
ضروری نشده باشد مانند نماز وروزهٔ ماه مبارك رمضان وحج و زکوة و امثال اینها کسیکه
ترك اینها کند کافر نیست و کسیکه ترك اینهارا حلال داند کافراست و مستحق قتل است و
همچنین اگر فعلی از او صادرشود که متضمن استخفاف بدین یا محرمات الهی باشد عمداً مثل آنکه
عمداً مصحف مجیدرا بسوزاند یادر قاذورات اندازد یا لگد بر آن بزند یا حقتعالی یا ملائکه یا
یکی از انبیاءرا دشنام دهد یاسخنی بگوید که متضمن استخفاف باشد خواه در نظم وخواه
درنثر یا کعبهٔ معظمه را خراب کند بیجهت یا عمداً درآن بول کند یاغائط و همچنین نسبت
بروضات مقدسه حضرت رسول الله وائمه استخفافی کند بقول یا بفعل یا تربت شریف حسین ﷺ
را استخفافی کند قولاً یا فعلاً مثل آنکه العیاذ بالله بآن استنجاء نماید یا نسبت بکتب حدیث
شیعه استخفاف کند وبعضی کتب فقه شیعه را نیز چنین میدانند یا یکی از عبادات که ضروری
دین است استهزاء واستخفاف نماید یا بت یا غیر بت را معبود خود قرار دهد و آنرا بقصد عبادت
سجده کند یاشعار کفار را که متضمن اظهار کفر باشد ظاهر گرداند مثل آنکه زنار ببندد باین
قصد و یا پیشانی خودرا بروش هنود زرد کند بقصد اظهار شعار ایشان وبعضی دیگر در ضمن
ضروریات دین مذکور خواهد شد انشاءالله واما غیرشیعه امامیه از زیدیه وسنیان وفطحیه و
واقفیه و کیسانیه وناووسیه وسایر فرق مخالفین اگر انکار یکی از ضروریات دین اسلام کنند
آنها نیز کافر ونجس ومخلد در جهنم اند مانند خوارج که بر امام زمان خروج کرده اند وناسزا
نسبت بائمه میگویند مانند خارجیان عمان یاغلات که ائمه را خدا دانند یا بهتر از پیغمبر دانند
یا گویند خدا در ایشان حلول کرده است یا ایشانرا خالق عالم دانند بنا بر بعضی از احادیث
و نواصب که عداوت با همه ائمه یا بعضی از ایشان داشته باشند زیرا که وجوب محبت ایشان
ضروری دین اسلام است واز حضرت صادق ﷺ منقولست که غسل مکن درجائیکه در آن
جمع میشود غسالهٔ حمام زیرا که درآن غسالهٔ ولدزنا میباشد و غسالهٔ ناصبی میباشد و آن
بدتراست از ولدزنا بدرستیکه حق تعالی خلقی بدتر از سگ نیافریده است وناصبی نزدخدا
خوارتر است از سگ ومجسمه که خدارا جسم میدانند از بلور یا بصورت پسر ساده میدانند
ایشان نیز کافر ومخلد در آتشند ودرغیر اینها از فرق مخالفان دو قسمند (اول) متعصبی چندند
که حجت برایشان تمام شده است وعلم ببطلان مذهب خود نیز دارند و ازبرای تعصب و
اغراض دنیویه انکار حق مینمایند یا باعتبار متابعت آباء واسلاف بدین باطل قائل شده اند و
قوت تمیز میان حق و باطل ندارند وخودرا ازاغراض باطله خالی نمی کنند که حق برایشان

ترجمہ: اور وہ ولد الزنا سے زیادہ بدتر ہے اور یہ درست ہے کہ اللہ تعالی کی مخلوق میں سب سے زیادہ بدتر کتا ہے اور ناصبی خدا کے نزدیک کتے سے بھی بدتر ہے۔

اس جیسی ایک اور روایت اسی کتاب میں دوسری جگہ بھی درج ہے جہاں واضح لفظ سنی لکھا ہے:
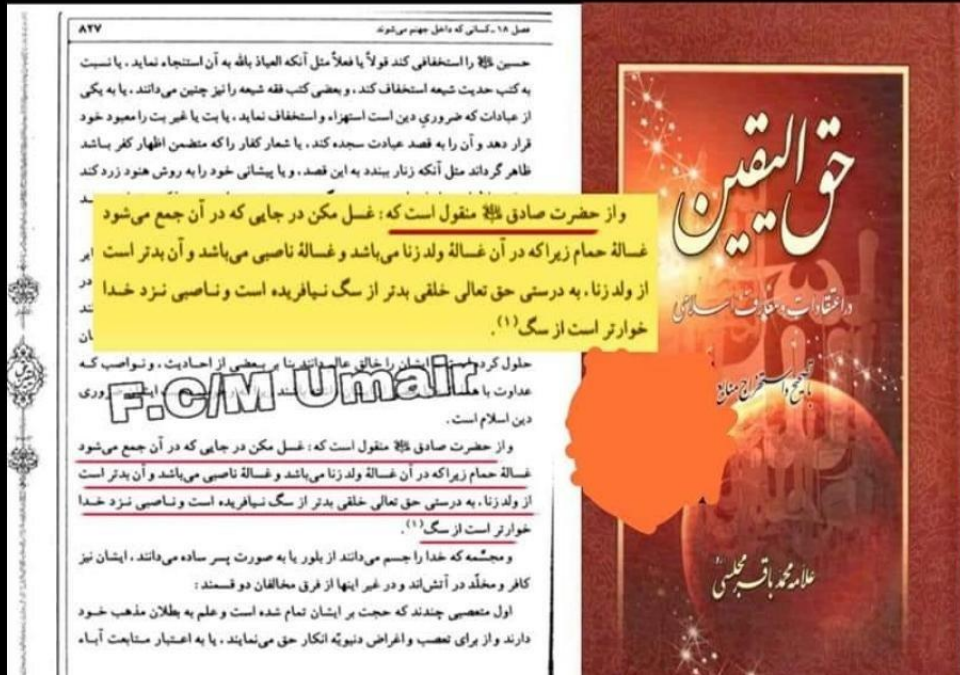
اور آیت اللہ خمینی بھی یہی لکھتا ہے کہ ناصبی باطن میں کتے اور سور سے زیادہ گندے ہیں:

كتاب الطهارة
المجلد الثالث
تأليف
الفقيه المحقق آية الله العظمى
الإمام الخميني
مؤسسة تنظيم ونشر آثار الإمام الخميني
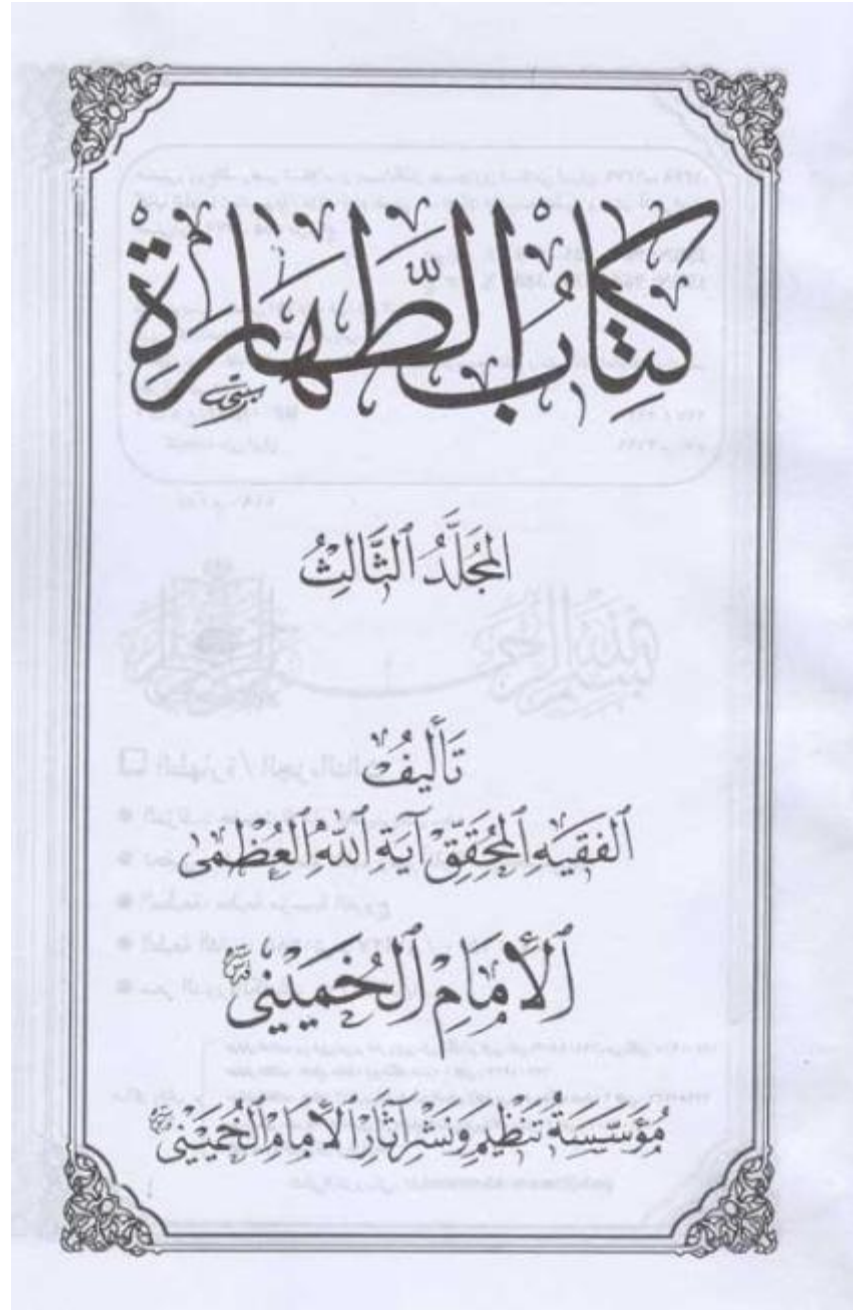
ثمّ إنّ المتيقّن من الإجماع هو كفر النواصب والخوارج؛ أي الطائفتين المعروفتين، وهم الذين نصبوا للأئمّة عليهم السلام أو لأحدهم بعنوان التديّن بـه؛ وأنّ ذلك وظيفة دينية لهم، أو خرجوا على أحدهم كذلك، كالخوارج المعروفة.

والظاهر أنّ «الناصب» الوارد في الروايات ـكموثّقة ابن أبي يعفور المتقدّمةـ أيضاً يراد بـه ذلك؛ فإنّ النواصب كانوا طائفة معهودة في تلك الأعصار، كما يظهر من الموثّقة أيضاً، حيث نهي فيها عن الاغتسال في غسالة الحمّام التي يغتسل فيها الطوائف الثلاث والناصب، وليس المراد منه المعنى الاشتقاقي الصادق على كلّ من نصب بأيّ عنوان كان، بل المراد هو الطائفة المعروفة، وهم النصّاب الذين كانوا يتديّنون بالنصب، ولعلّهم من شعب الخوارج.

طهارة الناصب والخارج لغرض دنيوي ونحوه

وأمّا سائر الطوائف من النصّاب بل الخوارج، فلا دليل على نجاستهم وإن كانوا أشدّ عذاباً من الكفّار، فلو خرج سلطان على أميرالمؤمنين عليه السلام لا بعنوان التديّن، بل للمعارضة في الملك، أو غرض آخر، كعائشة والزبير وطلحة ومعاوية وأشباههم، أو نصب أحد عداوة لـه أو لأحد من الأئمّة عليهم السلام لا بعنوان التديّن، بل لعداوة قريش، أو بني هاشم، أو العرب، أو لأجل كونه قاتل ولده أو أبيه، أو غير ذلك، لا يوجب ـ ظاهراً ـ شيءٌ منها نجاسة ظاهرية وإن كانوا أخبث من الكلاب والخنازير؛ لعدم دليل من إجماع أو أخبار عليه.

بل الدليل على خلافه؛ فإنّ الظاهر أنّ كثيراً من المسلمين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ـكأصحاب الجمل وصفّين وأهل الشام وكثير من أهالي الحرمين الشريفينـ كانوا مبغضين لأميرالمؤمنين وأهل بيته الطاهرين صلوات الله عليهم وتجاهروا فيه، ولم ينقل مجانبة أميرالمؤمنين وأولاده المعصومين عليهم السلام وشيعته

سنی کے لیے دعا کرنا:

شیخ مفید لکھتا ہے کہ مخالفین کے دعا تقیہ کرے کی جاسکتی ہے۔

باب الصلاة على الموتى

والصلاة على الموتى تنقسم على خمسة أقسام:

قسم منها: الصلاة على المؤمنين وهي خمس تكبيرات، ويقف للرجل

(۱) ليس في نسخة «ج».

عند وسطه، وللمرأة عند صدرها.

والمخالف: يصلى عليه تقية، يكبر عليه أربع تكبيرات.

والمستضعف: يصلى عليه استشفاعا، ويكبر عليه خمسا.

والطفل الذي لا يعقل الصلاة: يصلى عليه [تقية][۲] ويكبر عليه إن شاء خمساً وإن شاء أربعاً.

ومن لا يعرف عقيدته، من جملة أهل الاسلام: يكبر عليه خمساً، ويشترط في الدعاء له.

ترجمہ: مخالف کے لئے تقیہ کر کے دعا کرو اور چار تکبیروں کے ساتھ (مطلب نماز جنازہ میں)

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب وصحیفہ انتخاب جامع مسائل حرام وحلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوی سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

اغفر لہما اللّٰہم اجعلہا عندک فی اعلی علیین واخلف علی اہلہا فی الغابرین
وارحمہما برحمتک یا ارحم الراحمین پھر تکبیر پانچویں کہے اللّٰہ اکبر
تمام ہوئی نماز واضح ہو کہ نماز جنازہ میں لازم ہے کہ دعاؤں کو ہر مصلی
پڑھتا جائے اگرچہ پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھیں اسی واسطے پیش نماز
کو چاہیے کہ ان دعاؤں کو آواز بلند اور ٹھہر ٹھہر کے پڑھے تاکہ سب
لوگ پڑھتے جائیں اور یہ جو نماز جنازہ میں ماموین ساکت کھڑے
رہتے ہیں نماز ان لوگوں کی صحیح نہیں ہوتی مگر چاہیے کہ ماموین ان الفاظ
کو جو پیش نماز پکار کر پڑھتا ہے چپکے چپکے پڑھیں یہی حکم ہے جناب شیخ
زین العابدین علیہ الرحمۃ کا اور سنت ہے کہ بعد فراغ نماز کے کہے ربنا
اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
اور سنت ہے کہ اسی جگہ پر ٹھہرے جب تک جنازہ اٹھا دیں خصوصا پیش نماز
اور میت نابالغ ہو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اللّٰہم اجعلہ لابویہ ولنا
سلفا وفرطا واجرا اگر میت ضعیف العقل ہو اور تمیز درمیان مذہبوں کے
نہ کرتا ہو یا مخالف حق ہو مگر دشمنی شیعہ سے نہ رکھتا ہو یا اعتقاد اہل بیت کے
رکھتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی برائت نہ کرے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے
اللّٰہم اغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقہم عذاب الجحیم
اور اگر میت شیعہ نہ ہو اور دشمن اہل بیت ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑے
بعد چوتھی تکبیر کے کہے اللّٰہم اخز عبدک فی عبادک وبلادک اللّٰہم
اصلہ حر نارک اللّٰہم اذقہ اشد عذابک فانہ کان یوالی
اعداءک ویعادی اولیاءک ویبغض اہل بیت نبیک صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم اور اگر مذہب میت کا معلوم نہ ہو تو بعد چوتھی
تکبیر کے کہے اللّٰہم ان ہذہ النفس انت احییتہا وانت
امتہا اللّٰہم ولہا ما تولت واحشرہا مع من احبت اور اگر
میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو احوط ہے کہ اس کی قبر پر
نماز پڑھیں فصل ساتویں بیان ثواب جنازہ اٹھانے اور کندھا دینے

مخالف کے نماز جنازہ میں چار تکبیروں کے ساتھ دعا میں اس پر عذاب بھیجنے کی بد دعا کی تلقین کی جارہی ہے۔

سنیوں اور صحابہ پر خوب لعنت کرو:

مصباح الفقاهة

في المعاملات

تقريراً لأبحاث

الأستاذ الأعظم سماحة آية الله العظمى

السيد أبو القاسم الموسوي الخوئي

«١٣١٧ـ١٤١٣هـ»

تأليف

آية الله الشيخ ميرزا محمد علي التوحيدي التبريزي

المكاسب المحرمة

مؤسسة

إحياء آثار الإمام الخوئي
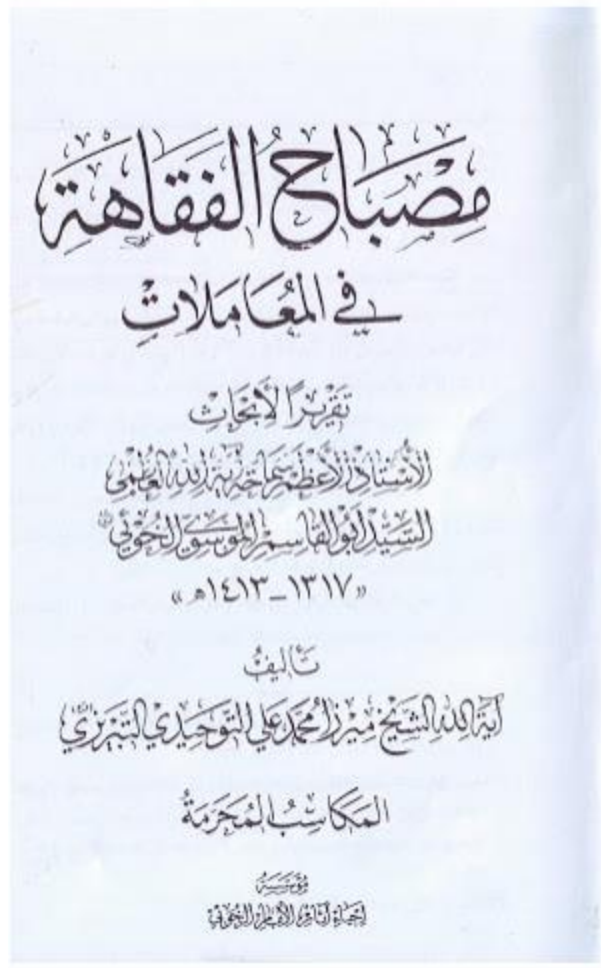
الاثني عشر (عليهم السلام)، أولهم علي بن أبي طالب (عليه السلام) وآخرهم القائم الحجة المنتظر عجل الله فرجه وجعلنا من أعوانه وأنصاره، ومن أنكر واحدا منهم جازت غيبته لوجوه:

1 – أنه ثبت في الروايات (1) والأدعية والزيارات جواز لعن المخالفين، ووجوب البراءة منهم، وإكثار السب عليهم واتهامهم، والوقيعة فيهم أي غيبتهم، لأنهم من أهل البدع والريب (2).

بل لا شبهة في كفرهم، لأن انكار الولاية والأئمة (عليهم السلام) حتى الواحد منهم والاعتقاد بخلافة غيرهم، وبالعقائد الخرافية كالجبر ونحوه يوجب الكفر والزندقة، وتدل عليه الأخبار المتواترة (3) الظاهرة في كفر منكر الولاية وكفر المعتقد بالعقائد المذكورة وما يشبهها من الضلالات.

ويدل عليه أيضا قوله (عليه السلام) في الزيارة الجامعة: ومن جحدكم كافر، وقوله (عليه السلام) فيها أيضا: ومن وحده قبل عنكم، فإنه ينتج بعكس النقيض أن من لم يقبل عنكم لم يوحده بل هو مشرك بالله العظيم.

وفي بعض الأحاديث الواردة في عدم وجوب قضاء الصلاة على المستبصر: أن الحال التي كنت عليها أعظم من ترك ما تركت من الصلاة (4).

---

١ - راجع الكافي ٢: ٢٧٨، المحاسن: 208، عنهما الوسائل 16: 267 - 269.
2 - مورد البحث هنا عنوان المخالفين، ومن الواضح أن ترتب الأحكام المذكورة عليه لا يرتبط بالأشخاص على ما ذكره الغزالي في احياء العلوم 3: 111، فإنه جوز لعن الروافض كتجويزه لعن اليهود والنصارى والخوارج والقدرية بزعم أنه على الوصف الأعم.
3 - راجع الوسائل: 28، باب 6 جملة ما يثبت به الكفر والارتداد من أبواب المرتد: 339 - 356.
4 - راجع الوسائل: 1، باب 31 عدم وجوب قضاء المخالف عبادته إذا استبصر من مقدمات العبادة: 125 - 127.

ترجمہ: روایات وادعیہ میں مخالفین پر لعنت کرنے کا جواز ثابت ہے، اسی طرح مخالفین (سنیوں) سے ".براءت، انہیں دل کھول کر گالی گلوچ کرنا، خوب تہمتیں لگانا، ان کی غیبتیں کرنا یہ سب واجب ہیں

(مصباح الفقاهة: 497، مطبوع ضمن موسوعة الخوئی، الجزء الخامس والثلاثون)

سنیوں کی غیبت کرنا بھی جائز ہے:

آیت اللہ یوسف البحرانی اس پر تو پورا ایک باب قائم کرتے ہیں:

١٣٧ في أن المخالف ليس مسلماً على الحقيقة وأن المخالف كافر في نفس الأمر

ونحوه، مثل ما رواه في الكافي في الصحيح أو الحسن عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن الصادق عليه السلام: من قال في مؤمن ما رأته عيناه وسمعته أذناه فهو من الذين قال الله عزّ وجل: **﴿إن الذين يحبون أن تشيع الفاحشة في الذين آمنوا لهم عذاب أليم﴾**(١).

وعن عبد الرحمٰن بن سيابة، قال: سمعت الصادق عليه السلام يقول: الغيبة: أن تقول في أخيك ما ستره الله عليه، وأما الأمر الظاهر فيه مثل الحدة والعجلة فلا. والبهتان: أن تقول فيه ما ليس فيه(٢).

وعن داود بن سرحان، قال: سألت الصادق عليه السلام عن الغيبة، فقال: هو أن تقول لأخيك في دينه ما لم يفعل، وتبث عليه أمراً قد ستره الله عليه، لم يقم عليه فيه حد(٣).

وما رواه في الفقيه مرسلاً، قال: قال الصادق عليه السلام في حديث: ومن اغتاب أخاه المؤمن من غير ترة بينهما فهو شرك شيطان(٤). الحديث، إلى غير ذلك من الأخبار.

وحينئذ فيجب حمل «المسلم» على ما ورد في هذه الأخبار المتضمنة للفظ المؤمن والأخ. على أن أكثر ما نقله من الأخبار إنما هو من روايات العامة، التي لا يقوم بها حجة، لاسيما على ما هو المعهود من قاعدته وقاعدة أمثاله من أصحاب هذا الاصطلاح، في رد الأخبار المروية في الأصول المشهورة بضعف السند باصطلاحهم المحدث، فكيف بالأخبار العامة.

وخامساً: أن قوله: «أنه كما لا يجوز أخذ مال المخالف وقتله لا يجوز تناول عرضه» فإن فيه ـ زيادة على ما عرفت(٥): أن الأخبار قد جوزت قتله وأخذ ماله مع !!

(١) الوسائل: ج٨ ص ٥٩٨ حديث: ٦. والآية في سورة النور: ١٩.
(٢) الوسائل: ج٨ ص ٦٠٤ حديث: ٢.
(٣) الوسائل: ج٨ ص ٦٠٤ حديث: ١.
(٤) الفقيه: ج٤ ص ٣٥٠ من حديث: ٨٥. يقال: وتره وتراً وترة أي ظلمه وأبغضه. والمراد: العداء والتباغض.
(٥) أقول: من أوضح الواضحات في جواز غيبة المخالفين طعن الأئمة عليه السلام بأنهم أولاد زنا. فمن ذلك ما رواه الكافي ج١ ص ٦١٢ عن أبي حمزة عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت له: إن بعض

لاحظ : قال (المخالف) و لم يخصها بـ (الناصب) ، ولم يقل (الجاحد) او المتعنت أو أي لفظ يوهم التخصيص ! وعليه فهذا القذف متوجه إلى جميع من ينطبق عليه اسم المخالف !
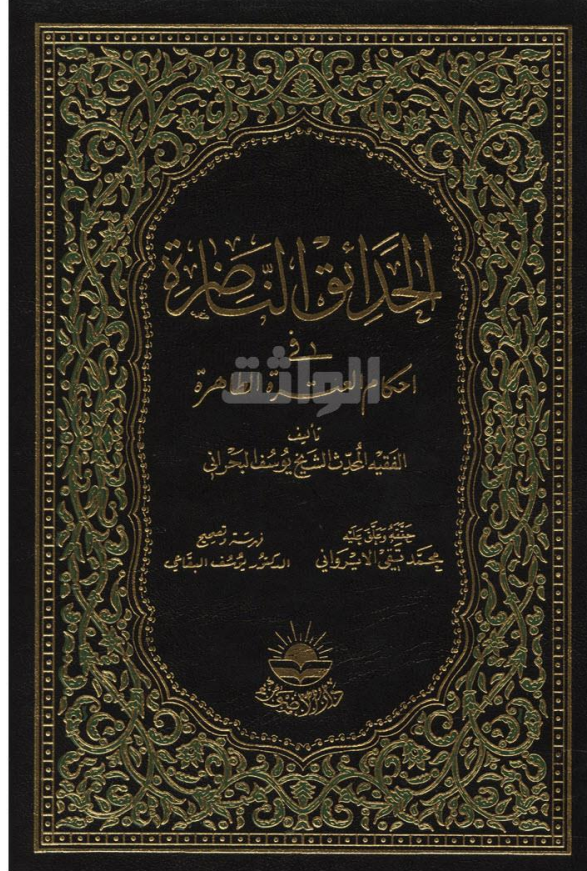
ترجمہ: جیسا کہ یہ واضح ہے کہ جو کوئی ہمارے ساتھ اختلاف رکھتا ہے اس کی غُیبت کرنا جائز ہے جیسا کہ اماموں نے غیبت کی اور ان پر اولادِ زنا ہونے کا الزام لگایا۔

اوپر یہ بھی ساتھ لکھتا ہے کہ:

روایات سے جیسا کہ ثابت ہے کہ مخالفین کا قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا جائز ہے۔

آگے لکھتا ہے کہ:

"في أن المخالف ليس مسلما على الحقيقة و أن المخالف كافر في نفس الأمر

ترجمہ: جو کوئی ہمارے ساتھ اختلاف رکھتا ہے وہ اصلی مسلمان نہیں ہے اور نفس الامر میں وہ کافر ہیں۔

سنی لوگ زانی کیسے بنتے ہیں:
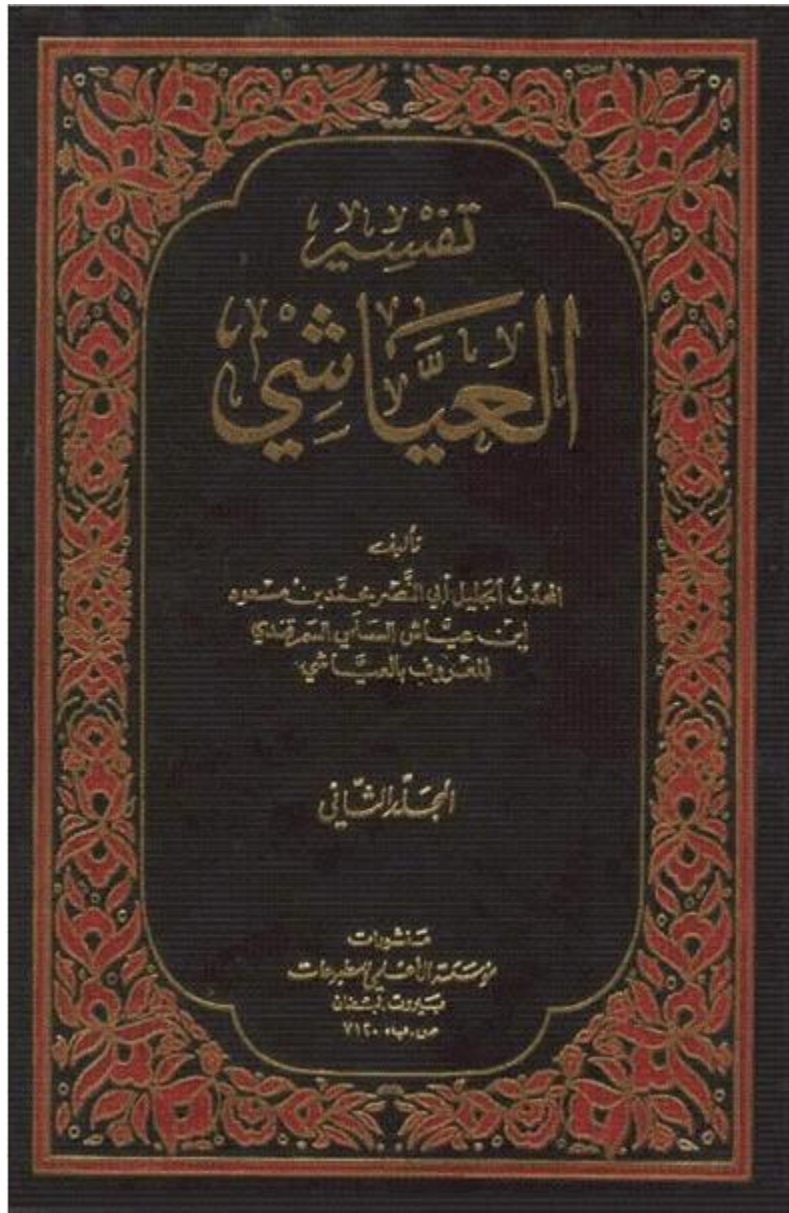
ولم يجعل لذلك عندنا وقتاً ثم قال يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أمُّ الكتابِ(١) .

٧١ ـ عن أبي الجارود عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الله إذا أراد فناء قوم أمر الفلك فأسرع الدور بهم ، فكان ما يريد من النقصان فإذا أراد الله بقاء قوم أمر الفلك فأبطأ الدور بهم فكان ما يريد من الزيادة فلا تنكروا ، فإنّ الله يمحو ما يشاء ويثبت وعنده أمُّ الكتاب(٢) .

٧٢ ـ عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام يقول : إنّ الله يقدّم ما يشاء ويؤخّر ما يشاء ويمحو ما يشاء ويثبت ما يشاء وعنده أمُّ الكتاب ، وقال : لكلّ أمر يريده الله فهو في علمه قبل أن يصنعه ، وليس شيء يبدو له إلاّ وقد كان في علمه إنّ الله لا يبدو له من جهل(٣) .

٧٣ ـ عن إبراهيم بن أبي يحيى(٤) عن جعفر بن محمّد عليه السلام قال : ما من مولود يولد إلاّ وإبليس من الأبالسة بحضرته ، فإن علم الله أنّه من شيعتنا حجبه عن ذلك الشيطان ، وإن لم يكن من شيعتنا أثبت الشيطان إصبعه السبابة في دبره فكان مأبوناً [وذلك أن الذكر يخرج للوجه] فإن كانت امرأة أثبت في فرجها فكانت فاجرة ، فعند ذلك يبكي الصبي بكاءاً شديداً إذا هو خرج من بطن أمّه ، والله بعد ذلك يمحو ما يشاء ويثبت وعنده أمُّ الكتاب(٥) .

٧٤ ـ عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الله تبارك وتعالى أهبط إلى الأرض ظُللاً من الملائكة على آدم ، وهو بواد يُقال له الروحاء، وهو واد بين الطائف ومكة [قال: فمسح على ظهر آدم] ثم صرخ بذريّته وهم ذرّ ، قال : فخرجوا كما يخرج النمل من كورها ، فاجتمعوا على شفير الوادي فقال الله لآدم : أنظر ماذا ترى ؟ فقال آدم : ذرّاً كثيراً على شفير الوادي ، فقال الله : يا آدم هؤلاء ذريتك أخرجتهم من ظهرك لآخذ عليهم

(١ ـ ٣) البحار ج ٢ : ١٣٩ . البرهان ج ٢ : ٣٠٠ .
(٤) في البرهان «ابن ميثم بن أبي يحيى» وفي البرهان «أبي ميثم» ولم أظفر على ترجمة الرجل (على اختلاف النسخ) في كتب الرجال .
(٥) البحار ج ٢ : ١٣٩ . البرهان ج ٢ : ٣٠٠ .

ترجمہ: امام جعفر نے فرمایا کوئی شیر خوار پیدا نہیں ہوتا لیکن شیطانوں میں سے ایک شیطان وہاں موجود ہوتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالی جانتا کہ وہ (شیر خوار) ہمارے شیعہ میں سے ہوگا۔ تو وہ اسے شیطان سے بچاتا ہے۔ اگر وہ ہمارے شیعہ میں سے نہ ہوتا، تو شیطان اپنی انگلی اس کے مقعد میں ڈالتا ہے، اس طرح وہ ایک لواطت کرنے والا ہو جاتا ہے، اور اگر یہ (شیر خوار) لڑکی ہوتی ہے تو، اس نے اپنی انگلی اس کی اندام نہانی میں ڈالتا

ہے۔ وہ بدکار عورت بن جاتی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالی جو چاہتا ہے یا اس کی تصدیق کرتا ہے اسے صاف کر دیتا ہے کیونکہ اس کے پاس علم کی کتاب ہے۔

سنیوں کو اولاد زنا کہنا جائز ہے:

آیت اللہ محمد جمیل حامود عاملی یہ فتوی دیتے ہیں کہ:

الموضوع الفقهي: جواز قذف الكفار/ حكم النظر إلى عورة الكافرة/ جواز العقد على الكافرة الكتابية ولا يجوز على المخالفة/ حرمة العقد على الرضيعة للتفخيذ وحرمة العقد على بنت دون التسع سنين للتفخيذ وغيره ضمن شروط/ البكر لها ولاية على نفسها ومن حقها أن تتزوج ولا يحق للأب أن يزوجها من دون إذنها.

بسمه تعالى

الجواب

السلام عليكم ورحمته وبركاته

يجوز للمؤمن إغتياب وبهتان المخالف وغيره من ملل الكفر ونعته بإبن الزنا وغيره من الفواحش، وهذا من الهجو الجائز على المخالفين لأمور ثلاثة:

(الأول): لعدم احترامهم بسبب ما ارتكبوه بحق أهل بيت النبي عليه وآله السلام من الجرائر والفظائع.

(الثاني): ولما ورد في الخبر من" أن الناس كلهم أولاد بغايا ما خلا شيعتنا" كما جاء في الصحيح عن أبي حمزة عن مولانا أبي جعفر عليه السلام قال: قلت له:(إن بعض أصحابنا يفترون ويقذفون من خالفهم؟ فقال: الكف عنهم أجمل ثم قال لي: واللهِ يا أبا حمزة إن الناس كلهم أولاد بغايا ما خلا شيعتنا ثم قال: نحن أصحاب الخمس وقد حرمناه على جميع الناس ما خلا شيعتنا) وفي صدر الرواية دلالة على جواز الإفتراء وهو القذف على كراهة ثم أشار إلى أولوية قصد الصدق بإرادة الزنا من حيث إرادة استحلال حقوق الائمة عليهم السلام.

ترجمہ: مومن کے واسطے یہ جائز ہے کہ وہ اس کے مخالفین (سنی) اور جو کوئی اس کے فرقے (شیعہ) کے علاوہ کسی بدعقیدہ فرقے سے ہو اس پر بہتان بازی اور چغلی بازی کرے اور اولاد زنا کہنا یا کسی قسم کی گالی دینا یہ جائز ہے مخالفین کی خامیاں واضح کرنے کے لئے۔

سنی لوگ گندگی ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَغْدُو النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ عَالِمٍ وَ مُتَعَلِّمٍ وَ غُثَاءٍ، فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَ شِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ، وَ سَائِرُ النَّاسِ غُثَاءٌ.

۱۔ جمیل سے مروی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں:۔ عالم، متعلم اور ہرزہ کار۔ پس ہم عالم ہیں ہمارے شیعہ متعلم اور لوگ ہرزہ کار۔

ادھر لفظ غثاد کا ترجمہ اس نے ہر زہ کار کر دیا جب کہ اس مطلب میل اور گندگی ہو تا ہے مطلب باقی لوگ جو شیعہ نہیں ہیں وہ ہر زہ کار یا گندگی کی مثل ہیں۔

شیعہ سنی بھائی بھائی اکابرین شیعہ علما کی نظر میں:

شیخ محمد حسن النجفی کہتے ہیں کہ:

جواهر الكلام

في شرح شرائع الإسلام

تأليف

شيخ الفقهاء وإمام المحققين الشيخ محمد حسن النجفي

المتوفى عام ١٢٦٦

الجزء الثاني والعشرون

قوبل بنسخة الأصل المخطوطة المصححة بقلم المصنف طاب ثراه

حققه و علق عليه

الشيخ علي الاخوندي

طبع على نفقة

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان ١٩٨١

الطبعة السابعة

يتصور الاخوة بين المؤمن والمخالف ، بعد تواتر الروايات وتظافر الآيات ، في وجوب معاداتهم ، والبراءة منهم ، وحينئذ فلفظ الناس والمسلم ، يجب إرادة المؤمن منهما ، كما عبر به في أربعة أخبار.

وما أبعد ما بينه وبين الخواجه نصير الدين الطوسي والعلامة الحلي وغيرهم ممن يرى قتلهم ، ونحوه من أحوال الكفار ، حتى وقع منهم ما وقع في بغداد ونواحيها ، وبالجملة طول الكلام في ذلك كما فعله في الحدائق من تضييع العمر في الواضحات ، إذ لا أقل من أن يكون جواز غيبتهم لتجاهرهم بالفسق ، فان ما هم عليه أعظم أنواع الفسق بل الكفر ، وإن عوملوا معاملة المسلمين في بعض الأحكام للضرورة ، وستعرف إنشاء الله أن المتجاهر بالفسق لا غيبة له فيما تجاهر فيه وفي غيره ، ومنه يعلم فساد ما حكاه عن الشهيد ، وعلى كل حال فقد ظهر اختصاص الحرمة بالمؤمنين ، القائلين بإمامة الأئمة الاثنى عشر دون غيرهم من الكافرين والمخالفين ولو بإنكار واحد منهم عليهم السلام.

إنما الكلام في موضوعها ، وقد سمعت ما ذكره في جامع المقاصد ويقرب منه ما في القاموس غابه ، عابه وذكره بما فيه من السوء ، ضرورة غلبة الكراهة لو سمع ذلك ، وكذا ما عن المصباح المنير اغتابه إذا ذكره بما يكرهه من العيوب وهو حق ، والصحاح ومجمع البحرين أن يتكلم خلف انسان مستور بما يغمه لو سمعه وفي المرسل [1] عن النبي صلى الله عليه وآله « أتدرون ما الغيبة ، فقالوا : الله ورسوله أعلم قال : ذكرك أخاك بما يكره قيل : أرأيت إن كان في أخي ما أقول؟ قال : إن كان فيه ما تقول : فقد اغتبته وإن لم يكن فيه فقد بهته » ونحوه

---

(١) صحيح مسلم ج ٢ ص ٣٨٥.

ترجمہ: شیعہ اور غیر شیعہ کے درمیان اتحاد کرنا آخر کیسے ممکن ہونے کے بارے سوچا جاسکتا ہے جبکہ متواتر احادیث بمع قرآنی آیات کے یہ واجب ہے کہ غیر شیعہ سے دشمنی کی جائے اور ان پر تبرا (لعنت) کریں۔

اس ہی طرح المحقق نراقی شیعہ لکھتا ہے کہ:

١٦٩

مستند الشيعة

في أحكام الشريعة

تأليف

العلامة الفقيه

المولى أحمد بن محمد مهدي النراقي

المتوفى سنة ١٢٤٥ هـ

الجزء الرابع عشر

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

مستند الشيعة - المحقق النراقي - ج ١٤ - الصفحة ١٦٣

اغتابهم (1).

ويؤيده اختصاص أكثر الأخبار الواردة في طرقنا بالمؤمن أو الأخ في الدين (2)، ودعوى الايمان والأخوة للمخالف مما يقطع بفساده.

وتؤكده النصوص المتواترة الواردة عنهم في طعنهم ولعنهم وتكفيرهم، وأنهم شر من اليهود والنصارى وأنجس من الكلاب (3).

فتأمل نادر ممن تأخر ضعيف كتمسكه بإطلاق الكتاب (4)، لاختصاص الخطاب بأهل الايمان، وكون المخالفين منهم ممنوع، واقتضاء التعليل بما تضمن الأخوة اختصاص الحكم بمن ثبت له الصفة.

مضافا إلى أن تعدية خطاب المشافهة إلى الغائبين تحتاج إلى اتحاد الوصف، ولا ريب في تغايره.

فروع:

أ: ذكر جماعة (5) - منهم: والدي، في جامع السعادات (6) - أن الغيبة لا تنحصر باللسان، بل كلما يفهم نقصان الغير ويعرف ما يكرهه فهو غيبة، سواء كان بالقول، أو الفعل، أو التصريح، أو التعريض، أو الإشارة، أو الايماء، أو الغمز، أو الرمز، أو الكتابة، أو الحركة.

---

(١) مجمع البحرين ٣: ٤٠٨.
(٢) الوسائل ١٢: ٢٧٨ أبواب أحكام العشرة ب ١٥٢.
(٣) الوسائل ١٦: ١٧٦ أبواب الأمر والنهي ب ١٧.
(٤) مجمع الفائدة ٨: ٧٦.
(٥) كالعلامة في القواعد ٢: ٤٦ والمحقق الثاني في جامع المقاصد ٤: ٢٧ والشهيد الثاني في الروضة ٣: ٢١٤.
(٦) جامع السعادات ٢: ٣٠٥.

- ترجمہ: غیر شیعوں کی طرف ایمان (عقیدہ) اور بھائی چارے کا منسوب ہونا مکمل طور پر ناجائز ہے، اور اس کا ثبوت ائمہ کرام کی طرف سے متواتر احادیث نے دیا ہے (اس طرح) غیر شیعوں کا تمسخر اڑانے، لعن طعن کرنے اور تکفیر کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی بدتر قرار دیتے ہیں، اور کتوں سے بھی زیادہ نجس سمجھتے ہیں۔

اس ہی طرح آیت اللہ خوئی لکھتے ہیں کہ:
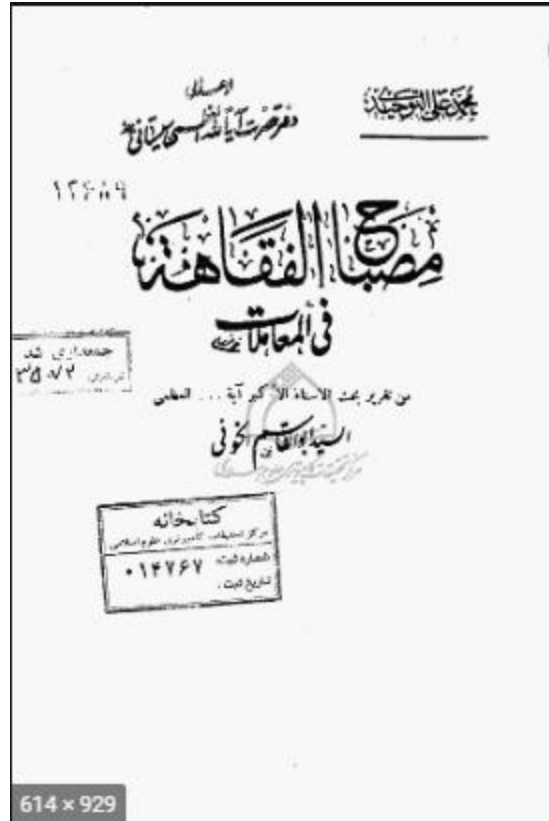
نام کتاب : مصباح الفقاهة نویسنده : الخوئي، السيد أبوالقاسم جلد : ١ صفحه : ٥٠٥

وفي جملة من الروايات: الناصب لنا اهل البيت شر من اليهود والنصارى وأهون من الكلب، وانه تعالى لم يخلق خلقا أنجس من الكلب وان الناصب لنا اهل البيت لانجس منه [١]. ومن البديهي ان جواز غيبتهم أهون من الامور المذكورة، بل قد عرفت جواز الوقيعة في اهل البدع والضلال، والوقيعة هي الغيبة. نعم قد ثبت حكم الاسلام على بعضهم في بعض الاحكام فقط تسهيلا للامر وحقنا للدماء. ٢ - ان المخالفين بأجمعهم متجاهرون بالفسق، لبطلان عملهم رأسا كما في الروايات المتظافرة [٢]، بل التزموا بما هو اعظم من الفسق كما عرفت، وسيجئ ان المتجاهر بالفسق تجوز غيبته. ٣ - ان المستفاد من الاية والروايات هو تحريم غيبة الاخ المؤمن، ومن البديهي انه لا اخوة ولا عصمة بيننا وبين المخالفين، وهذا هو المراد ايضا من مطلقات اخبار الغيبة، لا من جهة حمل المطلق على المقيد لعدم التنافي بينهما، بل لاجل مناسبة الحكم والموضوع. على أن الظاهر من الاخبار الواردة في تفسير الغيبة هو اختصاص حرمتها بالمؤمن فقط، وسيأتي، فتكون هذه الروايات مقيدة للمطلقات، فافهم. وقد حكي عن المحقق الاردبيلي تحريم غيبة المخالفين، ولكنه لم يأت بشئ تركن إليه النفس.

---

[١] الكافي ٦: ٣٠٥، عنه الوسائل ١: ٢١٩.

[٢] راجع الوسائل: ١، باب ٢٩ بطلان العبادة بدون ولاية الائمة (عليهم السلام) من مقدمات العبادة: ١١ ١٢٥.

ترجمہ: جیسا کہ یہ بنیادی فہم کی بات ہے کہ ہمارے شیعوں اور غیر شیعوں کے درمیان کسی بھی قسم کا بھائی چارہ اور شراکت داری نہیں ہے۔

جیسا کہ آیت اللہ علی الطباطبائی نے بھی لکھا ہے کہ:

رياض المسائل - السيد علي الطباطبائي - ج ٨ - الصفحة ٦٨
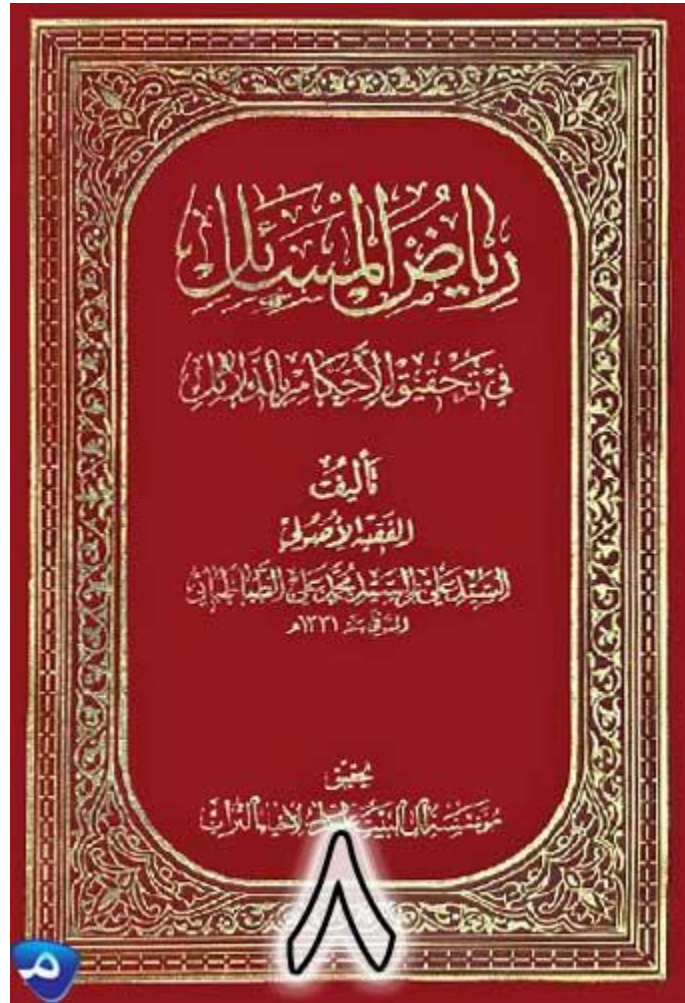
كالأخير، أو التعريف الظاهر في حصر الغيبة المحرمة بالكتاب والسنة فيما دلت عليه العبارة كما في البواقي.

ودعوى الإيمان والأخوة للمخالف مما يقطع بفساده، والنصوص المستفيضة بل المتواترة ظاهرة في رده، مضافا إلى النصوص المتواترة الواردة عنهم (عليهم السلام) بطعنهم ولعنهم، وأنهم أشر من اليهود والنصارى، وأنجس من الكلاب (1)، لدلالتها على الجواز صريحا، أو فحوى كالنصوص المطلقة للكفر عليهم، مع زيادة لها في الدلالة بوجه آخر، وهو استلزام الإطلاق أما كفرهم حقيقة، أو اشتراكهم مع الكفار في أحكامهم التي منها ما نحن فيه اجماعا، وحكاه بعض الأصحاب صريحا (2).

فتأمل بعض من ندر ممن تأخر ضعيف كمتمسكه: من إطلاق الكتاب والسنة (3)، لورود الأول بلفظ الخطاب بصيغة الجمع، المتوجه إما إلى جميع المكلفين أو خصوص المسلمين، والثاني بلفظ الناس أو المسلم، الشامل جميع ذلك للمخالف.

فإن التعليل في الذيل بما تضمن الإخوة في الأول وبعض الثاني يقتضي اختصاص الحكم بمن ثبت له الصفة، وليس في باقي السنة مما خلا عن ذلك ما ينافي ذلك، بعد عدم عموم فيه لغة، فإن غايتها الإطلاق المنصرف إلى الفرد الكامل.

هذا، مع أن في التمسك بإطلاق الآية مناقشة أخرى، بناء على المختار الذي عليه علماؤنا الأبرار من اختصاص مثل الخطاب بالمشافهين، وأن التعدية منهم إلى الغائبين يحتاج إلى دليل متين، وهو في الأغلب الاجماع، ولا اجماع إلا على الشركة مع اتحاد الوصف ولا ريب في تغايره، فلا شركة

---

(١) الوسائل ١: ١٥٩، الباب ١١ من أبواب الماء المضاف والمستعمل الحديث ٥.

ترجمہ: : غیر شیعوں کی طرف ایمان (عقیدہ) اور بھائی چارے کا منسوب ہونا مکمل طور پر ناجائز ہے، اور اس کا ثبوت ائمہ کرام کی طرف سے متواتر احادیث نے دیا ہے (اس طرح) غیر شیعوں کا تمسخر اڑانے، لعن طعن کرنے اور تکفیر کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی بدتر قرار دیتے ہیں، اور کتوں سے بھی زیادہ نجس سمجھتے ہیں۔

حتی کے امام خمینی جیسے لوگ بھی جو ہیں وہ بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے اور اصل میں اسی عقیدے کے حامی تھے اور ان کا تقیہ کرنا مجبوری اور سیاسی غرض سے تھا:

المجلد الأول
المكاسب المحرمة
تأليف
العلامة الأكبر والأستاذ الأعظم آية الله العظمى
مولانا الإمام الحاج آقا روح الله الموسوي الخميني
قدس سره
مع تذييلات لمجتبى الطهراني
مؤسسة اسماعيليان
للطباعة والنشر والتوزيع
الطبعة الثالثة
تاريخ النشر: ١٤١٠ هجري قمري
الكتاب: المكاسب المحرمة
المؤلف: الإمام الخميني قدس سره الشريف
الناشر: مؤسسة اسماعيليان: قم تليفون ٢٥٢١٢
الطبعة: الثالثة
عدد المطبوع: ١٠٠٠ دوره (١ - ٢)
الطباعة والتجليد: مؤسسة اسماعيليان
تاريخ النشر: ١٤١٠ هجري قمري - ١٣٦٨ هجري شمسي
القطع وعدد الصفحات: وزيري - ٦٣٢ صفحة

(١)

وذكرنا الوجه في الأخبار الكثيرة الدالة على أنهم كفار أو مشركون، بل لقصور أدلة
حرمة
الغيبة عن اثباتها بالنسبة إليهم، أما مثل الأيتين المتقدمتين فلأن الحكم فيهما
معلق على المؤمنين والخطاب متوجه إليهم.
وتوهم أن اختلاف الايمان والإسلام اصطلاح حادث في عصر الأئمة عليهم السلام
دون زمان نزول الآية الكريمة: فاسد جدا.
أما أولا فلأن الأئمة لا يقولون بما لا يقول به الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وآله
كما هو من
أصول المذهب، وتدل عليه الروايات فلا يكون الايمان عند الله ورسوله صلى الله عليه
وآله غير ما
عند الأئمة (ع).
وأما ثانيا فلأن الايمان كان قبل نصب رسول الله صلى الله عليه وآله عليا عليه السلام
للولاية عبارة
عن التصديق بالله ورسوله، ولم يكن قبل نصبه أو قبل وفاته على احتمال مورد التكليف
الناس ومن الأركان المتوقف على الاعتقاد بها الايمان، لعدم الموضوع له، وإما بعد
نصبه أو بعد وفاته صلى الله عليه وآله صارت الولاية والإمامة من أركانه، فقوله تعالى:
إنما
المؤمنون إخوة (١) هو جعل الأخوة بين المؤمنين الواقعيين غاية الأمر أن في زمان
رسول الله صلى الله عليه وآله كان غير المنافق مؤمنا واقعا لايمانه بالله ورسوله صلى
الله عليه وآله، وبعد ذلك
كان المؤمن الواقعي من قبل الولاية وصدقها أيضا، فيكون خطاب يا أيها المؤمنون
متوجها إلى المؤمنين الواقعيين وإن اختلفت أركانه بحسب الأزمان، من غير أن يكون
الخطاب من أول الأمر متوجها إلى الشيعة حتى يستبعد، سيما إذا كان المراد بالمؤمن
الشيعة الإمامية الاثني عشرية.
وأما الأخبار فما اشتملت على المؤمن فكذلك، وما اشتملت على
الأخ لا تشملهم أيضا لعدم الأخوة بيننا وبينهم بعد وجوب البراءة عنهم وعن
مذهبهم وعن أئمتهم، كما تدل عليه الأخبار واقتضته أصول المذهب، وما اشتملت
على
المسلم فالغالب منها مشتمل على ما يوجبه ظاهرا في المؤمن، كرواية سليمان بن

----

(١) سورة الحجرات – الآية – ١٠

ترجمہ: لفظ مومن کی اصطلاح صرف اثناعشری لوگوں کے لئے ہے۔ جیسا کہ کافی روایات میں لفظ مومن شیعوں کے واسطے استعمال ہوا ہے تو اس وجہ سے اس لفظ سے مراد صرف اثناعشری شیعہ ہیں اس ہی طرح وہ احادیث جہاں تمہارے بھائی لفظ استعمال ہوا ہے اس سے ہر گز مراد غیر شیعہ فرقے نہیں ہیں اس وجہ سے کیوں کہ شیعہ اور غیر شیعہ کا بھائی چارہ نہیں ہو سکتا بلکہ ان پر تبرا کرنا واجب ہے۔

سنی سید کتے سے بھی بدتر ہے:

جیسا کہ علامہ حلی لکھتے ہیں کہ:

٥٢٩

ارشاد الاذهان

الى

أحكام الايمان

تأليف

العلامة الحلي

أبي منصور الحسن بن يوسف بن المطهر الاسدي

٦٤٨ هـ - ٧٢٦ هـ

تحقيق الشيخ فارس الحسون

الجزء الاول

مؤسسة النشر الاسلامي

التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

إرشاد الأذهان - العلامة الحلي - ج ١ - الصفحة ١٣٨
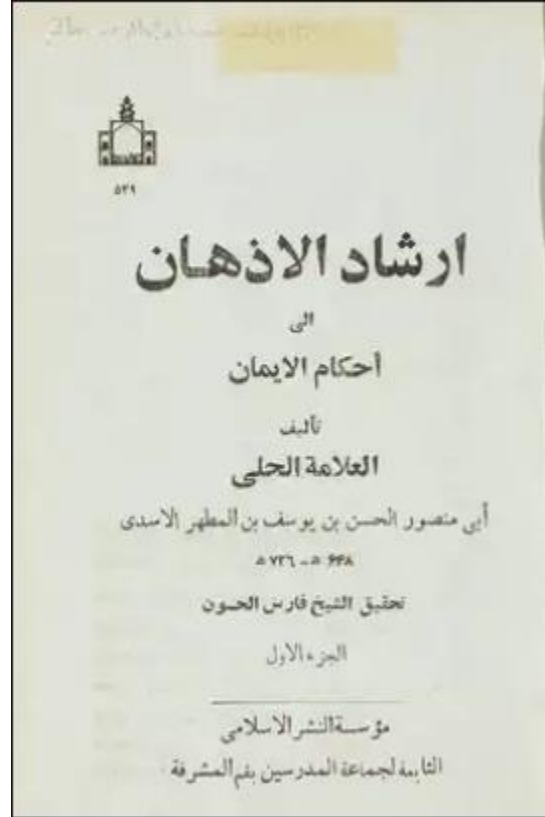
أن حصل من ذراريهم مثل الذي يرجح المنافقين الجهال المستوجبين اللعنة والنكال عليهم.
فتعجب الحاضرون من قوة جواب العلامة، وضحكوا على هذا الموصلي.
ونظم بعض الحضار الشعراء في ذلك المجلس هذين البيتين في شأن هذا السيد:
إذا العلوي تابع ناصبيا * لمذهبه فما هو من أبيه وكان الكلب خيرا منه حقا * لأن الكلب طبع أبيه فيه (1) الثانية: أن الملا محسن الكاشاني - الذي هو رجل ظريف - كان مصاحبا للعلامة حين حضوره عند السلطان وجريان المباحثة عنده. فلما تشيع السلطان وتم الأمر توجه الملا محسن إلى السلطان وقال: أريد أن أصلي ركعتين على مذهب الفقهاء الأربعة وركعتين على المذهب الجعفري، وأجعل السلطان حاكما بصحة أي الصلاتين.
فقال الملا محسن: أبو حنيفة مع أحد الفقهاء الأربعة يجوز الوضوء بالنبيذ، وكذا يذهب إلى أن الجلد بالدباغة يطهر، وكذا يجوز بدل قراءة الحمد وسورة قراءة آية واحدة حتى إذا كانت بالترجمة ويجوز السجود على نجاسة الكلب، ويجوز بدل السلام بعد التشهد إخراج ضرطة.
فتوضأ الملا محسن بالنبيذ، ولبس جلد الكلب، ووضع خرء الكلب موضع سجوده وكبر، وبدل قراءة الحمد وسورة قال: دوبرك سبز، بمعنى: مدهامتان ثم ركع، ثم سجد على خرء الكلب، وأدى الركعة الثانية مثل الأولى، ثم تشهد، وبدل السلام أخرج من دبره ضرطة، وقال: هذه صلاة أهل السنة.
ثم مع كمال الخضوع والخشوع صلى تمام الركعتين على مذهب الشيعة.
فقال السلطان: معلوم أن الأولى ليست صلاة، بل الصلاة الموافقة للعقل.

ترجمہ: جب کوئی علوی سید سنی ہوتا ہے تو وہ اپنے باپ کا نہیں ہوا وہ تو کتے سے بھی بدتر ہے کیوں کہ کم از کم کتے میں اپنے باپ کا مزاج تو ہوتا ہے۔

ایک شیعہ عالم کے سنیوں کے ساتھ تعلقات:

نوٹ: ویسے یہ ضروری نہیں کہ تمام شیعہ علما ایسا عمل کرتے ہوں لیکن شیعہ علما کا ایک چوٹی کا عالم اس ہی قسم کی کچھ حرکتیں اپنی کتاب میں درج کر رہا ہے۔

مرزا حسین ابن محمد تقی النوری (محدث النوری) اپنی کتاب الفیض القدسی فی ترجمۃ علامہ المجلسی میں لکھتے ہیں کہ:

الفيض القدسي
في
ترجمة العلامة المجلسي
تأليف
الحاج الميرزا حسين بن محمد تقي النوري
المعروف بالمحدث النوري
(١٢٥٤ ـ ١٣٢٠هـ)
تحقيق
السيد جعفر النبوي

مولانا حيدر علي ابن المولى ميرزا [محمد] (٤) الشيرواني، كان فاضلاً معظّماً، وعالماً مفخّماً، كما علمناه من تعليقاته على «المسالك» وغيرها، فإنّها وإن كانت قليلة، إلاّ أنّها تدلّ على فضل محرّرها.

١ـ «وقايع السنين و الأعوام» ص ٥٤٣.
٢ـ ما بين المعقوفين موجود في المصدر.
٣ـ «الفوائد الرجالية» ج٣/ ٢٢٥ـ٢٢٧، للسيد محمد مهدي بحر العلوم.
٤ـ ما بين المعقوفين موجود في المصدر.

ترجمہ: لکھتاہے کہ مولانا علی ابن المولی میر زا محمد الشیر وانی بہت بڑے فاضل، اور اکابر عالم تھے جیسا کہ ہم جانتے ہیں ان کی اس تعلیق سے جو انہوں نے المسالک میں لکھی ہے۔

وبالجملة، إنّه من أهل الفضل مع أنّه كان من أهل الزهد والتقوى أيضاً، إلاّ أنّه ظهر[ظهرت] منه أقوال مختصّة به ينكر ذلك [أنكروها] عليه، وإن كان لبعضها قائل به غيره، سمعتُ أُستاذنا واستادنا الفاضل الأعزّ والعالم الأكبر مولانا عليّ أصغر ﷺ، يحكي أنّه كان يلعن جميع العلماء، إلاّ السيّد المرتضى ووالده العلاّمة.

وقد تحقّق منه أنّه كان يُضيف أهل السنة إلى بيته، ويصبر عليهم إلى أن تحصل له الفرصة ويتمكّن مما يريد، فيأخذ المِدْيَة بيده المرتعشة لكونه ناهزاً في التسعين، فيضعها في حلق أحدهم فيقتله بنهاية الزجر.[1]

والحيدريّة المنسوبة إليه كانوا يصومون فيريدون أن يفطروا بالحلال، فيمشون إلى دكاكين أهل السنّة أو بيوتهم فيسرقون شيئاً ويفطرون به[2]،

ومن آرائهم: عدم رجحان صوم يوم الإثنين أو حرمته ـ وإن وافق يوم الغدير، ومنها: حكمهم بخروج غير الإمامية من دين الإسلام، والحكم بنجاستهم، وكذا من شكّ في ذلك إلى غيرها من الآراء، ورأيت منه رسالةحكم فيها بوجوب الاجتهاد على الأعيان ـ كما هو رأي علماء حلب ـ وأشبع الكلام في ذلك، لكنّه مزيّف انتهى.[3]

وله رسالة في تنجّس غير الإماميّ [الإماميّة] وخروجهم عن الإسلام، وللمولى زين الدين الخوانساري رسالة في الردّ عليه.

وفي «مرآة الأحوال»:

١ـ كلمة «زجر» بمعنى «المنع و النهي»، ولكن في اللغة الفارسية بمعنى «الألم والاستياء والأذى»؛ والزجر في هذه العبارة تنطبق على الأذى ولأنّ المؤلّف كان إيرانياً فقد استعمل هذه الكلمة سهواً في غير ما وضع له.

٢ـ بل هو من الأقوال الشنيعة الشاذة المنكرة التي على خلافها كافة الفقهاء قديماً وحديثاً، بل المشهور المدّعىٰ عليه الإجماع في «شرح الإرشاد» للأردبيلي و«شرح المفاتيح» للأُستاذ الأكبر البهبهاني عدم جواز أخذ مال النواصب الذين ورد في ذمهم وإباحة ما لهم ما قد ورد فكيف بغيرهم (منه ﷺ).

٣ـ «تتميم أمل الآمل» ص ١٣٧.

ترجمہ: اوروہ مجموعی طور پر وہ فضیلت والے لوگوں میں سے تھا، اور اگرچہ وہ متقی اور زاہد (عبادت گزار) لوگوں میں سے بھی تھا، لیکن یہ ان کے خیالات [اور اقوال] سے ظاہر ہوا جو کے منفرد تھے اور جس وجہ سے ان پر تنقید کی گئی، اگرچہ ان میں سے کچھ [خیالات] جہاں میں اس کے علاوہ دوسروں لوگوں بھی رکھتے

ہیں۔ میں نے اپنے استاد سے اور ہمارے عظیم الشان عالم مولانا علی اصغر رحمہ اللہ علیہ سے [اس کے بارے میں] یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ سید المرتضی اوران کے والد علامہ کے سوا تمام علماء پر لعنت بھیجتا تھا۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

اور اس بارے میں یہ ثابت تھا کہ وہ اہلسنت کو اپنے گھر دعوت میں بلاتا اور تب تک تحمل سے رہتا جب تک اسے موقع نا مل جاتا اس چیز کے بارے میں جو کچھ وہ اس بندے کے ساتھ کرنا چاہتا تھا چنانچہ وہ اپنے لرزتے ہاتھوں سے چاقو پکڑتا حتی کے اس نے 90 سال گزار دئے تھے اور انتہائی بے دردی کے ساتھ اس کے حلق پر چاقو رکھ کر ہلاک کر دیتا۔

آگے لکھتا ہے کہ:

اور حیدار یہ [گروہ] اس سے منسوب ہے اور وہ روزہ رکھتے تھے، اور جب وہ کسی حلال چیز سے روزہ توڑنا چاہتے ہیں تو وہ اہل سنت یا ان کے گھروں کی دکانوں پر چلے جاتے ہیں اور [وہاں سے] کچھ چوری کرتے ہیں اور اس کے ساتھ افطار کرتے ہیں

چنانچہ یہ عجیب قسم کا قصہ ایسا ہی ہے جیسے سنیوں کو ان کے بزرگ کہتے تھے شیعہ لوگ سنیوں کو قتل کرتے ہیں گھر بلا کر لیکن آج پڑھ بھی لیا اس سے زیادہ مین کوئی تبصرہ نہین کر سکتا۔

ناصبیوں کے پیسے لوٹ لو:

علل الشرائع
اردو
للشیخ الصدوق
تالیف
الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی
المتوفی سنہ ۳۸۱ھ
مترجم
مولوی سید حسن امداد
ممتاز الافاضل
ناشر
الکساء پبلیشرز

علل الشرائع - الشيخ الصدوق - ج ٢ - الصفحة ٦٠١

58 - أبي رحمه الله قال: حدثنا سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن علي ابن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود بن فرقد، قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام ما تقول في قتل الناصب، قال: حلال الدم لكني اتقي عليك فان قدرت ان تقلب عليه حائطا أو تغرقه في ماء لكيلا يشهد به عليك فافعل، قلت: فما ترى في ماله، قال توه ما قدرت عليه.

58 - أبي رحمه الله قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار عن محمد بن الحسن الصفار ولم يحفظ اسناده قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لما أسري بي إلى السماء سقط قطرة من عرقي فنبت منه الورد فوقع في البحر فذهب السمك ليأخذها، وذهب الدعموص ليأخذها، فقالت السمكة: هي لي، وقال الدعموص: هي لي، فبعث الله تعالى إليهما ملكا يحكم بينهما فجعل نصفها للسمكة وجعل نصفها للدعموص.

وقال أبي رضي الله عنه وترى أوراق الورد تحت جلناره وهي خمسة اثنان منها على صفة السمك واثنتان منها على صفة الدعموص وواحدة منها نصفه على صفة السمك ونصفه على صفة الدعموص.

59 - أبي رحمه الله قال: حدثنا أحمد بن إدريس قال: حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن هشام بن سالم، قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام ما ترى في رجل سباب لعلي، قال: هو والله حلال الدم لولا أن يعم به بريا، قلت أي شئ يعم به بريا، قال: يقتل مؤمن بكافر.

60 - حدثنا محمد بن الحسن رحمه الله قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار عن محمد بن أحمد عن إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت لأنك لا تجد رجلا يقول: انا أبغض محمدا وآل محمد ولكن الناصب من نصب لكم وهو يعلم انكم تتولونا وانكم من

ترجمہ: داود بن فرقد نے کہا کہ میں نے امام جعفر سے پوچھا کہ آپ ناصبیون کے قتل کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں امام نے جواب دیا کہ: ان کا قتل کرنا حلال ہے لیکن میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں اگر تم قدرت رکھتے ہو تو اس کو دیوار کے پیچھے یا پانی میں ڈبو کر مارو تا کہ تمہارے خلاف کوئی گواہ نا ہو۔ میں نے کہا کہ آپ کا اس کے مال کے بارے میں کیا خیال ہے امام نے جواب دیا کہ: اگر تم قدرت رکھتے ہو تو اس کو تباہ کر دو (مطلب لوٹ لو)۔

اس روایت کے اردو ترجمہ میں آدھے روایت کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا جبکہ عربی روایت میں پوری روایت موجود ہے:

شیخ الصدوقؒ (۳۸۷) علل الشرائع

نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عبدالرحمن بن حجاج سے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ ایک طبیب نصرانی کے پاس جاؤں تو کیا اسے سلام کروں اور اس کے لئے دعا کروں؟ فرمایا ہاں مگر تمہاری دعا اس کو کوئی نفع نہیں پہنچائے گی۔

(۵۴) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن یحییٰ عطار نے روایت کرتے ہوئے محمد بن احمد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن الحسین جعفر عیسیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے بعض بزرگوں سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ میں اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس شخص کو تم نے قتل کیا ہے اگر وہ ایک چشم زدن کے لئے بھی اس کا اقرار کرتا کہ میں اس کا خالق اور اس کا رازق ہوں تو میں تمہیں عذاب کا مزہ چکھاتا مگر میں نے تم کو صرف اس لئے معاف کر دیا کہ اس نے میری خالقیت و رزاقیت کا ایک چشم زدن کے لئے بھی اقرار نہیں کیا تھا۔

(۵۵) بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن رحمہ اللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن صفار نے روایت کرتے ہوئے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے حسن بن بشار سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ان جناب سے حضرت آدم کی جنت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ دنیا کی جنتوں میں سے ایک جنت تھی جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتے تھے اگر وہ جنت خلد میں ہوتے تو اس میں سے کبھی نہ نکلتے۔

(۵۶) بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد رحمہ اللہ نے روایت کرتے ہوئے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے یونس بن حسین بن عمر بن یزید سے انہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان جناب سے دریافت کیا کہ جب اولاد یعقوب نے اپنے باپ یعقوبؑ سے درخواست کی کہ وہ اس امر کی اجازت دیدیں کہ یوسف کو اپنے ساتھ لیجائیں تو انہوں نے یہ کیوں کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ تم لوگ اس سے غافل رہو اور اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے؟ تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ نے اجازت نہ دینے کا قریب قریب وہی سبب بیان کیا جو حضرت یوسفؑ کے معاملہ میں وہ لوگ سبب و عذر پیش کرنے والے تھے۔

(۵۷) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے روایت کرتے ہوئے احمد بن محمد سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے داؤد بن فرقد سے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناصبی اور مرتد کے قتل کے متعلق پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا اس کا خون حلال ہے۔

(۵۸) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن یحییٰ عطار نے روایت کرتے ہوئے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے اس حدیث کی اسناد کو یاد نہیں رکھا ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب معراج میں آسمان کی طرف لیجایا گیا تو میرے پسینہ کا ایک قطرہ ٹپک پڑا اور اس سے گلاب کا پھول روئیدہ ہو گیا اور وہ گلاب سمندر میں گرا تو ایک طرف سے ایک مچھلی اس کو لینے کے لئے جھپٹی اور ایک طرف سے ایک دعموص جھپٹا (یہ ایک پانی کا کیڑا ہے) مچھلی نے کہا یہ میرا ہے اور دعموص نے کہا یہ میرا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ایک

لیکن یہی روایت دیگر کتب میں ان ہی الفاظ میں شیخ طوسی کے حوالے سے درج ہے جو کہ اس روایت کی صحت کو مزید تقویت دیتی ہے کہ اہل علم حضرات فرقہ تشیع کے اس کو قبول کرتے اور مسائل کا استخراج کرتے ہیں جن میں سے چند کتب درج ذیل ہیں:

انوار نعمانیہ میں یہ روایت انہیں الفاظ کے ساتھ درج ہے:

الأنوار النعمانية
مؤلفه
العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء
السيد نعمة الله الجزائري
طاب ثراه وجعل الجنة مثواه
المتوفى سنة ١١١٢
قدم له وعلق عليه
محمد علي القاضي الطباطبائي
الجزء الثاني
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

هذا فلا يخرج من النصب سوى المستضعفين منهم والمقلّدين والبله والنساء ونحوذلك وهذا المعنى هوالأولى ؛ ويدلّ عليه مارواه الصدوق قدّس الله روحه في كتاب علل الشرايع باسناد معتبر عن الصادق عليه السلام قال ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت ؛ لأنّك لاتجد رجلايقول أنا أبغض محمداً وآل محمد؛ ولكنّ الناصب من نصب لكم وهو يعلم أنّكم تتولّونا وانّكم من شيعتنا ؛ وفي معناه أخبار كثيرة

وقد روى عن النبيّ صلى الله عليه وآله أنّ علامة النواصب تقديم غير عليّ عليه ؛ وهذه خاصّة شاملة لاخاصّة ، ويمكن إرجاعها ايضا الى الأوّل بأن يكون المراد تقديم غيره عليه على وجه الإعتقاد والجزم ، ليخرج المقلّدون والمستضعفون ؛ فانّ تقديمهم غيره عليه انّما نشأ من تقليد علمائهم وآبائهم وأسلافهم ؛ والاّ فليس لهم الى الإطّلاع والجزم بهذا سبيل .

ويؤيّد هذا المعنى انّ الأئمة عليهم السلام وخواصّهم أطلقوا لفظ الناصبي على ابي حنيفة وأمثاله ، مع أنّ ابا حنيفة لم يكن ممّن نصب العداوة لأهل البيت عليهم السلام بل كان له إنقطاع اليهم ؛ وكان يظهر لهم التودّد ، نعم كان يخالف آرائهم ويقول قال عليّ وانا أقول ، ومن هذا يقوى قول السيّد المرتضى وإبن ادريس قدّس الله روحيهما وبعض مشائخنا المعاصرين بنجاسة المخالفين كلّهم ، نظرا الى إطلاق الكفر والشرك عليهم في الكتاب والسنّة فيتناولهم هذا اللفظ حيث يطلق ، ولأنّك قد تحقّقت انّ أكثرهم نواصب بهذا المعنى

الثاني في جواز قتلهم وإستباحة أموالهم؛ قد عرفت انّ أكثر الأصحاب ذكروا للناصبي ذلك المعنى الخاصّ في باب الطهارات و النجاسات ، وحكمه عندهم كالكافر الحربيّ في أكثر الأحكام ؛ وأمّا على ما ذكرناه له من التفسير فيكون الحكم شاملا كما عرفت، روى الصدوق طاب ثراه في العلل مسندا الى داود بن فرقد قال قلت لأبي عبدالله عليه السلام ما تقول في قتل الناصب؟ قال حلال الدم لكنّي أتقي عليك ؛ فان قدرت أن تقلب عليه حائطا اوتغرقه في ماء لكي لايشهد به عليك فافعل، قلت فما ترى في ماله؟ قال خذه ما قدرت

اس ہی شیخ یوسف بحرانی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے:

الحدائق الناضرة

١٨

فقه الشيعة من القرن الثامن

تأليف

المحقق البحراني

مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة :الناشر

نام كتاب : الحدائق الناضرة نويسنده : المحقق البحراني جلد : ١٨ صفحه : ١٥٦

منكم برجل منهم ، ورجل منكم خير من ألف رجل منهم ، لأمرناكم بالقتل لهم ، ولكن ذلك إلى الإمام [١] . وروى في الكافي والتهذيب في الصحيح عن يزيد بن معاوية العجلي ، قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن مؤمن قتل ناصبيا معروفا بالنصب على دينه ، غضبا لله ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم أيقتل به ؟ قال : أما هؤلاء فيقتلونه به ولو رفع إلى إمام عادل ظاهر لم يقتله به . قلت : فيبطل دمه ؟ قال : لا ولكن إذا كان له ورثة كان على الإمام أن يعطيهم الدية من بيت المال ، لأن قاتله إنما قتله غضبا لله عز وجل وللإمام ولدين المسلمين [٢] .

وروى في العلل عن الصحيح عن داود بن فرقد ، قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام :
ما تقول في قتل الناصب ؟ قال : حلال الدم ، ولكن اتقى عليك ، فإن قدرت أن تقلب عليه حائطا أو تغرقه في ماء لكي لا يشهد به عليك فافعل . قلت فما ترى في ماله ؟ قال : أتوه ما قدرت عليه [٣] .

وروى في العيون بإسناده عن الفضل بن شاذان ، عن الرضا عليه السلام فيما كتبه للمأمون ، قال عليه السلام : فلا يحل قتل أحد من النصاب والكفار في دار التقية ، إلا قاتل أو ساع في فساد ، وذلك إذا لم تخف على نفسك وأصحابك [٤] .

وروى في الفقيه عن محمد بن مسلم في الصحيح ، عن أبي جعفر عليه السلام ، قال :
قلت له : أرأيت من جحد الإمام منكم ما حاله ؟ فقال من جحد إماما من الله وبرئ منه ومن دينه فهو كافر مرتد عن الاسلام ، لأن الإمام من الله ، ودينه من دين الله ، ومن برئ من دين الله فهو كافر ، ودمه مباح في تلك الحال ، إلا أن يرجع ويتوب إلى الله

---

[١] الوسائل ج ١١ ص ٦٠ حديث : ٢

[٢] التهذيب ج ١٠ ص ٢١٣ حديث : ٤٨ / ٨٤٢

[٣] الوسائل ج ١٨ ص ٤٦٣ حديث : ٥ . واتواء المال : تضييعه وافساده

[٤] الوسائل ج ١١ ص ٦٢ حديث : ٩

میں کہتا ہوں اگر اس روایت کو دیکھیں تو شاید اسی روایت کی بنیاد پر شیعہ لوگوں نے شام میں رہنے والے سنی لوگوں کے گھروں کا تباہ و برباد کیا کیوں کہ اس کا حکم تو امام منصوص امام جعفر دے کر گئے تھے۔

اس ہی طرح کی ایک اور روایت میں ہمیں شیخ طوسی کی کتاب التہذیب الاحکام مین بھی ملتی ہے:

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السادس

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

- نام كتاب: تهذيب الاحكام
- تأليف: شيخ طوسي
- ناشر: دارالكتب الاسلاميه
- تيراژ: ١٠٠٠ نسخه
- نوبت چاپ: سوم
- تاريخ انتشار: ١٣٦٢
- چاپ از: چاپخانه خورشيد

آدرس ناشر: تهران، بازار سلطاني، دارالكتب الاسلاميه
تلفن: ٥٢٠٢١٠ — ٥٢٧٢٤٩

تهذيب الأحكام - الشيخ الطوسي - ج ٦ - الصفحة ٣٨٧

(1151) 272 - أحمد بن محمد عن البرقي عن عبد الله بن الحسن الدينوري قال: قلت لأبي الحسن (عليه السلام): جعلت فداك ما تقول في النصرانية اشتريها وأبيعها من النصارى؟ فقال: اشتر وبع، قلت: فانكح؟ فسكت عن ذلك قليلا ثم نظر إلي وقال شبه الاخفاء: هي لك حلال، قال: قلت جعلت فداك:
فاشترى المغنية أو الجارية تحسن ان تغني أريد بها الرزق لاسوى ذلك؟ قال: اشتر وبع.
(1152) 273 - الصفار عن علي بن محمد عن القاسم بن محمد عن سليمان ابن داود المنقري عن يحيى بن آدم عن شريك عن جابر بن يزيد الجعفي عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: سخاء المرء عما في أيدي الناس أكثر من سخاء النفس والبذل، ومروة الصبر في حال الفاقة والحاجة والتعفف والغنى أكثر من مروة الاعطاء، وخير المال الثقة بالله واليأس عما في أيدي الناس.
(1153) 274 - أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن فضالة عن سيف عن أبي بكر عن المعلى بن خنيس قال: قال أبو عبد الله (عليه السلام): خذ مال الناصب حيث ما وجدت وادفع إلينا خمسه.
(1154) 275 - عنه عن بعض أصحابنا عن محمد بن عبد الله عن يحيى ابن المبارك عن عبد الله بن جبلة عن إسحاق بن عمار قال: قال أبو عبد الله (عليه السلام):
مال الناصب وكل شئ يملكه حلال لك إلا امرأته فان نكاح أهل الشرك جائز، وذلك أن رسول الله (صلى الله عليه وآله) قال: لا تسبوا أهل الشرك فان لكل قوم نكاحا، ولولا انا نخاف عليكم ان يقتل رجل منكم برجل منهم والرجل منكم خير من الف رجل منهم ومائة الف منهم لأمرناكم بالقتل لهم ولكن ذلك إلى الامام.

ترجمہ: معلی بن خنیس نے روایت کیا کہ امام جعفر نے کہا ناصبی کا جو کوئی مال تمہیں ملے تم وہ لے لو اور اس کا خمس ہمیں بھیج دو۔

ایک اور روایت وسائل الشیعہ کی ہے کہ:
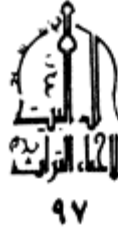
٩٧

تفصيل

وسائل الشيعة

إلى تحصيل مسائل الشريعة

تأليف

الفقيه المحدث

الشيخ محمد بن الحسن الحر العاملي

المتوفى سنة ١١٠٤ هـ

الجزء السابع عشر

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

وسائل الشيعة (آل البيت) - الحر العاملي - ج ١٧ - الصفحة ٢٩٩

والدفع الينا الخمس.

(22580) 2 - وعنه، عن بعض أصحابنا، عن محمد بن عبد الله، عن يحيى بن المبارك، عن عبد الله بن جبلة، عن إسحاق بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: مال الناصب وكل شئ يملكه حلال لك إلا امرأته، فإن نكاح أهل الشرك جائز، وذلك أن رسول الله صلى الله عليه وآله قال: لا تسبوا أهل الشرك فإن لكل قوم نكاحا، ولولا أنا نخاف عليكم أن يقتل رجل منكم برجل منهم، ورجل منكم خير من ألف رجل منهم ومائة ألف منهم لأمرناكم بالقتل لهم، ولكن ذلك إلى الامام.

أقول: وتقدم ما يدل على بعض المقصود في الخمس (1)، ويأتي ما يدل عليه في الحدود (2)، والديات (3)، وغير ذلك.

96 - باب جواز بيع المملوك المولود من الزنا وشرائه واسترقاقه، على كراهية، وعدم جواز بيع اللقيط في دار الاسلام (22581) 1 - محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن عبد الله بن سنان قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام ولد الزنا يباع ويشترى ويستخدم؟ قال: نعم، قلت: فيستنكح؟ قال: نعم، ولا تطلب ولدها.

---

٢ - التهذيب ٦: ٣٨٧ / ١١٥٤، وأورده في الحديث ٢ من الباب ٢٦ من أبواب جهاد العدو.
(١) تقدم في الحديث ٦ من الباب ٢ من أبواب ما يجب فيه الخمس.
(٢) يأتي في الباب ٢٧ من أبواب القذف.
(٣) يأتي في الباب ٢٢ من أبواب الديات.
(٤) يأتي في الباب ٦٨ من أبواب قصاص النفس، وفي الباب ٣٣ من أبواب موجبات الضمان.
الباب ٩٦ فيه ١٠ أحاديث ١ - الفقيه ٣: ١٤٣ / 629، وأورد ذيله في الحديث 1 من الباب 14 من أبواب ما يحرم بالمصاهرة.

ترجمہ: اسحاق بن عمار روایت کرتا ہے کہ امام جعفر نے فرمایا کہ ناصبی کا مال اور جو کچھ اس کی ملکیت ہے وہ تمہارے لیے (شیعوں کے لیے) حلال ہے سوائے اس کی عورتوں کہ کیوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مشرک کا نکاح جائز ہے۔

صحابہ کہ کفر میں شک کرنے والا کافر:

شیعہ علما کے نزدیک صحابہ تو شاید یزید سے زیادہ بھی بدتر درجہ رکھتے ہیں اور اس سے بدتر بھی کیوں نا ہو آخر ان کے امام کی ماں بی بی فاطمہؓ کو ان صحابہ نے ہی تو تین گھنٹے دربار میں کھڑے رکھا اور ان کو شہید کیا اور ساتھ ساتھ علی کے حق خلافت پر بھی ڈاکہ ڈالا اور جو عقیدہ امامت جو کہ اصول دین میں سے ہیں اس کے منکر ہوئے اور اپنا دین اسلام سے خارج ہو گئے اس ہی وجہ سے شیعہ علما نے کہا ہے کہ وہ شخص صحابہ کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔

جیسا کہ علامہ مجلسی نے واضح لکھا کہ:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب فیض بخش وارتیاب روح بخش مردہ دلان نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصۂ موجودات صاحب المقام المحمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الائمۃ الطاہرین

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین السالکین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمای شیعہ کارکنان مطبع

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ انطباع یافت

برسرم پس حضرت رسول فرمود که روانه کنید لشکر اسامه را و بیرون برید لشکر اسامه را خدا لعنت کند کسی را که تخلف نماید از لشکر اسامه سه مرتبه این سخن را اعاده فرمود و مدهوش شد از تعب و غشی بسیار و بعد از
حزن و اندوهی که عارض شده آنحضرت را بسبب آنچه مشاهده نمود از اطوار ناپسندیده که منافقان امت
از فتنه‌های فاسد ایشان پس مسلمانان بسیار گریستند و صدای گریه و نوحه از زنان و فرزندان آنحضرت
بلند شد و شیون از زنان و مردان مسلمانان برخاست پس حضرت چشم مبارک گشود و بسوی ایشان
نظر کرد و فرمود که بیاورید از برای من دوات و کتف گوسفندی تا بنویسم از برای شما نامه که گمراه نشوید هرگز
پس یکی از صحابه برخاست که دوات و کتف را بیاورد عمر گفت که برگرد که این مرد هذیان میگوید و بیماری
بر او غالب شده است و ما را کتاب خدا بس است پس اختلاف کردند آنها که در خانه بودند بعضی گفتند که
قول قول عمر است و بعضی گفتند که قول قول رسول خداست و گفتند چنین حالی چگونه مخالفت حضرت
رسول خدا را شد پس بار دیگر پرسیدند که آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول الله حضرت فرمود که بعد از این
سخنان که از شما شنیدم مرا حاجتی به آن نیست ولیکن وصیت میکنم شما را که با اهلبیت من نیکو سلوک کنید
و رو از ایشان مگردانید و از ایشان برخاستند مؤلف گوید که این حدیث دوات و قلم در صحیح بخاری
و مسلم و سایر کتب معتبره اهل سنت مذکور است بطرق متعدده و چنین روایت کرده اند ایشان از ابن
عباس که او گریست آنقدر که آب دیده اش سنگریزه‌های مسجد را تر کرد و میگفت که روز پنجشنبه و چه روز
پنجشنبه روزی که بسیار درد رسول خدا شدید شد و گفت بیاورید دوات و کتفی تا بنویسم از برای شما کتابی
که گمراه نشوید بعد از آن هرگز پس نزاع کردند و در این وقت سزاوار نبود که نزاع کنند در حضور پیغمبر
پس عمر گفت که رسول خدا هذیان میگوید و بروایت دیگر گفت که درد بر او غالب شده است و نزد شما
قرآن هست بس است ما را کتاب خدا پس اختلاف کردند اهل آن خانه و با یکدیگر مخاصمه کردند بعضی گفتند
بیاورید تا بنویسد رسول خدا برای شما کتابی که بعد از آن گمراه نشوید و بعضی گفتند که قول قول عمر است
چون آوازها بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت آنحضرت دلتنگ شد و فرمود که برخیزید
از پیش من پس ابن عباس میگفت که بدترین مصیبت و بدترین مصیبتها آن بود که مانع شد در میان
رسول خدا و میان آنکه آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی که نمودند و آوازها که بلند
کردند ای عزیز آیا بعد از این حدیث که همه عامه روایت کرده اند هیچ عاقل را مجال آن هست
که شک کند در کفر عمر و کفر کسی که عمر را مسلمان داند اگر بقالی یا علافی خواهد که وصیت کند و کسی مانع
وصیت او شود مردم بر او طعنها میکنند هرگاه رسول خدا خواهد که وصیتی کند که صلاح امت در آن باشد

ترجمہ: کسی عاقل کی مجال نہیں ہے کہ وہ عمرؓ کے کفر میں شک کرے اور وہ کافر جو کوئی عمر کو مسلمان جانتا ہے۔

اس ہی طرح بحار الانوار میں ایک پوری روات کو درج کرتے ہیں کہ:
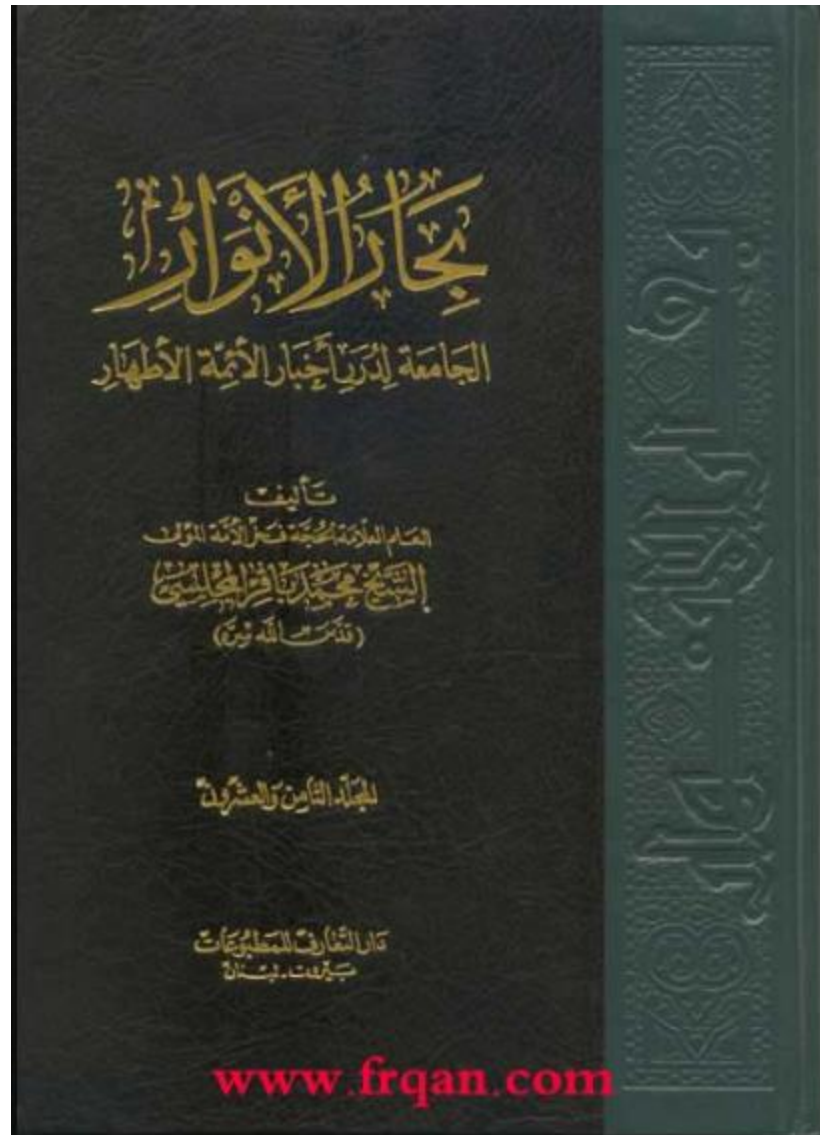
بخارجين من النار﴾[١] ثمّ قال أبو جعفر عليه السلام: هم والله يا جابر أئمّة الظلمة وأشياعهم[٢].

٢٤ ـ ختص: قال الصادق عليه السلام: إنّ الله تبارك وتعالى جعلنا حججه على خلقه، وأُمناءه على علمه، فمن جحدنا كان بمنزلة إبليس في تعنّته على الله، حين أمره بالسجود لآدم، ومن عرفنا واتّبعنا كان بمنزلة الملائكة الّذين أمرهم الله بالسجود لآدم فأطاعوه[٣].

٢٥ ـ تقريب المعارف لأبي الصلاح الحلبيّ: عن أبي عليّ الخراسانيّ عن مولى لعليّ بن الحسين عليه السلام قال: كنت معه عليه السلام في بعض خلواته فقلت: إنّ لي عليك حقّاً ألا تخبرني عن هذين الرجلين: عن أبي بكر وعمر؟ فقال: كافران، كافر من أحبّهما. ٦٩/١٣٨

ومن أبي حمزة الثمالي أنّه سئل عليّ بن الحسين عليه السلام عنهما فقال: كافران، كافر من تولّاهما.

قال: تناصر الخبر عن عليّ بن الحسين ومحمّد بن عليّ وجعفر بن محمّد عليهم السلام من طرق مختلفة أنّهم قالوا: ثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة ولا يزكّيهم ولهم عذاب أليم: من زعم أنّه إمام وليس بإمام، ومن جحد إمامة إمام من الله، ومن زعم أنّ لهما في الإسلام نصيباً. ومن طريق آخر أنّ للأوّلين، ومن آخر للأعرابيّين في الإسلام نصيباً. ثمّ قال رحمه الله: إلى غير ذلك من الروايات عمّن ذكرناه وعن أبنائهم عليهم السلام مقترناً بالمعلوم من دينهم، لكلّ متأمّل حالهم أنّهم يرون في المتقدّمين على أمير المؤمنين عليه السلام ومن دان بدينهم أنّهم كفّار، وذلك كافٍ عن إيراد رواية، وأورد أخباراً أُخر[٤] أوردناها في كتاب الفتن[٥].

٢٦ ـ نهج: قام إلى أمير المؤمنين عليه السلام رجل فقال: أخبرنا عن الفتنة وهل سألت عنها رسول الله ﷺ؟ فقال عليه السلام: لمّا أنزل الله سبحانه قوله: **﴿الم أحسب الناس أن يتركوا أن يقولوا آمنّا وهم لا يفتنون﴾**[٦] علمت أنّ الفتنة لا تنزل بنا ورسول الله ﷺ بين أظهرنا، فقلت: يا رسول الله ﷺ ما هذه الفتنة الّتي أخبرك الله بها؟ فقال: يا عليّ إنّ أُمّتي سيفتنون من بعدي، فقلت: يا رسول الله ﷺ أوليس قد قلت لي يوم أحد حيث استشهد من استشهد من المسلمين وحيزت عنّي الشهادة فشقّ ذلك عليّ فقلت لي: أبشر فإنّ الشهادة من ورائك فقال لي: إنّ ذلك لكذلك، فكيف صبرك إذاً؟ فقلت: يا رسول الله ليس هذا من مواطن الصبر ولكن من مواطن البشرى والشكر.

وقال: يا عليّ إنّ القوم سيفتنون بأموالهم، ويمنّون بدينهم على ربّهم ويتمنّون رحمته، ويأمنون سطوته ويستحلّون حرامه بالشبهات الكاذبة، والأهواء الساهية، فيستحلّون الخمر بالنبيذ، والسحت بالهديّة، والربا بالبيع، فقلت: يا رسول الله فبأيّ المنازل أُنزلهم عند ذلك؟ أبمنزلة ردّة أم بمنزلة فتنة؟ فقال: بمنزلة فتنة[٧]. ٦٩/١٣٩

٢٧ ـ كتاب البرهان[٨]: أخبرنا محمّد بن الحسن قال: حدّثني الحسن بن خضير قال: حدّثني إسحاق

---

(١) سورة البقرة، آية: ١٦٥ ـ ١٦٧.
(٢) الاختصاص ص ٣٣١.
(٣) الاختصاص ص ٣٣٤.
(٤) تقريب المعارف ص ٢٤٤ و٢٤٨ و٢٤٩.
(٥) راجع ج٣٠ ص ٣٧٨ ـ ٣٩١ من المطبوعة.
(٦) سورة العنكبوت، آية: ٢.
(٧) نهج البلاغة ج ١ ص ٢٢٠، الخطبة رقم ١٥٦.
(٨) هو كتاب البرهان في النص الجلي على أمير المؤمنين عليه السلام لأبي الحسن علي بن محمد العدوي الشمشاطي كان حياً عام ٣٧٧ هـ وقد عبر النجاشي عن هذا الكتاب بـ «رسالة» راجع رجال النجاشي ص ٢٦٤، وذكره المؤلف رحمه الله في مقدمة هذا الكتاب راجع ج ١ ص ٢٠ و٣٩ من المطبوعة.

ترجمہ: امام علی بن حسین بن علی کی ایک آزاد لونڈی بیان کرتی ہے کہ میں امام کے ساتھ ایسی جگہ موجود تھی جہاں امام اکیلے تھے میں نے کہا بے شک میں حق رکھتی ہوں کہ آپ مجھے ان دو مردوں کے بارے آگاہ کریں ابو بکر، عمر۔ امام نے جواب دیا کہ وہ دونوں کافر ہیں اور جو کوئی ان سے پیار کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

اس ہی طرح امام جعفر سے ایک روایت علامہ مجلسی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ:

بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار ع
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي قدس سره
الكتاب السابع
الإمامة وفيه جوامع أحوالهم عليهم السلام
طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

بمنزلة من جحد نبوة الأنبياء عليهم السلام واعتقادنا فيمن أقر بأمير المؤمنين وأنكر واحدا ممن بعده من الأئمة عليهم السلام أنه بمنزلة من آمن بجميع الأنبياء وأنكر نبوة محمد صلى الله عليه وآله، وقال الصادق عليه السلام: المنكر لآخرنا كالمنكر لأولنا. وقال النبي صلى الله عليه وآله: الأئمة من بعدي اثنا عشر أولهم أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام وآخرهم القائم، طاعتهم طاعتي، ومعصيتهم معصيتي، من أنكر واحدا منهم فقد أنكرني. وقال الصادق عليه السلام:
من شك في كفر أعدائنا والظالمين لنا فهو كافر.
واعتقادنا فيمن قاتل عليا صلوات الله عليه كقول النبي صلى الله عليه وآله: من قاتل عليا فقد قاتلني. وقول: من حارب عليا فقد حاربني، ومن حاربني فقد حارب الله عز وجل وقوله صلى الله عليه وآله لعلي وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام: أنا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم.
واعتقادنا في البراءة أنها من الأوثان الأربعة والإناث الأربع ومن جميع أشياعهم، وأتباعهم وأنهم شر خلق الله عز وجل ولا يتم الاقرار بالله وبرسوله و بالأئمة عليهم السلام إلا بالبراءة من أعدائهم.
وقال الشيخ المفيد قدس الله روحه في كتاب المسائل: اتفقت الامامية على أن من أنكر إمامة أحد من الأئمة وجحد ما أوجبه الله تعالى له من فرض الطاعة فهو كافر ضال مستحق للخلود في النار. وقال في موضع آخر: اتفقت الامامية على أن أصحاب البدع كلهم كفار وأن على الامام أن يستتيبهم عند التمكن بعد الدعوة لهم وإقامة البينات عليهم، فإن تابوا من بدعهم وصاروا إلى الصواب وإلا قتلهم لردتهم عن الايمان، وأن من مات منهم على ذلك فهو من أهل النار.
وأجمعت المعتزلة على خلاف ذلك وزعموا أن كثيرا من أهل البدع فساق ليسوا بكفار، وأن فيهم من لا يفسق ببدعته ولا يخرج بها عن الاسلام كالمرجئة من أصحاب ابن شبيب والتبرية من الزيدية الموافقة لهم في الأصول وإن خالفوهم في صفات الامام.

ترجمہ: امام جعفر نے فرمایا کہ جو کوئی ہمارے دشمنوں اور ظالمین کے کفر میں شک کرتا ہے وہ خود کافر ہے۔

اور شیعہ کے بقول ان کا سب سے بڑا دشمن ہے ہی ابو بکر، عمر چنانچہ علامہ مجلسی کا فتوی شیعہ روایت کے تحت ایک دم درست کہ صحابہ کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔

مخالفین پر بہتان درازی کرو:

جیسا علامہ حر عاملی نے ایک روایت اپنی کتاب وسائل الشیعہ میں درج کی ہے:

٩٦

تفصيل

وسائل الشيعة

إلى تحصيل مسائل الشريعة

تأليف

الفقيه المحدث

الشيخ محمد بن الحسن الحر العاملي

المتوفى سنة ١١٠٤ هـ

الجزء السادس عشر

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث
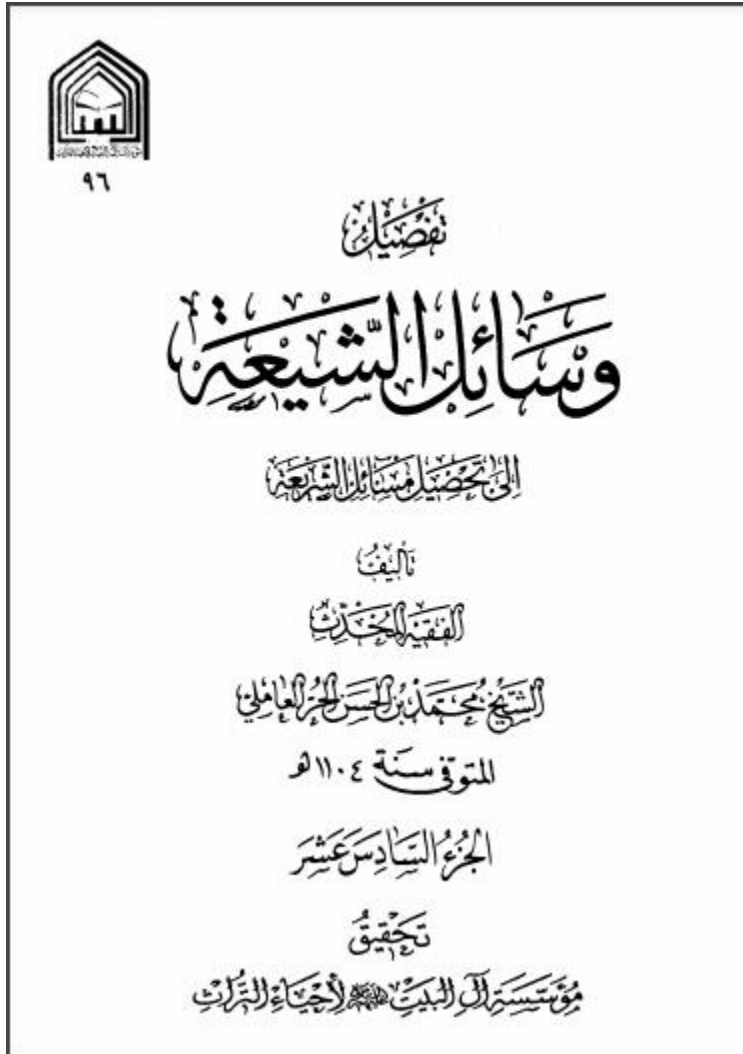
39 - باب وجوب البراءة من أهل البدع وسبهم وتحذير الناس منهم وترك تعظيمهم مع عدم الخوف.

(21531) 1 - محمد بن يعقوب، عن محمد بن محمد بن الحسين (1)، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن داود بن سرحان، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): إذا رأيتم أهل الريب والبدع من بعدي فأظهروا البراءة منهم، وأكثروا من سبهم، والقول فيهم والوقيعة، وباهتوهم كيلا يطمعوا في الفساد في الاسلام ويحذرهم الناس ولا يتعلمون من بدعهم يكتب الله لكم بذلك الحسنات، ويرفع لكم به الدرجات في الآخرة.

(21532) 2 - أحمد بن محمد بن خالد البرقي في (المحاسن) عن يعقوب بن يزيد، عن محمد بن جمهور العمي رفعه قال: من أتى ذا بدعة فعظمه فإنما سعى في هدم الاسلام.

ورواه الكليني، عن الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور مثله (1).

(21533) 3 - وعن أبيه عن، هارون بن الجهم، عن حفص بن عمرو،

الباب ٣٩ فيه ٧ أحاديث (١) الكافي ٢: ٢٧٨ / ٤.
(١) في المصدر: محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين.
(٢) المحاسن: ٢٠٨ / ٧٢.
(١) الكافي ١: ٤٤ / 3.
(3) المحاسن: 208 / 73، وأورده عن الفقيه وعقاب الأعمال في الحديث 7 من الباب 40 من هذه الأبواب.

ترجمہ: امام سجاد نے فرمایا اگر تم کوئی اہل بدعت کو دیکھو سوائے شیعوں کہ یا ایسا کوئی جو نیا شیعہ بنا ہو تو اس (بدعتی) سے برات ظاہر کرو اور ان کی خوب مذمت کرو (یا گالی دو) اور ان پر جھوٹی چیزوں کی بہتان درازی کرو۔ تاکہ وہ اسلام میں بدعنوانی لانے میں لالچی نہ بنیں اور لوگوں کو ان کی بدعت کے سیکھنے کے

خلاف آگاہ کرو۔ اس کے بدلے اللہ تمہیں انعام دے گا اور اور اگلی زندگی میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

اس ہی طرح ایک اور آیت اللہ اپنی کتاب الذنب الکبیرہ میں یہی روایت امام جعفر سے ایک مرفوع روایت نقل کرتا ہے کہ:
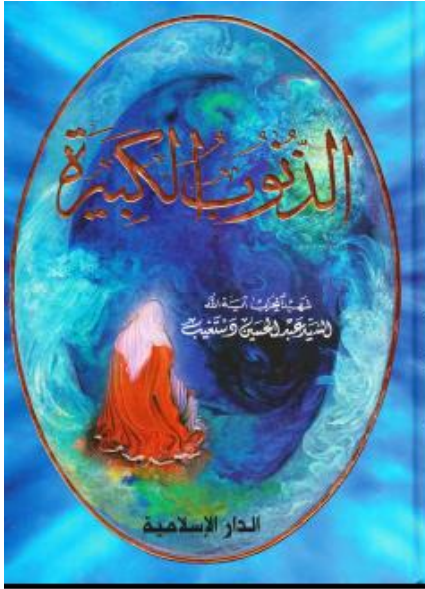
١١

(الحادي عشر) البدعة، وحرمتها من ضرو
من الذنوب الكبيرة فلورود الوعيد بالعذاب علي
إن أصل المطلب مسلَّم وظاهر، نكتفي بذكر عد

قال رسول الله(ص):

«كل بدعة ضلالة، وكل ضلالة في النار».

وقال أمير المؤمنين(ع): «من مشى إلى صاحب بدعة فوقَّره فقد سعى في هدم الإسلام». (وسائل الشيعة).

ورد عن الإمام الصادق(ع) أنه عد البدعة من الكبائر لقول رسول الله(ص): «من تبسَّم في وجه مبتدع فقد أعان على هدم دينه»[1]. (سفينة البحار - ٦٣).

وقال رسول الله(ص):

«إذا رأيتم أهل الريب والبدع من بعدي فأظهروا البراءة منهم، وأكثروا من سبهم والقول فيهم والوقيعة، وباهتوهم كيلا يطمعوا في الفساد في الإسلام، ويحذرهم الناس ولا يتعلمون من بدعهم، يكتب الله لكم بذلك الحسنات، ويرفع لكم به الدرجات في الآخرة». (وسائل الشيعة).

قال العلاّمة المجلسي في شرح هذا الحديث:

«كأن المراد بأهل الريب الذين يشكون في الدين ويشككون الناس فيه

---

١ - نقل في (بحار الأنوار) في باب البدعة ما يقارب ثلاثين رواية، وفي الوسائل في نفس هذا الباب نقل أحد عشر حديثاً، وفي باب تحريم المجاملة لأهل المعاصي والبدع نقلت واحدة وعشرون رواية، وفي الباب التاسع والثلاثين نقل ثمانية أحاديث.

بلکہ یہی نہیں علامہ خوئی نے مخالفین کے دعوی کو جھوٹا ثابت کرنے کے واسطے جھوٹ بولنے تک کا توفتوی دیا ہوا ہے:

ترجمہ: آیت اللہ خوئی سے کسی نے پوچھا کیا اہل بدعت کے ساتھ مناظرہ کرنے میں کیا میں جھوٹ بول سکتا ہوں؟

جواب دیا: ہاں جائز اس صورت میں کے مخالف کی بات باطل ثابت ہو جائے۔

یہ بات آیت اللہ تبریزی اپنی کتاب میں بطور سوال جواب درج کر رہا ہے:

يعمهما؟ الخوئي: نعم يعمهما. سؤال ١٢٤٥: هل يجوز الكذب على المبدع أو مروج الضلال في مقام الاحتجاج عليه إذا كان الكذب يدحض حجته ويبطل دعاويه الباطلة؟ الخوئي: إذا توقف رد باطله عليه جاز. سؤال ١٢٤٦: وهل يجوز سب أهل البدع والريب ومباهتتهم والوقيعة فيهم؟

اسم الكتاب : صراط النجاة المؤلف : التبريزي، الميرزا جواد الجزء : ١

صفحة : ٤٤٧

تکفیر اہلسنت شیعہ علما کی نظر میں:

متقدمین علما:

شیعہ علما میں سب سے پہلے جنہوں نے اپنے قدیم نقطہ نظر کی مخالفت کر کے اہلسنت کو مسلمان کہا وہ تھے علامہ حلی (676-602) ہجری کا ہے وہ بھی صرف اس حد تک مسلمان کہا کہ وہ ظاہر میں مسلمان جیسے احکام رکھتا ہے جبکہ باطن میں وہ کافر ہی ہے۔

على من تسنم أوج الجلال حتى شك في أنه الله المتعال. انتهى. ونحوه في شرحه على الرسالة الألفية. وممن صرح بالنصب جماعة من متأخري المتأخرين: منهم السيد نعمة الله الجزائري في كتاب الأنوار النعمانية حيث قال: وأما الناصبي وأحواله وأحكامه فإنما يتم ببيان أمرين: (الأول) في بيان معنى الناصب الذي وردت الروايات أنه نجس وأنه شر من اليهودي والنصراني والمجوسي وأنه كافر باجماع الإمامية، والذي ذهب إليه أكثر الأصحاب (رضوان الله عليهم) أن المراد به من نصب العداوة لآل محمد (صلى الله عليه وآله) وتظاهر ببغضهم كما هو الموجود في الخوارج وبعض ما وراء النهر، ورتبوا الأحكام في باب الطهارة والنجاسة والكفر والايمان وجواز النكاح وعدمه على الناصبي بهذا المعنى، وقد تفطن شيخنا الشهيد الثاني من الاطلاع على غرائب الأخبار فذهب إلى أن الناصبي هو الذي نصب العداوة لشيعة أهل البيت (عليهم السلام) وتظاهر في القدح فيهم كما هو حال أكثر المخالفين لنا في هذه الأعصار في كل الأمصار.. إلى آخر كلامه زيد في مقامه. وهو الحق المدلول عليه بأخبار العترة الأطهار كما ستأتيك إن شاء الله تعالى ساطعة الأنوار.

إذا عرفت ذلك فاعلم أن من جملة من صرح بطهارة المخالفين بل ربما كان هو الأصل في الخلاف في هذه المسألة في القول باسلامهم وما يترتب عليه المحقق في المعتبر حيث قال: أسئار المسلمين طاهرة وإن اختلفت آراؤهم عدا الخوارج والغلاة، وقال الشيخ في المبسوط بنجاسة المجبرة والمجسمة، وصرح بعض المتأخرين بنجاسة من لم يعتقد الحق عدا المستضعف، لنا أن النبي (صلى الله عليه وآله) لم يكن يجتنب سؤر أحدهم وكان يشرب من المواضع التي تشرب منها عائشة وبعده لم يجتنب علي (عليه السلام) سؤر أحد

ترجمہ: جیسا کہ یہ ثابت ہے کہ متقدمین علما غیر شیعوں کو نجس کافر کہتے تھے اور اس مار میں سوائے ایک کے جس نے غیر شیعہ کو طاہر (غیر نجس) کہا ہے اور یہ پہلے تھے جنہوں نے قدیم نقطہ نظر سے ہٹ پر غیر شیعہ لوگوں کو مسلمان کہا اور کہا کہ مسلمانوں کے احکام دنیا میں اس پر لاگو ہوں گے وہ محقق حلی تھے اپنے کتاب المعتبر میں۔

مطلب محقق حلی 600 ہجری کا عالم ہے اس سے پہلے تمام متقدمین شیعہ علما غیر شیعہ فرقوں کی تکفیر کرتے تھے۔

اور یہی رائے آج جمہور اہلسنت شیعہ لوگوں کے بارے میں رکھتے ہیں کیونکہ ہمیں غالب گمان ہے کہ شیعہ لوگوں نے تقیہ کر کے اپنے عقائد کو چھپایا ہوا ہے اور حقیقت میں وہ یہی عقائد رکھتے ہیں بہت کم ہیں جو یہ عقائد نا رکھتے ہوں اس وجہ سے ہم لوگ حسن ظن رکھتے ہوئے ان کے ظاہر پر فتوی لگاتے ہیں کہ وہ ظاہری طور پر بد عقیدہ مسلمان ہیں اور اگر وہ اپنا عقیدہ بغیر تقیہ بیان کریں جیسا کہ ان کی کتابوں میں لکھا ہے جس پر مذہب کا بھی عمل ہے لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ کافی دفعہ واضح انکار کر دیتے لیکن جب پرائیویٹ مجلس میں ہوتے ہیں تو خوب دھڑلے سے اس کا پرچار کرتے ہیں تو ہم بھی واضح طور پر ان کی تکفیر کا موقف اپنائیں گے جب وہ اپنے عقیدے کا بغیر تقیہ کے پرچار کریں گے کیوں کہ ہم مجبور ہیں کہ فتوی ہمیشہ ظاہری حالت پر لگتا ہے اور دنیا میں ان پر مسلمانوں والے احکام ہوں گے اور آخرت کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہو گا۔

یہی شیخ یوسف بحرانی آگے لکھتا ہے کہ:

(عليه السلام) (1) " أنه كره سؤر ولد الزنا واليهودي والنصراني والمشرك وكل من خالف الاسلام. وكان أشد ذلك عنده سؤر الناصب " ولا اشكال ولا خلاف في أن المراد بالكراهة هنا التحريم والنجاسة، وقد وقع ذلك معلقا على هذه العناوين المذكورة ومنها المشرك ومن خالف الاسلام. وكل من هذه العنوانات أوصاف لموصوفات محذوفة قد شاع التعبير بها عنها من لفظ الرجل أو الشخص أو الذات أو نحو ذلك، ولا ريب في صدق هذه الموصوفات على جملة البدن وجميع أجزائه كصدق الكلب على جملته كما اعترف به فكما أن الكلب اسم لهذه الجملة فالرجل أيضا كذلك ونحوه الشخص.

و (ثالثا) أنا قد أوضحنا سابقا دلالة إحدى الآيتين المشار إليهما في كلامه على النجاسة في المقام وبينا ضعف ما أورد عليها من الالزام وبه يتم المطلوب والمرام. والله العالم.

وتمام تحقيق القول في هذا الفصل يتوقف على رسم مسائل: (الأولى) المشهور بين متأخري الأصحاب هو الحكم باسلام المخالفين وطهارتهم، وخصوا الكفر والنجاسة بالناصب كما أشرنا إليه في صدر الفصل وهو عندهم من أظهر عداوة أهل البيت (عليهم السلام) والمشهور في كلام أصحابنا المتقدمين هو الحكم بكفرهم ونصبهم ونجاستهم وهو المؤيد بالروايات الإمامية، قال الشيخ ابن نوبخت (قدس سره) وهو من متقدمي أصحابنا في كتابه فص الياقوت: دافعوا النص كفرة عند جمهور أصحابنا ومن أصحابنا من يفسقهم.. الخ. وقال العلامة في شرحه أما دافعوا النص على أمير المؤمنين (عليه السلام) بالإمامة فقد ذهب أكثر أصحابنا إلى تكفيرهم لأن النص معلوم بالتواتر من دين محمد (صلى الله عليه وآله) فيكون ضروريا أي معلوما من دينه ضرورة فجاحده يكون كافرا كمن يجحد وجوب الصلاة وصوم شهر رمضان. واختار ذلك في المنتهى فقال في كتاب الزكاة في بيان اشتراط وصف المستحق بالايمان ما صورته: لأن الإمامة

ترجمہ: جیسا کہ بعد کے علما میں مشہور ہے کہ غیر شیعہ مسلمان اور طاہر ہے اور اکیلے ناصبی کی وہ کافر و نجس کہتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ان لوگوں کے نزدیک ناصبی وہ ہے جو اہلبیت سے دشمنی رکھتا ہے۔ جبکہ ہمارے اکابر مشہور علما غیر شیعہ علما کو کافر مانتے ہیں اور ان کے اس نظریہ کو شیعہ روایات تقویت دیتی ہیں۔

پھر یہ آگے ان تمام شیعہ علما کے اقوال درج کرتا ہے جو غیر شیعہ فرقوں کی تکفیر کرتے ہیں جس میں ابن نو بخت اور شیخ مفید شامل ہے۔ اور شیخ یوسف بحرانی آج کے شیعہ علما کارد کر رہا ہے کہ کیوں تم دوسرے فرقوں کو مسلمان کہتے جبکہ اکابر شیعہ علما انہیں کافر مانتے ہیں۔

متاخرین علما:

اور متاخرین علما میں باقر مجلسی شیعہ کے چوٹی کے محدث ہیں اور ان کے اس قسم کے حوالہ جات پہلے بھی گزر چکے ہیں کہ وہ غیر اثنا عشری فرقوں کو کافر کہتے ہیں اس ہی طرح علامہ مامقانی تنقیح المقال میں لکھتے ہیں کہ :

الفوائد الرجالية

من

تنقيح المقال في علم الرجال

تأليف

العلامة الثاني والرجالي الكبير

الشيخ عبد الله المامقاني رحمه الله

١٢٩٠ ـ ١٣٥١هـ

الجزء الثاني

تحقيق

الشيخ محمد رضا المامقاني

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

اسم الكتاب : تنقيح المقال في علم الرجال المؤلف : المامقاني، الشيخ عبد الله الجزء : ٢ صفحة : ٢٤٤

انتهى ما أهمّنا نقله من كلام المحقّق البحراني رحمه اللّه [١].

و غاية ما يستفاد من الأخبار التي ذكرها هو جريان حكم الكافر و المشرك في الآخرة على من لم يكن اثني عشريا،و عدم إمكان اتصافه بالعدالة،و عدم جواز ترتيب آثارها عليه في الدنيا،و ذلك لا يستلزم عدم جواز العمل بخبره بعد كون المدار في العمل بالخبر على الوثوق و الاطمئنان العادي العقلائي، كما هو ظاهر.

***

[٧] بهم.و غيّروا فغيّر ما بهم..». أقول:نظير ما سلف رواه الكشي رحمه اللّه في رجاله:٤٥٧ حديث ٨٦٥،عن خلف،قال:حدّثني الحسن بن علي،عن سليمان[بن]الجعفري،قال:كنت عند أبي الحسن عليه السلام بالمدينة إذ دخل عليه رجل من أهل المدينة فسأله عن الواقفة، فقال أبو الحسن عليه السلام: «مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَ قُتِّلُوا تَقْتِيلاً* سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلاً.. [سورة الأحزاب(٣٣):٦١- ٦٢]و اللّه إنّ اللّه لا يبدلها حتّى يقتلوا عن آخرهم». و عنه في بحار الأنوار ٤٨/٢٦٤-٢٦٥ حديث ٢٣،و قال:لعلّ المراد قتلهم في الرجعة. انظر هذه الروايات في تعاليقنا على كتاب مقباس الهداية ٢/٢٣٤-٣٤٧[الطبعة الاولى المحقّقة]؛و ما جاء في كتاب الأسرار فيما كني و عرف به الأشرار ٤/٤١٤-٤٢٣.

[١] معراج أهل الكمال:٢١٣-٢١٦.

ترجمہ: ان احادیث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کافر اور مشرک کا حکم ہر اس پر لگ سکتا ہے کو غیر اثنا عشری شیعہ ہے۔

اور باقر مجلسی نے تو واضح کہ دیا ہے کہ مشرک کون کون ہوتا ہے:

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار (ع)

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب السابع عشر

الروضة وفيه المواعظ والحكم والخطب

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

يا علي يا فاطمة

بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٢٣ - الصفحة ٣٩٠

عملوا الصالحات أولئك هم خير البرية " أنت وشيعتك (1) وموعدي وموعدكم الحوض إذا جئت الأمم تدعون غرا محجلين شباعا مرويين (2).

100 - كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة: محمد بن العباس عن أحمد بن هوذة عن إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن عمرو بن شمر عن أبي مخنف عن يعقوب بن ميثم أنه وجد في كتب أبيه أن عليا عليه السلام قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: " إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك خير البرية " ثم التفت إلي فقال: هم أنت يا علي وشيعتك وميعادك وميعادهم الحوض تأتون غرا محجلين متوجين، قال يعقوب: فحدثت به أبا جعفر عليه السلام فقال: هكذا هو عندنا في كتاب علي عليه السلام (3).

تذنيب: اعلم أن إطلاق لفظ الشرك والكفر على من لم يعتقد إمامة أمير - المؤمنين والأئمة من ولده عليهم السلام وفضل عليهم غيرهم يدل على أنهم كفار مخلدون في النار، وقد مر الكلام فيه في أبواب المعاد، وسيأتي في أبواب الايمان والكفر إنشاء الله تعالى.

قال الشيخ المفيد قدس الله روحه في كتاب المسائل: اتفقت الامامية على أن من أنكر إمامة أحد من الأئمة وجحد ما أوجبه الله تعالى له من فرض الطاعة فهو كافر ضال مستحق للخلود في النار.

ترجمہ: جان لیجئے کہ کفر اور شرک کے لفظ کا اطلاق ان پر ہو گا جو امیر المومنین اور ان کی آل کے ائمہ کے منکر ہوں، یا ان پر ان کے غیر کو فضیلت دے دیں، ان کے یہ افعال ان کے مخلد فی النار ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

اس ہی طرح اپنا محمد حسین النجفی لکھتے ہیں کہ:

شيخ الفقهاء وإمام المحققين الشيخ محمد حسن النجفي

المتوفى سنة ١٢٦٦

الجزء السادس

قوبل بنسخة الأصل المخطوطة المصححة بقلم المصنف طاب ثراه

حققه وعلق عليه وأشرف على طبعه

الشيخ عباس القوچاني

طبع على نفقة

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان ١٩٨١

الطبعة السابعة

نام کتاب : جواهر الكلام نويسنده : النجفي الجواهري، الشيخ محمد حسن جلد : ٦ صفحه : ٦٢

ولعل مراد الشيخ الكفر بالمعنى الذي ذكرناه ، أو خصوص الطبقة الأولى من دافعي النص ، لإنكارهم ما علم لهم من الدين ، كالمحكي عن العلامة في شرحه من تعليل ذلك بأن النص معلوم بالتواتر من دين محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فيكون ضروريا أي معلوما من دينه ، فجاحده كافر ، كوجوب الصلاة ، ونحوه ما عنه أيضا في المنتهى في بيان اشتراط وصف المستحق بالايمان للزكاة ، إذ هو ـ مع انه لا صراحة فيهما معا باختياره ، بل ولا ظهور كما يؤيده انه استدلال اقناعي لا حقيقي كما هو واضح ، وإلا فكيف يدعى دخول دافع النص من غير الطبقة الأولى ونحوهم تحت منكر الضرورة ، على أنهم أنكروا قول النبي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم به ، فيلزمه عدم الإمامة ، لا أنهم أنكروا الإمامة المعلوم ثبوتها ضرورة ـ محتمل لما ذكرناه أيضا.

كما ان ما في مقنعه المفيد وعن ابن البراج من عدم جواز تغسيل أهل الإيمان مخالفا للحق والصلاة محتمل لا لحاقهم لهم في هذا الحال بعالم الآخرة المحكوم بكفرهم فيه لا مطلقا ، ولذا لم يوجب تغسيلهم بعض من ذهب إلى إسلامهم ، وإن قال الشيخ في شرحها : الوجه فيه أن مخالف أهل الحق كافر ، فيجب أن يكون حكمه حكم الكفار إلا ما خرج بالدليل ، إذ هو مع أنه لا إشعار فيه باختياره له محتمل لأن يكون ما نحن فيه من الطهارة مما خرج بالدليل عنده.

وكذا ما في السرائر بعد اختياره ما في المقنعة ، ويعضده القرآن ، وهو قوله تعالى [١] ﴿ وَلا تُصَلِّ عَلى أَحَدٍ ﴾ إلى آخره. يعني الكفار ، والمخالف لأهل الحق كافر بلا خلاف بيننا ، ومذهب المرتضى في ذلك مشهور في كتب الأصحاب محتمل لإرادة نفي الخلاف عنه في الجملة لا بحيث يشمل المقام ، كالمحكي عن الفاضل محمد صالح في شرح أصول الكافي ، بل والشريف القاضي نور الله في إحقاق الحق من الحكم

[١] سورة التوبة ـ الآية ٥٨.

ترجمہ: اہل حق کا مخالف بلا اختلاف کافر ہے، یہ بات اصول کافی کی شرح میں فاضل محمد صالح سے بھی بیان کی گئی ہے، بلکہ شریف قاضی نور اللہ نے احقاق الحق من الحکم بکفر منکری الولایہ میں بھی کہی ہے، اور ان کا کہنا بجا ہے، کیوں کہ امامت دین کا ایک اصول ہے۔

اس ہی طرح سید عبد اللہ شبر الحق الیقین فی معرفہ اصول الدین مین لکھتا ہے کہ:

في

معرفة أصول الدين

تأليف

السيد الأعظم والعماد الأقوم علامة العلماء وتاج الفقهاء
غياث المسلمين رئيس الملة والدين جامع المعقول
والمنقول مهذب الفروع والاصول السيد
الأكبر السيد عبد الله شبر قدس سره

الجزء الثاني

مطبعة العرفان * صيدا ١٣٥٥ هـ

اختلاف الناس فليس بمستضعف وعن الكاظم (ع) قال الضعيف من لم ترفع اليه حجة ولم يعرف اختلاف الناس فإذا عرف الاختلاف ليس بمستضعف ولعل المراد بمعرفة الاختلاف الفهم والادراك لا مجرد السماع واما سائر المخالفين ممن لم ينصب ولم يعاند ولم يتعصب فالذي عليه جملة من الامامية كالسيد المرتضى انهم كفار في الدنيا والآخرة والذي عليه الاكثر الاشهر انهم كفار مخلدون في الآخرة وتجري عليهم احكام الاسلام في الدنيا من حقن دمائهم واموالهم وقيل انهم لا يخلدون في النار ولا يدخلون الجنة بل يكونون بعد الخروج من النار في الأعراف وقيل انهم يدخلون الجنة بعد العذاب الطويل وهذا القول نادر لا يعرف قائله قال آية الله العلامة في شرح الياقوت اما دافعوا النص فقد ذهب اكثر اصحابنا الى تكفيرهم ومن اصحابنا من يحكم بفسقهم خاصة ثم اختلف اصحابنا في احكامهم في الآخرة فالاكثر قالوا بتخليدهم وفيهم من قال بعدم الخلود وذاك اما بأن ينقلوا الى الجنة وهو قول شاذ عندهم اولا اليها واستحسنه المصنف (ره) انتهى

قال المحقق المجلسي (ره) بعد نقله القول بعدم خلودهم في النار ان ذلك نشأ من عدم تتبعهم للاخبار والأحاديث الدالة على خلودهم متواترة او قريبة التواتر نعم الاحتمالان الأخيران آتيان في المستضعفين منهم والقول بخروج غير المستضعفين من النار قول مجهول القائل نشأ بين المتأخرين الذين لا معرفة لهم بالاخبار ولا بأقوال القدماء الاخيار

قال الصدوق (ره) في رسالة العقائد اعتقادنا في الظالمين انهم ملعونون والبراءة منهم واجبة واستدل على ذلك بالآيات والاخبار ثم قال والظلم هو وضع الشيء في غير موضعه ممن ادعى

ترجمہ: ہمارے تمام مخالفین کے تیئں ہمارے بہت سے ائمہ مثلاً سید مرتضی وغیرہ کا فتوی ان کے کفر کا ہے، اور اکثری و مشہور فتوی یہ ہے کہ ایسے لوگ کافر ہیں اور آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم رہیں گے۔

خلاصہ:

غیر اثنا عشری شیعوں کی تکفیر پر شیعہ مسلک کا ایک طرح سے اتفاق ہے بہت کم لوگوں نے مسلمان کہا ہے وہ بھی صرف ظاہری طور پر مسلمان کہا ہے آخرت میں جانا جہنم میں ہی ہے۔ کیوں عقل بھی اس چیز کی

حمایت کرتی ہے کہ ہم سنی جن کو اپنا امام مانتے انہوں نے بی بی فاطمہ کو قتل کیا ہے اور اسی وجہ سے شیعہ عالم مجتہد صادق الحسینی شیرازی نے واضح فتوی دیا جو کہ ان مذہب کے اصول کے لحاظ سے درست ہے:

ترجمہ:

سوال: کیا جو لوگ ابو بکر و عمر کی امامت مین یقین رکھتے ہیں کیا وہ جنت مین جائیں گے ؟

جواب: جیسا کہ ایک معتبر روایت میں آیا ہے کہ امام جعفر سے پوچھا گیا کہ وہ آخر وہ کم سے کم کون سی چیزیں ہیں جو انسان کو دین سے نکال دیتی ہے امام نے جواب دیا وہ کیسی چیز کے بارے مین ایمان رکھے کہ وہ اللہ کی طرف سے جبکہ حقیقت میں وہ اللہ کی طرف سے نا ہو اور حضرت علی کی امامت اور ان کی اولاد کی امامت اللہ کے رسول ﷺ خدا کی واضح فرمان سے ثابت ہے اور جو کوئی ان کی امامت پر یقین رکھتا وہ دین الہی پر ہے اور ان شا اللہ وہ جنت میں بھی جائے گا۔

سنی اکابرین پر شیعہ کے کفر کے فتوے:

۱-عمر بن عبد العزیزؒ:

ویسے تو شیعہ لوگ برصغیر میں بنی امیہ کے صرف اسی خلیفہ کی ہی تعریف کرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اس سے بھی بغض رکھتے ہیں جیسا کہ چند شیعہ دہشتگرد تنظیم کے نوجوانوں نے خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ کے مزار کو تہس نہس کر دیا اور ان کی قبر کو برباد کرنے کی کوشش کی:

DAILY SABAH

Iran-backed terrorist groups exhume shrine of Muslim caliph Omar bin Abdulaziz in Syria's Idlib

BY | IDLIB, SYRIA | SYRIAN CRISIS | MAY 27, 2020 | 3:51 PM GMT+3

TODAY'S PAPER | APRIL 27, 2021

HOME LATEST CORONAVIRUS PAKISTAN BUSINESS OPINION CULTURE SPORT MAGAZINES WORLD TECH PRISM POPULAR MULTIMEDIA ARCHIVE

Political, religious leaders condemn desecration of caliph's tomb

The Newspaper's Staff Reporter | Published June 1, 2020

0

LAHORE: Various political and religious quarters have condemned the desecration of the tomb and remains of Hazrat Umar in Syria.

Punjab Assembly Speaker Chaudhry Parvez Elahi, condemning the incident in which the tombs of Hazrat Umar and his wife were desecrated and burnt with chemicals and the remains dug out, demanded the federal government immediately contact Syrian authorities and press for recovering the remains

چنانچہ اس سب کے بعد شیعہ علمانے ایک کام شروع کر دیا تا کہ معاملہ کو ٹھنڈا کر کے عوام کی توجہ کسی اور جگہ مبذول کرانے کی کوشش کی اور ایک تحریک شروع کی جس میں جنت البقیع کے مزارات کے مسمار ہونے خلاف خوب احتجاج کیا تا کہ مسلمانوں کی توجہ اس جانب مبذول کرواخود معاملے سے نکل سکیں اور لوگوں کو تاثریہ دینے کی کوشش کی کے وہ تو اہل سنت کے مقدسات کی توہین کر ہی نہیں سکتے اور لوگوں کو جگہ جگہ امام خمینی ار سیستانی کے فتوے پیش کیے جبکہ ان عمر بن عبد العزیزؒ کی ان کے مذہب میں کیا اہمیت ہے وہ واضح ہے جیسا کہ بصائر الدرجات کی رووایت جسے شیخ بحرانی اور علامہ مجلسی نے بھی روایت کیا ہے:

بصائر الدرجات (جلداول)

تالیف

ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار
متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی
(ایم اے عربی۔ عربی فاضل)

پبلیشر
ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com
feedback@wilayatmission.com
Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

حديث ① (حدثنا) أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن (القاسم بن محمد عن سليمان بن دينار) عن عبد الله بن (عطاء التميمي) قال كنت مع علي بن الحسين في المسجد فمر عمر بن عبد العزيز عليه شراكا فضة و كان من امجن الناس و هو شاب (قال) فنظر إليه علي بن الحسين فقال يا عبد الله (بن عطاء) اترى هذا المترف إنه لن يموت حتى يلي الناس قال قلت (له) هذا الفاسق؟ قال نعم فلا يلبث فيهم إلا يسيرا حتى يموت فإذا (هو) مات لعنه أهل السماء و استغفرت أهل الأرض.

عبداللہ بن عطاء تمیمی نے بیان کیا کہ میں علی بن حسین علیہ السلام کے ساتھ مسجد میں تھا تو وہاں سے عمر بن عبدالعزیز گزرا اس کے ایک جوتے کا تسمہ چاندی کا تھا، وہ بڑے خوبصورت لوگوں میں شمار ہوتا تھا اور وہ نوجوان تھا (عبداللہ کہتے ہیں) پس علی بن حسین علیہ السلام نے اُسے دیکھا اور فرمایا: اے عبداللہ بن عطاء! کیا تم اس خوش حال شخص کو دیکھ رہے ہو، یہ ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ لوگوں کا والی نہ بن جائے۔ (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے کہا یہ فاسق آدمی؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں۔ (عبداللہ کہتے ہیں) وہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہا اور مر گیا۔ جب وہ مرا تو اُس پر آسمان والوں نے لعنت کی اور زمین والوں نے اُس کے لیے استغفار کیا۔

شیخ بحرانی بھی اسی روایت کو نقل کرتا ہے موسسات معارف الاسلامی میں:

معجزة
ن العابدين علي بن الحسين عليه السلام

محمد بن الحسن الصفّار: عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن سليمان بن دينار، عن عبدالله بن عطاء التميمي، قال: كنت مع علي بن الحسين عليهما السلام في المسجد، فمرّ عمر ابن عبد العزيز عليه شراكا فضّة، وكان من أحسن الناس وهو شابّ، فنظر إليه علي بن الحسين عليهما السلام، فقال: يا عبدالله بن عطاء، أترى هذا المترف ؟ إنّه لن يموت حتى يلي الناس.

[قال:][١] قلت: انّا لله هذا الفاسق ؟

قال: نعم، فلا يلبث فيهم [إلاّ][٢] يسيراً حتى يموت، فإذا مات لعنه أهل السماء، واستغفر له أهل الأرض.[٣]

(١ و ٢) من المصدر والبحار.

(٣) بصائر الدرجات: ١٧٠ ح ١ ، عنه البحار: ٤٦ / ٢٣ ح ٢ وص ٣٢٧ ح ٥ ، وإثبات الهداة: ٣ / ١٢ ح ١٨،
وعوالم العلوم: ١٨ / ٦٩ ح ١ ،وج ١٩ / ٢٥٩ ح ١.
وأورده في الثاقب في المناقب: ٣٦٠ ح ٢٩٨.
وأخرجه في مدينة المعاجز: ٤ / ٢٦٣ ح ٤٥ عن دلائل الامامة: ٨٨ والبصائر.

مطلب عمر بن عبد العزیزؒ ایک فاسق شخص تھے اور جب وہ مر گئے تو ان پر آسمان والوں نے بھی لعنت کی جبکہ امام نے اس کے فاسق ہونے کی تصدیق خود کی چنانچہ شیعہ علما کا عمر بن عبد العزیز کی بر صغیر میں حمایت کرنا

صرف سنیوں کو دھوکا دینے کی ایک سازش ہے وگرنہ آپ لوگ خود دیکھ سکتے ہیں ان کے مذہب میں ان کی کیاحیثیت ہے اور ان کی قبر کے ساتھ کن لوگوں نے ایسا سلوک کیا۔

۲-امام ابو حنیفہؒ:

شیعہ علما کافی دفعہ آجکل سنیوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ دیکھو تمہاراامام ابو حنیفہ ہمارے امام جعفرؒ کا شاگرد تھا اور یہ بھی مجالس میں ببانگ دہل کہاجاتا ہے مولوی شہنشاہ حسین نقوی کہتاہے کہ امام ابو حنیفہ سنی نہیں شیعہ تھے حالانکہ یہ سب باتیں سنیوں کو دھوکہ دینے کے واسطے کی جاتی ہیں اور ایسا کہنے سے خود ان کی اپنی شیعت خطرے میں پڑجاتی ہے جیسا کہ شیخ صدوق نے روایت کیا:

کتاب	:	محب اہل بیتؑ کون؟
تالیف	:	آیت اللہ شیخ صدوقؒ
ترجمہ	:	مولانا فیاض حسین جعفری فاضل قم
ناشر	:	ادارہ منہاج الصالحین' لاہور
پروف ریڈنگ	:	غلام حیدر چودھری
کمپوزر	:	حیدر زیدی
ہدیہ	:	65 روپے

ملنے کا پتہ:

ادارہ منہاج الصالحین

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

وہ جھوٹا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ ہمارا شیعہ ہے' جب کہ اس نے رسی کا حصہ ہمارے غیر کا پکڑا ہوا ہے۔ (بحار الانوار' ج ۲' ص ۹۸)

علاء بن فضیل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جس نے کافر سے محبت کی تو اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے کافر سے دشمنی کی تو اس نے اللہ سے محبت کی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: دشمن خدا سے دوستی رکھنے والا بھی دشمن خدا ہے۔

۱۶- اہلِ شک کی دوستی ممنوع ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ حَدَّثَنِیْ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِنَا ...... عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ(عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ:
مَنْ جَالَسَ اَهْلَ الرَّیْبِ فَهُوَ مُرِیْبٌ

ایک جماعت شیعہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جو اہل شک سے نشست و برخاست رکھے وہ خود اہلِ شک ہے۔

چنانچہ ابو حنیفہ کو شیعہ ثابت کرتے کرتے کہیں شیعوں کی اپنی شیعیت ہی خطرے میں نا پڑ جائے۔ اب ہم شیعہ مذہب میں امام ابو حنیفہ کی حیثیت کو ملاحظہ کریں گے جیسا کہ اصول کافی میں ایک روایت صحیح میں امام ابو حنیفہ پر امام موسیٰ کاظم کا لعنت کرنا ثابت ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اول

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِكُمْ فَرُبَّمَا وَرَدَ عَلَيْنَا الشَّيْءُ لَمْ يَأْتِنَا فِيهِ عَنْكَ وَلَا عَنْ آبَائِكَ شَيْءٌ فَنَظَرْنَا إِلَى أَحْسَنِ مَا يَحْضُرُنَا وَ أَوْفَقِ الْأَشْيَاءِ لِمَا جَاءَنَا عَنْكُمْ فَنَأْخُذُ بِهِ؟ فَقَالَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ، فِي ذٰلِكَ وَ اللّٰهِ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ يَا ابْنَ حَكِيمٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ: قَالَ: عَلِيٌّ وَقُلْتُ.
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ لِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ: وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ يُرَخِّصَ لِي فِي الْقِيَاسِ.

(۹) محمد ابن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے علم دین حاصل کیا اور آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے پرواہ ہوگئے یہاں تک کہ ہم میں سے کچھ لوگ جب جلسوں میں جاتے ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب دے دیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے۔ لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہم نے ان کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ کے آبائے طاہرین سے پس ایسے موقع پر جو بہتر ہو اس کے ہر پہلو پر غور کر کے جواب دے دیتے ہیں۔ اے ابن حکیم افسوس کیا یہ صحیح فرمایا اس میں ہلاکت ہے۔ جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا۔ پھر فرمایا۔ خدا لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہتا ہے اس مسئلہ میں علی یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں۔ یعنی میرا قول ان کے قول سے بہتر ہے۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن عبد الحکم سے کہا۔ واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دین میں قیاس کرنے کی اجازت مل جاتی۔

یہی نہیں بلکہ امام جعفر کے سامنے ان کے شاگرد واضح الفاظ میں امام ابو حنیفہ کو ناصبی کہتے رہے:

گلستانِ آلِ محمدؐ

جلد دوم

ترجمہ

روضہ کافی

تالیف

ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی

مترجم

مولانا شوکت حسین سندرالوی

ناشر

المہدی فاؤنڈیشن خوشاب

ملنے کا پتہ

حق برادرز الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

(447)(200) محمد بن مسلم کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور ابو حنیفہ بھی اس وقت موجود تھے اور بیٹھے ہوئے تھے پس میں نے آنحضرتؑ سے عرض کیا میں نے عجیب خواب دیکھا ہے فرمایا اے ابن مسلم اس کو بیان کرو کہ عالم تعبیر اس جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہاتھ کا ابو حنیفہ کی طرف اشارہ کیا میں نے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا میں اپنے ہی گھر میں آ گیا ہوں اور اچانک میں نے اپنی زوجہ کو دیکھا کہ وہ باہر آ گئی ہے اور گرد اس کی بہت زیادہ اڑی ہے اور اسے میرے سر پر ڈال دیا اور میں اس خواب سے تعجب میں چلا گیا ہوں ابو حنیفہ نے کہا تم وہ مرد ہو کہ جو میراث کے متعلق اپنے خاندان میں پست لوگوں کے جدال اور مذاق سے دوچار ہو گے اور بہت زیادہ اس سے رنج اٹھاؤ گے جو مال اس سے چاہو گے لو گے امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا پہنچے ہو اے ابو حنیفہ خدا کی قسم محمد بن مسلم کہتے ہیں اس کے بعد ابو حنیفہ یہ بیان کرنے کے بعد آنحضرتؑ کے پاس سے باہر چلا گیا میں نے آنحضرتؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان میں تعبیر اس ناصبی (اور پیغمبرؐ کے خاندان کے دشمن) کو اچھا نہیں جانتا فرمایا اے ابن مسلم خدا تیرے لیے برائی نہ لائے گا تعبیر ان کی ہماری تعبیر کے موافق نہیں ہے اور ہماری تعبیر بھی ان کے موافق نہیں ہے

اور تعبیر تیرے خواب کی اس طرح نہیں ہے کہ جس طرح اس نے تعبیر کی ہے میں نے کہا میں آپؑ پر قربان پس کس طرح آپؑ نے فرمایا کہ اس جگہ پہنچے اور قسم بھی کھائی اس صورت میں کہ اس نے خطا بھی کھائی ہے فرمایا ہاں میں نے اس کے لیے قسم کھائی ہے کہ وہ خطا کر گیا نہ کہ حقیقت سے میں نے عرض کیا پس میرے خواب کی تعبیر کیا ہے فرمایا اے ابن مسلم تم اپنی عورت سے کاموں کو روک لو اور تیری زوجہ اس واقعہ سے باخبر ہو جائے اور انتقام کے لیے تم سے لباس نور کو کہ جو تم بدن میں

میں پوچھتا ہوں کہ اگر امام جعفر کے شیعہ امام ابو حنیفہ ہوتے تو وہ اسے ناصبی کہنے سے کیا روکتے نہیں جبکہ امام نے ابو حنیفہ کو خود خواب کی تعبیر کرنے کا حکم دے بعد میں واضح کہ دیا کہ ابع حنیفہ کے چلے جانے بعد کہ انہوں نے خواب کی تعبیر درست نہیں کی میں پوچھتا ہوں کیا امام کو پہلے پتہ نہیں تھا کہ ابو حنیفہ نے غلط تعبیر کرنی ہے تو انہیں تعبیر کے کہنے کی کیا ضرورت تھی۔

جیسا کہا کتاب انوار نعمانیہ میں جناب نعمت اللہ جزائری لکھتا ہے کہ:

لمؤلفه

العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمة الله الجزائري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

الجزء الثاني

دار القارئ — دار الكوفة

كما هو حال اكثر المخالفين لنا في هذه الاعصار في كل الامصار، وعلى هذا فلا يخرج من النصب سوى المستضعفين منهم والمقلدين والبله والنساء ونحو ذلك وهذا المعنى هو الاولى، ويدلّ عليه ما رواه الصدوق قدس الله روحه في كتاب علل الشرايع باسناد معتبر عن الصادق عليه السلام قال ليس الناصب من نصب لنا اهل البيت لانك لا تجد رجلاً يقول انا ابغض محمداً وآل محمد ولكن الناصب من نصب لكم وهو يعلم انكم تتولونا وانكم من شيعتنا وفي معناه اخبار كثيرة.

وقد روى عن النبي صلى الله عليه وآله ان علامة النواصب تقديم غير عليٍّ عليه وهذه خاصة شاملة لا خاصة ويمكن ارجاعها ايضاً الى الاول بان يكون المراد تقديم غيره عليه على وجه الاعتقاد والجزم ليخرج المقلّدون والمستضعفون فان تقديمهم غيره عليه انما نشأ من تقليد علمائهم وآبائهم واسلافهم والا فليس لهم الى الاطلاع والجزم بهذا سبيل.

ويؤيد هذا المعنى ان الائمة عليهم السلام وخواصهم اطلقوا لفظ الناصبي على ابي حنيفة وامثاله مع ان ابا حنيفة لم يكن ممن نصب العداوة لاهل البيت عليهم السلام بل كان له انقطاع اليهم وكان يظهر لهم التودد نعم كان يخالف آرائهم ويقول قال علي وانا اقول، ومن هذا يقوى قول السيد المرتضى وابن ادريس قدّس الله روحيهما وبعض مشائخنا المعاصرين بنجاسة المخالفين كلهم نظراً الى اطلاق الكفر والشرك عليهم في الكتاب والسنة فيتناولهم هذا اللفظ حيث يطلق، ولانك قد تحققت ان اكثرهم نواصب بهذا المعنى.

الثاني في جواز قتلهم واستباحة اموالهم قد عرفت ان اكثر الاصحاب ذكروا للناصبي ذلك المعنى الخاص في باب الطهارات والنجاسات وحكمه عندهم كالكافر الحربي في اكثر الاحكام واما على ما ذكرناه له من التفسير فيكون الحكم شاملاً كما عرفت روى الصدوق طاب ثراه في العلل مسنداً الى داود بن فرقد قال قلت لابي عبد الله عليه السلام ما تقول في قتل الناصب؟ قال حلال الدم لكني اتقي عليك فان قدرت ان تقلب عليه حائطاً او تغرقه في ماء لكي لا يشهد به عليك فافعل فقلت فما ترى في ماله؟ قال خذه ما قدرت.

ترجمہ: یہ معنی اماموں کی تائید حاصل رکھتا ہے اسی وجہ سے خواص نے امام ابو حنیفہ اور اس جیسے لوگوں پر لفظ ناصبی کا اطلاق کیا ہے جبکہ ابو حنیفہ نے کبھی بھی ظاہراً اہل بیت سے دشمنی نہیں کی اس کے برعکس انہوں نے اماموں کی زیارت اور ان کی طرف محبت و کشش کو ظاہر کیا ہاں وہ ان کے خیالات کے مخالف گیا اور کہا کہ اگر علیؑ یہ کہتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں (اسی وجہ سے امام موسیٰ کاظم نے امام ابو حنیفہ پر لعنت کی تھی) سید المرتضیٰ اور ابن ادریس کی رائے میں جو کہ قوی ہے اور ایسی رائے ہمارے بعض معاصرین کی بھی ہے کہ جو کوئی ہمارا مخالف ہے وہ نجس ہے اور کتاب و سنت مین ان کے لئے کفر و شرک کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے اور وہ ان الفاظ کی تاویل مطلق کرتے ہیں اور جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ بہت سے لوگ اس معنی میں بھی ناصبی ہیں۔

اس عبارت سے واضح ہو جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ شیعہ علما کے نزدیک ناصبی ہیں اور بہت سے علمانے ان پر اس لفظ کا اطلاق کیا ہے۔ اور خود شیوہ علما کے نزدیک امام ابو حنیفہ امام گعفر کی امامت کے قائل نہیں تھے گو کہ شیعہ لوگوں کے نزدیک ان کے ایک اصول دین کے منکر تھے جیسا بحار الانوار کی ایک روایت کے نیچے شیعہ محقق ایک نوٹ دے کر اس بات کو مکمل طور پر واضح کرتا ہے:

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
بحار الانوار
۴
علامہ محمد باقر مجلسی
ترجمہ
مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل
درحالات
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
محفوظ بک ایجنسی ● مارٹن روڈ کراچی
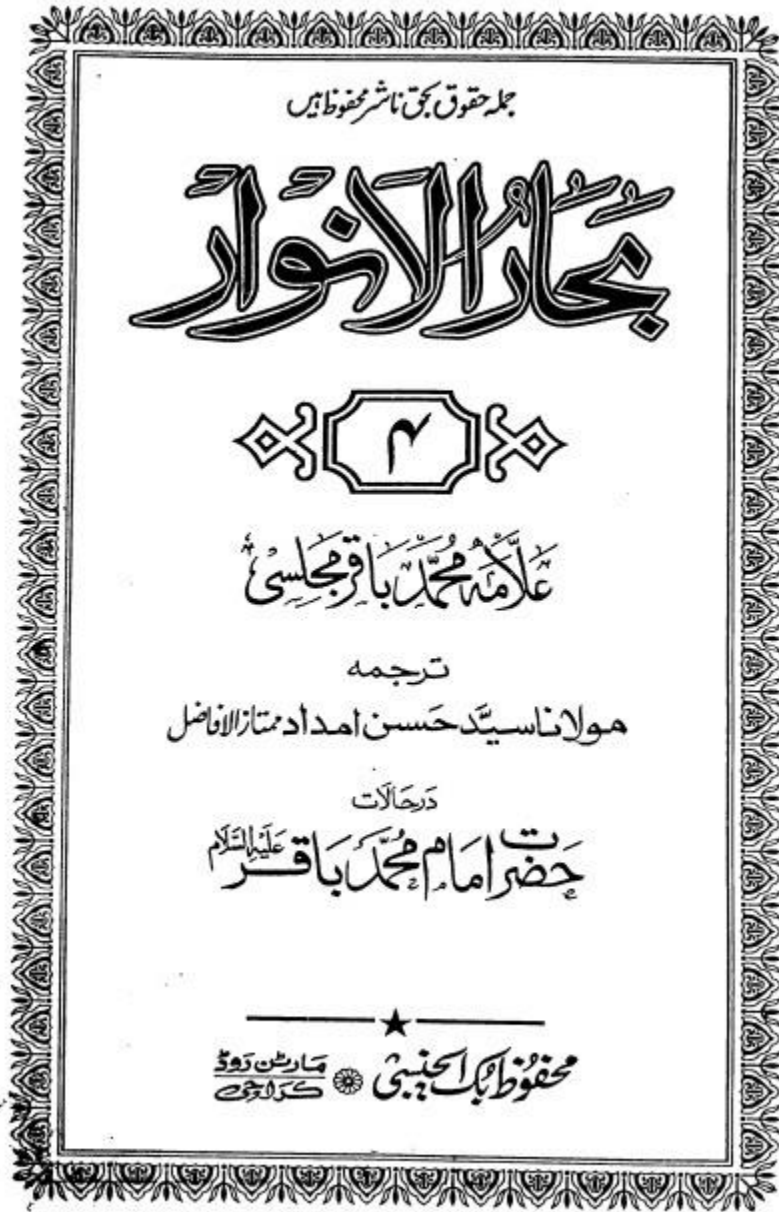
جناب ابوحنیفہ اور امامؑ

ابوالقاسم طبری الکافی شرح حج اہل السنۃ میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جناب ابوحنیفہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے جب کہ جناب امام مسجد میں تشریف فرما تھے پوچھا کیا میں آپ کے پاس بیٹھ سکتا ہوں؟ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ تم ایک مشہور و معروف آدمی ہو میں پسند نہیں کرتا کہ تم میرے پاس

۱۳۲

بیٹھو وہ نہ مانے اور بیٹھ گئے انہوں نے حضرت امام سے کہا کہ کیا آپ امام ہیں تو حضرت نے فرمایا "نہیں" تو کہنے لگے کہ اہل کوفہ تو یہی گمان کرتے ہیں کہ آپ امام ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں۔ کیا کر سکتا ہوں امام ابوحنیفہ کہنے لگے کہ آپ انہیں لکھیں اور اس سے منع کریں حضرت نے فرمایا وہ میرا کہنا کیا مانیں گے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ اس کے مقابلہ میں ہم سے دور ہیں جو ہمارے سامنے ہے یعنی تم تو میرے پاس بیٹھے ہو تم نے ہی میرا کون سا کہنا مان لیا میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس نہ بیٹھو لیکن تم بیٹھ گئے اسی طرح اگر میں اہل کوفہ کو لکھوں بھی تو بھی وہ میرا کہنا نہ مانیں گے جیسے تم نے نہ مانا یہ سن کر جناب ابوحنیفہ خاموش ہو گئے۔

(المناقب جلد ۳ ص۳۳۱)

وضاحت مذکورہ بالا روایت میں یہ بات واضح ہے کہ جناب ابوحنیفہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی امامت کے قائل نہ تھے ورنہ یہ سوال نہ کرتے کہ کیا آپ امام ہیں؟ اور ان کا یہ سوال مقلد اور مطیع کی حیثیت سے نہ تھا اگر حضرت امام علیہ السلام یہ فرماتے کہ میں امام ہوں تو فوراً حکومت کی مخالفت کا رُخ اس طرف ہو جاتا حضرت کا اس سے انکار اس وجہ سے نہ تھا کہ واقعی آپ امام زمانہ نہیں بلکہ فتنہ کو دبانا مقصود تھا جب کہ ارشاد خداوندی ہے کہ الفتنہ اشد من القتل جب فتنہ مومن کے قتل سے بھی زیادہ سنگین ہے تو امام کس طرح یہ فرماتے کہ میں امام ہوں اور یہ فرما کر ایک فتنہ کو دعوت دیتے۔

چنانچہ یہ حوالہ کافی ہیں شیعہ مذہب میں امام ابو حنیفہ کی حیثیت کو واضح کرنے کے لئے۔

۳-امام مالکؒ:

امام مالک بھی ناصبی ہیں جیسا کہ خود ایک شیعہ مولوی محمد االتیجانی لکھتا ہے کہ:

الشيعة هم أهل السنة – الدكتور محمد التيجاني – الصفحة ١٠٣

ومما سبق نفهم بأن الإمام مالكا كان من النواصب، إذ أنه لم يكن يعترف بخلافة أمير المؤمنين علي بن أبي طالب أبدا وقد أثبتنا في ما تقدم بأنهم أنكروا على أحمد بن حنبل الذي ربع الخلافة بعلي وأوجب له ما يجب للخلفاء قبله، وغني عن البيان بأن مالكا هلك قبل مولد ابن حنبل بكثير.

أضف إلى ذلك أن مالكا اعتمد في نقل الحديث على عبد الله بن عمر الناصبي الذي كان يحدث بأنهم لا يعدلون في زمن النبي بأبي بكر أحدا ثم عمره، ثم عثمان، ثم الناس بعد ذلك سواسية.

وعبد الله بن عمر هو أشهر رجال مالك وأغلب أحاديث الموطأ تعود إليه وكذلك فقه مالك.

* خامسا: نلاحظ بأن السياسة التي قامت على الظلم والجور تريد أن تتقرب إلى الناس بما يرضيهم من الفتاوى التي ألفوها ولا تكلفهم الالتزام بالنصوص القرآنية أو النبوية.

فقد جاء في كلام المنصور لمالك قوله: ضع هذا العلم ودون منه كتبا وتجنب شدائد عبد الله بن عمر ورخص ابن عباس وشواذ ابن مسعود، واقصد إلى أواسط الأمور وما اجتمع عليه الأئمة والصحابة لنحمل الناس على علمك وكتبك.

ومن هذا يتبين لنا بوضوح بأن مذهب أهل السنة والجماعة هو خليط من شدائد ابن عمر ورخص ابن عباس وشواذ ابن مسعود وما استحسنه مالك من أواسط الأمور التي كان عليها الأئمة والمقصود بهم أبو بكر وعمر وعثمان وما اجتمع عليه الصحابة الذين رضي عنهم الخليفة أبو جعفر المنصور.

وليس فيه شئ من سنة النبي صلى الله عليه وآله وسلم التي تروى عن الأئمة الطاهرين

ترجمہ: اوپر والی عبارے سے ہم یہ بخوبی جان سکتے ہیں کہ امام مالک بھی ناصبی تھے۔

۴-امام احمد بن حنبلؒ:

امام احمد ابن حنبل بھی شیعہ کے نزدیک ناصبی تھے جیسا کہ علی بن یونس العاملی لکھتاہے کہ:

الصراط المستقيم
الى مستحقي التقديم
تأليف العلامة المتكلم الشيخ زين الدين
أبي محمد علي بن يونس العاملي النباطي البياضي
المتوفى ٨٧٧
صححه وحققه وعلق عليه
محمد باقر البهبودي
الجزء الأول
المكتبة المرتضوية
رقم التليفون ـ ٥٧١٣٥

الصراط المستقيم - علي بن يونس العاملي - ج ٣ - الصفحة ٢٢٣

الرابع ابن حنبل (1) وهو أمور:

1 - قال الكشي: هو من أولاد ذي الثدية جاهل شديد النصب، يستعمل الحياكة لا يعد من الفقهاء.

2 - هجر الحارث المحاسبي في رده على المبتدعة، وقال: إن ترد عليهم فقد حكيت قولهم.

3 - في قوت القلوب أنه قال: علماء أهل الكلام زنادقة وقال: لا يفلح صاحب الكلام أبدا.

4 - في فضائل الصحابة قال صالح بن أحمد بن حنبل لأبيه: لم لا تلعن يزيد؟ فقال: ومتى رأيتني لعنت أحدا؟ فقال: ألا تلعن من لعنه الله في كتابه؟ قال: أين؟ قال: قوله: (فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا أرحامكم أولئك الذين لعنهم الله فأصمهم وأعمى أبصارهم (2)) فهل قطيعة أعظم من القتل.

(١) هو أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني المروزي الأصل البغدادي المنشأ والمسكن والمدفن، رابع الأئمة الأربعة، لأهل السنة، قال ابن خلكان في وصفه: كان إمام المحدثين، صنف كتابه المسند، وجمع فيه من الحديث ما لم يتفق لغيره، وقيل إنه كان يحفظ ألف ألف حديث، وكان من أصحاب الشافعي وخواصه، لم يزل مصاحبه إلى أن ارتحل الشافعي إلى مصر، دعى إلى القول بخلق القرآن، فلم يجب فضرب وحبس، وفي البحار نقلا من الطرائف: قال: رأيت كتابا كبيرا مجلدا في مناقب أهل البيت عليهم السلام تأليف أحمد بن حنبل فيه أحاديث جليلة قد صرح فيها نبيهم بالنص على علي بن أبي طالب بالخلافة على الناس ليس فيها شبهة عند ذوي الإنصاف، وهي حجة عليهم، وفي خزانة مشهد علي ابن أبي طالب عليهم السلام بالغري، من هذا الكتاب نسخة موقوفة، من أراد الوقوف عليها فليطلبها من خزانته المعروفة.

(2) القتال: 21 و 23.

ترجمہ: یہ شیعہ کے عالم الکشی کا قول درج کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ (مطلب امام احمد ابن حنبل) ذی الثدیہ کے اولاد میں سے تھا جاہل اور متشدد ناصبی تھا۔

۵-امام شافعیؒ:

شیخ یوسف البحرانی نے امام شافعی کو مخاطب کر کے چند اشعار میں ان کی طرف ناصبیت کو منسوب کیا ار ان کے اس قول کو احمدی المیانجی نے اپنی کتاب مواقف الشیعہ میں درج کیا:

٨٢٨
مواقف الشيعة
تأليف
علي الأحمدي الميانجي
الجزء الثالث
شبكة الفكر
alfeker.net
مؤسسة النشر الإسلامي
التابعة لجماعة المدرسين / قم المشرفة

مواقف الشيعة – الأحمدي الميانجي – ج ٣ – الصفحة ٢٦

(716) الفندرسكي مع بعض العلماء حكى لي بعض من أثق به: أن العالم الجليل الأمير أبا القاسم الفندرسكي لما كان في بلاد الهند عند سلطانها، فاتفق أنه كان في السفر مع علماء العامة، فبال في البرية ولم يتفق له الماء، فجفف موضع البول بالتراب وقام، فقال له أعلم علمائهم: هذا الذي صنعت إنما يوافق مذهبنا لا مذهبكم.

فقال الأمير أبو القاسم: نعم بلت اليوم على مذهبكم. وكان رحمه الله حاضر الجواب (1).

(717) الشافعي والبحراني بيتان للشافعي (إمام المذهب الشافعي):

لو شق قلبي لرأوا وسطه * خطين قد خطا بلا كاتب الشرع والتوحيد في جانب * وحب أهل البيت في جانب جوابهما للشيخ يوسف البحراني قد سره:

كذبت في دعواك يا شافعي * فلعنة الله على الكاذب بل حب أشياخك في جانب * وبغض أهل البيت في جانب عبدتم الجبت وطاغوته * دون الاله الواحد الواجب فالشرع والتوحيد في معزل * عن معشر النصاب يا ناصبي قدمتم العجل مع السامري * على الأمير ابن أبي طالب محضتهم بالود أعداءه * من جالب الحرب ومن غاصب

(1) روضة المؤمنين: ص 125، عن زهر الربيع: ص 323.

(٢٦)

ترجمہ: شریعت اور توحید کوئی اور مقام رکھتی ہے مذہب ناصبی میں، اے ناصبی (یہ شعر کا خطاب امام شافعی کی طرف ہے)

۷-امام یحیی ابن معینؒ:
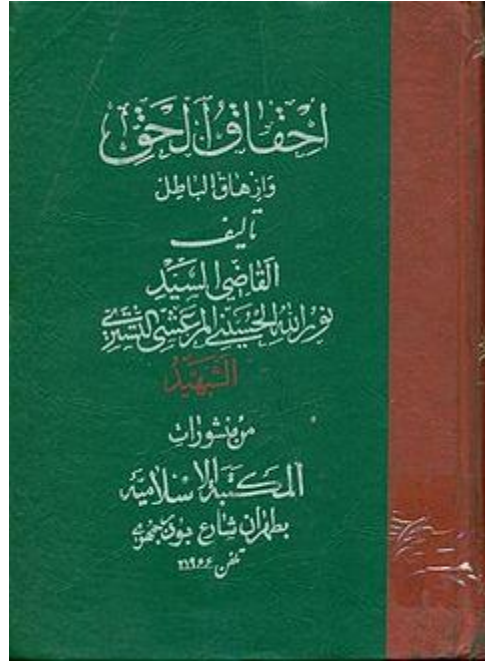
نام کتاب : شرح إحقاق الحق نویسنده : السيد المرعشي جلد : ٧ صفحه : ٣٩٨

إدراجها في الموضوعات ، فمنها حديث في صحيح مسلم ، وفي صحيح البخاري ، رواية حماد بن شاكر ، وأحاديث في بقية السحاح والسنن ، ونقل فيه عن أحمد ابن المجد ، أنه قال : ومما لم يصف فيه ابن الجوزي إطلاقه الوضع لكلام قايل في بعض رواية فلان ضعيف ، أوليس بقوي ، أو لين ، يحكم بوضعه من غير شاهد عقل ونقل ، ومخالفة كتاب أو سنة أو إجماع ، وهذا عدوان ومجازفة (إنتهى) ، وكذا الكلام في يحيى بن معين ، (١) فإنه كان أمويا ناصبيا طاعنا في كل من استشم منه رايحة من محبة أهل البيت عليهم السلام ، قال : فخر الدين الرازي في رسالته المعمولة لتفضيل مذهب الشافعي : أن يحيى كان ينسب الشافعي : إلى التشيع وكان شديد الحسد له ، وكان يلوم أحمد بن حنبل على تعظيمه ، وكان أحمد يلومه على ذلك الحسد ، وقد طعنوا في يحيى بكثرة طعنه في الناس فقالوا :

لابن معين في الرجال وقيعة * سيسأل عنها والمليك شهيد فإن يك صدقا فهي لا شك غيبة * وإن يك زورا فالقصاص شديد (إنتهى)

---

(١) قال العلامة العسقلاني في تهذيب التهذيب (ج ١١ ص ٢٨٦ ط حيدر آباد الدكن) ما لفظه : وقد انفرد يحيى بأشياء في الفقه يخالف فيها مذهبة ، منها قال عباس الدوري : سمعت يحيى في زكاة الفطر لا بأس أن يعطي فضة ، وسمعت يحيى يقول : لا أرى الصلاة على الرجل بغير البلد ، ولا أرى أن يزوج الرجل امرأته على سورة من القرآن ، وفي الرجل يصلي خلف الصف وحده قال : يعيد ، وفي امرأة ملكت أمرها رحلا فأنكحها قال : بل يذهب إلى القاضي فإن لم يكن فإلى الوالي وذكر عنه شيئا غير ذلك . وقال أبو بكر المقري : سمعت محمد بن محمد بن عقيل البغدادي يقول : قال إبراهيم بن هاني : رأيت أبا داود يقع في يحيى بن معين ، فقلت تقع في مثل يحيى بن معين فقال : من جر ذيول الناس جروا ذيله ، الخ

٣٩٨

ترجمہ: اور یہی بات یحیی ابن معین پر بھی ہے کہ وہ اموی ناصبی ہیں۔

۸-امام شعبیؒ:

شیعہ عالم السيد حسن الحسيني اللواساني واضح اہلسنت کے عظیم محدث کو ناصبی کہتا ہے:

نور الأفهام

في

علم الكلام

لسماحة العلامة البارع والفقيه الجامع
آية الله العظمى الحاج السيد حسن الحسيني اللواساني
حققه وقدّم عليه حفيد المؤلف
السيد ابراهيم اللواساني

الجزء الثاني

مؤسسة النشر الإسلامي
التابعة لجماعة المدرسين بقم المقدسة

نور الأفهام في علم الكلام – السيد حسن الحسيني اللواساني – ج ٢ – الصفحة ٣٤

ويتركون من هو الأحق * من أينما دار يدور الحق

يلحقهم الهمج الرعاع، أتباع كل ناعق، تارة بدعوى كون المنصوب بأهوائهم أصلح للأمة، وأخرى بدعوى الإجماع، وثالثة بأولوية الأول لانتصابه في محراب النبي (صلى الله عليه وآله وسلم) إماما في مرضه، وأولوية الآخرين بالنص من سابقهما، وبتلك المختلقات يجعلون الثلاثة أئمة واجب الاتباع «ويتركون من هو الأحق» بها، بعد اعترافهم بذلك، وتواتر أحاديثهم بأنه (عليه السلام) «من أينما دار يدور الحق» معه.

فقد روى في ذلك علماء الجمهور خمس عشرة حديثا، ورواه أيضا علماء الإمامية بأحد عشر طريقا، وإن من علماء القوم ومحدثيهم: إبراهيم الحمويني (1) ورزين وإمام الحرمين في الجمع بين الصحاح الستة في الجزء الثالث منه عن صحيح البخاري (2) وموفق بن أحمد (3) والزمخشري في ربيع الأبرار (4) وعامر الشعبي الناصبي المنحرف عن أمير المؤمنين (عليه السلام).

ومن علماء الخاصة: الشيخ الطوسي في أماليه (5) وابن بابويه بطرق شتى (6) ومضامين أحاديث الفريقين متقاربة، مروية عن أم سلمة، وعن عبد الله بن عباس، وأبي سعيد الخدري، وأبي ليلى، وأبي أيوب الأنصاري، وأبي ثابت مولى أبي ذر، وحذيفة، وعن أبي بكر، وعن علي نفسه، وجابر بن عبد الله، وأبي ذر، وميمونة بنت الحارث زوجة النبي (صلى الله عليه وآله وسلم)، كلهم عن رسول الله.

وملخص الكل بإسقاط المكررات، ومقدمات تلك الأحاديث، أنه قال:

ترجمہ: عامر الشعبی ناصبی حضرت علیؓ سے منحرف۔

۹-امام ابوداودؒ:

امام ابوداود کو بھی شیعہ عالم باقر المحمودی کتاب جواہر المطالب کی حاشیہ لکھتے ہوئے واضح ناصبی کہتے ہیں:

جواهر المطالب

في مناقب الإمام علي بن أبي طالب عليه السلام

تأليف

شمس الدين أبي البركات محمد بن أحمد الدمشقي الباعوني الشافعي

المتوفى سنة ۸۷۱ هـ

الجزء الأول

تحقيق

المحقق الخبير العلامة الشيخ محمد باقر المحمودي

مجمع إحياء الثقافة الإسلامية

(۱۲)

الله شملكما وأسعد جدّكما وبارك عليكما وأخرج منكما كثيرا طيّباً . قال أنس: فوالله لقد أخرج الله منهما كثيراً طيّباً.

أخرجه القزويني الحاكمي[1]

وعن أنس قال: بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد إذ قال لعليّ: هذا جبرئيل يخبرني أنّ الله عزّ وجلّ قد زوّجك فاطمة وأشهد على تزويجها أربعين ألفاً من الملائكة وأوحى إلى شجرة طوبى أن انثري عليهم الدرّ والياقوت فنثرت عليهم ذلك فابتدرت إليه الحور العين يلتقطن في أطباق الدرّ والياقوت فهم يتهادونه إلى يوم القيامة !!!

وأمّا وفاتها بعد أبيها بستّة أشهر [فها]كذا ذكره الإمام الجليل القشيري مسلم في صحيحه وعليه الإعتماد، والله أعلم[2].

[و] خرجّه [أيضا] الملا في سيرته [وسيلة المتعبدّين] والله سبحانه أعلم .

وقد اختلفوا في مولدها رضي الله عنها والصحيح أنّها ولدت بعد البعثة بخمسة أعوام ورسول الله صلى الله وسلم ابن خمس وأربعين سنة وأقامت معه بمكّة إلى حين هاجرت [و]سنّه ثلاث وخمسين سنة وهي بنت ثمان سنين وأقامت بالمدينة عشرة أعوام فهذه/ ٢١ /ط ثمانية عشر سنة وعاشت بعد أبيها صلى الله عليه وسلم ستّة أشهر كما ذكره الإمام مسلم في صحيحه .

وقد سئل الإمام أبوبكربن داوود[3]: أخديجة أفضل أم عائشة؟ فأجاب بأنّ عائشة

---

(١) رواه مسنداً أبو الخير الطالقاني القزويني في الباب الثالث من كتابه: الأربعين المنتقى . وفي أصلي هاهنا، وفي غير واحد من الموارد: « خرّجه القزويني والحاكمي » وظاهره التعدد؛ ولكن يحتمل أن يكون الواو زائدة ومن أخطاء المستنسخين ؟

وقريباً منه جداً بسند آخر، رواه كلّ من ابن المغازلي وابن عساكر، في الحديث: « ٣٩٤ » من كتاب مناقب عليّ عليه السلام ص٣٤٣، والحديث: « ٢٩٨ » من ترجمة أمير المؤمنين من تاريخ دمشق: ج١، ص٢٥٥ط٢ .

(٢) هذا هو الظاهر، وفي أصلي: « الإمام الجليل القشيري في صحيح مسلم، وعليه الإعتماد، والله أعلم » .

ولـ[...] صحيح مسلم.

(٣) وهو عبد الله بن سليمان بن الأشعث الناصبي صاحب المقالة المعروفة المذكورة في ترجمته من كامل ابن عديّ : ج ٤ ص ١٥٧٨، طبع دار الفكر؛ وفي حرف العين من تاريخ دمشق: ج.. ص... وفي سير أعلام النبلاء: ج ١٣، ص ٢٢٩ .

ترجمہ: وہ ہے عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث ناصبی۔

۱۰-امام ابن حبانؒ :

آیت اللہ تقی تستری نے عظیم محدث کو ابن حبان کو ناصبی کہا:

قاموس الرجال

تأليف

العلامة المحقق

آية الله العظمى الشيخ محمد تقي التستري

الجزء التاسع

تحقيق

مؤسسة النشر الإسلامي

التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

قاموس الرجال - الشيخ محمد تقي التستري - ج ٩ - الصفحة ٢٨٣

سليمان، فقال: اكتبوا ما يقول، ودعوا ما سوى ذلك (1).
وفي ذيل الطبري: قال ابنه هشام: شهد أبي الجماجم مع ابن الأشعث، وكان عالما بالتفسير والأنساب وأحاديث العرب، توفي بالكوفة - وبها كان يسكن - في سنة 146 (2).
وفي أنساب البلاذري في قول حارثة بن شراحيل - أبي زيد بن حارثة - حين فقد ابنه: «وأوصى به كعبا وعمرا كليهما» يعني بعمرو: عمرو بن الحارث بن عبد العزى بن امرئ القيس، أبو «بشر» جد محمد بن السائب... الخ (3).
ومنه يظهر غلط السمعاني في جعله من كلب غير كلب أسامة بن زيد. ويروي البلاذري عن ابن ابنه العباس بن هشام، عن أبيه، عنه (4).
وفي أنساب السمعاني - والسمعاني ناصبي -: روى عنه الثوري ومحمد بن إسحاق ويقولان: حدثنا أبو النضر، حتى لا يعرف; وكان من أصحاب عبد الله بن سبأ الذي يقول: إن عليا لم يمت وأنه راجع إلى الدنيا.
والظاهر أنه استند إلى قول ابن حبان الناصبي فقال - كما في الذهبي -: «كان الكلبي سبائيا من الذين يقولون: إن عليا لم يمت وأنه راجع إلى الدنيا ويملأها عدلا كما ملئت جورا» وإن رأوا سحابة قالوا: أمير المؤمنين فيها.

ترجمہ: جیسا کہ ابن حبانؒ کا قول ہے۔

۱۱-امام دارالقطنیؒ:

امام دار قطنی امام علل کی حیثیت رکھتے ہیں ان کو شیعہ عالم الشيخ علي النمازي الشاهرودي لکھتا ہے کہ:

مستدركات علم رجال الحديث

تأليف

العلامة الحجة المحقق

الشيخ علي النمازي الشاهرودي

الجزء الثامن

مستدركات علم رجال الحديث - الشيخ علي النمازي الشاهرودي - ج ٨ - الصفحة ٥١٤

17693 - الخيراني:

روى عن أبيه، وعنه الحسين بن محمد، كما في موارد من الكافي. وعده الإرشاد ممن روى النص على الإمام الجواد عليه السلام. ولعله ابن خيران الخادم.

17694 - الدارقطني:

اسمه علي بن عمر. هو من العامة وكان ناصبيا. مات سنة 385.

17695 - الدبيلي: هو محمد بن وهبان.

17696 - الرازي رضي الله عنه:

هكذا ورد ذكره في التوقيع الشريف عن أبي محمد العسكري عليه السلام وهو من الوكلاء.

17697 - رأس المدري - بالدال المهملة أو الذال -:

هو جعفر بن عبد الله بن جعفر، ومحمد بن عبد الله.

17698 - الرفاعي:

هو السيد أحمد. زار سنة 555 قبر الرسول صلى الله عليه وآله وأنشد أشعاره تجاه القبر

،ترجمہ:نام علی بن عمر تھا،عامی میں سے تھا(مطلب سنی تھا)اور ناصبی تھا

۱۲-امام ابو بکر الباقلانیؒ:

امام ابو بکر باقلانیؒ کو شیعہ عالم محسن المعالم واضح ناصبیوں میں شمار کرتا ہے اور ان کے ناصبی ہونے کے دلائل بیان کرتا ہے:

محسن المعلم

النصب والنواصب

وأنكى من الكفرِ اللعينِ بطانةٌ تـمثّلَ في أفكارِها البعدُ والقربُ
فقربٌ من الإسلامِ يبدو بمظهرٍ وبعدٌ عن الإيمانِ جاشَ به النصبُ

من قصيدة للمولف

عن مروان وأشباهه وترفعه عن الرواية عن وارث علوم النبي ﷺ جعفر الصادق و لله قول القائل :

وحيث تركنا أعالي الرؤوس   نزلنا إلى أسفلِ الأرجلِ [1]

١٢٨- محمد بن الطيب البصري البغدادي (أبو بكر الباقلاني) :

قاضي رأس المتكلمين الشافعية - ت٤٠٣هـ ، ق٥ :

[شرح النهج ٢٨٧/١٠] : وكان ابن الباقلاني شديداً على الشيعة عظيم العصبية على أمير المؤمنين عليه السلام فلو ظفر بكلمة من كلام أبي بكر وعمر في هذا الحديث لملأت الكتب والتصانيف بها ، وجعلها هِجِّيرَاهُ ودأبه .

[الكنى والألقاب ٦٣/٢] : ناصر طريقة أبي الحسن الأشعري ، كان مشهوراً بالمناظرة وسرعة الجواب يحكى أنه ناظر شيخنا المفيد (رحمه الله) فغلبه الشيخ ، فقال للشيخ : ألك في كل قدر مغرفة ؟ فقال الشيخ : نعم ما تمثلت بأدوات أبيك .

والمناظرة كما ذكرها صاحب (روضات الجنات ١٦٠/٦) :

" اجتمع (الباقلاني) مع الشيخ في مجلس فسمعه يقول في طي ما يعمد إليه من الكلام : الحمد لله الذي يفعل في ملكه ما يشاء ، معرضاً على الشيخ -رحمه الله- في قوله بالعدل ، فألجمه سريعاً بقوله : سبحان من تنزَّهَ عن اللغو والفحشاء " .

وجاء في (قصص العلماء ص٤٢٣) :

أن باعث مقولة الباقلاني خشيته من مبالغة المفيد في إفحامه وإلزامه فلاطفه بمقالته فرد عليه بقولته المزبورة .

١- العتب الجميل / ٧٢ .

۱۳- شیخ ابن عربیؒ:

شیخ ابن عربیؒ کو صرف اس وجہ سے کہ وہ مولا علیؑ پر ابو بکرؓ کو افضل جانتے تھے صرف اس وجہ کی بنیاد پر ناصبی لکھا سید محسن طیب نیا شیعہ محقق نے ان کی ناصبیت کی یہی وجہ لکھی ہے:

باز هم از ابن عربی بشنوید! ۴۰۷

بر هر صاحب بصیرتی آشکار است که چنین عقیده و تفکری جز جرأت بخشیدن به بنده در ارتکاب گناهان و غوطه‌ور شدن در مفاسد گوناگون ثمرهٔ دیگری ندارد و مکتب نورانی خاندان عصمت و طهارت ﷺ از اینگونه مزخرفات پاک و منزه است.

در مکتب نورانی خاندان طهارت ﷺ به وضوح مطرح شده است که بنده با اختیار خود گناه را مرتکب می‌شود و هرگز خداوند گناه را بر بنده تقدیر و قضا ننموده است.

چگونه می‌توان گفت که خداوند راضی است به گناهان بندگان در صورتی که وی در صدها آیه از آیات قرآن کریم انسان‌ها را به شدت از ارتکاب گناهان باز داشته است!!

و در آیاتی که گناه به پیامبران نسبت داده شده است، طبق احادیث و تفاسیر بزرگان، مقصود خداوند متعال گناه اصطلاحی نیست، بلکه ترک اولی یا چیزهای دیگری که با عصمت انبیاء منافات ندارد می‌باشد.

۲. ابن عربی مقام امام علی ؑ را از خلفای ثلاثه پایین‌تر می‌داند

ابن‌عربی می‌گوید:

دیدم که در معراج مرتبهٔ علی [ؑ] پایین‌تر از ابوبکر و عمر و عثمان است و ابوبکر را در عرش دیدم، وقتی که برگشتم به علی [ؑ] گفتم که چگونه تو در دنیا ادعا می‌کردی که از ایشان برتری، حال آنکه من دیدم تو از آنها پایین‌تری؟![۱]

پر واضح است کسی که اینگونه سخن بگوید ذره‌ای از عظمت مولانا علی بن ابی‌طالب ﷺ را درک نکرده است و از آنجا که امام علی ﷺ دروازهٔ علم نبی ﷺ است ابن‌عربی با انکار مقامات امام علی ﷺ تمام باب‌های معرفت را به سوی خود مسدود نموده است.

۳. ادعای ابن عربی در مقام و عظمت خویش

ابن‌عربی در نوشته‌ها و آثار خود، فراوان از جلالت شأن و مقام خود دم زده است،

۱. منهاج البراعه (علامه خویی)، ج ۱۳، ص ۳۷۱ و ۳۷۸ به نقل از ابن عربی.
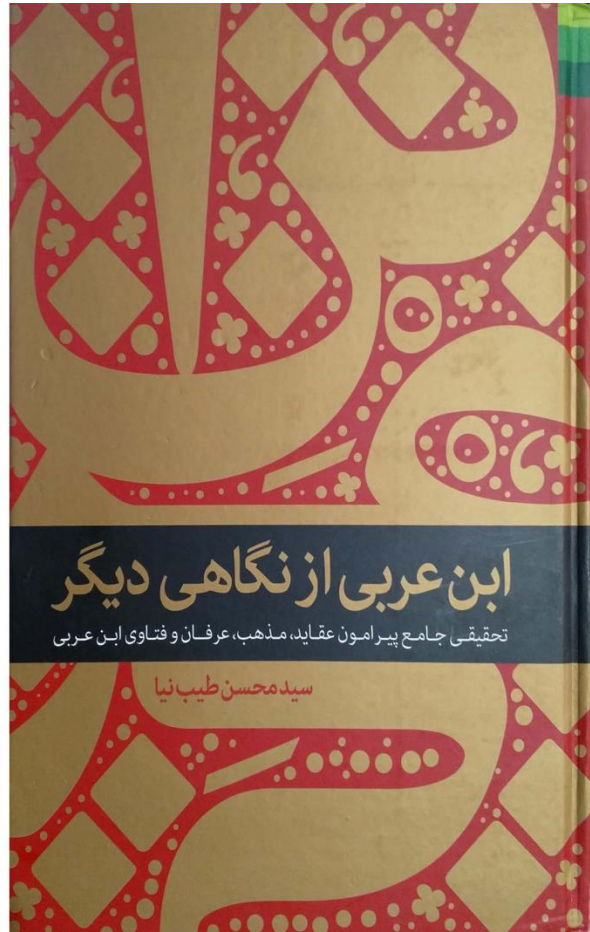
ترجمہ: جیسا کہ واضح ہے کہ جو کوئی ایسا الفاظ بولتا ہے وہ حقیقت میں مولا علی کی عظمت کا ادراک نہیں ہے اور حضرت علی علم نبی ﷺ کا دروازہ ہیں ابن عربی ان کے مقامات کا انکار کر کے معرفت کے دروازے کو خود ہی بند کر دیا۔

یہی بات ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب میں بھی لکھتا ہے:

چونکہ بیرنگی اسیرِ رنگ شد   موسیٰ و فرعون اندر جنگ شد

یعنی بے رنگ ہونے سے اور بے سمجھی سے اسیرِ رنگ ہو گئے۔ ظاہر بین بن گئے اور موسیٰ و فرعون آپس میں لڑ پڑے۔

مولوی رومی کی مثنوی کا کوئی صفحہ ایسا نہیں جس میں جبر یا وحدت الوجود یا عبادت کے بیکار ہونے وغیرہ کے فاسد عقائد کا ذکر نہ ہو، اور اس کے بیہودہ معتقدین کا خیال ہے کہ طبلہ، سارنگی اور نے کا سننا عبادت ہے۔

یا محی الدین عربی کو اپنا وسیلہ بناؤ گے جس کے بیہودہ اعتقادات اور خیالات کو اس کتاب میں کئی مقامات پر ہم ذکر کر چکے ہیں۔ کہتا ہے اولیاء اللہ لوگوں کا ایک گروہ ہے جن کو رافضی لوگ خنزیر کی صورت دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ جب میں معراج پر گیا تو علی کے مرتبے کو عرش پر عثمان و عمر و ابوبکر سے نیچے پایا۔ جب واپس آیا تو میں نے علی سے کہا: تم دنیا میں تو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ میں ان تینوں سے بہتر ہوں لیکن عرش پر تمھارا مرتبہ کیسے کم ہو گیا۔

ان کے سوا اور بھی اسی قسم کی بہت سی خرافات و بکواس ہیں جن کے ذکر سے طول ہو جائے گا۔ لہٰذا تم ان کے مکر و فریب میں نہ آؤ۔ یہ تمام دھوکا دنیا کی خواہش اور نام کی غرض سے ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ میں تمام اسرارِ غیب سے واقف ہوں ہر ایک چیز مجھے کشف سے معلوم ہو جاتی ہے۔ میں رات کو دس مرتبہ عرش پر جاتا ہوں۔ لیکن اس سے کوئی مسئلہ شکیاتِ نماز کا یا کوئی میراث کا مسئلہ یا کوئی مشکل حدیث دریافت کی جائے تو ہرگز نہیں بتا سکتا۔

- بسندِ معتبر و صحیح امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ: کذّاب اور دروغگو کی یہ علامت ہے کہ تمھیں آسمان، زمین، مغرب و مشرق

چنانچہ ناظرین بیشتر شیعہ علما کے نزدیک ابن عربی ناصبی ہی ہیں۔

۱۴-امام غزالیؒ:

ملاباقر مجلسی نے بھی آپ کو ناصبی لکھا:
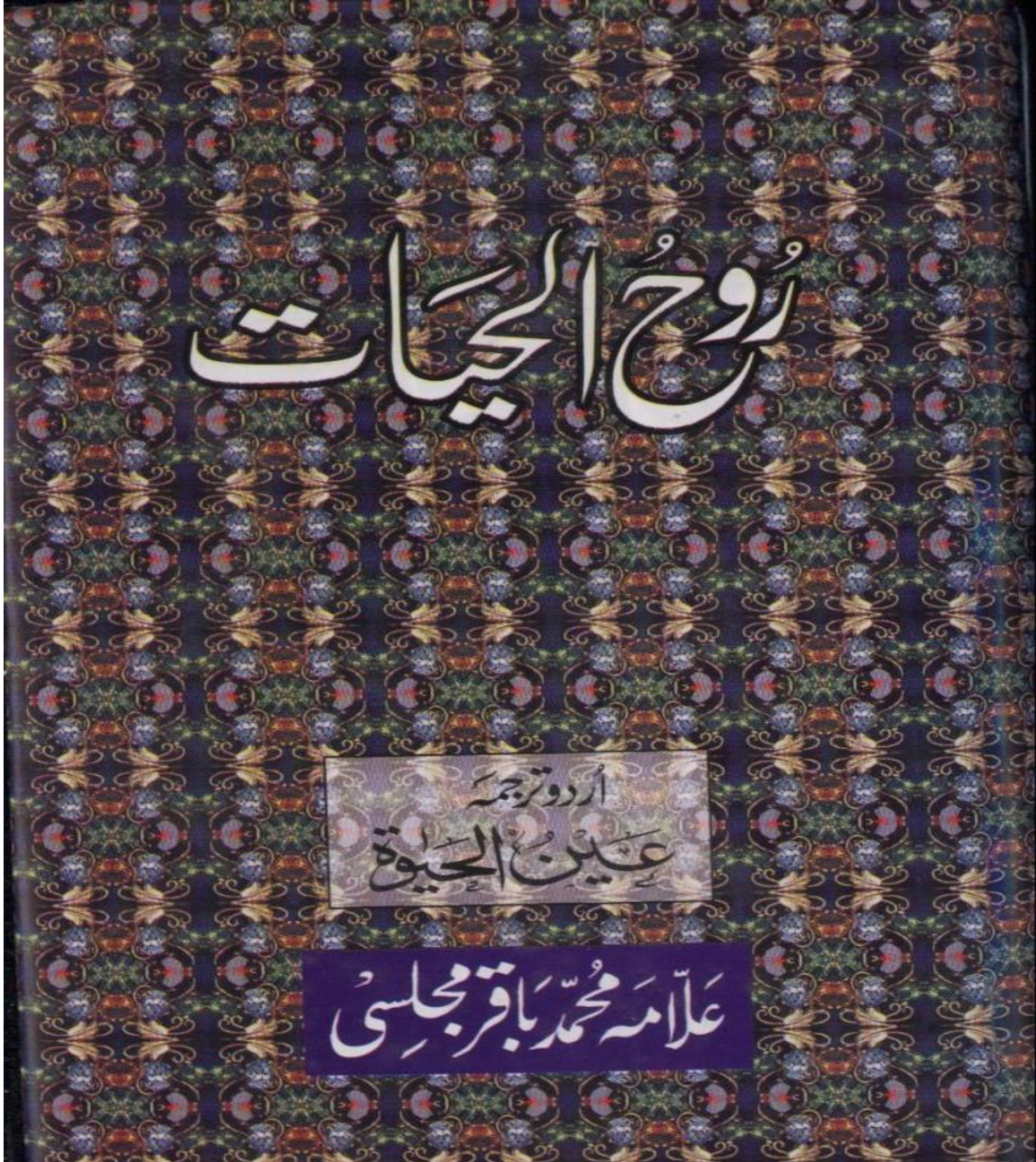
شیخ طوسیؒ، علامہ حلیؒ اور شیخ شہیدؒ سب نے اس فرقے کے رد میں کتب تحریر فرمائیں۔ اور جناب شیخ علیؒ نے ایک کتاب "مطاعن مجریہ" اس فرقے کے رد میں تحریر فرمائی۔ ان کے فرزند ارجمند جناب شیخ حسنؒ نے "عمدۃ المقال" ان کے رد میں لکھی اور شیخ عالیقدر جناب جعفر بن محمد دوریستی نے اپنی کتاب "اعتقاد" میں خوب اس فرقے کی تردید کی ہے۔ ابن حمزہؒ اور سید مرتضی رازی نے بہت سی کتابیں لکھیں۔ زبدۃ العلماء، نخبۃ الفقہاء جناب مولانا احمد اردبیلی نے اپنی تصانیف میں اس فرقے کی خوب تردید کی ہے۔ غرضیکہ تمام محدثین اور علماء نے اپنے کلام میں اس فرقے کی تردید فرمائی ہے۔

اے عزیزو! تم اس فرقے کو کیوں اچھا خیال کرتے ہو۔ جبکہ اس گروہ کی مذمت میں جناب رسول خداؐ اور اہل بیت علیہم السّلام کے فرامین اور علماء کی شہادتیں ہوتے ہوئے تم کیا عذر پیش کروگے۔ کیا یہ کہوگے کہ میں حسن بصری کا پیروکار ہوں جس پر بہت سی احادیث میں نفرین آئی ہے۔ یا سفیان ثوری کے پیرو کہوگے جو امام جعفر صادق علیہ السّلام کا سخت دشمن اور مخالف تھا۔ یا غزالی کی متابعت کا عذر کروگے جو یقیناً ناصبی تھا۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جس معنی سے علی مرتضیٰ امام ہیں، میں بھی امام ہوں، اور لکھتا ہے جو کوئی یزید لعین کو لعنت کرے گنہگار ہے۔ اس نے شیعوں کی مذمت اور رد میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں: جیسے "کتاب المنقذ من الضلال" وغیرہ۔ یا اس کے بھائی احمد غزالی کو بطور حجت پیش کروگے، جو کہتا ہے کہ شیطان بڑے اولیاء اللہ میں سے ہے۔ یا مولوی رومی کو اپنا شفیع بناؤگے، جو کہتا ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ ابن ملجم کی شفاعت کریں گے اور اسے بہشت میں لیجائیں گے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اس پر کوئی گناہ نہیں مقدر ہی ایسا تھا اور وہ اس عمل میں مجبور تھا۔

یہی نہی الطرائف المقال میں سید علی بجر ودی کہتاہے کہ:

طرائف المقال
في
معرفة طبقات الرجال
للعلامة الفقيه الرجالي
المتوفى سنة ١٣١٣ هـ
مع مقدمة
لسماحة العلامة الفقيه الرجالي
الجزء الثاني
Shiabooks.net

طرائف المقال - السيد علي البروجردي - ج ٢ - الصفحة ٤٥٩

توهم التشيع هو ما رآه في وسيطه في الفقه الشافعي من استشمام رائحة الطعن على عمر.
وذكر في مسألة العول أيضا عن ابن عباس بأنه قال: من نازع في العول فأباهله، فقيل له: لم لم تقل في زمان خلافة عمر؟ فقال: رجل غيور خفته.
وقد نقل عن محمد بن أبي القاسم الذي هو من تلامذة الغزالي في الرسالة الموسومة بالمحاكمات أنه وصل إلى خدمة الشريف المرتضى في طريق الحج، وأظهر الغزالي بعض الاشكالات في المذهب، فشرع السيد الشريف في اثبات عقائد الإمامية بالدليل القاطعة والبراهين الساطعة واتمامها، فعاد إلى الصواب واستبصر.
ولما رجع الغزالي من مكة المعظمة لاقاه أحمد المتصوف، فقال له: سمعت أنك باحثت مع الشريف المرتضى وجرت إلى مذهب الشيعة الاثنا عشرية واخترته، وهذا منك غريب وعجيب في الغاية، فأجابه بأن التعجب في اختياري المذهب الآخر في هذه المدة، ثم أنشد هذا الشعر:
دوست أبا ما عرض ايمان كرد ورفت * پير كبرى را مسلمان كرد ورفت فامتد المباحثة والمناظرة بينهما إلى يومين، ففاجأ أخاه الموت في اليوم الثالث انتهى.
قال الشهيد: ان هذه الحكاية كذب، فان السيد المرتضى علم الهدى على ما في كتب التواريخ لم يلاق الغزالي أصلا، فان وفاة السيد في سنة الثلاثين بعد الأربعمائة، وتولد الغزالي في سنة خمسين بعدها.
وأنا أقول: إن تلميذه لم يصرح بالسيد المذكور علم الهدى، بل الرأي كما ذكره المقدس الأردبيلي في حديقة الشيعة المنسوبة إليه أن السيد المرتضى الذي جرت له المباحثة مع الغزالي الناصبي في طريق مكة المعظمة زادها الله شرفا هو أبو تراب مرتضى بن داعي الحسيني الرازي، فإنه كان من أكابر الشيعة وسادات الشريعة رضوان الله عليهم مصنف كتاب تبصرة العوام بالفارسي، وكتاب الفصول التامة في هداية العامة، وقد أشرنا إليه في الطبقات الرجالية مع أخيه المجتبى بن الداعي

ترجمہ: سید مرتضیٰ اور غزالی ناصبی کے درمیان مباحثہ ہوا۔

۱۵-امام ابوحیان التوحیدیؒ:

آیت اللہ سید جعفر مرتضیٰ لکھتا ہے کہ:

الصحيح من سيرة النبي الأعظم (ص) – السيد جعفر مرتضى – ج ٥ – الصفحة ٢٧٨

ج: ترهات أبي حيان:

ومن الأمور الطريفة هنا: أن أبا حيان التوحيدي – الناصبي المعروف – يروي عن أبي حامد المرو الروذي رسالة شفهية من أبي بكر لأمير المؤمنين " عليه السلام "، وفيها:

" ولقد شاورني رسول الله (ص) في الصهر، فذكر فتيانا من قريش، فقلت له: أين أنت من علي؟

فقال: إني لأكره ميعة شبابه، وحدة سنه.

فقلت: متى كنفته يدك، ورعته عينك حفت بهما البركة، وأسبغت عليهما النعمة، مع كلام كثير خطبت به رغبته فيك، وما كنت عرفت منك في ذلك حوجاء ولا لوجاء، ولكني قلت ما قلت، وأنا أرى مكان غيرك، وأجد رائحة سواك، وكنت إذ ذاك خيرا منك الان لي " (1).

عجيب!! وأين كانت هذه الرواية عن أنظار المؤرخين، وكيف أجمعت كلمتهم، وتضافرت وتواترت رواياتهم على مخالفتها وتكذيبها.

وقد كفانا ابن أبي الحديد المعتزلي مؤونة البحث في هذه الرواية، وبين الكثير من إمارات الوضع والاختلاق فيها، فمن أراد فليراجعه (2).

د: ما يقال عن موقف فاطمة من الزواج:

وذكر الحلبي: أنه لما استشار الرسول (ص) فاطمة " بكت، ثم

---

(1) شرح النهج للمعتزلي ج 10 ص 276، وصبح الأعشى ج 1 ص 287، ونهاية الإرب ج 7 ص 220، وعن محاضرة الأبرار ج 2 ص 102 - 115، ونشرها إبراهيم الكيلاني مع رسالتين لأبي حيان في دمشق سنة 1951.
(2) شرح النهج للمعتزلي ج 10 ص 285 - 287.

(٢٧٨)

ترجمہ: عجیب نقطوں میں ایک یہ ہے کہ مشہور ناصبی ابو حیان توحیدی یہ بیان کرتا ہے۔

۱۶-خطیب البغدادیؒ:

نور اللہ شوستری نے خطیب بغدادی کو واضح ناصبی کہا تھا۔

قاموس الرجال

تأليف

العلّامة المحقّق

آية الله العظمى الشيخ محمّد تقي التستري قدّس سرّه

الجزء التاسع

تحقيق
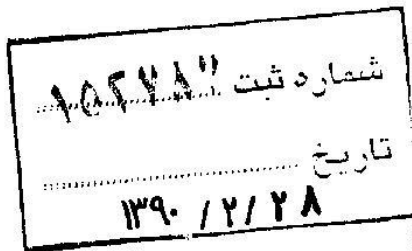
مؤسّسة النشر الإسلامي
التابعة لجماعة المدرّسين بقم المشرّفة

الأسانيد من دون المتون والمتون من دون الأسانيد، وأرى ترك ما ينفرد به.

ومن الغريب! أن العلامة لم يتفطن لاتحاده مع «محمد بن عبد الله بن محمد بن عبيد الله بن البهلول بن المطلب» المتقدم.

أقول: قد عرفت ثمة أن الخطيب أيضا عنونه مثل النجاشي قائلا: نزل بغداد وحدث بها عن الطبري والباغندي والاشناني والموصلي والمحاربي والمؤيدي وخلق كثير من المصريين والشاميين والجزريين وأهل الثغور معروفين ومجهولين، وكان يروي غرائب الحديث وسؤالات الشيخ فكتب الناس عنه بانتخاب الدارقطني ثم بان كذبه فمزقوا حديثه، وكان بعد يضع الأحاديث للرافضة ويملي في مسجد الشرقية (1).

والتحقيق ما قاله النجاشي من حصول الخلط له أخيرا وثبته أولا وصحة ما رواه مشائخ الشيخ والنجاشي عنه: وقد أكثر الأول في أماليه عنه. ولا عبرة بقول الخطيب الناصبي.

وفي ميزان الذهبي: مات سنة 387 وله تسعون سنة.

[6954] محمد بن عبد الله بن معمر الطبراني قال: قال النعماني في غيبته: كان يوالي يزيد بن معاوية، من النصاب، مات سنة 333.

أقول: ما نقله في نسخة، ولكن في أخرى: «كان من موالي يزيد بن معاوية ومن الثقات» (2) وروى عنه تحقيق ولاية أمير المؤمنين (عليه السلام). ومعنى كونه من مواليه: أن يزيد أعتق جده الأعلى.

---

(١) تاريخ بغداد: ٥ / 466.

(2) غيبة النعماني: 39.

ترجمہ: خطیب ناصبی کے اس قول کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

أقول: وعنونه ابن النديم تارة في متكلمي الشيعة، قائلا: «ابن المعلم أبو عبد الله، في عصرنا انتهت رئاسة متكلمي الشيعة إليه، متقدم في صناعة الكلام على مذهب أصحابه، دقيق الفطنة ماضي الخاطر: شاهدته فرأيته بارعا» وأخرى في فقهاء الشيعة، قائلا: إليه انتهت رئاسة أصحابه من الشيعة الإمامية في الفقه والكلام والآثار (1).

وفي كامل ابن الأثير: وفي سنة 393 بعث بهاء الدولة عميد الجيوش إلى بغداد، فمنع السنة والشيعة من إظهار مذاهبهم، ونفى ابن المعلم فقيه الإمامية (2).

وفيه أيضا: وفي سنة 409 ولي سلطان الدولة ابن سهلان العراق، فورد بغداد ونفى أبا عبد الله بن النعمان فقيه الشيعة (3).

وفي تاريخ بغداد للخطيب الناصبي: هو شيخ الرافضة والمتعلم على مذاهبهم، صنف كتبا كثيرة في ضلالاتهم والذب عن اعتقاداتهم ومقالاتهم والطعن على السلف الماضين من الصحابة والتابعين وعامة الفقهاء المجتهدين، وكان أحد أئمة الضلال، هلك به خلق من الناس إلى أن أراح الله المسلمين منه... الخ (4).

سمى الناصبي استبصار جمع منهم به هلاكة، كما سمى كتبه في الهداية إلى الحق ضلالة; ونقل عن ناصبي مثله - عبيد الله الجعاف المعروف بابن النقيب - أنه جلس للتهنئة لما مات المفيد، وقال: ما أبالي أي وقت مت بعد أن شاهدت موت هذا الرجل (5).

هذا، وأخذ المفيد الكلام عن أبي الجيش البلخي غلام أبي سهل النوبختي، كما صرح به الشيخ في الفهرست في أبي الجيش، وأخذ الفقه عن جعفر بن قولويه كما صرح به النجاشي في ابن قولويه. وما قال من وجدان الكتابة بخط الحجة (عليه السلام) على قبره ذكره القاضي نور الله التستري في مجالسه (6).

ترجمہ: خطیب بغدادی ناصبی کی تاریخ میں۔

۱۷-امام ابن جوزیؒ:

قاموس الرجال

تأليف

العلامة المحقق

آية الله العظمى الشيخ محمد تقي التستري

الجزء الحادي عشر

تحقيق

مؤسسة النشر الإسلامي

التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

ومن فتاويه الشاذّة: جواز الوصال في الصيام بالإفطار في السحر بدون كراهة، إذا كانت الليلة من شهر اليوم ومع الكراهة إذا كانت من شهر آخر، فقال: «لا يستحبّ الوصال الدائم في الصيام لنهي النبيّ ﷺ عن ذلك، ولا بأس بما كان منه يوماً وليلة ويفطر في السحر، ويكره أن يصل الليلة هي من أوّل الشهر باليوم الّذي هو آخر الشهر»[1] وهو خلاف إجماع الإماميّة وإن دلّ عليه خبر حفص عن الصادق عليه السلام وإنّما كان الوصال للنبيّ ﷺ كما رواه الفقيه[2].

[١١١٣]

ابن الجوزي

هو «عبدالرحمن بن عليّ الناصبي» ومن نصبه أنّه قال في كتاب موضوعاته: إنّ أخبار «سدّ الأبواب إلّا باب عليّ» موضوعة، والصحيح خبر فتح خوخة لأبي بكر[3]، مع أنّه اعترف ابن أبي الحديد منهم بأنّ خبر «خوخة أبي بكر» من وضع البكريّة في مقابل أخبار سدّ الأبواب إلّا باب أميرالمؤمنين عليه السلام[4].

وأنكر أيضاً كثيراً من أخبار فضائل أميرالمؤمنين عليه السلام الواردة من طرقهم المستفيضة بل المتواترة، بل الخبيث روى خبر مصوّرية الصدّيقة عليها السلام لآدم وحوّاء في الجنّة عن أبي محمّد العسكري عليه السلام وقال: إنّه ليس بشيء»[5].

وعابه الذهبي في «أبان بن يزيد العطّار» بأنّه في المختلف فيهم يسرد الجرح ويسكت عن التوثيق.

[١١١٤]

ابن حاتم

مرّ في «عليّ بن حاتم» قول الشيخ في الفهرست: وابن حاتم يومئذ حيّ.

وعدّ الشيخ في رجاله في من لم يرو عن الأئمّة عليهم السلام «أحمد بن عليّ

---

(١) نقله عنه في المختلف: ٥٠٦/٣.
(٢) الفقيه: ١٧٢/٢.
(٣) الموضوعات: ٣٦٦ـ٣٦٧.
(٤) شرح نهج البلاغة: ٤٩/١١.
(٥) الموضوعات: ٤١٥.

ترجمہ: یہ عبد الرحمن بن علی ناصبی۔

۱۸-امام رازیؒ:

باقر مجلسی لکھتا ہے کہ:

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
" قدس الله سره "

الجزء الخامس والثلاثون

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٣٥ - الصفحة ٣٨٤

الصحابة المستلزم لأحقيته للإمامة وقبح تقديم غيره عليه ويدل على نقص عظيم وجرم جسيم لمن تقدم عليه في الخلافة، لتقصيرهم في هذا الامر الحقير الذي كان يتأتى بأقل من درهم، فاختاروا بذلك مفارقة الرسول! صلى الله عليه وآله وتركوا صحبته الشريفة! وتقصيرهم في ذلك يدل على تقصيرهم في الطاعات الجليلة والأمور العظيمة بطريق أولى، فكم بين من يبذل نفسه لرسول الله لتحصيل رضاه (1) وبين من يبخل بدرهم لادراك سعادة نجواه؟ بل يدل ترك إنفاقهم على نفاقهم كما اعترف به البيضاوي في أول الأمر (2)، وما اعتذر به أخيرا (3) فلا يخفى بعده ومخالفته لما يدعون من بذلهم الأموال الجزيلة في سبيل الله، وكيف لا يقدر من يبذل مثل تلك الأموال الجزيلة على إنفاق بعض درهم بل شق تمرة في عشره أيام؟

كما ذكره أكثر مفسريهم كالزمخشري (4) وابن المرتضى (5) وغيرهما، وأعجب من ذلك ما اعتذر به القاضي عبد الجبار بتجويز عدم اتساع الوقت لذلك فإنه مع استحالته في نفسه عند الأكثر (6) ينافيه أكثر الروايات الواردة في هذا الباب، فإن أكثرها دلت على أنه ناجاه عشر مرات قبل النسخ، مع قطع النظر عن رواية عشرة أيام، وأيضا ذكر التوبة بعد ذلك يدل على تقصيرهم.

وأفحش من ذلك ما ذكره الرازي الناصبي حيث قال: سلمنا أن الوقت قد وسع إلا أن الاقدام على هذا العمل مما يضيق قلب الفقير الذي لا يجد شيئا وينفر الرجل الغني، فلم يكن في تركه معرة (7) لان الذي يكون سبب الألفة أولى عما يكون سببا للوحشة، وأيضا الصدقة عند المناجاة واجبة وأما المناجاة فليست بواجبة ولا مندوبة! بل الأولى ترك المناجاة! كما بينا من أنها لو كانت كانت سببا لسأمة النبي صلى الله عليه وآله انتهى (8)

---

(1) كما فعله أمير المؤمنين مرات عديدة، منها ليلة المبيت ويوم الأحد وغيرهما.
(2) حيث قال: والميز بين المؤمن المخلص والمنافق.
(3) من أنه لم يتفق للأغنياء ذلك.
(4) في الكشاف ج 3: 171.

ترجمہ: اس سے زیادہ کیا فحش ہو سکتا جو کہ اس رازی ناصبی نے ذکر کیا ہے۔

نعمت اللہ جزائری لکھتا ہے کہ:

٨٧٠

نور البراهين

أو

أنيس الوحيد في شرح التوحيد

للعلامة المحدث

السيد نعمة الله الموسوي الجزائري

١٠٥٠ ـ ١١١٢هـ

الجزء الثاني

مؤسسة النشر الإسلامي

التابعة لجماعة المدرسين بقم المقدسة

نور البراهين - السيد نعمة الله الجزائري - ج ٢ - الصفحة ٢٢٩

أنه سيكون لهم أمر وشوكة ثم لا يكون الامر على ما أخبروه، قالوا بدا لله تعالى فيه.

وأعجب منه ما أجاب به المحقق الطوسي نصير الملة والدين طاب ثراه: بأن أصحابنا الإمامية لا يقولون بالبداء وإنما القول به ما كان إلا في رواية رووها عن جعفر الصادق عليه السلام أنه جعل إسماعيل القائم مقامه بعده، فظهر من إسماعيل ما لم يرتضه منه، فجعل القائم مقامه موسى عليه السلام، فسئل عن ذلك، فقال: بدا لله في إسماعيل، وهذه رواية، وعندهم أن خبر الواحد لا يوجب علما ولا عملا (1)، انتهى.

وهذا الكلام صريح في كفر هذين الرجلين الرازي وابن جرير، فإن الأئمة عليهم السلام ممن أجمع المسلمون على أن تعظيمهم ومودتهم من ضروريات الدين، ولا شك أن نسبة الخيانة في أمور الدين إليهم مناف لوجوب تعظيمهم، ولقوله تعالى: قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة في القربى (2).

على أن العامة قد رووا في أخبارهم ضروبا من البداء التي نحن نقول بها، مثل روايتهم قصة اليهودي الذي أخبر عنه النبي صلى الله عليه وآله أنه يعضه أسود في قفاه، فيموت، فلما لم يمت ذلك الوقت قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ضع الحطب، فوضعه فإذا أسود في جوف الحطب عاض على عود، فقال: يا يهودي ما عملت اليوم؟ قال: ما عملت عملا إلا حطبي هذا حملته فجئت به، وكان معي كعكتان فأكلت واحدة وتصدقت بواحدة على مسكين، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: بها دفع الله عنه، وقال: إن الصدقة تدفع ميتة السوء عن الانسان (3). وكذلك رووا عن عيسى عليه السلام (4)،

(١) البحار ٤: ١٢٢ عنه.
(٢) الشورى: ٢٣.
(3) البحار 4: 121 - 122 ح 67.
(4) البحار 4: 94 ح 1.

ترجمہ: یہ کلام ان دونوں بندوں رازی اور ابن جریر کے کفر صریح کو واضح کرتا ہے۔

۱۹-امام ذہبیؒ:

امام ذہبیؒ کو بھی ناصبی قاضی نور اللہ شوستری لکھتا ہے کہ:

الصوارم المهرقة
في جواب
الصواعق المحرقة
تأليف
القاضي نور الله التستري
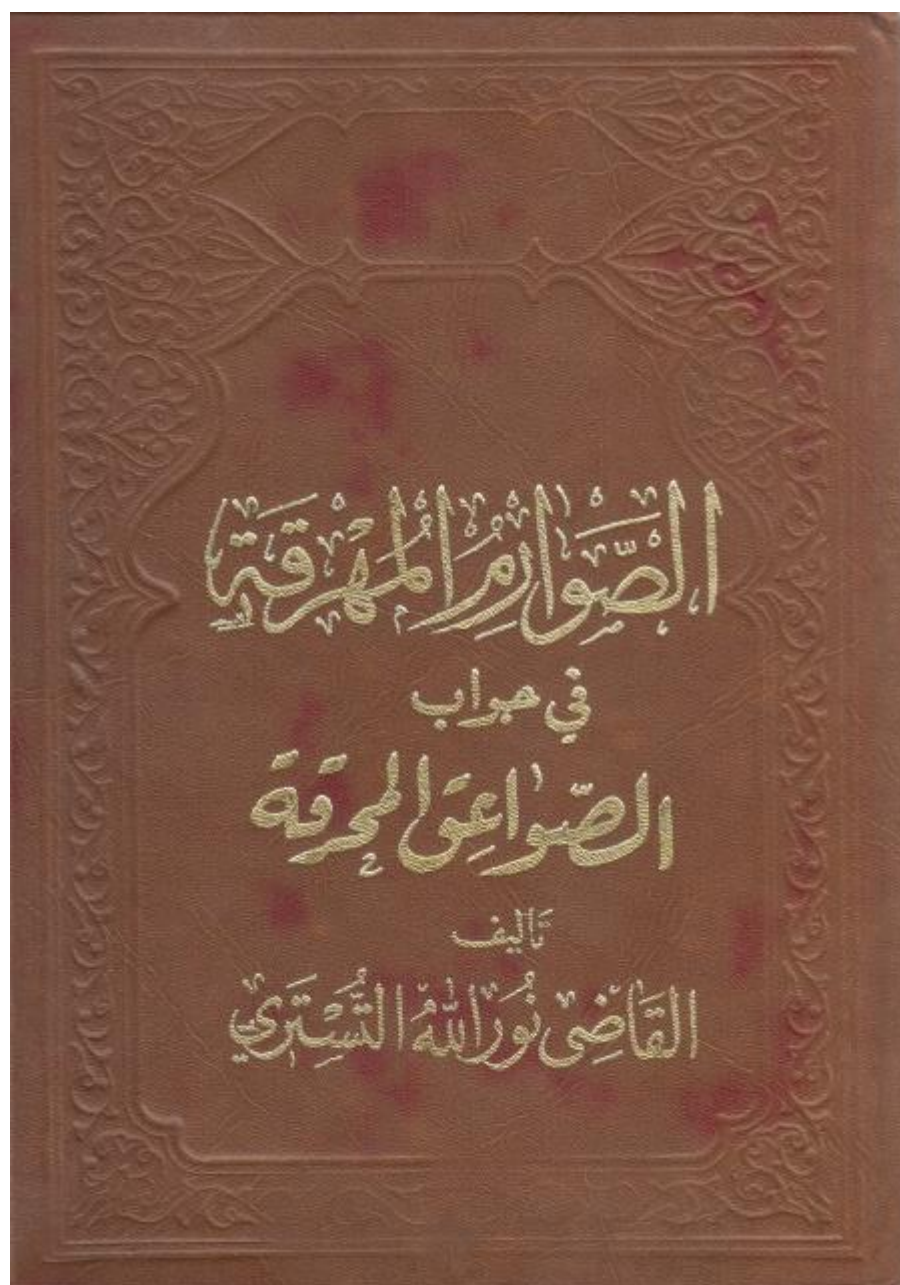
عليه وآله أو الباري سبحانه في تعيين الإمام عن التصريح بالخلافة والإمامة إلى التصريح بما يراد فهما من أولوية التصرف كان جائزا بطريق أولى لأن مسألة الإمامة عندنا عقلية لما ارتكز في عقل العقلاء من أنه يجب بعد النبي الخاتم صلى الله عليه وآله وجود إمام لا يجوز عليه الخطأ للأدلة التي كشف كتاب التجريد عنها الغطاء فتدبر. وأما ما نقله عن الذهبي الناصبي ذهب الله بنوره فأول ما فيه أنه لم يرض بمجرد الكذب حتى رفعه إلى علي عليه السلام على أن في المنقول من قوله " وإن تؤمروا عليا ولا أراكم فاعلين " دلالة صريحة على علمه صلى الله عليه وآله بأن القوم ينحرفون بعد وفاته عن علي عليه السلام ولا يرضون بإمامته ويؤيد ذلك ما رواه ابن المغازلي الشافعي في كتاب المناقب بإسناده قال: " قال رسول صلى الله عليه وآله لعلي بن أبي طالب عليه السلام: إن الأمة سيغدر بك " وما رواه موسى بن مردويه الحافظ من الجمهور بإسناده إلى ابن عباس قال " خرجت أنا والنبي صلى الله عليه وآله فرأينا حديقة فقال علي عليه السلام: ما أحسن هذه يا رسول الله... فقال حديقتك في الجنة أحسن منها ثم مررنا بحديقة فقال: علي عليه السلام ما أحسن هذه يا رسول الله " صلى الله عليه وآله " قال حتى مررنا بسبع حدايق فقال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام حدائقك في الجنة أحسن منها ثم ضرب على رأسه ولحيته وبكى حتى علا بكاؤه فقال علي عليه السلام: ما يبكيك يا رسول الله؟ قال ضغائن في صدور قوم لا يبدونها لك حتى يفقدوني ". وما رواه هذا الشيخ الجامد في الباب الثاني فيما جاء عن أكابر أهل البيت في الثناء على الشيخين مما يدل على أن بني تميم وبني عدي كانا أعداء بني هاشم في الجاهلية وما ذكر في أول الخاتمة عقدها لبيان ما أخبر به صلى الله عليه وآله مما حصل على آله من البلاء والقتل من قوله صلى الله عليه وآله " إن أهل بيتي سيلقون بعدي من أمتي قتلا وتشريدا وإن أشد قوم لنا بغضا بنو أمية وبنو المغيرة وبنو

ترجمہ: اس وجہ سے اس نے ذہبی ناصبی کو نقل کیا اللہ تعالی اسے اپنے نور سے محروم رکھے۔

محسن الامین العاملی نے بھی ناصبی کہا:

الإمام السيد محسن الأمين
أعيان الشيعة
شبكة كتب الشيعة
المجلد الثالث
حققه وأخرجه
حسن الأمين
shiabooks.net
رابط بديل
٢٠٦٨
دار التعارف للمطبوعات
بيروت

احمد لا تشک فی قول ابن إدریس فیما رواه عنی قال أسعد: فقرأت علیه جمیع الأحادیث المشهورة المسندة المرویة فی مناقب أهل البیت ع فارانی جزءا صغیرا فیه أحادیث غریبة سمعتها علیه و رواها عن الثقات، فلما سکنت محمیة بغداد و تدیرتها و حمدت جنابها الرحب و تخیرتها و شملتنی من صدقات دیوانها العزیز مجده الله تعالی نعم بت مستمریا أخلافها و مستذریا أکنافها سالنی جماعة من المؤمنین ان اجمع لهم ما رویته من الأحادیث التی ذکرتها مختصرة مسندة معنعنة بحذف الأسانید المطولة، فأجبت إلی ذلک اجابة من رغب فی جزیل الثواب و لبی دعوة الأخلاء و الأصحاب و الله الموفق للصواب، و قلت حدثنی الشیخ الامام الحافظ الفاضل الحسیب النسیب جمال الدین أبو الخطاب عمر بن ذی الحسبین و النسبین الحسین بن دحیة الکلبی المغربی الأندلسی رحمه الله تعالی بقراءة ۳ المبارک بن موهوب الإربلی ۳ سنة عشر و ستمائة فی مجلس واحد (انتهی) ثم ذکر الأحادیث کلها و هی جمیعا فی فضائل أمیر المؤمنین و أهل البیت ع و فیها من الفضائل العظیمة و بملاحظة ذلک لا یبقی شک فی.

أسعد بن إبراهیم بن الحسن بن علی الحلی

له کتاب الأربعین حدیثا هکذا وجدته فی مسودة الکتاب و لا اعلم الآن من این نقلته و یوشک ان یکون هو السابق و أبدل الإربلی بالحلی أو بالعکس.

أسعد بن إبراهیم بن علی بن محمد المقری.

صالح فاضل قاله منتجب الدین فی ترجمة أبیه إبراهیم.

أسعد بن احمد بن أبی روح أبو الفضل

قاضی طرابلس.

مات قبل سنة ۵۲۰. فی المیزان: و ظن ابن أبی طی انه قتل عند ما ملک الافرنج حیفا، و کان ملکهم علی ما ذکره ابن الأثیر سنة ۴۹۴.

ذکره ۱ الذهبی الناصبی فی میزانه فقال: أسعد بن أبی روح أبو الفضل قاضی طرابلس له تصانیف فی ولی القضاء لابن عمار و کان متعبدا زاهدا راهبا هلک قبل ال ۵۲۰ (انتهی) و فی لسان المیزان ذکره ابن [أبی] طی فقال: أسعد بن أحمد بن أبی روح عقدت له حلقة الإقراء و انفرد بالشام و طرابلس و فلسطین بعد ابن البراج و ولی القضاء بعده بطرابلس و کان تلمیذ القاضی ابن البراج و له[۱۰۲] (۱) کتاب عیوب الأدلة فی معرفة الله (۲) التبصرة فی معرفة المذهبین الشافعیة و الامامیة (۳) البیان فی خلاف الامامیة و النعمان

---

[۱۰۲] (۱) فی الأصل البداح فی الموضعین و هو تصحیف – المؤلف –

ترجمہ: ذہبی ناصبی میزان میں ذکر کرتا ہے۔

۲۰-امام ابن کثیرؒ :

امام ابن کثیر کو بھی ناصبی کہا گیا جیسا کہ
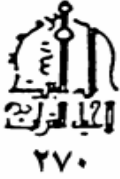
تنقيح المقال
في
علم الرجال

تأليف
العلامة الثاني والرجالي الكبير
الشيخ عبد الله المامقاني قدس سره
١٢٩٠ — ١٣٥١هـ

الجزء الخامس

تحقيق واستدراك
الشيخ محيي الدين المامقاني

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

. . . .

إلى الكوفة استودع أُمّ سلمة كتبه والوصيّة، فلمّا رجع الحسن عليه السلام دفعتها إليه.

وفي الامالي لشيخ الطائفة الطوسي ٢٢١/١ المجلس الثامن بسنده :.. قال: اخبرني أبو الحسن عليّ بن محمّد الكاتب، قال: حدّثنا الأجلح، عن حبيب بن أبي ثابت، عن ثعلبة بن يزيد الحماني، قال: كتب أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب عليه السلام إلى معاوية بن أبي سفيان.. وفي ٢٦٦ المجلس العاشر من الأمالي بسنده :.. قال: حدّثنا عبدالرحمن، قال: حدّثنا أبي، قال: حدّثني الأجلح بن عبدالله الكندي، عن أبي الزبير، عن جابر، قال: ناجىٰ رسول الله صلّى الله عليه وآله عليّ بن أبي طالب عليه السلام يوم الطائف فأطال مناجاته، فرأى الكراهة في وجوه رجال، فقالوا: قد أطال مناجاته منذ اليوم، فقال: «ما أنا انتجيته، ولكن الله عزّ وجلّ انتجاه».

وفي البداية والنهاية للناصبي ابن كثير ٣٥٦/٧ نقله بهذا المضمون.

وفي: ٣٤٠ الجزء الثاني عشر بسنده :.. عن عبدالله بن مسلم الملاي، عن الأجلح، عن أبي الزبير، عن جابر، أنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله دعا عليّاً عليه السلام وهو محاصر الطائف..

ترجمہ: ابن کثیر ناصبی کی البدایہ والنھایہ میں۔

علامہ الحاکم الحسکانی لکھتا ہے کہ:

شواهد التنزيل

لقواعد التفضيل

في الآيات النازلة في أهل البيت صلوات الله وسلامه عليهم

المجلد الثاني

وتليه

فضائل شهر رجب

تأليف

الحافظ الكبير عبيد الله بن عبد الله بن أحمد المعروف بالحاكم الحسكاني
الحذّاء الحنفي النيسابوري من أعلام القرن الخامس الهجري

تحقيق

الشيخ محمد باقر المحمودي

مؤسسة الطبع والنشر
التابعة لوزارة الثقافة والارشاد الاسلامي

مجمع
إحياء الثقافة الأسلامية

شواهد التنزيل - الحاكم الحسكاني - ج ٢ - الصفحة ١٩٢

وقال أحمد بن عمار [في حديثه]: من قرابتك الذي افترض الله علينا مودتهم؟ قال: علي وفاطمة وولدهما. ثلاث مرات يقولها (1).

ورواه أيضا الطبري في كتاب الولاية كما رواه عنه القاضي نعمان المصري في الحديث (٧٣) من فضائل علي عليه السلام من كتاب شرح الاخبار.
ورواه أيضا الحافظ ابن مردويه في كتاب مناقب علي عليه السلام بسنده عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: [لما نزل قوله تعالى: (قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة في القربى)] سئل رسول الله صلى الله عليه وآله من هؤلاء الذين يجب علينا محبتهم قال:
علي وفاطمة وابناهما. قالها ثلاث مرات.
رواه عنه الأربلي في عنوان: " ما نزل من القرآن في شأن علي عليه السلام " من كتاب كشف الغمة: ج ١، ص 324.
ورواه أيضا السيد الاجل يحيى بن الموفق بالله في الحديث: (45) في فضائل علي عليه السلام من أماليه ص 144، قال:
أخبرنا أبو الحسين أحمد بن علي التوزي القاضي بقراءتي عليه ببغداد، قال: أخبرنا أبو عبيد الله محمد بن عبيد الله المرزباني قال: حدثنا أبو حفص عمر بن داوود بن عنبسة المعروف بابن بيان العماني قال: حدثنا محمد بن عيسى الواسطي أبو بكر، قال: حدثنا يحيى بن عبد الحميد الحماني قال: حدثنا الحسين بن الحسن الأشقر، عن قيس بن الربيع عن الأعمش عن سعيد بن جبير: عن ابن عباس رضي الله عنه قال: لما نزلت (قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة في القربى) قالوا: يا رسول الله من هؤلاء الذين أمرنا الله بمودتهم؟ قال: فاطمة وولدها.
ورواه أيضا القاضي نعمان المصري بنحو الارسال في أواخر فضائل علي عليه السلام من كتاب شرح الاخبار.
(1) ورواه أيضا ابن أبي حاتم - كما رواه عنه ابن كثير في تفسير الآية الكريمة من تفسيره: ج 4 ص 112 - قال:
حدثنا علي بن الحسين حدثنا رجل سماه حدثنا حسين الأشقر عن قيس عن الأعمش عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنه قال: لما نزلت هذه الآية: (قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة في القربى قالوا: يا رسول الله من هؤلاء الذين أمر الله بمودتهم؟ قال: فاطمة وولدها.
كذا رواه الناصبي المحترف ابن كثير بإسقاط ذكر علي عليه السلام وعلى القارئ البحث عن تفسير أبي حاتم فإن ابن كثير قد استقر دأبه على التغيير والاسقاط في أمثال المقام.

(١٩٢)

ترجمہ: اور ایسی ہی روایت محترف ناصبی ابن کثیر نے بھی روایت کی ہے۔

۲۱-امام مجلیؒ:

في إثبات إمامة أمير المؤمنين عليه السلام

للعلامة الفقيه المحدث

الشيخ سليمان بن عبد الله الماحوزي البحراني

كتاب الأربعين – الشيخ الماحوزي – الصفحة ٢٨٩

إلى آخر كلامه، نص صريح في فهمه هذا المعنى، وفي قيام عرق الحسد في وجهه، وخوض الصحابة في من يعطاها، ورجاء كل منهم أن يكون هو المعني، كما نطقت به الأخبار التي نقلناها شواهد صدق على أن المراد اختصاص هذا الوصف به (عليه السلام) وعلى فهمهم أن من قيل فيه هذا القول لا يشق غباره ولا يدرك شأوه، وأنه أفضل الصحابة وأحقهم بالإمامة.

وما نقله الناصبان المعاندان القاضي في المواقف والشريف في شرحه، من انهزام أبي بكر وعمر وفرارهما من الزحف، وغضب النبي (صلى الله عليه وآله) لذلك شاهدا صدق على فسقهما، واقترافهما للكبيرة، وخروجهما عن الصلاحية لامارة عسكر ورئاسة جيش، فكيف يصلحان للإمامة التي هي الرئاسة العامة في أمور الدين والدنيا والخلافة العظمى والسياسة الكبرى؟

وما نقله ابن الصباغ المالكي عن اليافعي الشافعي، أنه نقل عن علمائهم وشياطينهم أنهم قالوا: إنما كان محبة عمر لها لما دلت عليه من محبة الله ورسوله، ومحبتهما له أدل دليل على اختصاصه (عليه السلام) بهذا الوصف على تقدير تسليم ذلك، والا فالتحقيق أن حب الطاغوت للامارة يومئذ إنما هو لارتماسه في الكدورات الشهوية، وانهماكه في اللذات الدنيوية، فان حب الدنيا رأس كل خطيئة.

ومن أعجب العجائب وأغرب الغرائب أن القاضي المتعصب الناصب في المواقف أورد هذا الخبر من طرق القائلين بقوله بكونه صلوات الله عليه أفضل الصحابة، وهم الشيعة وأكثر متأخري المعتزلة ومن وافقهم، وقرره المحقق الشريف بأن ذلك الذي حكيناه يدل على أن ما وصفه به لا يوجد في غيره، ويلزم منه أن يكون أفضل ممن عداه.

ترجمہ:اس معتصب ناصبی قاضی جس نے مواقف میں اس خبر کو درج کیا۔

يثبت ذلك لعلي (عليه السلام)، الا أنه امتنع الشركة في الرسالة، فوجب أن يبقى مفترض الطاعة على الأمة بعد النبي (صلى الله عليه وآله).

الثالث: أن هارون (عليه السلام) لما كانت نبوته ثابتة، لا جرم كان معصوما، فيجب على موسى (عليه السلام) أن يقدمه على غير المعصوم عقلا، لقبح تقديم غير المعصوم على المعصوم عقلا وحينئذ فيجب أن يكون هارون بحيث لو بقي لكان اماما وخليفة.

الرابع: أن اليهود وغيرهم نقلوا أن موسى (عليه السلام) نص عليه وجعله وصيه وخليفته بعده، فلما مات جعل الوصاية في يوشع بن نون، وأوصى إليه بأسرار التوراة والألواح، وذلك على سبيل الوديعة لا على سبيل الاستقرار ليوصلها إلى ولدي هارون شبر وشبير، وهو يدل على أن هارون لو عاش بعده لكان خليفة بدل يوشع بن نون، وقد أثبت (صلى الله عليه وآله) لعلي (عليه السلام) منه جميع منازل هارون من موسى (عليه السلام) فيلزم المدعى.

اعترض القاضي الناصب في المواقف أولا بمنع صحة الحديث، وهو جهالة أو تجاهل سبقه إليها الآمدي. وهو منهما عجيب، لأنا قد بينا في كتابنا الموسوم بالشهاب الثاقب في الرد على النواصب كونه مشهورا مستفيضا بين الفريقين، بالغا حد التواتر، وأوردناه من طرقهم وأسانيدهم في كتبهم وأصحتهم بما يزيد على حد التواتر، وأوردنا في ذيل الحديث السابع ما يشهد باستفاضته وتواتره.

والمحقق الشريف في شرحه للمواقف قال: ان المحققين على أنه صحيح، وإن كان من قبيل الآحاد. وهو أيضا جهالة منه ونصب (1).

وقد نقل جماعة من علمائنا (2) أنه كان من الامامية، وهذا الكلام منه ونحوه مما

ترجمہ: ناصبی قاضی نے مواقف میں اعتراض کیا۔

۲۲-امام ابن حجر عسقلانیؒ:

[٦٧٥٨]

محمّد بن سعد بن أبي وقّاص

قال ابن أبي الحديد: خطب ابن الزبير، وقال: لقد هممت أن أحظر لبني هاشم حظيرة ثمّ أضرمها ناراً عليهم! فقام إليه محمّد بن سعد بن أبي وقّاص وقال: أنا أوّل من أعانك .... الخ[1].

فلا بدّ أنّه كان سرّ أخيه أيضاً، ومع ذلك وثّقه ابن حجر الناصبي. وكيف كان فقال: كان يلقّب «ظلّ الشيطان» لقصره؛ قتله الحجّاج بعد الثمانين.

[٦٧٥٩]

محمّد بن سعدان

الكلابي، الجعدي مولاهم

قال: عدّه الشيخ في رجاله في أصحاب الصادق عليه السلام قائلاً: «كوفي، أسند عنه» وظاهره إماميّته.

أقول: قد عرفت في المقدّمة أنّ عناوين رجال الشيخ أعمّ.

ثمّ لم أقف على «جعد» في كلاب، ولعلّه الجعفري وجعفر ابن كلاب، ويقال للبيد الشاعر: «الجعفري الكلابي» لذلك.

[٦٧٦٠]

محمّد بن سعيد بن أبي نصر

روى الشيخ في الفهرست في أبان الأحمر -المتقدّم- بإسناده عنه، وعن أحمد بن محمّد بن أبي نصر جميعاً، عن أبان. فالظاهر كونه ابن عمّ أحمد -أي البزنطي-.

[٦٧٦١]

محمّد بن سعيد بن الأسود

الطائي، الكوفي

قال: عدّه الشيخ في رجاله في أصحاب الصادق عليه السلام قائلاً: «أسند عنه»

(١) شرح نهج البلاغة: ١٢٨/٢٠.

ترجمہ: اور ابن حجر ناصبی نے ثقہ کہا۔

۲۳: امام ابن حجر الہیثمیؒ:

نعمت اللہ جزائری واضح نور البراہین میں امام ابن حجر ہیثمی کو ناصبی لکھتا ہے:

نور البراهين

أو

أنيس الوحيد في شرح التوحيد

للعلامة المحدث

السيد نعمة الله الموسوي الجزائري

١٠٥٠ ـ ١١١٢ هـ

الجزء الثاني

مؤسسة النشر الإسلامي

التابعة لجماعة المدرسين بقم المقدسة

نور البراهين - السيد نعمة الله الجزائري - ج ٢ - الصفحة ١٥٨

بابها سمي سارقا (1).

ولما نظر ابن حجر الناصبي إلى أن هذا الخبر يستلزم أنه عليهم السلام أعلم من أبي بكر وعمر، وكان خلاف معتقده، قال: لا يقال: علي أعلم، لقوله صلى الله عليه وآله أنا مدينة العلم وعلي بابها، لأنا نقول: هذا الحديث مطعون فيه، وعلى تقدير صحته أو حسنه فأبو بكر محرابها، ورواية: فمن أراد العلم فليأت الباب لا يقتضي الأعلمية، فقد يكون غير الأعلم يقصد لما عنده من زيادة الايضاح والبيان والتفرغ للناس، بخلاف الأعلم، على أن تلك الرواية معارضة بخبر الفردوس: أنا مدينة العلم وأبو بكر أساسها وعمر حيطانها وعثمان سقفها وعلي بابها، فهذه صريحة في أن أبا بكر أعلمهم، وحينئذ فالامر بقصد الباب إنما هو لما قلناه لا لزيادة شرفه على ما قبله، لما هو معلوم ضرورة أن كلا من الأساس والحيطان والسقف أعلى من الباب.

وبعضهم أجاب بأن معنى: وعلي بابها، أي: من العلو لا أن المراد منه الاسم، انتهى.

أقول: لو استقصينا على أسماء من روى هذا الحديث والأسانيد المذكور فيها لأفضي إلى التطويل، فإنه كما قاله ابن شهرآشوب أن الجمهور رووه من مائتين وثمانية عشر طريقا (2). وأما زعمه أن أبا بكر أعلم من علي عليه السلام، فقد فضح نفسه في هذا الرأي وكذبه أبو بكر بقوله: إن لي شيطانا يعتريني، فإن استقمت فأعينوني

ترجمہ: جب ابن حجر ناصبی نے اس روایت کو دیکھا۔

قاضی نور اللہ شوستری نے واضح آپ کو ناصبی لکھا:

الصوارم المهرقة
في جواب
الصواعق المحرقة
تأليف
القاضي نور الله التستري

الصوارم المهرقة – الشهيد نور الله التستري – الصفحة ٢٦٨
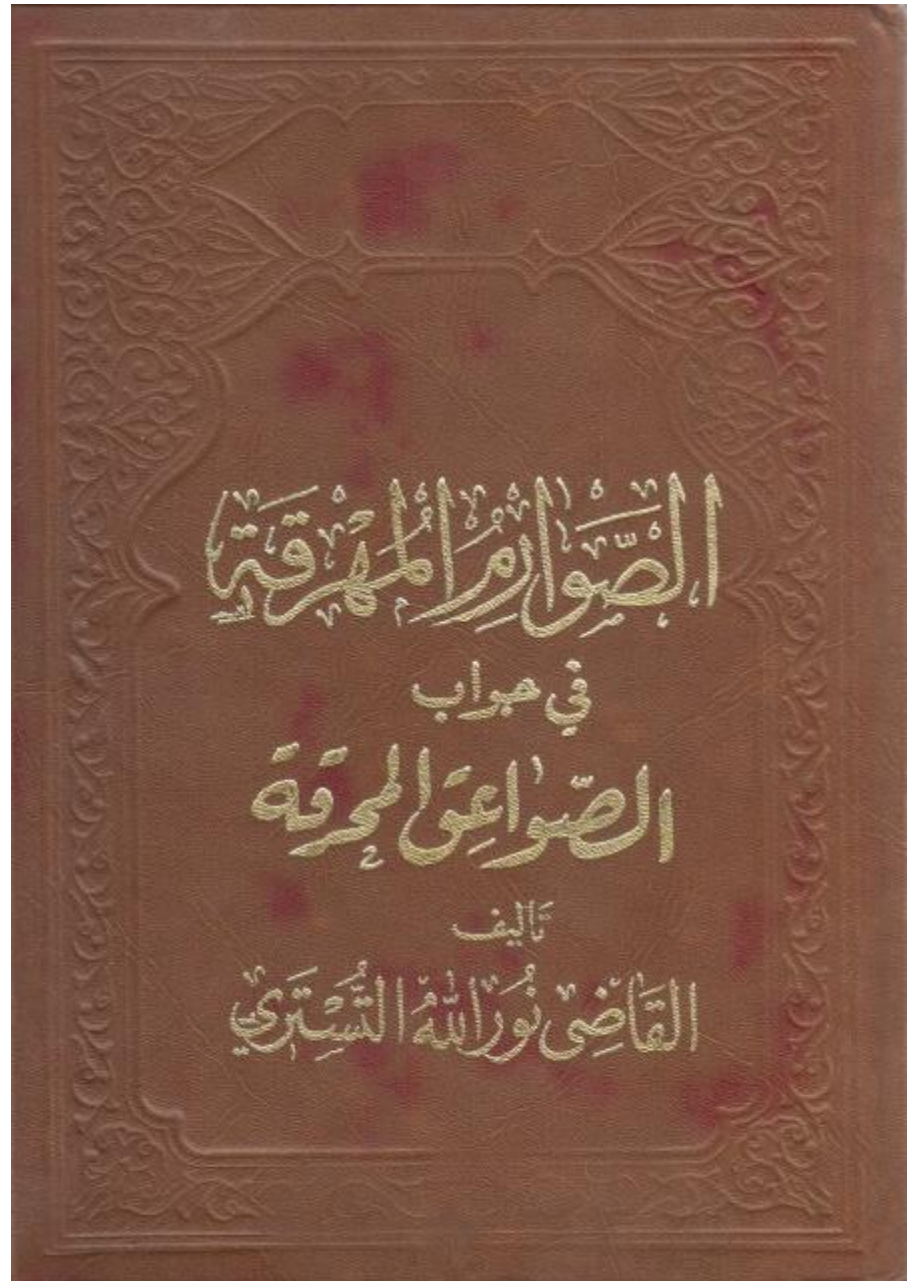
عبد الرزاق لعمر في بعض أحاديثه إلى الحماقة وإساءة الأدب بالنسبة إلى رسول الله صلى الله عليه وآله، فافهم.

وأما ثامنا فلأن نسبة ما ذكره شيخ الخطابي من قوله " أبو بكر خير وعلي أفضل " إلى التهافت إنما نشأت من الخرافة والتباهت لظهور أن التهافت إنما يلزم لو أريد بلفظ خير صيغة التفضيل بمعنى الزائد في الخيرية وأما إذا حمل على ظاهره من كونه مخفف خير بالتشديد صيغة مبالغة أي كثير النفع والفائدة كما يقال " الوجود خير محض، وأن الخير من الله والشر من العبد " فلا يلزم التهافت أصلا وغاية ما يلزم من ذلك أن لا يكون ذلك الشيخ سنيا ولا شيعيا أو كان شيعيا وارتكب أعمال التقية بإيراد اللفظ المحتمل، فتأمل.

وأما تاسعا فلأن ما ذكره من أن ما حكاه ابن عبد البر من اختلاف السلف في تفضيله شئ غريب مردود بأنه لا غرابة فيه عند من سلم طبعه عن مرارة العصبية لكن هذا الشيخ المتعصب الجامد الناصبي لا يطيق سماع فضيلة علي عليه السلام فضلا عن أفضليته لما جبل عليه من العصبية الجاهلية أو لسبق عروض الشبهة التي القت في نفسه الغبية كما سبق له ولأصحابه الشبهة المانعة لهم عن قبول النصوص الجلية المتواترة في شأن الحضرة العلية المرتضوية وإلا فعبد البر أبر وأعظم عندهم من أن لا يعولوا على نقله.

لولا أن صدر منه ذنب نقل الحكاية المذكورة وبهذا تنزل عن نفي التعويل عليه آخرا، فافهم

ترجمہ: یہ (ابن حجر) معتصب، جامد ناصبی شیخ۔

۲۴: شاہ ولی اللہ دہلویؒ:

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کو بھی شیعہ علمانے ناصبی کہا حالانکہ آپ پکے سید خاندان سے تعلق رکھتے تھے جیسا کہ سید علی الحسینی المیلانی لکھتا ہے کہ:

نفحات الأزهار

في خلاصة عبقات الأنوار

للعلم الحجة آية الله

السيد حامد حسين اللكهنوي

حديث التشبيه

تأليف

السيد علي الحسيني الميلاني

الجزء التاسع عشر

وكذا روى عن الأشقر، الكديمي، ومحمد بن المثنى الزمن، وأحمد بن عبدة، وعبد الرحمن بن محمد بن منصور الحارثي، وعدة أئمة. فكلام الأولين والآخرين راجع إلى شيعيته، لا روايته، فقد كذب من كذبه. وأما قول الجوزجاني: غال من الشاتمين للخيرة. فظن غير مقبول، مخالف لقول الأئمة.

وكذا جل جرحه لأهل الكوفة، لشدة نصبه، وانحرافه. وبمعناه اتهام أبي معمر الهذلي إياه بالكذب ".

أقول:

فبطلت خرافات ابن تيمية ومن تبعه كصاحب قرة العينين، وهو والد مخاطبنا (الدهلوي)، من كلام ولده، ومن كلمات المولوي حسن زمان، المتقدم شطر وافر منها.

قوله:

وتتشعب منه كتشعب الجداول من البحر العظيم.

أقول:

قد شبه (الدهلوي) انشعاب السلاسل من أمير المؤمنين عليه السلام إلى الشعب المختلفة، بانشعاب الجداول من البحر العظيم، وأن هذا التشبيه يدل على جلالة هذا الشأن، وعظمة هذا المقام، الذي خصه به عليه السلام دون الشيخين، خلافا لوالده صاحب قرة العينين، وغيره من النواصب، وأن في هذه الفضيلة كفاية للشيعة الإمامية، في إثبات أفضلية الإمام أمير المؤمنين عليه الصلاة، ودفع وساوس المخالفين، وسائر تسويلات (الدهلوي) وأسلافه من المتعصبين.

ترجمہ: شاہ ولی اللہ دہلوی بھی ناصبی ہے: کیون کہ سید ہونے کے باوجود اس نے اپنے جد اول حضرت علیؑ کی مخالفت کی (مطلب سنی والا عقیدہ رکھا) قرۃ العین وغیرہ کے مصنف نواصب میں سے۔

۲۵: شاہ عبد العزیز دہلویؒ:

شاہ عبد العزیز دہلوی بھی ناصبی تھے جیسا کہ میرزا النوری نے لکھا:

خاتمة مستدرك الوسائل

تأليف

المحدث الجليل

الميرزا الشيخ حسين النوري الطبرسي

المتوفى سنة ١٣٢٠ هـ

الجزء الثاني

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

خاتمة المستدرك - الميرزا النوري - ج ٢ - الصفحة ١٧٥

يباشر بنفسه جميع المرافعات وطي الدعاوى، ولا تفوته الصلاة على الأموات والجماعات والضيافات والعيادات، وبلغ كثرة ضيافته أن رجلا " كان يكتب أسامي من أضافه، فإذا فرغ من صلاة العشاء يعرض عليه اسمه وأنه ضيف عنده، فيذهب إليه. وكان له شوق شديد في التدريس، وخرج من مجلسه جماعة كثيرة (1).

وفي الرياض.: إنهم بلغوا ألف نفس، وزار بيت - الله الحرام، وأئمة العراق عليهم السلام مكررا "، وكان يوجه أمور معاشه وحوائج دنياه في غاية الانضباط، ومع ذلك بلغ تحريره ما بلغ، وبلغ من ترويجه أن عبد العزيز الناصبي الدهلوي ذكر في التحفة. إنه لو سمي دين الشيعة بدين المجلسي لكان في محله، لأن رونقه منه، ولم يكن له عظم قبله. وهذا كلام متين (2).

وقد شرحناه في رسالتنا الفيض القدسي في ترجمة هذا المولى الجليل، وذكرنا فيها جملا من مناقبه وفضائله ومشايخه وتلامذته وذريته وذرية والده المعظم ذكورا " وإناثا "، فمن أرادها راجع إليها (3).

تولد في سنة 1037 وتوفي في السابع والعشرين من شهر رمضان المبارك سنة 1111، ودفن في الباب القبلي من الجامع الأعظم بأصبهان، ومن المجربات استجابة الدعوات عند مرقده الشريف وتحت قبته المنيفة.

ترجمہ: ناصبی عبد العزیز دہلوی جس کا ذکر تحفہ میں ہے

۲۶: ابو قاسم النیشاپوریؒ:

الصراط المستقیم

الی مستحقی التقدیم

تألیف العلامة المتکلم الشیخ زین الدین

أبی محمد علی بن یونس العاملی النباطی البیاضی

المتوفی ۸۷۷

صححه وحققه وعلق علیه

محمد باقر البهبودی

الجزء الأول

المکتبة المرتضویة

رقم التلیفون – ۵۷۱۳۵

یا علی یا فاطمة

الصراط المستقيم - علي بن يونس العاملي - ج ١ - الصفحة ١٨٣

ولم يذوقوا الثلاثة إلا الماء فأتى علي بالحسنين وبهما ضعف إلى النبي صلى الله عليه وآله فبكى فنزلت سورة (هل أتى على الانسان حين من الدهر) (1).
قال الجاحدون: السورة مكية فكيف تتعلق بما كان في المدينة؟ قلنا: ذكر الرازي في الأربعين، وابن المرتضى، والزمخشري، والقاضي في تفاسيرهم و الفراء في معالمه، والغنوي في شرح طوالعه، والواحدي، وعلي بن إبراهيم، و أبو حمزة الثمالي، وأسنده أحمد الزاهد، والحسكاني أنها مدنية، وكذا عن عكرمة، وابن المسيب، والحسن بن أبي الحسن البصري، ونحو ذلك قال خطيب دمشق الشافعي، وأورد القضية بجزئياتها الثعلبي وفي آخرها: بكى النبي صلى الله عليه وآله وقال: وا غوثاه يا الله أهل بيت محمد يموتون جوعا، فهبط جبرائيل و قال: خذ ما هناك الله في أهل بيتك، ثم أقرأه (هل أتى).
وزاد محمد بن علي صاحب الغزالي في كتابه البلغة أنه نزلت عليهم مائدة فأكلوا منها سبعة أيام، وعد أبو القاسم الحسين بن حبيب وهو من شيوخ الناصبية في كتاب التنزيل، ما نزل بالمدينة وهو تسعة وعشرون سورة وذكر هل أتى منها ولم يذكر خلافا فيها، ويقرب منه ما ذكره هبة الله المفسر البغدادي في الناسخ و المنسوخ، بل ذلك قد شاع وذاع، وقرع جميع الأسماع، وأنشد فيه:
أنا مولا لفتى * أنزل فيه هل أتى آخر (2):

ترجمہ: ابو القاسم الحسین بن الحبیب جو کہ ناصبیوں کے شیوخ میں سے ہے جیسا کہ کتاب تنزیل میں۔

خلاصہ:

یہ چند علما اہلسنت کی فہرست ہے جن کو ناصبی کہا گیا ہے شیعہ علما کی طرف صرف اس وجہ سے کہ وہ لوگ شیعہ لوگوں سے دشمنی رکھتے تھے اور مولا علیؑ کے اوپر دیگر لوگوں کو مقدم جانتے تھے گو کہ شیعہ علمانے یہ تمام القاب اپنے مذہب میں موجود ناصبی کی تعریف کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی دی ہے اور ان تمام چیزوں کا جو کہ اوپر پہلے بیان ہو چکی ہیں ان پر شیعہ علما کا اعتماد ہے۔

شیعہ دہشتگردی کی تاریخی داستان:

شیعہ احباب کبھی بھی کسی سنی حکومت کے ساتھ مخلص نہیں ہوسکتے ان کی ہمیشہ ہمدردیاں شیعہ احباب کے ساتھ ہی ہوتی ہیں بلکہ کبھی کبھار تو وہ لوگ سنیوں کے خلاف کفار کے حامی ہوتے ہیں اور سنی ملک میں یہ لوگ تقیہ کر کے رہتے ہیں جیسے کہ امام جعفر نے کہا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) - ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۱۹۹۰ء

الشافی جلد ۳ — ۱۴۶ — كتاب الإيمان و الكفر

ابنِ الْمُخْتارِ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ قالَ : قالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : خالِطُوهُمْ بِالْبَرّانِيَّةِ وَخالِفُوهُمْ بِالْجَوّانِيَّةِ إِذا كانَتِ الْإِمْرَةُ صِبْيانِيَّةً .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت بازیچہ اطفال ہو۔

یہی نہیں بلکہ یہ تک لکھا ہے جو بھی اسلامی حکومت جو امام مہدی کی حکومت سے پہلے قائم ہو گی اس کا سربراہ طاغوت ہو گا مطلب (شرعی اصطلاح میں طاغوت سے مراد خاص طور پر وہ شخص ہے، جو ارتکاب جرائم میں ناجائز امور میں اپنے گروہ کا سرغنہ یا سربرہ ہو۔ طاغوت کی تعریف ادب ولغت کے امام جوہری نے یہ کی ہے۔ والطاغوت الکاہن والشیطان وکل راس فی الضلال۔ یعنی طاغوت کا اطلاق کاہن اور شیطان پر بھی ہوتا ہے اور اس شخص کو بھی طاغوت کہتے ہیں جو کسی گمراہی کا سرغنہ ہو)

جیسا کہ الکافی اور بحار الانوار کی صحیح روایت سے یہ بات ثابت ہے:

بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٥٢ - الصفحة ١٤٣

وفي آخره كان في فسطاط القائم عليه السلام (1).

58 - الكافي: محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن حماد ابن عيسى، عن الحسين بن المختار، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كل راية ترفع قبل قيام القائم عليه السلام فصاحبها طاغوت يعبد من دون الله عز وجل.

59 - أقول: قد مضى بأسانيد في خبر اللوح: ثم أكمل ذلك بابنه رحمة للعالمين عليه كمال موسى، وبهاء عيسى، وصبر أيوب، سيذل أوليائي في زمانه، ويتهادون رؤوسهم كما يتهادى رؤوس الترك والديلم، فيقتلون ويحرقون، ويكونون خائفين مرعوبين وجلين، تصبغ الأرض بدمائهم، ويفشو الويل والرنين في نسائهم، أولئك أوليائي حقا، بهم أرفع كل فتنة عمياء حندس، وبهم أكشف الزلازل، وأدفع الآصار والأغلال أولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم المهتدون (2).

60 - الكفاية: بالاسناد المتقدم في باب النص على الاثني عشر (3)، عن جابر الأنصاري، عن النبي صلى الله عليه وآله قال: يغيب عنهم الحجة لا يسمى حتى يظهره الله فإذا عجل الله خروجه، يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا.

ثم قال صلى الله عليه وآله: طوبى للصابرين في غيبته، طوبى للمقيمين على محجتهم أولئك وصفهم الله في كتابه فقال: " والذين يؤمنون بالغيب " وقال: " أولئك حزب الله ألا إن حزب الله هم المفلحون " (4).

61 - تفسير النعماني: بالاسناد الآتي في كتاب القرآن قال أمير المؤمنين عليه السلام: قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا أبا الحسن حقيق على الله أن يدخل أهل الضلال الجنة، وإنما عنى بهذا المؤمنين الذين قاموا في زمن الفتنة على الائتمام

ترجمہ: جو بھی اسلامی حکومت جو امام مہدی کی حکومت سے پہلے قائم ہو گی اس کا سربراہ طاغوت ہو گا۔

اور یہ ضرب شیعہ اصولی فرقے کے عقیدہ ولایت فقہی پر بھی پڑتی لیکن شیعہ علما اس حدیث کو غیر شیعہ حکومت پر ہی لاگو کرتے ہیں۔

اوراسی وجہ سے امام ابن تیمیہ نے تاتاریوں سے جہاد کرنے کی وجہ سے ان شیعوں کی بہت سے غداریوں کو دیکھنے کے بعد برملا کہا کہ:

منهاج السنة النبوية

في نقض كلام الشيعة القدرية

لابن تيمية

أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء السادس

الصحابة رضى الله عنهم كانوا أئمة الهدى، ومصابيح الدجى، وأن أصل كل[1] فتنة وبَلِيَّة هم الشيعة و[من] انضوى[2] إليهم، وكثير من السيوف التى سُلَّت فى الإسلام إنما كانت من جهتهم، وعلم أن أصلهم ومادتهم منافقون، اختلقوا أكاذيب، وابتدعوا آراء فاسدة، ليفسدوا بها دين الإسلام، ويستزلّوا بها مَن ليس مِن أُولى[3] الأحلام، فسعوا فى قتل عثمان، وهو أول الفتن، ثم انزووا إلى علىٍّ، لا حبًّا فيه ولا فى أهل البيت، لكن ليقيموا سوق الفتنة بين المسلمين.

ثم هؤلاء الذين سعوا معه منهم من كفَّره بعد ذلك وقاتله، كما فعلت الخوارج، وسيفهم أول سيف سُلَّ على الجماعة، ومنهم من أظهر الطعن على[4] الخلفاء الثلاثة، كما فعلت الرافضة، وبهم تستَّرت الزنادقة، كالغالية من النُّصيرية وغيرهم، ومن القرامطة الباطنية والإسماعيلية وغيرهم، فهم منشأ كل فتنة، والصحابة رضى الله عنهم منشأ كل علم وصلاح، وهدى ورحمة فى الإسلام.

ولهذا تجد الشيعة ينتصرون لأعداء الإسلام المرتدين، كبنى حنيفة أتباع مُسَيْلمة الكذَّاب، ويقولون: إنهم كانوا مظلومين، كما ذكر صاحب هذا الكتاب، وينتصرون لأبى لؤلؤة الكافر المجوسى. ومنهم من يقول: اللهم ارض عن أبى لؤلؤة واحشرنى معه. ومنهم من يقول فى بعض

(١) ن: وأن كل أصل...
(٢) ن: وانضوى..
(٣) ب: من ليسوا بأولى...
(٤) ن، م: فى.

- ٣٧٠ -

ترجمہ: اصل فتنے کی جڑ ہی شیعہ ہیں جتنی بھی اسلام کے خلاف تلواریں اٹھی ہیں وہ سب ان میں سے اکثر انہیں کی طرف سے تھیں اور زنادقہ نے بھی ان ہی آڑ لی۔

امام ابن تیمیہ مزید لکھتے ہیں کہ:

مِنهاج السُّنة النَّبوية

في نقض كلام الشيعة القدرية

لابن تيمية

أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الخامس

وهم يستعينون بالكفّار على المسلمين، فقد رأينا ورأى المسلمون أنه إذا ابتُلى المسلمون بعدو كافر كانوا معه على المسلمين، كما جرى لجنكزخان[1] ملك التتر[2] الكفار، فإن الرافضة أعانته على المسلمين[3].

وأما إعانتهم لهولاكو ابن ابنه لما جاء إلى خراسان والعراق والشام فهذا أظهر وأشهر من أن يخفى على أحد، فكانوا بالعراق وخراسان من أعظم أنصاره ظاهرا وباطنا[4]، وكان وزير الخليفة [ببغداد][5] الذى يقال له ابن العلقمى منهم[6]، فلم يزل يمكر بالخليفة والمسلمين، ويسعى فى قطع أرزاق عسكر المسلمين وضعفهم، وينهى العامة عن قتالهم، ويكيد أنواعا من الكيد، حتى دخلوا فقتلوا من المسلمين ما يُقال: إنه بضعة عشر ألف ألف إنسان، أو أكثر أو أقل، ولم ير فى الإسلام ملحمة مثل ملحمة الترك الكفار المسمين بالتتر، وقتلوا الهاشميين وسبوا نساءهم من العباسيين وغير [العباسيين][7]، فهل يكون موالياً لآل رسول الله صلى الله عليه وسلم من يسلّط الكفّار على قتلهم وسبيهم وعلى سائر المسلمين؟

(١) ن: لجنكشخان؛ ى، ر، أ، م: لجنكسخان.

(٢) ملك التتر: كذا فى (ن)، (م). وفى سائر النسخ: ملك الترك.

(٣) انظر عن غزو جنكزخان لمناطق من العالم الإسلامى أحداث سنة ٦١٧هـ فى: تاريخ ابن الأثير ١٢/١٣٧ ـ ١٥٣؛ البداية والنهاية ١٣/٨٦ ـ ٩١. وقد توفى جنكزخان سنة ٦٢٤ وانظر عنه: البداية والنهاية ١٣/١١٧ ـ ١٢١؛ دائرة المعارف الإسلامية مقالة بارتولد.

(٤) ح، ب: باطنا وظاهرا. (٥) ببغداد: ساقطة من (ن)، (م)، (أ).

(٦) الذى يقال له ابن العلقمى منهم: كذا فى (أ)، (ب). وفى سائر النسخ: منهم يقال له ابن العلقمى.

(٧) ن، م: وغيرهم. وانظر ما سبق أن ذكرته عن ذلك فى المقدمة، ص ٢١ (م). وانظر ما ذكره الأستاذ محب الدين الخطيب رحمه الله فى تعليقه على «المنتقى من منهاج الاعتدال»

- ١٥٥ -

ترجمہ: ہم نے اور مسلمانوں نے بھی دیکھا جب کبھی مسلمان کسی کافر کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو یہ روافض ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دیتے ہیں۔

ایسا ہی ہوا جیسا کہ ایران نے صدام کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا اور طالبان کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا اور داعش کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا اور داعش خارجیوں کی آڑ میں لاکھوں عام سنیوں کا قتل عام بھی کیا جیسا کہ آگے تفصیل واضح ہو گی۔

اور بہت سے زندیق حتی کے آج کے دور میں بھی شیعہ لوگوں کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور اسلام مخالف کام کرتے ہیں کیوں کہ یہ مذہب انہیں سب سے بہترین فارم مہیا کرتا ہے آپ متعہ کر کے اپنی

شہوت رانی بھی کر سکتے ہیں اور نماز بھی پانچ کے بجائے تین پڑھنی پڑھتی ہے اور اکابرین اسلام پر تبرا بھی کر سکتے اور جھوٹی روایات پر لوگوں کو اعتماد میں لے سکتے ہیں جیسا کے بیشتر ذاکرین آج کر رہے ہیں اور مجتہد بن کر خمس کی آڑ میں لاکھوں روپے بٹور سکتے ہیں یہی وجہ ہے آج بھی شیعہ مولوی سنی مولوی کی نسبت زیادہ مالی طور پر مستحکم ہوتے ہیں اور جہاد تو اس وقت تک ہو ہی نہیں سکتا جب تک امام بیچ میں موجود نا ہو چنانچہ یہ تو سب سے بہترین مذہب ہے اسلام مخالف طاقتوں کے واسطے کے آراام سے دین مخالف کام کالی پوشاک کے اندر رہتے ہوئے کیا جا سکتا ہے اور اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

جیسے روسی سفارت کار کنیاز در کور کی شیخ کاظم رشتی (فرقہ روافضۃ کشفیہ کے بانی) کے دروس میں شریک ہوتا تھا جیسا آیت اللہ الشیخ لطف اللہ صافی واضح لکھتے ہیں کہ:

الكتاب: مجموعة الرسائل

المؤلف: الشيخ لطف الله الصافي

الجزء: ٢

الوفاة: معاصر

المجموعة: مصادر سيرة النبي والائمة

تحقيق:

الطبعة:

سنة الطبع:

المطبعة:

الناشر:

ردمك:

ملاحظات:

المصدر:

مجموعة الرسائل - الشيخ لطف الله الصافي - ج ٢ - الصفحة ٤٥٠

نزيل القاهرة، وكتاب (مهازل البهائية على مسرح السياسة والدين)، تأليف أنور ودود المطبوع في حيفا مطبعة الكشاف، وكتاب (ساخته هاي بهائيت در صحنه دين وسياست) له أيضا وكتاب (بي بهائي باب وبها) تأليف محمد علي الخادمي الشيرازي، وكتاب (ياد داشتهاى كينياز) تأليف كينياز دالكوركى الروسي الوزير المفوض للحكومة الروسية في طهران، وكتاب (محاكمه وبررسى در تاريخ باب وبها) تأليف الدكتور ح م ت وكتاب (نصايح الهدى) تأليف العلامة البلاغي، وكتاب (بزنگير شرح دزد بگير)، وكتاب (يار قلى) وغيرها.

كما نلفت الأنظار أيضا إلى التواريخ المؤلفة في عصر حدوث فتنة الباب مثل (روضة الصفا) و (ناسخ التواريخ) وغيرهما، والى كتاب (كشف الحيل) في ثلاثة أجزاء للفاضل البحاثة (الايتى) الملقب عند البهائية بـ (آواره)، وهذا الرجل كان داعيتهم العظيم ونحريرهم الكبير، ومنتهى أملهم، وكانوا يعتزون به كمال الاعتزاز فاستبصر وتاب عن ضلالاته، واعتنق الاسلام وأظهر بطلان مقالات هذه الطائفة، وأظهر حيلهم ومخازيهم وشنائع اعمال رؤسائهم، وصنف في ذلك كتبا كثيرة ككشف الحيل، ومجلة نمكدان، وغيرهما).

وقد رد عليهم أيضا (الميرزا حسن نيكو) في كتاب اسماه: (فلسفه نيكو) في ثلاثة أجزاء، وكان هو أيضا معدودا من دعاة البهائية، ولكنه أنكر اعتناقه هذا المسلك السخيف، واعتذر انه انما دخل فيهم للفحص عن حقيقة مسلكهم وبواطن أمورهم وأسرارهم.

هذا آخر ما وفقنا الله تعالى في نقد (الخطوط العريضة) مع ضيق المجال وكثرة الاشتغال، والله الهادي إلى سواء الصراط، وهو حسبي ونعم الوكيل، وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد، وآله الهداة وأصحابه الأبرار، والتابعين لهم باحسان.

ترجمہ: کتاب (یاد داشتھائے کنیاز) کنیاز دالکور ایک روسی وزیر کی کتاب ہے جو کہ طہران میں حکومت روس کی طرف سے مفوض تھا۔

محمد حسن آل طالقانی کہتے ہیں کہ:
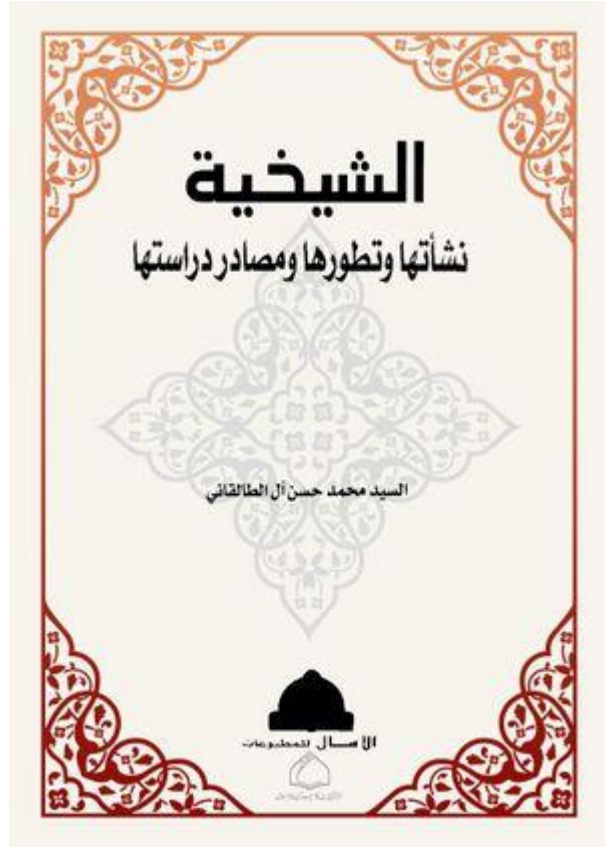
الشيخيّة، نشأتها وتطوّرها ومصادر دراستها

الكلمة. فدخل في سلك رجال الدين وسمّى نفسه: «الشيخ عيسى اللنكراني» وفعل ما فعل[1]. ويقول السيّد عبد الرزّاق الحسني: «إنّ مذكّرات دالكوركي تمتزج فيها الحقيقة بالخيال»[2].

هذا عرض موجز للحركات الفكرية والانقلابات الدينية التي حدثت عند الشيعة في القرن الثالث عشر الهجري/التاسع عشر الميلادي. وقد اقتضته طبيعة البحث.

ترجمہ: کہ وہ علماالدین میں شیخ عیسی النکرانی کے نام سے داخل ہوااور اس نے جو کیاوہ اس کیا۔

ویکی شیعہ جو کہ شیعہ علماکا مرتب کردہ ہے اس میں السید کاظم الرشتی کے حالات لکھتے ہوئے واضح لکھتا ہے:

الصفحة الرئيسية
بوابة المجتمع
الأحداث الجارية
أحدث التغييرات

الصفحة نقاش اقرأ اعرض المصدر التاريخ

السيد كاظم الرشتي

السيد كاظم الرشتي شخصية دينية شيعية عاشت في القرن الثالث عشر الهجري ، وهو أهم تلميذ للشيخ أحمد الأحسائي وأقربهم منه ، وقد خلفه بعد وفاته في قيادة أتباعه ، الذين عرفوا بعد ذالك بالشيخية .

كما أنه يُعتبر في المدرسة الشيخية ثاني أهم شخصية بعد أستاذه الشيخ الأحسائي ، وهو الذي أكمل مشوار أستاذه في رسم معالم المدرسة الشيخية ، كما أنه أثار حفيظة جملة كبيرة من علماء زمانه لدرجة أنّ بعضهم أفتى بكفره ، نتيجة ادعاءاته ومُتَبَنَّيَاتِهِ العقائدية التي كانت تتصف بالغلو والإنحراف والفساد .

تلامذته

تتلمذ على يده عدد مِمَن عرفوا بعد ذلك بأقطاب الفرق التي تفرعت عن المدرسة الشيخية ، من أبرزهم :

- **الميرزا حسن بن علي القراجه داغي** : المشهور بـ « جوهر » ، (مؤسس الشيخية الكشفية الإحقاقية) .
- **محمد كريم خان بن ابراهيم الكرماني** : (مؤسس الشيخية الكرمانية الركنية) .
- **علي محمد رضا الشيرازي** : وهو الملقّب بـ « الباب » ، ومؤسس الديانة البابية[27] .
- **كينياز دالكوركي** : وهو جاسوس روسي عمل مترجمًا للسفارة الروسية في إيران ، ثم سافر للعراق وحضر دروس السيد الرشتي تحت إسم « الشيخ عيسى اللنكراني » ، وهناك إلتقى بـ « علي محمد الشيرازي » مؤسس البابية والملقّب بالباب .
- **حسين البشروئي** : وهو أول من آمن بالباب ، والمشهور بلقب « باب الباب » .
- **أحمد أبدال المراغي** : وهو يُعد عند البابية من حروف الحي .
- **مهدي الخوئي** : وهو يُعد من حروف الحي عند البابية .
- **زرّين تاج بنت صالح البرغاني** : المشهورة بـ « قرّة العين » ، وهي من كبار دعاة البابية و حروف الحي[28] .
- **علي البسطامي** :وهو الذي لحق بالباب فأرسله مبشرا وداعية له في العراق ، وهو من حروف الحي .
- **علي الترشيزي** : وهو من مقربي الرشتي ، وآمن بالباب وخلفه بعد موته فلُقّب بـ « العظيم » .
- **محمد علي البارفروشي** : وهو من أبرز وأهم الشخصيات البابية ، وقد لقبوه بـ « القدوس » ، كما أنه من حروف الحي [29] [30] .

کنیاز دالکورکی کو اس شیعہ عالم کا شاگردوں میں شمار کیا ہے۔

شیعہ لوگ یہ دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو اثنا عشری نہیں ہے میں کہتا ہوں یہ صرف ایک مثال سے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ شیعہ علما کے دروس میں اسلام مخالف لوگوں کا اثر و رسوخ رہتا ہے جیسا کہ آج بھی ہے اور یہ لوگ بعد از شیعہ عالم بن کر اسلام مخالف سرگرمیاں کرتے ہیں جیسا کہ یہ کنیاز دالکورکی شیخ عیسی لنکرانی کے نام سے داخل ہو کر کرتا رہا۔

چنانچہ امام ابن تیمیہ کی بات بھی سچ ثابت ہوئی اس گواہی کے بعد اہل تشیع کی آڑ بہت سے زنادقہ بھی لیتے ہیں اسلام کے خلاف استعمال کرنے کے واسطے جیسا کہ یہ خود روسی جاسوس کی شہادت اس امر کے واسطے کافی ہے جیسا کہ مملکت پاکستان میں بہت سے الحادی اور بے ایمان لوگ شیعہ کی سپورٹ کرتے اور ان لوگوں کو شیعہ لوگ اکثر انہیں اپنا پیشوا بھی مان لیتے ہیں جیسا کہ یہ شیخ عیسی لنکرانی بن کر لوگوں کو درس دیتا تھا لیکن اس نے تو مزید شیعہ میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور فرقہ کشفیہ جیسا غلو کرنے والے فرقوں کے اکابرین میں سے ایک تھا۔ جیسا کہ خود ان کے علمانے قبول کیا کہ شیعہ لوگ ایسے ایسے کام کرتے جو کوئی منافق جیسا بندہ ہی کر سکتا کسی مسلمان کو ایسا زیب نہیں دیتا:
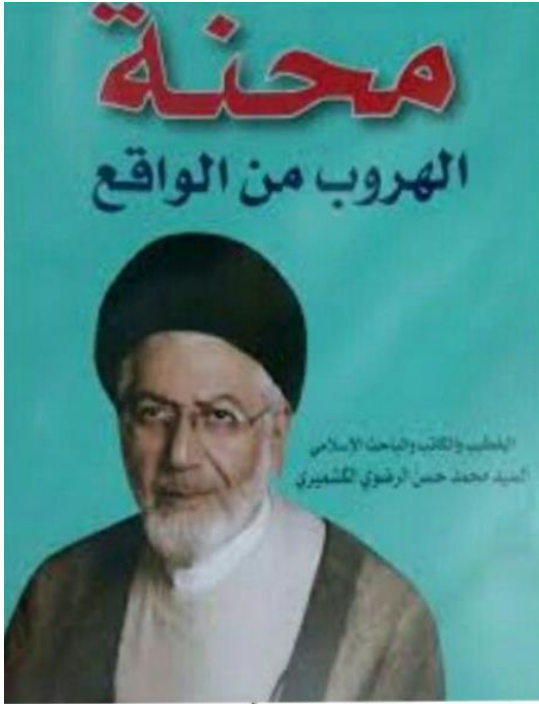
يوم رفع فيه القلم. وبعد ذلك تم عرض
على السيّد الإمام فأوكل الأمر إلى الن
من فيهم من لا استسيغ ذكر أسمائهم

شیعہ عالم آیت اللہ محمد حسن رضوی لکھتاہے کہ شیعوں کا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اہل بیت کے نام کو حساب و کتاب اور مخالفین کو شکست دینے لیے استعمال کرتے ہیں

ـل محـرم الحـرام بأسـبوعين
حسين وهي لعزاء التطبير وكـان
يجري فيها من الأعمال المنكرة والوقحة من خمـر وفجـور ولـواط.
فاتصل المرحوم ...... أحد وجهاء المنطقة بالشرطة وداهمتهم الشرطة
وكشفوا ما في الخيمة وأزالوها. ولكن هذا الرجل الوجيه أصبح مُـذنباً
في نظر المساكين والسذج ويتحاملون عليه. بقولهم كيف ألغيتَ خيمـة
الحسين عليه السلام وما هو جوابك عند الله.

هذه هي إحدى محننا ومصائبنا ومشاكلنا!!! وهي تغطية المعاصي
والفساد وتصفية الحسابات بعباءة التباكي على مظلومية الزهراء عليهـا
السلام وشعارات أهل البيت. فانتبه.

یکی از اشکالات بزرگ ما شیعیان این است که برای کوبیدن
مخالفین خود از نام اهل بیت مایه میگذاریم و سوء استفاده
میکنیم

شیخ هاشم معروف شیعہ لکھتاہے کہ بعض شیعہ خلفاء پر طعنہ زنی کرنے کے واسطے خود سے جعلی روایات کو گھڑت اور اہل بیت سے منسوب کر دیتے

الموضوعات في الآثار والأخبار عرض ودراسة
هاشم معروف الحسني
دار التعارف للمطبوعات بيروت

ابلغ أهـل الكوفة أني بريء ممن تـبرأ من أبي بكر وعمر ، ومن لم يعرف

... قوماً بالعراق يزعمون أنهـم يحبوننا
...ما ويزعمون أني أمرتهم بذلك فابلغهم
...ليت لتقربت الى الله بدمائهم، لا نالتني
...ما وأترحم عليهما .
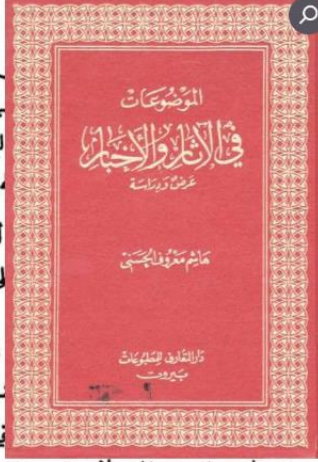
...أن عروة بن عبد الله سأله عن حلية
...ى أبو بكر الصديق سيفه ، قال له :
... ثم قال : نعم الصديق فمن لم يقل له
... ذلك من المرويات المنتشرة هنا وهناك
...روط المطلوبة من حيث متنها وسندها
...ي يقول الامام فيها: لو وليت لتقربت
الى الله بدمائهم ، فانهم لا يستوجبون هـذه العقوبة لمجرد أنهم ينالون من أبي بكر وعمر كما هو المعلوم حق ولو كان ابو بكر وعمر في منتهى القداسة، إلا أن هذه المرويات على تقدير صدورها ولو لأي جهة من الجهات تلمح إلى أن لغة السباب والشتائم ليست مألوفة للأئمة (ع) ولا هي من منطقهم، ولا تساعدهم الظروف على استعمالها ، وبالإمكان أن تكون تلك المرويات من صنع الدساسين وأعداء الأئمة كما ذكرنا سابقاً حسبما يتفق مع مصالحهم وأغراضهم الدنيئة ، وأنا لا أريد أن أبرىء بعض المتشيعين من الطعن على الخلفاء وإلصاق بعض الصفات المشينة بهم، فقد وضع بعضهم عدداً من المرويات حول هذا الموضوع ونسبوها إلى الأئمة إلى جانب ما وضعه اعوان الحكام من المرتزقة وأعداء أهل البيت، كما جاء في رواية ابراهيم بن أبي محمود عن الامام الرضا (ع)، كما وأني

١٨١

Adobe Spark

اسی وجہ سے آیت اللہ تہرانی نے محدث قمی کے قول کو واضح لکھاہے کہ:

هو العليم
دورة العلوم والمعارف الإسلامية
٢
معرفة الإمام
الجزء العاشر
تأليف
سماحة العلامة الراحل
آية الله الحاج السيد محمد الحسين الحسيني الطهراني
تعريب
علي هاشم
دار المحجة البيضاء
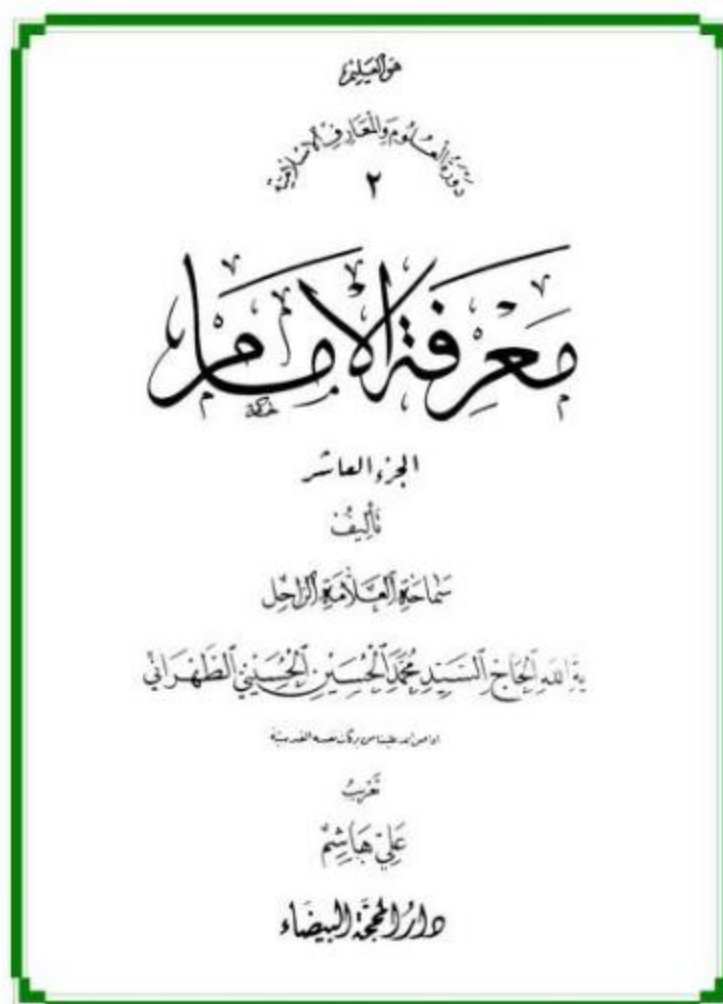
معرفة الإمام (١٥) — الشيعة هم روّاد التصنيف والتدوين في النهضة الإسلاميّة

الرسول الأكرم واستشهاد الصدّيقة الكبرى فاطمة الزهراء سلام الله عليهما.

قال المرحوم القمّيّ: لا يصلح ذكر هذه الأمور وإن كانت ثابتة، لأنّها تؤدّي إلى ضعف عقائد الناس. وينبغي دائماً أن تُذكر الوقائع التي لا تتنافى مع عقيدة الناس.

قال المرحوم الأمين: أنا لا أدري أيّ الوقائع فيها مصلحة، وأيّها ليس فيها مصلحة. عليك أن تذكّرني بالأمور التي ليس فيها مصلحة، فلا أكتبها!

ومن الطبيعيّ أنّ رأى المرحوم القمّيّ هذا غير سديد. ذلك أنّه ظنّ الإمام السجّاد أسوةً للناس بدون بيعة يزيد، وزعم أنّ الناس لو علموا بأنّه بايع، لرجعوا عن الإيمان والاعتقاد بالتشيّع، أو ضعف إيمانهم واعتقادهم. وبالنتيجة فإنّ الإمام هو الذي لا ينبغي له أن يبايع يزيد.

إنّ مفاسد هذا اللون من التفكير بيّنة. **أوّلاً**: لأنّ الإمام الحقيقيّ هو الذي يبايع، ويدرك مصالح البيعة، وعمله صحيح، وخلافه، أي: عدم البيعة، غير صحيح.

ثانيا: لو ابتُلينا هذا اليوم بحاكم جائر كيزيد، وقال لنا: بايعوا وإلّا ... وإذا اعتبرنا البيعة ـ حتّى مع هذا الفرض ـ حراماً وخطأً، فقد أهدرنا دمنا ودماء أهلينا وناس آخرين سدىً. وأمّا إذا علمنا أنّ أئمّتنا وقدوتنا قد بايعوا في مثل تلك الظروف، فإنّنا سنبايع فوراً بدون أن نفكّر بالنتيجة السقيمة وما تستتبعه البيعة من محذورات. أفليست التقيّة من أصول الشيعة الثابتة؟! لِمَ نُظهِرُ للناس خلاف ذلك فنورّط أولئك المساكين في عُسر

شیعہ محدث قمی
لکھتاہے کہ تاریخی
واقعات و حقائق
کو شیعوں سے نقل
نہین کرنا چاہیے
ورنہ اعتقاد میں
ضعف پیدا ہو گا

میں کہتاہوں یہ اس وجہ سے بھی ہو سکتاہے کیوں ہ بہت سے زنادقہ اس مذہب کی آڑ لیتے رہے ہیں جیسے کہ عبداللہ ابن سباو غیرہ۔

اور ایسے ہی شیعہ مذہبی پیشوا جنھوں نے دین اسلام کے مخالف کام کیے لیکن انہوں نے مذہب اثنا عشری کے عقائد کی مخالفت نہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کی مخالفت کی جیسا تاریخ اسلامی سے ثابت ہے اور اس وجہ سے لاکھوں سنی اور غیر شیعہ مسلمانوں کا قتل عام ہوا ہے ان کا خوب اس وقت اثنا عشری فرقے نے ساتھ دیا جن میں سے چند کی مثالیں درج ذیل ہیں:

مثال اول:

شیعہ مجتہد نصیر طوسی جو کہ چنگیز خان کا وزیر تھا اور اس چیز کے معترف خود شیعہ ہیں:

روضات الجنات

فی احوال العلماء والسادات

تالیف

العلامة المتتبع المیرزا محمد باقر الموسوی الخوانساری الاصبهانی

تحقیق

اسد الله اسماعیلیان

عنیت بنشره مکتبة اسماعیلیان
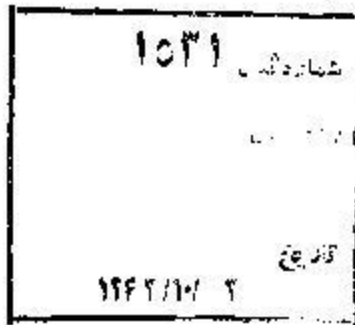
تهران - ناصر خسرو - پاساژ مجیدی

قم - خیابان ارم

الجزء السادس

چاپ مهر استوار قم - چهارراه شاه

لم يسرع به نسبه إلى من كان عارياً عن صفات الكمال لم ينفعه كلام أسلافه ، وقد قلت في من يفتخر بفضل أبيه وليس هو بالفاضل النّبيه :

اغرّك يوماً أن يقال ابن فاضل ... وأنت بحمد الله أجهل جاهل
فان ذاك الفضل الّذى قد بدابه ... فقد شأنه إن لست تخطى بطائل
وإن لم يكن ذا الجهل عنك بزائل ... إليك فذاك الفضل ليس بزابل

٥٨٨

الملك الرشيد والملك النشيدوالفلك المشيد سلطان المحققين و برهان الموحدين مولانا الخواجه نصير الملة والدين محمدبن محمدبن الحسن الطوسي قدس سره القدوسي *

هوالمحقق المتكلّم الحكيم المتبحّر الجليل صاحب كتاب « تجريد العقائد » والتعليم الكامل الزّائد ، كان أصله من جهرود ساوه أحداعمال قم ذات النقاوة ، وانّما اشتهر بالطّوسيّ لانّه ولدبطوس المحروس ، ونشأفي ربعه المأنوس ، وتمتع هناك بسمع مجالس الدّروس ؛ ومن جملة أمره المشهور المعروف المنقول حكاية استيزاره للسّلطان المحتشم في محروسة ايران هلاكوخان بن تولى خان بن چنگيزخان من عظماء سلاطين التّاتاريّة وأتراك المغول ، ومجيئه في موكب السّلطان المؤيّد مع كمال الاستعداد إلى دارالسّلام بغداد لا رشادالعباد وإصلاح البلاد ،وقطع دابر سلسلة البغي و

* له ترجمة في:امل الامل ٢:٢٩٩، البداية والنهاية ١٣:٢٦٧، البستانى ١١ : ٣٥٩ ، تاريخ ابن الوردى ٢:٣١٨، تاريخ گزيده ٧٠٥، تأسيس الشيعة ٣٩٥، تحفة الاحباب ٣٢٨، تنقيح المقال٣:١٧٩ ،جامع الرواة٢:١٨٨ ،ريحانة الادب٢:١٧١ ،الذريعة٣:٣٥٢ ،شذرات الذهب ٥:٣٣٩ العبر٥:٣٠٠ ،فوات الوفيات ٢:١٤٩ ،فوائد الرضوية ٦٠٣ ، الكنى والالقاب ٣:٢٥٠ لؤلؤة البحرين ٢٤٥ ،مجالس المؤمنين ٢:٢٠١، مجمل التواريخ ٢: ٣٤٢ ، محبوب القلوب «خ» المستدرك ٣:٤٦٤ مفتاح السعادة ١:٢٦١ ، نقد الرجال ٢٤٥،الوافى بالوفيات ١:١٧٩.

الفساد ، وإخمادنائرة الجور والألباس بأبداد دائرة ملك بني العبّاس ، وايقاع القتل العام من أتباع أولئك الطغام ، إلى أن أسال من دمائهم الأقذار كامثال الأنهار فانهار بهافى ماءدجلة ومنها إلى نار جهنّم دار البوار، ومحلّ الأشقياء والأشرار .

وقدكفينامؤنة تفصيل هذه الواقعة المشتهر بمارسمه أرباب التواريخ المعتبرة فى أحوال السّلاطين المغوليّة المستبطرة مع أنّه كان فى الحقيقة يخرجنا عن طريـق المقصود بالذّات ، وندخلنا فى مصاديق المشتغلين بمالايعنيهم من العمل باللّذات ، ولايغنيهم من الدّخل فى الزلّات .

فالأولى لنا التّجاوزعن هذه المرحلة والاكتفاء بماقدخصّنى بالتكلّم معى فيه ربّ النّوع وصاحب السّلسلة ، والمستوجب بعظيم حقّه علينا من ربّه صواب المغفرة ، ومن عبده صوب الرّحمة وهوشيخنا الأعظم وسمّينا الأجلّ الأفخم وسيّدنا الفقيه الأعلم والحبر المسلّم صاحب كتاب «مطالع الانوار» حيث دخلت على حضرته المقدّسة يوماً و هوفى مقام خلوته لاينتظر لذّة ولانوماً ،فأخذقدّس سرّه الجليل فى توجيه الكلام معى من كلّ قبيل إلى أن انتهت النّوبة إلى ذكر مقبولة : علماء امّتى كأنبياء بنى أسرائيل فأطال الكلام فى بيان هذا المرام، وجعل يجول فرس تحقيقة فى ميادين النّقض والابرام، من لطائف معانى هذا الكلام ، بل يجرّ ذيل صحبته المتفرّقة نحو كلّ محال إلى أن قال فى جملة ماأطال لنا من المقال وكثيراً ماكنت أتفكّر فى وجه توجّه المرحوم الخواجه نصير الدّين المذكور، إلى جهة البلد المزبور ، فى موكب ملك الجور والزّور ، وقبوله الوزارة والولاية من قبل ذلك المغرور ، فتذكّرت انّه شكرّالله سعيه ومنّه لم يرد بين الله تعالى وبينه من رفع لواء هذه الهمة ، وتحل اعباء هذه الملّة ، إلّادخولاً فى زمرة علماء الامّة، ومشياً على طريقة الأنبياء بعد الأئمة عليهم من الله آلاف التّحيّة والرّحمة ،فى إعلاء كلمة الحقّ عند انتشار الظّلمة و اشتداد غياهب الجهل كالغمّة ، وترك التّقيّة والحذر من الحرب الجائرين فى الأمر بالمعروف والنّهى عن المنكر، واجراء حدودالله تعالى عن القوم الفاجرين، وإقامة الجمعة والجماعة بين الجماعات متجاهرين لامتد ابرين

ترجمہ: وہ محقق، فلسفی، حکیم، متحبر اور صاحب کتاب العقائد معزز۔۔۔۔ان کے سب مشہور کاموں میں ایک جیسا کہ روایت ہے ایک کہانی ان کے ہلا کو خان بن تولئی خان بن چنگیز خان جو کہ منگول اور تاتاریوں کہ سب سے عظیم سلطانوں میں سے ایک تھا اُس کے ساتھ ایران میں اتحاد کی ہے وہ (نصیر الدین طوسی) دارالسلام بغداد پہنچنے کے لئے پوری طرح تیاری کے ساتھ تائید سلطان (ہلا کو خان) کے قافلے میں پہنچا، نوکروں کی رہنمائی اور [ملک میں] ہم آہنگی پھیلانے کے لئے، حد سے تجاوز اور بدکاری کا سلسلہ ختم کریں، اور ناانصافی اور الجھاؤ کے دائرے کو ختم کرنے۔بنی العباس (یعنی عباسی خلافت) کے قانون کا خاتمہ کر کے، اور ان ظالموں کے پیروکاروں پر عام قتل وغارت گری کرنے کے بعد، یہاں تک کہ ان کے گندے لہو ندیوں کی طرح بہتے ہوئے، دریائے دجلہ میں ٹوٹ پڑے اور اس سے، اور وہاں سے جہنم کی آگ میں گرے، ان کے محلات غمگین اور بدبختوں کی رہائش گاہ ہیں ۔

چنانچہ ابن تیمیہ کی بات درست ثابت ہوئی کیوں کہ ابن تیمیہ تو وہ ہستی تھی جو خود تاتاریوں سے جہاد کرتی رہی اور اس شیعہ عالم نے مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ دیا اور اس شیعہ عالم کا اہل تشیع کے نزدیک اتنا ہے کہ خود خمینی جیسے لوگ اس نصیر الدین طوسی کی تعریف کرتے ہین:

الحكومة الإسلامية
المرجع الديني الأعلى
الإمام المجاهد السيد روح الله الخميني
الطبعة الثالثة
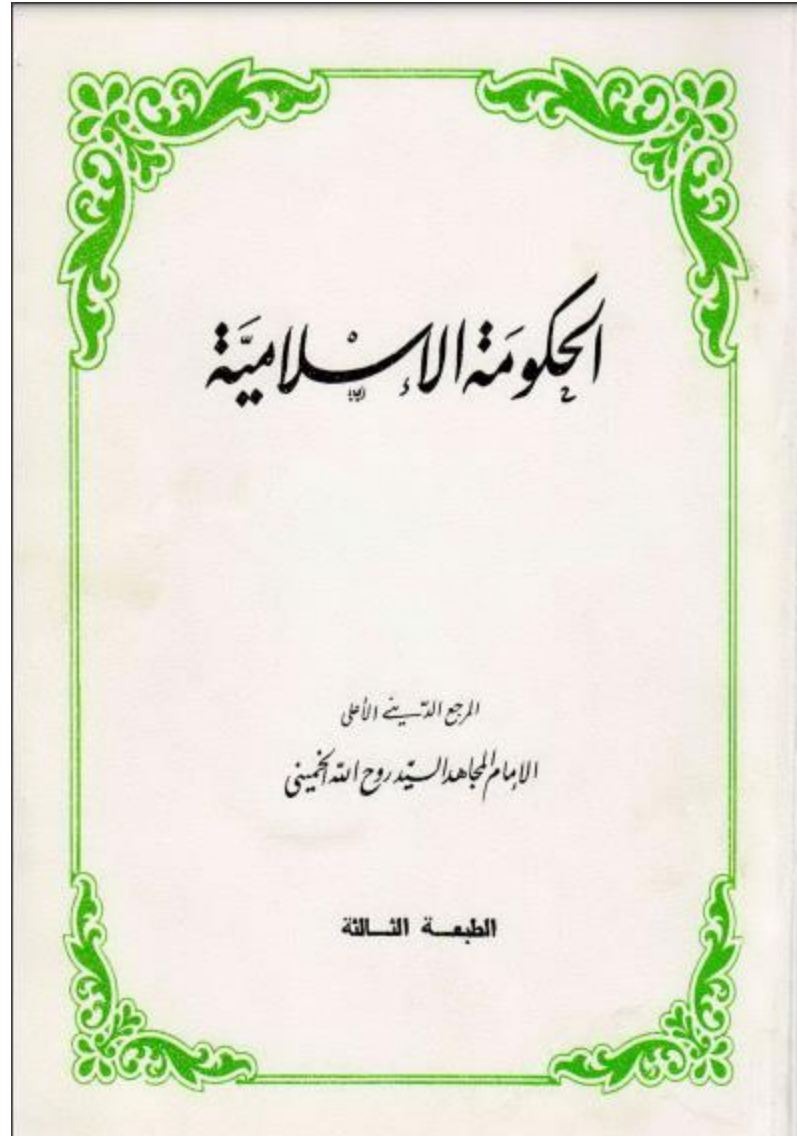
الامر ، ونهوا عن اتباعهم عن اي نوع من التعاون والتعامل مع الحاكمين الجائرين مهما كان ذلك هينا ، حذرا من ان ينتهي الامر بالاسلام والمسلمين الى مثل هذه النهاية التي نراها .

فرض الائمة عليهم السلام على الفقهاء فرائض مهمة جدا ، والزموهم اداء الامانة وحفظها . فلا ينبغي التمسك بالتقية في كل صغيرة وكبيرة . فقد شرعت التقية للحفاظ على النفس او الغير من الضرر في مجال فروع الاحكام . اما اذا كان الاسلام كله في خطر ، فليس في ذلك متسع للتقية والسكوت . ماذا ترون لو اجبروا فقيها على ان يشرع او يبتدع ! فهل ترون انه يجوز له ذلك تمسكا بقوله (ع) التقية ديني ودين آبائي ! ليس هذا من موارد التقية او من مواضعها . واذا كانت ظروف التقية تلزم احدا منا بالدخول في ركب السلاطين ، فهنا يجب الامتناع عن ذلك حتى لو ادى الامتناع الى قتله ، الا ان يكون في دخوله الشكلي نصر حقيقي للاسلام وللمسلمين ، مثل دخول علي بن يقطين ، ونصير الدين الطوسي رحمهما الله .

وبالطبع ففقهاؤنا كما تعرفون من صدر الاسلام والى يومنا هذا اجل من ان ينزلوا الى ذلك المستوى الوضيع . وفقهاء السلاطين كانوا دائما من غير جماعتنا ، وعلى غير رأينا . وتعرض فقهاؤنا على مر العصور لابشع الوان القسوة والاضطهاد وحملات الابادة والمطاردة في كل مكان .

ترجمہ: اس کے لئے کوئی قابل قبول عذر پیش نہیں کیا جاسکتا، جب تک کہ ریاست کی خدمت میں اس کی داخلے کی کوئی عقلی اساس نہ ہو، جیسا کہ علی ابن یقطین کا بھی تھا، جس کے ریاستی خدمت میں شمولیت کے مقاصد مشہور ہیں، اور خواجہ ناصر طوسی کے ساتھ (خدا اس سے راضی ہو)، جس کے (نصیر الدین طوسی کے) کارناموں کے نتیجے میں ہونے والے فوائد بھی معروف ہیں۔

ناظرین شیخ نصیر الدین طوسی کی یہ حیثیت مذہب میں شیعہ میں آپ لوگ خود ہی ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ آیت اللہ خمینی خود اس کی مثالیں دے رہے ہیں اور اس کے کارناموں کو فائدہ مند کہہ رہے ہیں۔

مثال دوم:

یہی نہیں بلکہ اس نصیر الدین طوسی کے ساتھ ایک بنی عباس کا غدار وزیر ابن علقمی بھی ملوث تھا حتی کے بڑے بڑے شیعہ علما اس وزیر کے دوست تھے جیسا کہ ابن الحدید وغیرہ کے بارے میں واضح لکھا ہے ابن کثیر نے:

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

تاریخ ابن کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

البدایۃ والنہایۃ

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر ۱۳

یہ حصہ ۵۸۹ھ سے ۶۹۷ھ تک کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ اس میں بنو عباس کی حکومت کے زوال کی دردناک داستان کا بیان ہے کہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف نے اس عظیم حکومت کی کیسے اینٹ سے اینٹ بجادی۔ علاوہ ازیں اعیان و مشاہیر اسلام کے حالات بھی مختصراً بیان کیے گئے ہیں۔

تصنیف ❁ علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر (۷۰۱ھ-۷۷۴ھ)

ترجمہ ❁ مولانا اختر فتح پوری

اردو بازار، کراچی
نفیس اکیڈمی

ابن ابی الحدید الشاعر العراقی:

یہ عبدالحمید بن ہبۃ اللہ بن محمد بن محمد بن الحسین ابو حامد بن ابی الحدید عز الدین المدائنی' کاتب زبردست شاعر اور غالی شیعہ' اس نے بیس جلدوں میں نہج البلاغہ کی شرح کی ہے ۵۸۶ھ میں المدائن میں پیدا ہوا' پھر بغداد آ گیا اور خلیفہ کے دیوان میں یہ ایک کاتب اور شاعر تھا اور وزیر ابن العلقمی کے ہاں اس کا بڑا مرتبہ تھا' کیونکہ ان دونوں کے درمیان تشیع' ادب اور فضیلت میں مناسبت مقاربت اور مشابہت پائی جاتی تھی' اور ابن الساعی نے اس کی بہت سی مدائح اور شاندار اشعار کو بیان کیا ہے اور یہ اپنے بھائی ابو المعالی موفق الدین بن ہبۃ اللہ سے ادب وفضیلت میں زیادہ تھا' اگرچہ دوسرا بھی یکتا فاضل تھا' اور دونوں نے اسی سال میں وفات پائی۔

اور اسی وزیر ابن علقمی کی وجہ سے لاکھوں سنی مسلمانوں کا قتل عام بغداد میں ہوا جس کی تفصیل ابن کثیر نے خود درج کی ہے اور یہ ابن الحدید ایک معتبر شیعہ عالم وزیر ابن علقمی کا قریبی دوستوں میں سے ایک تھا مطلب شیعہ علما بھی اس کام میں اس کے ساتھ برابر کے شریک تھے جیسے کے اوپر نصیر الدین طوسی کی مثال سے واضح ہے کہ شیعہ علما بھی اس کام میں برابر کت شریک تھے۔

حافظ ابن کثیر سقوط بغداد کے قتل عام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

۶۵۶ھ

بغداد پر تاتاریوں کا قبضہ اور اس کے اکثر باشندوں کا خلیفہ سمیت قتل ہونا اور بنو عباس کی حکومت کا خاتمہ:

اس سال کا آغاز ہوا اور تاتاریوں کی فوجوں نے ان دو امیروں کی صحبت میں' جو تاتاریوں کے بادشاہ ہلاکو خان کی ہراول فوجوں کے امیر تھے' بغداد سے جنگ کی اور شاہ موصل کی افواج بھی بغدادیوں کے خلاف ان کی مدد کے لیے آ گئیں اور شاہ موصل نے انہیں غلہ' ہدایا اور تحائف سے بھی مدد دی اور یہ سب کچھ اس نے اپنے بارے میں تاتاریوں کے خوف اور انہیں رشوت دینے کے لیے کیا' اللہ ان کا برا کرے۔ اور بغداد کو چھپا دیا گیا اور اس میں مجانیق اور دیگر دفاعی آلات نصب کر دیئے گئے' جو اللہ کی تقدیر کو ٹال نہیں سکتے' جیسا کہ حدیث میں ہے کہ احتیاط قضا وقدر کے مقابلہ میں کچھ کام نہ دے گی۔ اور جیسے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ''بلاشبہ جب اللہ کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو وہ پیچھے نہیں ہو سکتا''۔

اور فرماتا ہے ''تحقیق اللہ اس قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کریں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے کوئی ٹالنے والا نہیں اور نہ اس کے سوا ان کا کوئی دوست ہے''۔

اور تاتاریوں نے دارالخلافہ کو گھیر لیا اور ہر طرف سے اسے تیر مارنے لگے' حتیٰ کہ وہ ایک لونڈی کو لگے جو خلیفہ کے سامنے کھیل رہی تھی اور اسے ہنسا رہی تھی' اور وہ اس کی چہیتی لونڈیوں میں سے تھی اور وہ مولدہ تھی' جس کا نام عرفہ تھا' اسے ایک کھڑکی سے آ کر تیر لگا' جس نے اسے خلیفہ کے سامنے رقص کرتے ہوئے قتل کر دیا' پس خلیفہ اس سے گھبرا گیا اور سخت خوفزدہ ہو گیا اور اس کے سامنے وہ تیر لایا گیا' جو اسے لگا تھا' کیا دیکھتا ہے کہ اس پر لکھا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنی قضا وقدر کو نافذ کرنا چاہتا ہے تو عقلمندوں کی عقلوں کو مار دیتا ہے۔ اس موقع پر خلیفہ نے زیادہ بچاؤ اختیار کرنے کا حکم دیا اور دارالخلافت پر زیادہ پردے ڈال دیئے گئے' اور ہلاکو خان اپنی تمام فوجوں کے ساتھ۔ اور وہ تقریباً دو لاکھ جانبازوں پر مشتمل تھیں۔ اس سال کی ۱۲ محرم کو بغداد آیا' اور وہ اس متقدم امر کے باعث جس کا اللہ نے فیصلہ کیا تھا اور اسے جاری و نافذ کیا۔ خلیفہ پر بہت غصے تھا' اور وہ یہ کہ جب شروع شروع میں ہلاکو خان کا ہمدان میں ظہور ہوا اور وہ عراق کی جانب جا رہا تھا' تو وزیر مؤید الدین محمد بن العلقمی نے خلیفہ کو مشورہ دیا کہ وہ اس کی طرف قیمتی تحائف بھیجے تا کہ جو وہ ان کے شہروں کا قصد کیے ہوئے ہے اس کے لیے یہ بطور مدارات ہوں' پس دویدارہ صغیر ایبک وغیرہ نے خلیفہ کو اس بات کے ترک کرنے کی ترغیب دی اور کہنے لگے کہ وزیر اس طرح اموال بھیج کر شاہ تاتار کو رشوت دینا چاہتا ہے اور انہوں

نے اسے مشورہ دیا کہ وہ کوئی معمولی سی چیز بھیج دے پس اس نے کچھ ہدایا بھیجے جنہیں ہلاکو خان نے حقیر سمجھا اور خلیفہ کو پیغام بھیج کر اس دویدار مذکور اور سلیمان شاہ کو اس سے طلب کیا' پس اس نے ان دونوں کو اس کے پاس نہ بھیجا اور نہ اس کی پرواہ کی۔ حتیٰ کہ اس کی آمد کا وقت قریب آ گیا اور وہ اپنی بہت سی کافر فوجوں ظالم اور [illegible] سب فوج کے ساتھ بغداد پہنچ گیا' [illegible] دیوانہ دار آئی تھیں' اور انہوں نے بغداد کو اس کی شرقی اور غربی جانب سے گھیر لیا۔ اور بغداد کی فوجیں بہت کم اور کمزور تھیں' حتیٰ کہ ان کی تعداد دس ہزار سواروں تک بھی نہ پہنچتی تھی' انہوں نے اور باقی ماندہ سب فوج نے اپنے دستوں سے منہ پھیر لیا' حتیٰ کہ ان میں سے بہت سوں نے بازاروں اور مساجد کے دروازوں پر عطیات مانگے اور شعراء نے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے اور اسلام اور اہل اسلام پر غم کرتے ہوئے ان کے بارے میں قصائد کہے اور یہ سب کچھ وزیر ابن العلقمی رافضی کے مشوروں سے ہوا' کیونکہ گذشتہ سال اہل سنت اور رافضہ کے درمیان عظیم معرکہ آرائی ہوئی تھی' جس میں الکرخ اور رافضہ کا محلہ لٹ گیا' حتیٰ کہ وزیر کے قرابتداروں کے گھر بھی لوٹ لیے گئے' جس پر اسے سخت غصہ آیا اور اس بات نے اسے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازش کرنے پر اکسایا' جس سے وہ قبیح واقعہ پیش آیا' جس سے بڑھ کر گھناؤنا واقعہ تعمیر بغداد سے لے کر آج تک پیش نہیں آیا' اس لیے وہ سب سے پہلے تاتاریوں کے پاس گیا اور وہ اپنے اہل واصحاب اور خدم وحشم کو بھی ساتھ لے گیا اور اس نے سلطان ہلاکو خان سے ملاقات کی' اللہ اس پر لعنت کرے پھر اس نے واپس آ کر خلیفہ کو اس کے پاس جانے کا مشورہ دیا اور اس کے پیش نظر یہ بات تھی' کہ مصالحت اس شرط پر ہو کہ عراق کا نصف خراج ان کے لیے اور نصف خلیفہ کے لیے ہوگا' پس خلیفہ محتاج ہو کر سات سو سواروں کے ساتھ روانہ ہوا' جو قضاۃ' فقہاء' صوفیاء اور اعیان و امراء اور حکومت کے سرکردہ لوگوں پر مشتمل تھے' اور جب وہ ہلاکو خان کی فرودگاہ کے قریب ہوئے' تو انہوں نے سترہ آدمیوں کے سوا' باقی لوگوں کو خلیفہ کے ساتھ جانے سے روک دیا۔ پس خلیفہ مذکورہ لوگوں کے ساتھ گیا' اور بقیہ کو ان کی سواریوں سے اتار دیا گیا اور انہیں لوٹ لیا گیا اور سب کو قتل کر دیا گیا۔ اور خلیفہ کو ہلاکو خان کے سامنے پیش کیا گیا' تو اس نے اس سے بہت سی باتوں کے متعلق دریافت کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ نے اہانت وجبروت کے خوف کو جو دیکھا تو اس کی گفتگو میں گڑبڑ ہو گئی' پھر وہ بغداد واپس آ گیا اور خواجہ نصیر الدین طوسی اور وزیر ابن العلقمی وغیرہ بھی اس کے ساتھ تھے' اور خلیفہ نگرانی اور مطالبات کے تحت تھا' پس اس نے دارالخلافہ سے سونے' زیورات' ڈھلے ہوئے زیورات' جواہر اور نفیس اشیاء وغیرہ کثرت کے ساتھ منگوائیں' اور رافضہ کے سرداروں اور دیگر منافقین نے ہلاکو خان کو مشورہ دیا کہ وہ خلیفہ سے مصالحت نہ کرے اور وزیر نے کہا' جب نصف نصف پر صلح ہو گئی تو یہ ایک دو سال تک قائم رہے گی' پھر پہلے والی بات ہو جائے گی اور انہوں نے اسے خلیفہ کے قتل کو اچھا کر دکھایا' پس جب خلیفہ' سلطان ہلاکو خان کے پاس واپس آیا تو اس نے اس کے قتل کا حکم دے دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے قتل کا مشورہ وزیر ابن العلقمی اور نصیر الدین طوسی نے دیا تھا' اور نصیر الدین اس وقت ہلاکو خان کی خدمت میں تھا' جب اس نے الموت کے قلعوں کو فتح کیا تھا' اور اس نے انہیں اسماعیلیہ کے ہاتھوں سے چھین لیا' اور نصیر الدین شمس الشموس کا وزیر تھا' اور اس سے پہلے اس کے باپ علاؤ الدین بن جلال الدین کا وزیر تھا اور وہ نزار بن المستنصر العبیدی کی طرف منسوب ہوتے تھے' اور ہلاکو خان نے نصیر الدین کو منتخب کیا تا کہ وہ اس کی خدمت میں مشیر وزیر کی طرح رہے' پس جب ہلاکو خان آیا تو وہ خلیفہ کے قتل کرنے سے خوفزدہ ہوا' مگر وزیر نے اسے یہ کام معمولی کر

دکھایا اور انہوں نے اسے لاتیں مار مار کر قتل کر دیا اور وہ بورے میں بند تھا تا کہ اس کا خون زمین پر نہ گرے اور وہ ڈر گئے کہ اس کا بدلہ نہ لیا جائے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور کسی نے خیال کیا ہے کہ اس کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا اور کسی کا قول ہے کہ اسے ڈبو دیا گیا تھا۔ واللہ اعلم

پس وہ اس کے گناہ اور ان کے ساتھ جو علماء' قضاۃ' اکابر رؤسا امراء اور اس کے ملک کے ارباب حل و عقد تھے ان کے گناہ کے ساتھ لوٹے۔ خلیفہ کے حالات ابھی الوفیات میں بیان ہوں گے۔ اور وہ شہر پر جھپٹ پڑے اور انہوں نے مردوں' عورتوں' بچوں' بوڑھوں' ادھیڑ عمر لوگوں اور جوانوں میں سے جن پر بھی قابو پایا' ان سب کو قتل کر دیا' اور بہت سے لوگ کنوؤں اور کھجوروں کے جھنڈوں اور گڑھوں میں داخل ہو گئے' اور اسی طرح کئی روز تک باہر نکلے بغیر چھپے رہے اور کچھ لوگ سراؤں میں جمع ہو جاتے اور دروازے بند کر لیتے تو تاتاری انہیں توڑ کر یا آگ لگا کر کھول لیتے' پھر اندر داخل ہو جاتے اور وہ ان سے خائف ہو کر بلند جگہوں کی طرف بھاگ جاتے' اور وہ انہیں چھتوں پر قتل کر دیتے' حتیٰ کہ گلیوں میں خون کے پرنالے رواں ہو جاتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور یہی حال مساجد' جوامع اور خانقاہوں کا تھا اور ان سے صرف یہود و نصاریٰ کے اہل ذمہ نے اور ان لوگوں نے جنہوں نے ان کی پناہ لے لی تھی' نجات پائی اور ان لوگوں نے بھی نجات پائی جنہوں نے وزیر ابن العلقمی رافضی کے گھر میں پناہ لی تھی' اور تاجروں کی ایک جماعت نے اپنے لیے امان حاصل کی اور انہوں نے اس پر بہت اموال خرچ کیے' حتیٰ کہ وہ اور ان کے اموال بچ گئے' اور بغداد تمام شہروں سے قابل دید شہر ہونے کے بعد ویران ہو گیا۔ اور اس میں صرف تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے' اور وہ بھی خوف' بھوک' ذلت' اور قلت کی حالت میں تھے' اور اس واقعہ سے پہلے وزیر ابن العلقمی فوجوں کے ہٹانے اور رجسٹر سے ان کا نام ساقط کرنے کے بارے میں بہت کوشش کرتا تھا اور مستنصر کے آخری ایام میں فوج تقریباً ایک لاکھ جانبازوں پر مشتمل تھی' اور ان میں سے بعض امراء وہ بھی تھے جو اکابر اکاسر بادشاہوں کی طرح تھے' وہ ہمیشہ ان کے کم کرنے کی کوشش کرتا رہا' حتیٰ کہ وہ صرف دس ہزار رہ گئے' پھر ابن العلقمی نے تاتاریوں سے خط و کتابت کی اور انہیں ملک پر قبضہ کرنے کا لالچ دیا۔ اور اس نے ان کے لیے یہ بات آسان کر دی اور ان کے سامنے حقیقت حال بیان کی اور انہیں مردوں کی کمزوری کے متعلق بتایا اور اس نے یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ اہل سنت کا کلیتہً خاتمہ کر دے اور یہ کہ رافضہ کی بدعت غالب آ جائے' اور وہ فاطمیوں کے خلیفہ کو کھڑا کرے' اور علماء اور مفتیوں کو تباہ کر دے اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے اس نے اس کی تدبیر کو ناکام کر دیا اور اسے پائیدار عزت کے بعد ذلیل کر دیا۔ اور وہ خلفاء کا وزیر ہونے کے بعد تاتاریوں کا دم چھلا بن گیا' اور اس نے بغداد کے مردوں' عورتوں اور بچوں کے قتل کا گناہ کمایا' اور فیصلہ رب السمٰوٰت والارض ہی کا ہے۔

اور بیت المقدس میں بنی اسرائیل کے ساتھ بھی تقریباً وہی واقعہ ہوا' جو اہل بغداد کو پیش آیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ہمارے لیے بیان کیا ہے:

''اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو یہ بات پہنچا دی کہ تم دو مرتبہ زمین میں ضرور فساد کرو گے اور بڑی بلندی حاصل کرو گے' پس جب ان دو وعدوں میں سے پہلا وعدہ آئے گا تو ہم تم پر اپنے سخت جنگجو بندوں کو بھیجیں گے اور وہ گھروں

میں گھس گئے اور اللہ کا وعدہ ہو کر رہنے والا ہے"۔

اور بنی اسرائیل میں سے بہت سے صلحاء قتل ہو گئے اور انبیاء کی اولاد کی ایک جماعت قیدی بن گئی اور بیت المقدس عباد و زہاد اور ابدال و اولیاء سے معمور ہونے کے بعد ویران ہو گیا اور کمزور بنیادوں کے ساتھ چپٹ کر رہ گیا۔

اس معرکہ میں بغداد کے جو مسلمان قتل ہوئے ان کی تعداد کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض آٹھ لاکھ اور بعض ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیان کرتے ہیں اور بعض نے بیان کیا ہے کہ مقتولین کی تعداد دو کروڑ تک ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اور بغداد میں ان کی آمد محرم کے آخر میں ہوئی اور تلوار مسلسل چالیس روز تک اس کے باشندوں کو قتل کرتی رہی۔ اور خلیفہ مستعصم باللہ ۱۴ رصفر کو بدھ کے روز قتل ہوا اور اس کی قبر منادی گئی' اس وقت اس کی عمر ۴۶ سال ۴ ماہ تھی اور اس کی مدت خلافت ۱۵ سال ۸ ماہ اور کچھ دن تھی' اور اس کے ساتھ اس کا بڑا بیٹا ابوالعباس احمد بھی قتل ہو گیا جس کی عمر ۲۵ سال تھی' پھر اس کا منجھلا بیٹا ابوالفضل عبدالرحمٰن بھی قتل ہو گیا اس کی عمر ۲۳ سال تھی' اور اس کا چھوٹا بیٹا مبارک قیدی بن گیا اور اس کی تینوں بہنوں فاطمہ' خدیجہ اور مریم کو بھی قیدی بنایا گیا اور دارالخلافت سے تقریباً ایک ہزار دوشیزگان کو قیدی بنایا گیا' واللہ اعلم' اناللہ وانا الیہ راجعون

اور دارالخلافۃ کے استاذ شیخ محی الدین یوسف بن شیخ ابوالفرج ابن الجوزی کو بھی قتل کر دیا گیا' وہ وزیر کا دشمن تھا' اور اس کے تینوں بیٹوں عبداللہ' عبدالرحمٰن اور عبدالکریم اور اکابر حکومت کو یکے بعد دیگرے قتل کر دیا گیا' جن میں دیو دار صغیر مجاہد الدین ایبک' شہاب الدین سلیمان شاہ اور امرائے اہل سنت اور اکابر شہر کی ایک جماعت بھی شامل تھی اور دارالخلافۃ سے بنو عباس کے ایک شخص کو بلایا جاتا اور وہ اپنی اولاد اور بیویوں سمیت آتا اور اسے الخلال کے قبرستان میں تماشا گاہ کے سامنے لے جایا جاتا اور اسے بکری کی طرح ذبح کر دیا جاتا' اور اس کی بیٹیوں اور لونڈیوں میں سے جسے وہ پسند کرتے قیدی بنا لیا جاتا اور شیخ الشیوخ مؤدب الخلیفہ صدر الدین علی بن النیار کو قتل کر دیا گیا' اور خطباء' ائمہ اور حفاظ قرآن کو بھی قتل کر دیا گیا اور کئی ماہ تک بغداد میں' مساجد' جماعات اور جمعہ کی نمازیں معطل رہیں اور وزیر ابن العلقمی نے ۔ خدا اس پر لعنت کرے ۔ چاہا کہ وہ بغداد میں مساجد مدارس اور خانقاہوں کو بیکار کر دے اور رافضیوں کے محلات اور مزارات کو قائم رہنے دے۔ نیز یہ کہ وہ رافضہ کے لیے ایک عظیم مدرسہ تعمیر کرے اور وہ اپنے علم اور علم کو وہاں پھیلائیں' مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی طاقت نہ دی بلکہ اس کی آسودگی کو ختم کر دیا اور اس واقعہ کے چند ماہ بعد اس کی عمر کا خاتمہ کر دیا۔ اور اس کے پیچھے اس کے بیٹے کو بھی بھیج دیا اور وہ دونوں دوزخ کے نچلے گڑھے میں اکٹھے ہو گئے۔ واللہ اعلم

اور جب امیر مقدر گذر گیا' اور چالیس دن بھی گزر گئے' تو بغداد اپنی چھتوں کے بل گرا پڑا تھا۔ اور وہاں کوئی شاذ آدمی ہی تھا' اور راستوں میں مقتولین ٹیلوں کی طرح پڑے تھے اور ان پر بارش ہوئی اور ان کی شکلیں بدل گئیں اور شہر ان کی مردار لاشوں سے بدبودار ہو گیا' اور ہوا بدل گئی جس کے باعث سخت بیماری پیدا ہو گئی' حتیٰ کہ وہ متعدی ہو کر ہوا میں سرایت کر کے بلاد شام کو چلی گئی' اور فضا کے بدل جانے اور ہوا کے خراب ہو جانے سے بہت سے لوگ مر گئے' اور لوگوں پر گرانی' وبا' فنا اور طاعون اکٹھی ہو گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اور جب بغداد میں امان کا اعلان کیا گیا تو وہ لوگ جو زیرِ زمین زمین دوز قید خانوں' گڑھوں اور قبرستانوں میں پوشیدہ تھے باہر نکل آئے اور جب انہیں ان کی قبروں سے اکھیڑ کر نکالا گیا تو وہ مردوں کی طرح تھے اور انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو باپ اپنے بیٹے کو اور بھائی اپنے بھائی کو نہ پہچانتا تھا' اور انہیں سخت بیماری نے آلیا' اور وہ فنا ہو گئے اور اپنے پہلے مقتولین کے ساتھ جا ملے اور وہ زمین کے نیچے اس کے حکم سے جمع ہو گئے' جو پوشیدہ اور ظاہر کی باتوں کو جانتا ہے۔

اللّٰہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنی۔

اور سلطان مسلط ہلاکو خان اس سال کے جمادی الاولیٰ میں بغداد سے اپنے ملک کے ہیڈ کوارٹر کو کوچ کر گیا اور بغداد کے معاملے کو امیر علی بہادر کے سپرد کر دیا۔ اور اس نے اسے الشحنکیہ اور وزیر ابن العلقمی کے سپرد کر دیا' مگر اللہ نے اسے مہلت نہ دی۔ اور نہ اسے چھوڑا۔ بلکہ اسے جمادی الآخرہ ۶۶۳ھ کے آغاز میں مقتدر غالب کی طرح گرفت میں لے لیا اور اسے ان شاء اور ادب میں فضیلت حاصل تھی' لیکن وہ سخت شیعہ اور خبیث رافضی تھا پس وہ غم واندوہ اور ندامت سے مر گیا اور موت نے اس کے کجاوے کو گرا دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے عزالدین بن الفضل محمد نے وزارت سنبھالی اور اللہ تعالیٰ نے اسے بھی اس سال کے باقی ماندہ ایام میں اس کے باپ کے ساتھ ملا دیا۔

اور ابوشامہ اور ہمارے شیخ ابوعبداللہ الذہبی اور قطب الدین الیونینی نے بیان کیا ہے کہ اس سال لوگوں کو شام میں سخت وبا نے آ لیا' اور انہوں نے اس کا سبب فضا اور ہوا کی خرابی بیان کی ہے' جو بلاد عراق میں مقتولین کی کثرت سے خراب ہو گئی تھی' اور یہ خرابی پھیل کر بلاد شام تک پہنچ گئی۔

اور اس سال مصریوں نے شاہ الکرک ملک مغیث عمر بن العادل الکبیر سے جنگ کی اور اس کی قید میں بحری امراء کی ایک جماعت تھی جن میں رکن الدین بیبرس البندقداری بھی شامل تھا پس مصریوں نے انہیں شکست دے دی اور ان کے پاس جو اموال و اثقال تھے انہیں لوٹ لیا۔ اور انہوں نے سر کردہ امراء کی ایک جماعت کو قیدی بنا لیا اور انہیں باندھ کر قتل کر دیا اور وہ نہایت برے حال میں الکرک کی طرف واپس آ گئے اور زمین میں فساد کرنے لگے' اور شہروں میں خرابی کرنے لگے' سو اللہ نے شاہ دمشق ناصر کو بھیج دیا' اس نے انہیں اس بات سے روکنے کے لیے فوج بھیجی تو بحریہ نے انہیں شکست دی اور انہوں نے مدد طلب کی تو ناصر خود ان کے مقابلہ میں گیا' مگر انہوں نے اس کی طرف التفات نہ کیا اور رکن الدین بیبرس کے مشورہ سے اس کے خیمے کی جس میں وہ موجود تھا' طنابیں کاٹ دیں اور جنگوں اور مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا' جن کی تفصیل طویل ہے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

خلیفہ وقت مستعصم باللہ:

عراق میں بنو عباس کا آخری خلیفہ امیر المومنین ابو احمد عبداللہ بن المستنصر باللہ ابی جعفر منصور بن الظاہر بامر اللہ ابی نصر محمد بن ناصر لدین اللہ ابی العباس احمد بن المستضی بامر اللہ ابی محمد الحسن بن المستنجد باللہ ابی المظفر یوسف بن المقتفی لامر اللہ ابی عبداللہ محمد بن

یہ تاریخ کے وہ اوراق ہیں جن کو حافظ ابن کثیر جیسے عالم کو سند مانگنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ واقعات ابن تیمیہ اور ان کے شاگردوں نے ذاتی طور پر خود ملاحظہ کیے ہیں کہ کس طرح بغداد میں سنی علما کا شیعہ دشمنی کی

وجہ سے قتل عام کیا گیا اور اس قتل عام کی تفصیل صرف اتنی ہی نہیں بلکہ یہ تو بہت لمبی فہرست ہے کہ کس طرح شیعہ دہشتگردی کی وجہ سے اہل اسلام کو نقصان پہنچا۔

صفوی خاندان (جو کہ پہلے صوفی خاندان تھا لیکن اپنے عقیدے میں غلو کی بنیاد پر بعد میں شیعہ بن گیا) نے ایران میں بے شمار سنی علما کو مذہبی دشمنی کی وجہ سے قتل کیا:

Encyclopædia Iranica

Search Iranica SEARCH ADVANCED SEARCH ABOUT SUPPORT & DONATIONS PRINTED VOLUMES CONTACT

ARTICLE TABLE of CONTENTS

Ab	Ac	Am
As	B	C
D	E	F

IRAN ix. RELIGIONS IN IRAN (2) Islam in Iran (2.3) Shiʿism in Iran Since the Safavids

It was, however, nothing less than a reign of terror that inaugurated the new dispensation. On capturing Tabriz in 907/1501, a city two-thirds Sunnite in population, Shah Esmāʿil threatened with death all who might resist the adoption of Shiʿite prayer ritual in the main congregational mosque, and he had Qezelbāš soldiers patrol the congregation to ensure that none raise his voice against the cursing of the first three caliphs, viewed as enemies of the Prophet's family. In Tabriz and elsewhere, gangs of professional execrators known as the *tabarrāʾiān* would accost the townsfolk at random, forcing them to curse the objectionable personages on pain of death. Selective killings of prominent Sunnites occurred in a large number of places, notably Qazvin and Isfahan, and in Shiraz and Yazd, outright massacres took place. Sunnite mosques were desecrated, and the tombs of eminent Sunnite scholars destroyed (Aubin, 1970, pp. 237-38; idem, 1988, pp. 94-101).

ناظرین یہ ظلم خود آپ لوگوں کے سامنے انہی لوگوں کی لکھی تاریخ سے پیش خدمت ہے میں اس پر تو یہی کہوں گا کہ کبھی سنی لوگوں نے تو اتنے قتل عام ہونے کے باوجود اور اس طرح کا ظلم ہو جانے کے باوجود یہ

ڈھنڈورا تو نہیں پیٹا کہ جس طرح شیعہ لوگ پیٹتے ہیں کہ ہم دودھ کے دھلے ہیں ہمیشہ ہم پر ہی ظلم ہوا ہے ہم نے جواباً تقیہ ہی کیا ہے لیکن کبھی دہشتگردی کر کے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا جبکہ حقیقت میں تو اتنے تعصب پسند تھے جس کو مروانا ہوا اس کو صفوی دور میں نقشبندی صوفی مشہور کہ کر قتل کروا دیتے تھے جیسا کہ خود اسی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ:

The Naqšbandiya, an order emphatic in its adherence to Sunnism, survived for a remarkably long period in northwest Persia. Ṣonʿ-Allāh Kuzakonāni (d. 929/1523), a disciple of ʿAlāʾ-al-Din Maktabdār of Herat, fled Tabriz for Bitlis when Shah Esmāʿil took the city, but, impelled by nostalgia, returned there several years later. Although he refused the full prostration before the shah decreed by protocol, he lived out the rest of his life apparently unmolested and left behind two *ḵalifas*; they were active, not in the city itself, but in its rural hinterland, which may account for their ability to function. One of them, Darviš Jalāl-al-Din of Ḵosrowšāh, was succeeded by Mawlānā Elyās of Bādāmyār (d. 965/1558), but the situation seems to have become untenable soon after his death. Moḥammad Bādāmyāri, a successor to Mawlānā Elyās, found it politic to quit the region of Tabriz for Urmia, a still largely Kurdish and therefore Sunnite city; his line survived there for some three generations, although one of its members, Shaikh Maḥmud, decided, with ultimately fatal results, to seek his fortunes in Diyarbekir. In Qazvin, the propagation of the Naqšbandiya, under the auspices of Sayyed ʿAli Kordi, a disciple of Ḵᵛāja Aḥrār, actually started after the Safavids had taken control. Perhaps because of his success in attracting devotees, he was summoned to Tabriz and executed in 925/1519 (Algar, 2003, p. 22). The five *ḵalifas* that he left all died peaceful deaths, but they left no spiritual issue. The persecution of Naqš-bandis may have been more general than this sparse record suggests, for Mirzā Maḵdum Šarifi (d. 994/1586), a Sunnite notable who took refuge with the Ottomans, writes that "whenever they suspect anyone of engaging in contemplation (*morāqaba*), they say 'he is a Naqšbandi' and deem it necessary to kill him" (quoted in Eberhard, p. 187).

Few Shiʿite scholars of note appear to have existed in Persia at the time of the Safavid takeover, even in Qom and Kāšān, long established centers of the creed, and many Sunnite scholars chose to migrate to India, Arabia, the Ottoman lands, and Central Asia, rather than rallying to Shiʿism and the Safavids. The positive and pacific propagation of Shiʿism in Persia fell therefore to the lot of Arab scholars

یہ سب ظلم شیعہ علما کی زیر پرستی میں ہوتا رہا لیکن کسی نے اس ظلم کے خلاف آواز بلند نہیں کی۔

Rethinking world history

ESSAYS ON EUROPE, ISLAM,
AND WORLD HISTORY

MARSHALL G. S. HODGSON

Edited, with an Introduction and Conclusion by
EDMUND BURKE, III

Ismail, the head of the Shi'ite Safawiyya *tariqas* – which had the roots of its power in the decentralized ways of the late Middle Ages and which depended for its military strength on tribal Turks as was so characteristically the case at that time – seems to have precipitated many of the events. He set about conquering, at the star of the sixteenth century, as much of the Dar al-Islam as possible and forcing the Sunni populations to adopt Shi'ism. He failed to convert all Islam to the Shi'a, but he did carve out a lasting empire in Iran, the Safavid empire. There he insisted that everyone should publicly curse such heroes of early Islam as Umar and Abu-Bakr and follow the Shi'ite form of the *sharia*. The Sunni *tariqas* were suppressed and much blood spilled; Shi'ite books and teachers were brought in hastily from whatever corners of Islam – chiefly Arab – the Shi'a had been strong in,[29] and the autonomous body of Shi'ite *mujtahids* – authorized leading interpreters of the

[29] Such facts were pointed out already by E. G. Browne, *Literary History of Persia*, Vol. IV (Cambridge: Cambridge University Press, 1929) p. 360; one must stress the revolutionary implications for social life of the religious change in Iran, which would themselves, perhaps, be almost enough to account for the want of a great poetry in Safavid times which puzzled Browne, as Browne's correspondent points out (p. 24 ff.). Cf. also V. Minorsky, in G. von Grunebaum ed., *Unity and Variety in Muslim Civilization*, p. 196.

Converting Persia

Religion and Power in the Safavid Empire

Rula Jurdi Abisaab

I.B.TAURIS

In 910AH/1504–5CE, almost a year after moving to Najaf's Shi'ite seminaries, he visited Shah Isma'il I in Isfahan.[54] The Shah was actively seeking the support of religious jurists to propagate and spread Twelver Shi'ism in the Safavids' newly conquered provinces of eastern Persia, but six years elapsed before al-Karaki and several other Shi'ite scholars in Najaf received an invitation to Herat and Mashhad. Around 916AH/1510CE, he was officially recognized as the Safavid's religious scholar in Iraq and received monetary funds from Shah Isma'il I to the great indignation of numerous theologians.[55] A year later, the Shah invited al-Karaki and a number of Shi'ite scholars in Najaf to Herat and Mashhad. In later years, al-Karaki made a few trips to the Safavid court where he witnessed the military preparations for the battle of Chaldiran against the Ottomans in 920AH/1514CE.[56]

As 'Breath of Divinity' attests, al-Karaki played a pioneering role in promulgating the practice of public cursing, known as *tabarra'iyan*. A retinue of Shi'ite devotees regularly roamed around the city cursing Abu Bakr and 'Umar. The Safavid Empire, however, was far from secure about its religious foundations and was still struggling with rivaling forces from within as much as from without. Sanctified by the Safavid sovereigns and coveted by Qizilbash and Persian elements alike, the public cursing of Sunnism was an effective tool for setting sharper boundaries between Sunnism and Shi'ism. It made allegiance to the latter almost inconceivable without a rejection of the former. Indeed, the pre-Safavid world harbored fluid and open exchanges between the two. Several Sunnite Persian notables were even sympathetic to Shi'ism.[134] Extreme expressions of Shi'ite affiliation served the particular political goals of the new empire.

چنانچہ یہ حالات تو تھے ایران کے اب ذرا ہم آذربائیجان کی طرف بھی دیکھ لیتے ہیں کہ وہاں پر سنیوں کے ساتھ کیا ہوا اس بارے میں شیعہ محقق امیر حسین خنجی لکھتا ہے کہ:

تاریخ
شاه اسماعیل صفوی
(ارمغان آوران تشیع)

نویسنده:
امیر حسین خنجی

خود را به نفع مدارس دینی از دست می‌داد و درآمدش کاهش می‌یافت، و شیخ حیدر از این راه متضرر می‌گردید، و از سلطه‌اش کاسته می‌شد.

شیخ حیدر در سال ۸۵۸ خ برآن شد که به هربهائی شده باشد از موقعیت خانقاه اردبیل در مقابل متشرعان و فقیهان آذربایجان حفاظت کند، او برای این منظور سیاست و شیوهٔ مبارزاتی شیخ بدرالدین را احیاء کرده مقرر کرد که مریدانش لباس متحدالشکل بپوشند و کلاه نمدی سرخ‌رنگ دوازده ترک بر سر بگذارند، در این زمان عموم خلیفه‌زادگان شیخ بدرالدین در آناتولی خلیفه‌های شیخ حیدر بودند، و در میان تاتارهای آناتولی فعالیت می‌کردند، از آنجا که مردم آذربایجان در آن زمان سنی بودند، شیخ حیدر در این سال به طور عملی جهاد با سنی‌ها را آغاز نموده، ضمن یک فتوای صریح اعلام داشت که همهٔ اهل سنت در حکم کفارند، و فقیهان سنی دشمنان خدا به شمار می‌روند، و هرکه از آن‌ها تبعیت و تقلید کند از دین خارج شده به کافران ملحق می‌شود، و قتلش واجب می‌گردد. او در این فتوا اعلام کرد که جهاد با اهل سنت یک واجب شرعی است، و غارت اموال و اسیرکردن و فروختن زنان و فرزندان آن‌ها ثواب عظیم دارد، او عقائد شیخ بدرالدین را مو به مو اجرا کرد، و همان عقیدهٔ افراطی تاتارهای بکتاشی آناتولی را که علی ابن ابی‌طالب را تا مقام الوهی بالا برده، وی را مورد پرستش قرار می‌دادند، به صراحت تبلیغ کرد؛ و کلیهٔ واجبات شرعی را از نماز و روزه و حج را تأویل کرده از گردن مریدانش انداخت، مریدان او که از این زمان به طور رسمی لقب **قزلباش** (به فارسی: سرخ‌سر) یافتند در دسته‌جات مسلح و منضبط جهادی متشکل شدند، و آبادی‌های شروان و داغستان و مناطقی از قفقاز را که عموماً سنی‌مذهب بودند، تحت عنوان جهاد با کافران مورد حملات غارتگرانه قرار دادند.

ترجمہ: اس آذربائیجان کے لوگ سنی تھے شیخ حیدر نے اس وقت سنیوں کے خلاف حقیقی معنی میں جہاد کا اعلان کر دیا تھا اور اس نے واضح فتوی دیا تھا کہ تمام اہل سنت کافر ہیں اور ان کے فقہا اللہ کے دشمن ہیں اور جو کوئی ان کی پیروی کرتا وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور وہ بھی ان ہی طرح کافر ہے اور اس کا قتل کرنا واجب ہے (جیسا کہ آجکل کچھ خارجیوں نے شیعہ لوگوں کے بارے میں فتوی دیا ہوا ہے) اور اس نے اپنے فتوی میں یہ واضح طور پر کہا کہ اہل سنت سے جہاد کرنا واجب شرعی ہے اور ان کی ملکیت کو تباہ کرنا اور ان قید کرنا اور ان کے بچوں اور عورتوں کو غلام بنا کر بیچنے کا بہت عظیم ثواب ہے وہ شیخ بدالدین کے عقائد اور تعلیمات کا پرچار

آہستہ آہستہ کر تا رہا اور بکتاشی اناطولی تاتاری کے افراط (غلو) پر مبنی خیالات کی تبلیغ کر تا رہا جس کا ماننا تھا کہ مولا علیؑ کے پاس ایک الوہی منصب تھا اور وہ عبادت کے لائق ہیں اور واجبات شرعی نماز، روزہ، حج وغیرہ کی تاویل بھی کر تا تھا (مطلب منکر تھا) اس کے شاگرد اور وہ اس زمانے میں قزلباش (لال سر والے) کے نام سے لقب ملا جو کہ ایک منظم مسلح جہادی فوج تھی کفار کے خلاف جہاد کرنے کے عنوان کے تحت یہ لوگ شیر وان کے گاوں، داغستان، قفقاز کے علاقوں جہاں کی اکثریت عوام سنی مذہب رکھتی تھی ان علاقوں میں حملہ کرتے ہیں تھے اور ان کی بستیوں کو لوٹتے تھے۔

ناظرین کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ شیعہ تو نصیری تھا اثنا عشری کا اس سے کیا تعلق جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ شاہ اسماعیل صفوی جو کہ اثنا عشری شیعہ تھا اس کا قریبی ساتھی تھا اور اس کی فوگ نے ایران کے مختلف علاقوں میں لاکھوں سنیوں کا قتل عام کیا ہے۔

قزلباشان در ایران

نقش قزلباشان صفوی در تاریخ ایران زمین

امیرحسین خنجی

نشر الکترونیک: وبگاه ایران‌تاریخ
www.irantarikh.com

سپس به دیار بکر و ارزنجان رفت؛ و حدود یکسال بعد در ارزنجان درگذشت.
در این اثناء مرادبیک بایندر که در شیراز مستقر بود به‌قصد آذربایجان حرکت کرد و در همدان اردو زد. سران قزلباش شاه اسماعیل را برداشته در دوازده هزار مرد به‌مقابلهٔ مرادبیک شتافتند. در نبرد سختی که نزدیک همدان درگرفت مرادبیک شکست یافته به شیراز گریخت. همدان و توابعش به‌دست قزلباشان افتاد و در آن‌شهر و روستاهای تابعه دست تعدی و تخریب گشودند. سپس از آنجا راهی اسپهان شدند، و شهر را در محاصره گرفتند، و پس از مدت کوتاهی اسپهان را متصرف شدند. اسپهان از جمله شهرهای بزرگ ایران بود و همهٔ مردمش سنی شافعی بودند. اسپهان در سده‌های پیش چندین بار پایتخت شده بود و در آن اواخر پایتختِ سلطان یعقوب بایندر بود. بناهای تاریخی بسیاری از مسجد و مدرسه و کتابخانه و بیمارستان در آن وجود داشت؛ و چونکه اسپهان بر مسیر جادهٔ ابریشم قرار داشت و شهر بازرگانی بین المللی و بسیار ثروتمند بود یکی از بزرگترین بازارهای ایران با چندین کاروانسرای بزرگ در شهر اسپهان بود. اسپهان در تاریخ پس از اسلامِ خویش چندین دانشمند بزرگ تحویل جامعهٔ بشریت داده بود که تا امروز مایهٔ فخر جهان موسوم به‌اسلامی‌اند. قزلباشان در اسپهان دست به چنان فجایعی زدند که جنایتهایشان در آذربایجان در مقابل آن اندک می‌نمود. هرچه مسجد و مدرسه و ابنیهٔ تاریخی بازمانده از دوران طاهریان و دیلمیان و سلجوقیان و تیموریان در اسپهان وجود داشت به‌دست آنها آسیب دید. بخش اعظم علما و فقها و مدرسان و اهل دانش که نتوانسته بودند از شهر بگریزند به کشتن رفتند. کشتار مردم اسپهان چندین روز متوالی ادامه داشت و بخش بزرگی از مردم اسپهان کشتار شدند. در این میان اموال مردم به غارت رفت و مزارع و باغستانها به‌آتش کشیده شد.

ترجمہ: پھر صفوی اصفہان کی طرف روانہ ہوئے اور اس کا محاصرہ کیا اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد انہوں نے اصفہان پر قبضہ کر لیا اس وقت اصفہان ایران کے بڑے شہروں میں سے ایک تھا اور اس کے تمام لوگ سنی شافعی عقیدے کے تھے اور اصفہان پہلے بھی دارالحکومت رہ چکا تھا اور سلطان یعقوب بایندر کے دور میں بھی یہ دارالحکومت تھا اور اس شہر میں بہت سے تاریخی عمارات اور آثار موجود تھے جیسا کہ مساجد، مدارس، لائبریری، اور ہسپتال وغیرہ چونکہ یہ شہر ایک اہم تجارتی راستے پر تھا اس لیے یہ بین الاقوامی تجارت کا شہر تھا اور یہ دولت مند تھا۔ ایران کی سب سے بڑی منڈیوں میں سے ایک جس میں بہت سے بڑے قافلے تھے اصفہان شہر میں تھے اصفہان نے اپنی اسلامی تاریخ کے دوران دنیا میں بہت سے عظیم علما پیدا کیے کہ آج

تک وہ اسلامی دنیا کا فخر ہیں۔ قیزی لباش (صفوی سپاہیوں) نے [اصفہان میں] اس طرح کے مظالم کیے کہ اس کے مقابلے میں ازربیجان میں ان کے جرائم چھوٹے ہو گئے۔ اصفہان میں طاہریان، دیلمیان، سلجوق اور تیموریوں کے دور سے تعمیر کی جانے والی ہر مسجد، مدرسہ اور تاریخی عمارت کو ان سے نقصان پہنچا۔ علماء و فقہا اور طلباء کی اکثریت اور اہل علم جو شہر سے فرار نہیں ہو سکے وہ مارے گئے۔ اصفہان کے لوگوں کا قتل مسلسل کئی روز تک جاری رہا اور اصفہان کے لوگوں کی بڑی تعداد کا قتل عام کیا گیا۔ اس دوران لوگوں کی املاک لوٹ لی گئیں اور کھیتوں اور باغات کو جلا دیا گیا۔

یک گروه قزلباش زیر فرمان مردی به‌نام قلی‌جان از نوکرانِ نجمِ زرگر (امیر نجم) به هرات گسیل شدند. مردم هرات که جنایت‌های قزلباشان در مرو را شنیده بودند راه چاره در آن دیدند که داوطلبانه تسلیم قزلباشان شوند شاید از تجاوز و کشتار برهند. قلی‌جان پس از آنکه شهر را تحویل گرفت بر آن شد که کارهای شاه اسماعیل در هنگام تصرف تبریز را تکرار کند. ماه رمضان بود و مردمِ شهر روزه‌دار بودند. او فقها و علما و کلانتران را به مسجد جامع فراخواند، سپس در مسجد به قاضی القضات هرات فرمود که شیعه شود و برفراز منبر رفته تبرا کند و به

...

ابوبکر و عمر و عثمان لعنت فرستد و فتوا بدهد که سنی‌ها کافرند. فقیه بیچاره که نمی‌توانست چنین فرمانی را اجابت کند در همانجا در کنار منبر به‌دست قزلباشان به قتل رسید (شکمش را دریدند و امعا و احشایش را به پای منبر ریختند). دومین فقیهی که فرمان یافت به فراز منبر رفته ابوبکر و عمر را دشنام دهد و فتوای کفر سنیان بدهد حافظ زین‌الدین علی ـ مفتی اعظمِ هرات ـ بود. این فقیهِ پیرسال نیز از اجرای فرمان قلی‌جان سر باز زد. قلی‌جان به‌دست خودش شکم وی‌را درید و امعا و احشایش را بیرون کشیده به میان مردمِ حاضر در مسجد افکند، سپس سرش را از تن جدا کرد. سومین کسی که به‌این‌سان کشته گردید کلانترِ بزرگِ هرات بود. پس از آن قلی‌جان به قزلباشان فرمود تا همهٔ حاضران در مسجد را از خُرد و درشت کشتار کنند. جسدهای قاضی‌القضات و حافظ زین‌الدین را با اجساد چندین تن دیگر از بزرگان و اعیان هرات در میدان شهر به‌آتش کشیدند. روزهای آینده بقایای بزرگان بازداشت و دربند کرده شدند تا شاه اسماعیل دربارهٔ آنها تصمیم بگیرد.[1]

ترجمہ: نجم زرگر کے نوکروں میں سے ایک قولی جان کے نام سے ایک شخص کے حکم پر قزلباش کا ایک گروہ ہرات روانہ کیا گیا۔ ہرات کے لوگ جنہوں نے میرو (ایک شہر کا نام ہے) میں قز لباش کے جرائم کے بارے میں سنا تھا، انہوں نے رضاکارانہ طور پر اس امید کے ساتھ ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ کیا کہ ان کا قتل عام نہ ہو۔ قولی جان نے شہر پر قبضہ کرنے کے بعد وہی دہرایا جو شاہ اسماعیل نے تبریز پر قبضہ کے دوران کیا تھا۔ یہ رمضان کا مہینہ تھا اور شہر کے لوگ روزے رکھ رہے تھے۔ انہوں نے فقہا، علما اور میئر کو مسجد میں بلایا۔ پھر مسجد میں اس نے قاضی القضاۃ (چیف جج) کو حکم دیا کہ وہ شیعہ ہو کر منبر جا کر تبرہ کرے اور ابو بکر، عمر اور عثمان پر لعن (لعنت) بھیجے اور فتویٰ جاری کرے کہ سنی کافر ہیں۔ فقیہ اس طرح کے حکم کی تعمیل نہیں کر سکتا تھا لہذا اسے منبر کے ساتھ ایک ہی جگہ پر قتل کر دیا گیا۔ (اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور اس کی آنتیں منبر کے اوپر بہہ گئیں)۔ دوسرا فقیہ جسے منبر پر جانے اور ابو بکر و عمر پر طعن و تشنیع کرنے اور سنیوں پر کفر کا فتویٰ جاری کرنے کا یہی حکم دیا گیا تھا وہ ہرات کے مفتی اعظم حافظ زین الدین علی تھے۔ اس پرانے فقیہ نے بھی [قولی جان] کے احکامات کی تعمیل نہیں کی۔ قولی جان نے اپنے ہاتھوں سے اسکا پیٹ کاٹ دیا اور اسکی آنتیں نکال کر مسجد میں موجود لوگوں پر پھینک دیں۔ پھر اس نے اسکا سر کاٹ دیا۔ تیسرا شخص جو اسی طرح مارا گیا وہ چیف میئر تھا۔ پھر قولی جان نے قزلباش (صفوی سپاہیوں) کو حکم دیا کہ وہ مسجد میں موجود تمام لوگوں کو نابالغوں سے لے کر بڑوں تک کو قتل کر دیں۔ شہر کے وسط میں قاضی القضاۃ (چیف جج) اور حافظ زین الدین اور ہرات کے متعدد بزرگوں کی لاشیں جلا دی گئیں۔ باقی بزرگوں کو اس لئے متاثر کیا گیا تاکہ شاہ اسماعیل ان کے بارے میں فیصلہ کریں۔

شاه اسماعیل در آذرماه ۸۸۹خ (رمضان ۹۱۶هـ) وارد هرات شد و «حکم وَلایی» برای کشتار و انهدام و تاراج صادر کرد. علاّمه تفتازانی که پیرمردی بالای هفتادساله و بزرگترین فقیه جهان اسلام در زمان خودش و مرجع مُسَلَّمِ دینی ایران و ماوراء النهر و ترکستان و سلطنتهای هندوستان و عثمانی بود که سلاطین هند و ترکستان و عثمانی در نامه‌هایشان او را «مولانا الأعظم» خطاب می‌کردند، در آن هنگام در حبس قلی‌جان بود. وقایع‌نگاران صفوی از او به‌عنوان بزرگترین فقیهِ زمانه و دارای تالیفات بسیار، و با صفتهائی همچون «علامهٔ عرصهٔ عالم، ملاذ علمای بنی‌آدم، به‌غایتِ دین‌داریْ موصوف، به‌نهایت پرهیزکاریْ معروف، در علمِ تفسیر و فقهْ بی‌شبیه و بدیل، و در سایر فنون عقلی و نقلی از اکثر علمای زمانْ افضل» یاد کرده‌اند که «سی سال منصب شیخ الاسلامی» داشته و «در خطهٔ

۱ ـ عالم‌آرای صفوی، ۳۴۶. جهانگشای خاقان، ۳۸۹. امیرمحمود خواندمیر، ۷۲ ـ ۷۳.

خراسان لوازم تقویتِ شریعت به‌جا می‌آورده» است.[1] و میرخواند نوشته که «مُصَنَّفاتِ شریفش در جمیع علوم تا آخر الزمان منسوخ نخواهد شد.»[2] تألیفاتی از تفتازانی که در بیرون هرات در دست بوده و مانده است هنوز به‌عنوان منبع در جهان اسلام غیر شیعی مورد استفاده است.

چنین شخصیتی را به‌علت آنکه «سنی‌متعصب بود» قزلباشان به‌فرمان شاه اسماعیل تکه‌پاره کردند تا «رسم مبتدعهٔ اهل ضلال» از جهان برافتد و «مذهبِ حق قزلباشی» عالَمگیر شود. نوشته‌اند که شاه اسماعیل فرمود تا علامه تفتازانی را با دهانِ روزه‌دار آوردند؛ و به او حکم کرد که تبرا کند و دست از «مذهب باطل» بکشد. چون علاّمه حاضر نبود به‌فرمان جوانکی گردن نهد که به‌نظر او از اسلام بیگانه بود، شاه اسماعیل فرمود تا وی‌را قطعه قطعه کردند. سپس پاره‌های جسدش را به‌آتش کشیدند و خاکسترش را در کوچه‌ها پراکندند تا لگدکوب عوام گردد. ننوشته‌اند که گوشت او را قزلباشان خوردند!

کشتار مردم و انهدام مساجد و مدارس و بناهای تاریخی در هرات چندین روز ادامه داشت، و چنان شد که هرات به یک مخروبه تبدیل گردید. مقابر بزرگانی که در هرات خفته بودند شکافته گردید و اجسادشان از گورها برآورده شده به‌آتش کشیده شد. لاشه‌های خواجه‌های بزرگ هرات را از گورها برآورده پراکندند. مولانا نورالدین جامی (عارف بزرگ تاریخ ایران، متوفی سال ۸۷۲خ) نیز ازجمله بزرگانی بود که گورش را شکافتند و جسدش را بیرون کشیدند و به جرم سنی بودن به او تازیانه زدند و استخوانهایش را پراکندند.

ترجمہ: شاہ اسماعیل 889 خ (رمضان 916ھ) میں ہرات میں داخل ہوئے اور شہر میں قتل وغارت گری، تباہی اور لوٹ مار کا حکم دیا۔ علامہ تفتازانی جو 70 سال سے زیادہ عمر کے تھے اور اپنے دور میں اسلامی دنیا کے سب سے بڑے عالم اور ایران، ٹرانسوکسانیہ، ترکستان، ہندوستان اور عثمانی سلاطین کے مذہبی اختیار میں سے ایک تھے۔ ہندوستان کے حکمران، ترکستان اور عثمانی اپنے خطوط میں اسے 'مولانا الاعظم' یعنی عظیم مولانا کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔ اس وقت علامہ قولی جان کے قیدی تھے۔ اس قسم کی شخصیت کو قزلباش (صفوی سپاہیوں) نے شاہ اسماعیل کے حکم پر 'جنونی سنی' ہونے کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اور تاکہ 'اہل گمراہی' کو دنیا سے ہٹا دیا جائے اور 'اہل حق ازلی باش' آفاقی ہو جائیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جب علامہ تفتازانی روزہ رکھ رہے تھے تو شاہ اسماعیل نے انہیں تبرہ کرنے اور اپنا 'جھوٹا مذھب' چھوڑنے کا حکم دیا۔ چونکہ علامہؒ نے حکم کی تعمیل نہیں کی اس لیے شاہ اسماعیل نے حکم دیا کہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ پھر اس کے جسم کے کچھ حصے جلا دیئے گئے اور گلیوں میں پھینک دیئے گئے۔

نوٹ: یہ علامہ سعد الدین تفتازانی نہیں بلکہ ان کی وفات اس تفتازانی عالم سے پہلے ہو چکی تھی۔

کشتار مردم و انهدام مساجد و مدارس و بناهای تاریخی در هرات چندین روز ادامه داشت، و چنان شد که هرات به یک مخروبه تبدیل گردید. مقابر بزرگانی که در هرات خفته بودند شکافته گردید و اجسادشان از گورها بر آورده شده به‌آتش کشیده شد. لاشه‌های خواجه‌های بزرگ هرات را از گورها بر‌آورده پراکندند. مولانا نورالدین جامی (عارف بزرگ تاریخ ایران، متوفی سال ۸۷۲خ) نیز ازجمله بزرگانی بود که گورش را شکافتند و جسدش را بیرون کشیدند و به جرم سنی بودن به او تازیانه زدند و استخوانهایش را پراکندند.

معلوم نیست که در آن روزهای ماه رمضان چه رفتارهائی از قزلباشانِ مست صادر شده بود، و چه درگیریهائی بر سر تاراجهای هرات با هم یافته بودند، که شاه اسماعیل دستور داد که کسی نباید شراب بنوشد؛ حتی نوشته‌اند که چندتا از

۱ـ بنگر روضة الصفای میرخواند، ۷/ ۲۸۲. احسن التواریخ، ۱۲۴.
۲ـ روضة الصفای میرخواند، ۵/ ۵۰۵.

ترجمہ: ہرات کے لوگوں کا قتل اور مساجد و مدرسوں اور تاریخی یادگاروں کی تباہی کئی روز تک جاری رہی۔ حد تو یہ ہے کہ ہرات کھنڈرات کا شہر بن گیا۔ ہرات میں بزرگوں کی قبریں کھلی ہوئی تھیں اور ان کی لاشیں جلادی گئیں۔ معزز خواجہ کی لاشیں اور ڈھانچے ان کی قبروں سے ہٹادیئے گئے اور ان کے ہڈیاں بکھر گئی۔ مولانا نورالدین جامی (ایران کی تاریخ میں عظیم صوفی، وفات 872ء) ان بزرگوں میں شامل تھیں جن کی قبر کھولی گئی اور سنی ہونے کے جرم میں ان کی لاش کو ہٹا کر کوڑے مارے گئے اور ان کی ہڈیاں بکھر گئیں۔

ناظرین اتنا بڑا قتل عام صرف اس وجہ سے کیا گیا کہ وہ لوگ سنی لوگ تھے اور یہ خود ان لوگوں کی اپنی لکھی تاریخ میں موجود ہے اور یہی قزلباش فوج شاہ اسماعیل کے شانہ بشانہ کھڑی رہی جیسا کہ تبریز کا یہ واقع قابل دید ہے جیسا شیخ تاریخ نویسوں نے لکھا ہے کہ:

منابع تاریخ و جغرافیای ایران، ۳۸،

عالم‌آرای صفوی

به کوشش
یدالله شکری

قسمت نمود و سکه علی ولی الله زدند و خطبه خواندند ، اما قزلباش گفتند: ای شهریار فکری می‌باید کرد در خواندن خطبهٔ اثنی عشر ، چرا که دویست سیصد هزار کس در تبریزند و از زمان حضرت تا حال این‌خطبه را کسی بر ملانخوانده و می‌ترسیم که مردم بگویند که ما پادشاه شیعه را نمی‌خواهیم. نعوذ بالله که رعیت‌برگردند. پس می‌باید که در این باب فکری کرد . شاه فرمود که مرا به این کار باز داشته‌اند وخدای عالم با حضرت همراه منند و من‌از هیچ کس باك ندارم به توفیق الله تعالی اگر رعیت هم حرفی بگویند ، شمشیر از غلاف می کشم و به عون خدا یك کس را زنده نمی‌گذارم . روز جمعه خود می‌روم وخطبه اثنی عشر می خوانم .

اما شاه درفکر بود، که می‌دانست که قزلباش راست می‌گویند. چون به خواب رفت ، دید که از برابرش نور پاك حضرت امیر نمودار گردید و گفت : ای فرزند دغدغه به خاطر مرسان . روز جمعه می‌فرمائی که قزلباش تمام یراق پوش می‌آیند و درمیان دو کس از رعیت قرارمی‌گیرند و در وقت خطبه اگر رعیت حرکت کنند ایشان را قزلباش گرفته ، می کشند و بـه این تدبیر بفرما خطبه بخوانند. آن سرور ازخواب بیدار شد ، خوشحال گردیده فرمود که حسین بیگ لله وابدال بیگ [1] باسران قزلباش آمدند. شرح خواب را بیان کرد . ایشان گفتند : حقا که بدون این تعلیم نمی‌شود .

روزجمعه شاه رفت به‌مسجد جامع تبریز وفرمود مولانا احمد اردبیلی که یکی از اکابرشیعه بود ، بر سر منبررفت و شاه خود برفراز منبر رفت و شمشیرجهانگیری برهنه‌کرد . چون‌آفتاب تابان کشیده . چون خطبه خواند، غلغله[2] از مردم برخاست . اما دو دانگ‌آن شهرشکرها کرده ، گفتند : قربان لب ودهان‌تو گردیم ای حضرت‌مولانا . اما چهار دانگ دیگر رفتند که از جا حرکت‌کنند که از دو طرف‌فرو کشیدند جوانان قزلباش .

چون خطبه خوانده شد ، حضرت شاه شمشیر بلند کرده ، گفت تبرا

۱ـ نسخه : الیاس‌بیك‌حلواجی اغلی ۲ـ اصل : غلقله

کنید . آن بود که بعد از مدت نهصد سال آن تبرا را هیچ گوشی نشنیده بود، و آن دو دانگ بـه آواز بلند بیش باد و کم مباد گفتند و آن چهار دانگ دیدند که جوانان قزلباش خنجرها و شمشیر ها در دست ، گفتند هر کدام که نمی‌گوئید کشته می‌شوید . تمام از ترس خود گفتند ، که شاه فرمود همین تبرائی تبرِ بزرگ در دست و در پیش جلو شاه می‌رفت و تبرا می کرد.[۱]

و چون شاه به دولت قرار گرفت در تخت سلطنت ، فرمود که نامه‌ها بنویسند به‌اطراف وجوانب وبه‌الکاء ، هر کدام که اطاعت کردند، خود حاکم آن صوب شدند وتتمه گریزان شده از ترس رفتند به طرف فارس به خدمت سلطان مراد و جماعتی به جانب قرا احمد[۲] به خدمت الوند پادشاه .

اما چون شاه در تبریز قرار گرفت و فرمود نامه‌ای نوشتند بـه جانب فارس به نزدسلطان مراد وتاج‌وخلعت فرستاد که ما ترا مرد نامرادی می‌دانیم، باش‌به حال خود ومرا باتو کاری نیست وسکه وخطبه مرابخوان و بزن وهمان برادر بزرگ بدان ما را . چون شنید که شاه او را خلعت امان داده ، استقبال خلعت کرده و خلعت‌شاه را پوشید و فرمود که سکه به نام شاه‌اسمعیل زدند و خطبه خواند .

ترجمہ: جمعہ کے دن شاہ اسماعیل جامع مسجد میں داخل ہوئے تھے۔ اس نے حکم دیا کہ دو سنیوں کے درمیان ایک قزلباش ہاتھ میں تلوار لے کر کھڑا ہونا ضروری ہے۔ پھر اس نے اعلان کیا کہ سنی مذہب باطل ہے اور جب سنیوں نے یہ سنا تو وہ صدمے میں آ گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے حکم دیا کہ جو لوگ ابو بکر، عمر، عثمان اور عائشہ پر لعنت نہیں کرتے انہیں سر پر مارا جائے۔ وہ منبر پر اٹھا اور کہا: "سنیوں سے دوری کرو" - "لعنت ابو بکر، عمر، عثمان"۔ اس کے بعد تلواروں والے قزلباش آدمیوں نے چیخ کر کہا "زیادہ گالیاں، بہت زیادہ گالیاں!" عوام (سنیوں) نے اس کو مسترد کر دیا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ اس کے بعد شاہ نے ایک بار پھر زور دار آواز میں چلایا: "جو کوئی یہ الفاظ نہیں کہتا (یعنی صحابہ کو لعنت نہیں کرے گا) قتل کیا جائے گا۔

ناظرین یہ شاہ اسماعیل اتنا متعصب تھا کہ اس بد بخت نے اپنی ماں کو قتل کروادیا صرف اس وجہ سے کے اس نے ایک سنی سے شادی کرلی تھیچنانچہ اس بارے میں ڈاکٹر منو چھر امیری لکھتے ہیں کہ:

کرد. حتی سپاهیانش زنان آبستن را با جنینهایی که در شکم داشتند کشتند. گور سلطان یعقوب و بسیاری از امیرانی را که در نبرد دربند شرکت جسته‌بودند نبش کردند و استخوانهایشان را سوختند. سیصد تن از زنان روسپی را به‌صف درآوردند و هر یک را دو شقه کردند. سپس هشتصد تن از ملازمانی[1] را که در دستگاه الوند پرورش یافته‌بودند سربریدند. حتی همهٔ سگان تبریز را کشتار کردند و مرتکب بسیاری فجایع دیگر شدند. سپس شاه‌اسماعیل[2] مادر خود را فراخواند که از جهتی با سلطان یعقوب خویشاوندی داشت (چگونگی را نتوانسته‌ام دریابم) و چون معلوم شد که به‌عقد یکی از امیران حاضر در نبرد دربند درآمده بوده‌است، پس از طعن و لعن وی فرمان داد تا او را در برابرش سر بریدند. گمان نمی‌کنم از زمان نرون تا کنون ستمکارهٔ خون‌آشامی به‌جهان آمده‌باشد.

ترجمہ: جب شاہ اسماعیل تبریز میں داخل ہوا تو اسے (لوگوں کی طرف سے) کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا پھر بھی اس نے انہیں ذبح کر دیا۔ اس کے حکم پر حاملہ سنی عورتوں کے پیٹ کاٹ دیے گئے۔ سلطان یعقوب اور دیگر کی قبریں کھول کر ان کی ہڈیاں نکال کر جلادی گئیں۔ تبریز کی ۳۰۰ طوائف ایک جگہ جمع تھیں اور ان کو تلواروں سے دو حصوں میں کاٹا گیا۔ اس علاقے کے ۱۸۰۰ افراد کا سر کاٹ دیا گیا تھا۔ تبریز کے کتے بھی مارے گئے۔ اسماعیل کے قتل کے بعد اس نے اپنی ماں کو اس کے پاس لانے کا حکم دیا۔ اسے معلوم ہوا کہ اس کی ماں نے بیاندور خاندان (ایک سنی ترک خاندان) کے ایک کمانڈر سے شادی کی اور اس پر اس نے (اپنے فوجیوں) کو اس کا سر کاٹنے کا حکم دیا۔ مجھے نہیں لگتا کہ نیرون کے بعد تاریخ میں (اسماعیل) جیسا کوئی معتصب تھا۔

یہی نہیں بلکہ عراق میں اس بندے نے بے شمار لوگوں کا صرف اس بنیاد پر قتل عام کیا کیوں کہ وہ سنی تھے:

IRAQ
OLD LAND, NEW NATION IN CONFLICT
William Spencer
Twenty-First Century Books
Brookfield, Connecticut
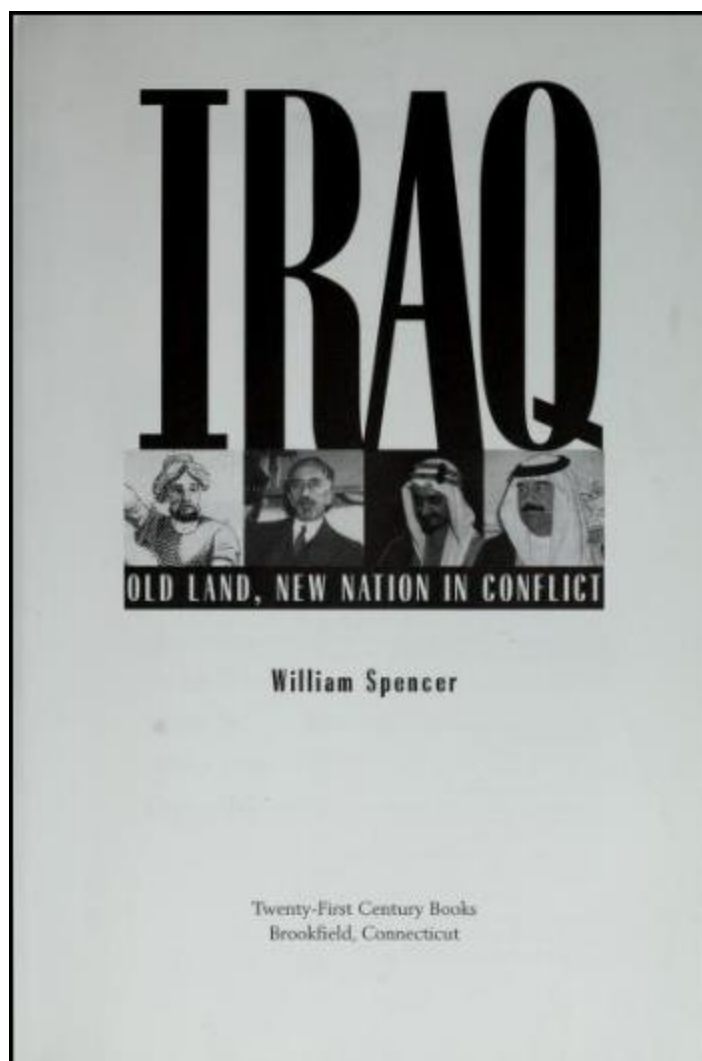
nominally Sunni, its members now joined the Shia tribesmen in opposition to the sultan.

As a result the relationship between Sunni Ottoman and Shia Iranian leaders turned from tolerance to outright conflict. The Safavis initially established their authority over the eastern part of the Middle East, including mudbank Iraq, plus a large part of Central Asia. The Safavi leader then assumed the title of shah in keeping with Persian imperial tradition. His name was Ismail, and he was already a seasoned warrior at the age of twelve! Despite his death at a relatively young age, barely in his thirties, Shah Ismail played an extremely important role in the development of Iran as a separate Islamic state, along with that of Iranian-ruled Iraq. In 1501 he declared that henceforth Twelver Shiism (belief in the Twelve Imams) would be the official state religion of Iran. He invited all Shia living outside the country to come there and be assured of protection from the Sunni majority. Sunnis living in Iran were ordered to become Shia or risk imprisonment.

Shah Ismail's declaration changed Iran forever. Even today it is the only Islamic state that is officially Shia, its special status defined as such in the constitution of the present-day Islamic republic. Iraq was then under Safavid control, and after the occupation of Baghdad the Sunni population was actively persecuted by the tribal allies of the Shah. Also, in eastern Turkey these tribesmen supported uprisings of the Shia population there, an action that drew a prompt response from the sultan. A huge Ottoman army, its numbers swollen by a large contingent of horse-drawn artillery, marched into Iraq and routed the Safavid forces in 1514 at the battle of Chaldiran, an early example of the superiority of the new military technology over the cavalry and archers of traditional Middle Eastern forces.

Victory at Chaldiran gave the Ottomans control of Iraq, but thereafter the land between the rivers alternated between Ottoman and Safavid control, as a border province.

THE HISTORY OF IRAQ

Courtney Hunt

The Greenwood Histories of the Modern Nations

Frank W. Thackeray and J. a E. Findling, Series Editors

Greenwood Press

Westport, Connecticut • London

claimed to be descendants of Safi al-Din, an Azerbaijanian cleric. Safi al-Din was the founder the Sufi sect of Islam, which started as a branch of Shiites, although today there are Sunnis who have embraced Sufism. However, the tension between Shiite-dominated Persia and the Sunnis of Iraq still exists today.

The Sufis reject worldly goods and opulence and lead a simple life as an example to others. They believe in spirituality and self-discipline as the path to enlightenment. The word "sufi" itself means "wool" and probably originated from the intentional simplicity of the Sufis garments.

The famous whirling dervishes, called Mevlevi in Arabic, are Sufis who twirl as they chant the names of God. The popular Islamic poet Jalaluddin Rumi was a Sufi Muslim. Most Sufis were very devout Muslims, although some took their simplicity to extremes. These extremists made many Muslims distrustful and suspicious of the Sufis. No doubt others were not enticed by the Sufi doctrine eschewing worldly possessions. Sufis thrive even today, although the unfortunate prejudice against them still lingers in some Islamic countries.

For the Safavids, a large part of the enticement of Mesopotamia was control over An Najaf and Karbala, where Ali's sons were martyred and which Shiite Muslims revere as holy sites. Shah Ismail peacefully seized Baghdad in 1508. However, his armies zealously murdered Sunni Muslims and destroyed several Sunni holy sites, including the tombs of Abu Hanifa and Abdelkader al-Guiliani. The Safavids even expelled the family of al-Guiliani from Mesopotamia. Al-Guiliani was the founder of the first sect of Sufi Islam and is revered as one of the foremost Sunni saints. These draconian actions by the conquering Safavids caused the Mesopotamian Sunnis to seethe with resentment.

After declaring Shiite the official form of Islam and outlawing Sunni practices, Shah Ismail returned to Persia. His viceroy managed to keep control of Baghdad until Shah Ismail's death in 1524. By 1534, Mesopotamia would pass into Ottoman control.

HISTORY OF THE OTTOMAN EMPIRE AND MODERN TURKEY

Volume I: Empire of the Gazis: The Rise and Decline of the Ottoman Empire, 1280–1808

STANFORD SHAW

Professor of History
University of California, Los Angeles

Conquest of Mesopotamia

The peace agreements made in 1533 left Süleyman relatively free of land engagements in Europe for almost a decade. This allowed him to deal with the Safavids and Anatolia once again, to build a new fleet to meet the challenges of the Portugese in the eastern seas and the Habsburgs in the western Mediterranean, and also to settle personally the political and administrative problems of his empire.

Most pressing was the long-postponed campaign against the Safavids, who had been stirring Turkoman uprisings in Anatolia even as Şah Tahmasp had been working to build his own central government in Iran. Though Kurdistan had been conquered after Çaldıran, central and southern Iraq, including Baghdad and Basra, had remained in Safavid hands, and efforts were being made to establish the Shia heresy in place of orthodox Islam in the lands that had been the heartland of the Abbasid caliphate. Orthodox doctors who refused to accept the new doctrines were executed and tombs and other orthodox Sunni shrines destroyed, including those of the venerated Abu Hanifa and Abd ul-Kadir Gilani. Leading Sunni scholars were killed and the main mosques converted to the Shia rites. While not extensive, some conversions did take place, and those remaining faithful to orthodoxy were subjected to persecution. As leader of the orthodox Muslim world Süleyman could not remain indifferent. In addition, there were new economic reasons for an attack. Safavid control of Iraq as well as Iran had hindered land trade between the Far East and Europe, while Portugese control of the eastern seas added to what had become a general blockade of all the old routes between the East and the West through a Middle East that was now under Ottoman control.

ناظرین آج کے دور میں یہی کام شیعہ لوگوں نے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے مزار کے ساتھ کیا ہے جیسا کہ اوپر اس کا ذکر ہو چکا ہے اور یہی کام ماضی میں انہوں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے مزار کے ساتھ بھی کیا حالانکہ پیران پیر عبد القادر جیلانیؒ تو حسنی حسینی سید تھے لیکن کیوں کہ وہ حنبلی سنی تھے اس وجہ سے ان کے مزار کی توہین کی گئی حالانکہ آج کے دور میں شیعہ ہی سب سے زیادہ انہدام جنت البقیع کا رونا روتے ہیں صرف اس وجہ سے کہ بی بی فاطمہؓ کے مزار کو وہابیوں نے شہید کر دیا جبکہ دوسری طرف خود اہلسنت کے اکابرین کے ساتھ ایسا رویہ اپناتے ہیں کہ ہم صرف افسوس ہی کر سکتے ہیں۔

ناظرین ادھر ہندوستان میں ایران کی طرف سے نادر شاہ نے حملہ کر کے دہلی میں لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کیا اور یہی نہیں بلکہ ٹیپو سلطان جو کہ انگریزوں کے خلاف ایک آہنی دیوار بن چکا تھا اس کے ساتھ اس کے ایک قریبی وزیر میر صادق جو کہ ایک مشہور شیعہ تھا اس نے غداری کر کے ٹیپو سلطان کو شہید کروا ڈالا:
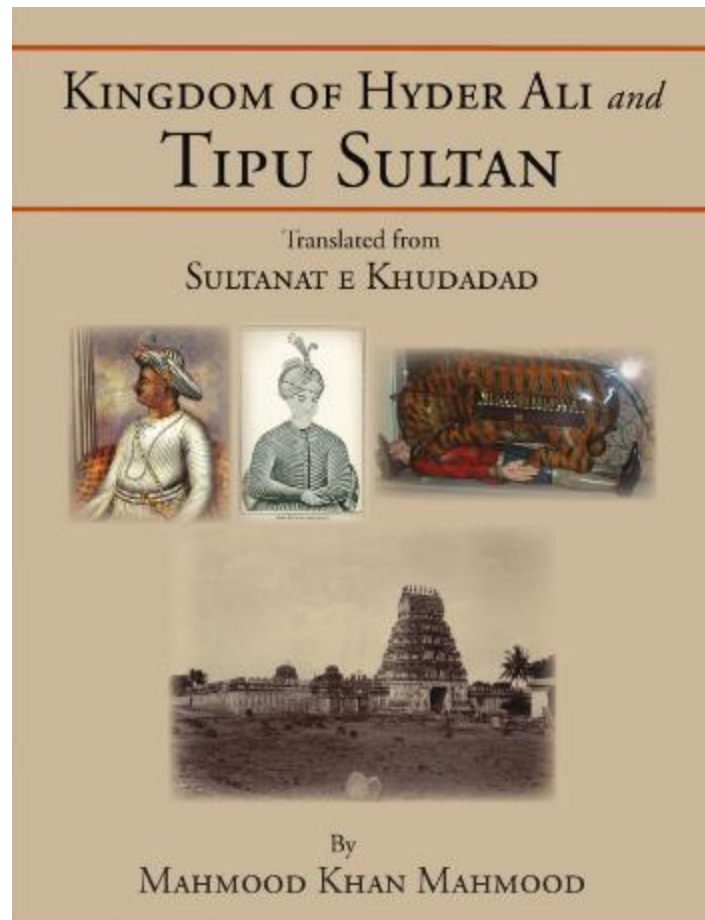
Mir Sadiq
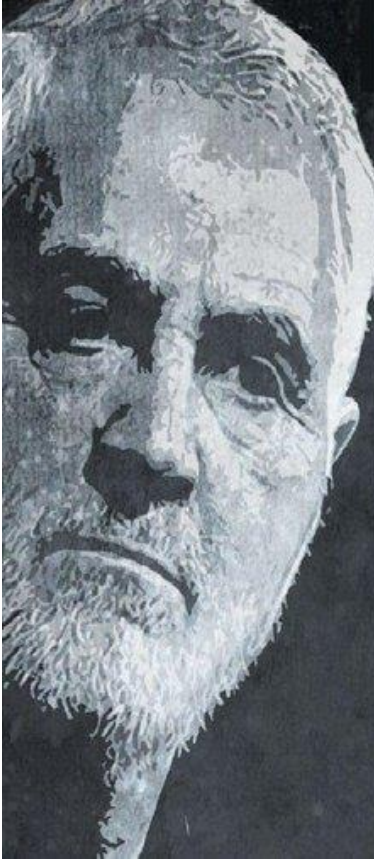
He was staying in Sira then he moved to Arcot. When Hyder Ali conquered Arcot he took up a job in his kingdom and he was appointed as Nazim administrator of Arcot. Later he progressed in becoming the Chief Secretary of Sultan. It is said that he was the brother of Mir Alam of Hyderabad who was a Shia and Syed. (it looks as though they called themselves as Mir so as to keep the difference between the Syeds of Arab and India)

The reason for his enmity towards Sultan is that he was removed from his post once but retained later and Mir wanted to take revenge for it.

عراق میں تو آج کے دور میں بھی شیعہ لوگوں نے سنیوں کا قتل عام بند نہیں کیا قاسم سلیمانی ایران کی القدس فورس کا کمانڈر نے داعش کے نام پر بشار الاسد اور امریکہ کے ساتھ مل کر لاکھوں سنیوں کو قتل کیا:

یہ ایک امریکی جریدے کا خاکہ جس میں وہ قاسم سلیمانی اور امریکہ کی قرابت کر دکھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

Qassem Soleimani Record:

1. Participated in the massacre of the Kurdish people-1980.
2. Commander of the terrorist Quds force since 1997.
3. Collaboration in the Syrian genocide, and chemical attacks targeting Syrians.
4. Known as "child killer commander" for massacring Syrian children.
5. Massacre of Iraqis & spreading of sectarian war in Iraq.
6. Assassination of Iraqi scientists, fighter pilots, academics and dignitaries that opposed the Iranian regime's influence.
7. Massacre of 52 MEK dissidents in Camp Ashraf.
8. Repeated missile attacks to MEK dissidents in Camp Liberty.
9. Suppressing Iraqi people's protests and killing protesters
10. The plot to assassinate the Saudi Ambassador to the U.S.

بلکہ عراقی سنی عوام آج بھی اسے گالیاں دیتی ہے تمام شام کے سنی اسے گالیاں دیتے ہیں

i24news > Middle East > Ex-Shi'ite militia member: war crimes committed in Iraq, Syria paid for by Iran

Ex-Shi'ite militia member: war crimes committed in Iraq, Syria paid for by Iran

i24NEWS ■ July 08, 2020, 08:05 AM ■ latest revision July 08, 2020, 12:37 PM

3 min read

'They brought shovels, and then brought people, and buried them, some still alive, women, children, old men'

A 41-year-old Iraqi who allegedly served in **Iran-backed militias in Iraq and Syria** witnessed massacres, rapes and more war crimes by these groups, according to an interview published Monday by the Middle East Center for Reporting and Analysis (MECRA).

They would operate in Sunni areas opposing Bashar al-Assad's regime in Syria, where he said he witnessed rape twice and other crimes. He would accompany gunman to operations but stay in the car while they were underway.

"Mostly, Iraqis were raping and doing such crimes," he said, which included destroying mosques and looting.

He asked MECRA to withhold his name for his safety but authorized its publication if he is killed by pro-Iranian forces.

چنانچہ آج کے لوگ بھی وہی کام کر رہے ہیں جو کام ان کے اجداد کرتے تھے۔

بلکہ 2006سے 2008تک کی عراق میں ہونے والی خانہ جنگی میں شیعہ لوگوں نے چن چن کر سنیوں کو قتل کیا:

Support the Guardian
Available for everyone, funded by readers
Contribute → Subscribe →
Search jobs Sign in Search International edition
The Guardian For 200 years
News Opinion Sport Culture Lifestyle More
World ▶ Europe US Americas Asia Australia Middle East Africa Inequality Global development

World news

Sunnis change names to avoid Shia death squads

Peter Beaumont *in Baghdad*
Tue 10 Oct 2006 00.02 BST

Lurking in the small ads on page 10 of Al Taakhi newspaper was an announcement that Umar Salman wished henceforth to be known as Samir Salman. It was among many similar notices of submissions to the office of national identity requesting name changes.

Sunni families in Shia areas of Baghdad that are strongholds of the Jaish al-Mahdi, the militia loyal to the firebrand cleric Moqtadr al-Sadr, have placed Shia religious images on their walls. Sunni drivers in Baghdad, fearful of police and militia checkpoints that may mean abduction and death, have taken to hanging Shia symbols in their cars or playing Shia religious music.

Abu Amir, a Sunni who lives in a Shia neighbourhood in Baghdad, runs a small shop near his house. Most of his neighbours and his customers are Shia. He began by avoiding the local Sunni mosque. Now he and his family have forged national identification cards that suggest they are Shia. The family's real ID is buried away from his house for fear that if a death squad comes they might be found.

THE IRISH TIMES

Fri, May 28, 2021

Sectarian death squads lead revenge attacks on Sunnis

Mon, Feb 27, 2006, 00:00

IRAQ: It is difficult to see what the US can do to rectify the deteriorating security situation throughout Iraq, writes **Michael Jansen**

On the one hand, police and armed troops have either stood by and watched or have joined in when rampaging black-shirted Shia Mahdi militiamen or gangs of Shia youths trashed or took over Sunni mosques in Baghdad and elsewhere. On the other hand, Sunnis are regularly detained at checkpoints mounted by the security forces - and the lifeless bodies of some of them, bearing signs of torture and military-style execution, have been found hours later dumped on waste ground.

SPECIAL REPORTS FEB. 12, 2014 / 4:59 PM

Iraq: Execution-style killings signal return of Shiite death squads

BAGHDAD, Feb. 12 (UPI) -- The growing number of dead men found in the streets and canals of Baghdad, mostly shot in the head, some bearing the marks of torture, is stirring fears Shiite death squads who slaughtered hundreds, possibly thousands, of Sunnis during the dark days of Iraq's sectarian bloodbath are back in business.

News > World > Middle East

Iraq's death squads: On the brink of civil war

Most of the corpses in Baghdad's mortuary show signs of torture and execution. And the Interior Ministry is being blamed. By Andrew Buncombe and Patrick Cockburn

Sunday 26 February 2006 01:00 | comments

Hundreds of Iraqis are being tortured to death or summarily executed every month in Baghdad alone by death squads working from the Ministry of the Interior, the United Nations' outgoing human rights chief in Iraq has revealed.

John Pace, who left Baghdad two weeks ago, told The Independent on Sunday that up to three-quarters of the corpses stacked in the city's mortuary show evidence of gunshot wounds to the head or injuries caused by drill-bits or burning cigarettes. Much of the killing, he said, was carried out by Shia Muslim groups under the control of the Ministry of the Interior.

Much of the statistical information provided to Mr Pace and his team comes from the Baghdad Medico-Legal Institute, which is located next to the city's mortuary. He said figures show that last July the morgue alone received 1,100 bodies, about 900 of which bore evidence of torture or summary execution. The pattern prevailed throughout the year until December, when the number dropped to 780 bodies, about 400 of which had gunshot or torture wounds.

पिन्दार روزنامہ پندار پٹنہ पटना 8 10.01.2021

شام میں 5 لاکھ اموات کا ذمہ دار ایران: فائزہ ہاشمی

دبئی 09 جنوری (ایجنسیاں) ایران کے سابق اصلاح پسند صدر مرحوم علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کی صاحب زادی فائزہ ہاشمی رفسنجانی نے شام میں ایران کی مداخلت پر اپنی حکومت کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ شام میں پانچ لاکھ افراد کی اموات کا ذمہ دار ایران ہے۔ ایران کی شام میں مداخلت کی وجہ سے 5 لاکھ افراد موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ ایران کی فارسی نیوز ویب سائٹ انصاف نیوز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں فائزہ ہاشمی نے کہا کہ میرے والد نے پاسداران انقلاب کے کمانڈر قاسم سلیمانی کو بار بار مشورہ دیا تھا کہ وہ شام میں مداخلت نہ کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے شروع دن سے ایرانی حکومت سے کہا تھا کہ وہ شام کے بحران میں مداخلت نہ کرے ورنہ وہاں پر بہت زیادہ خون خرابہ ہوگا۔ ان کی بات نہیں مانی گئی۔ رفسنجانی نے جس خدشے کا اظہار کیا تھا وہی ہوا اور شام میں ایران کی مداخلت کی وجہ سے پانچ لاکھ افراد کی اموات ہوئیں۔ فائزہ ہاشمی کا کہنا تھا کہ شام میں مداخلت سے قبل کمانڈر سلیمانی میرے والد کے پاس آئے اور شام میں ایرانی مداخلت کے بارے میں مشورہ مانگا۔ میرے والد نے انہیں کہا کہ وہ شام میں نہ جائیں۔ انہیں نے قاسم سلیمانی کو درست مشورہ دیا تھا مگر ان کی بات نہیں مانی گئی۔ فائزہ ہاشمی نے حکومت کی "مزاحمتی" پالیسی پر بھی تنقید کرتے ہوئے استفسار کیا کہ سلیمانی کے اقدامات اور ہماری مزاحمتی پالیسی نے کیا نتیجہ برآمد کیا؟ معیشت، آزادی، اور خارجہ پالیسی کے شعبوں میں آپ نے ہمارے لیے کیا حاصل کیا؟ "مزاحمت کی پالیسی نے ہمارے لیے فخر کرنے کی کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ خطے میں ایران کی پالیسی ہمارے دوستوں دشمنوں میں بدل دیا۔ ہماری خارجہ پالیسی داخلہ پالیسی کی طرح ہوگئی ہے جہاں حامی ناقدین اور پھر نقاد مخالفین میں بدلتے جارہے ہیں۔ اپنے والد سے منسوب ایک آڈیو ریکارڈنگ جس میں انہوں نے کیمیائی حملے پر شامی صدر بشارالاسد کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا تھا کہ "اس شخص کو اپنے لوگوں پر بھی رحم نہیں آیا" پر تبصرہ کرتے ہوئے فائزہ ہاشمی نے وضاحت کی یہ آڈیو ریکارڈنگ درست ہے یا نہیں مگر اصول صحیح ہے۔ بشارالاسد کو ہماری طرف سے ملنے والی مدد کے نتیجے میں 5 لاکھ لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔ سابق ایرانی صدر کی بیٹی نے بھی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ شام میں ایران کی پالیسی دوہرے معیار پر مبنی ہے۔ اگر مسلمانوں کو قتل کرنا ایک بری بات ہے تو پھر ہمیں روس اور چین کے ساتھ مسئلہ کیوں نہیں ہے جو ایغوروں کا قتل عام کرتا ہے۔

یہ عورت ایران کے سابق صدر علی اکبر ہاشمی کی ہے اور خود اعتراف کر رہی ہے کہ شام میں کس نے لوگوں کو مروایا۔

اور اعداد و شمار بھی یہی ثابت کرتے ہیں کہ واضح طور پر سنیوں کو ٹارگٹ کر کے قتل کیا گیا:

28/7/2020
MR.P.B.K
شیعہ بشار اسد کے جنگی جرائم اب تک شام میں
حصہ 1
شامی شہریوں کی موت شیعہ بشار اسد کی فوج کی جانب سے
یعنی 19901 اموات 226546 میں سے
(88.24%)
199901
226546
were killed
6856
5871
5022
4144
3039
1224
489
عورتین جو بشار اسد شیعہ کی آرمی نے شہید کی
یعنی 21938 اموات 28361 میں سے
(77.35%)
21938
28361
were killed
1579
1309
1262
980
959
252
82
بچے جو شیعہ بشار اسد کی آرمی نے شہید کئے
یعنی 22858 اموات 29308 میں سے
(77.99%)
22858
29308
were killed
http://sn4hr.org/
2005
1287
987
957
924
224
66
شیعہ بشار اسد کی آرمی کے ہاتھوں اذیت دئے کر مارے جانے والے افراد
14249 اموات 14423 میں سے
(98.79%)
14249
14423
died due to torture
52
43
32
26
21
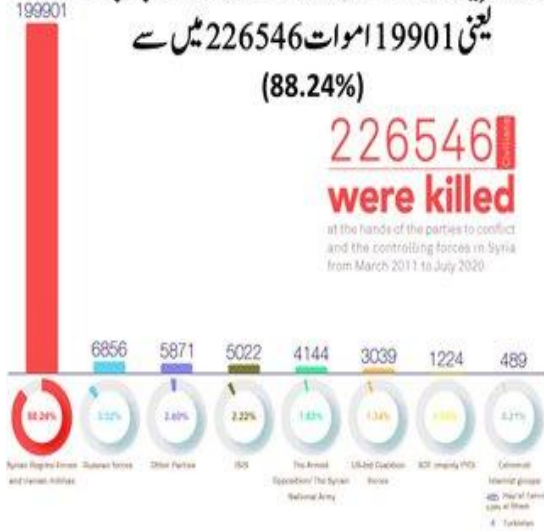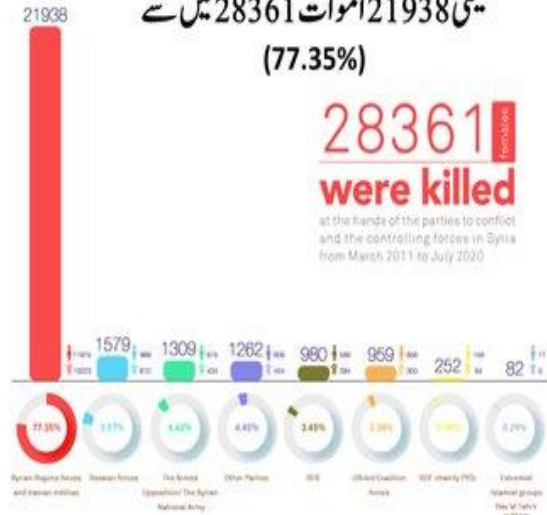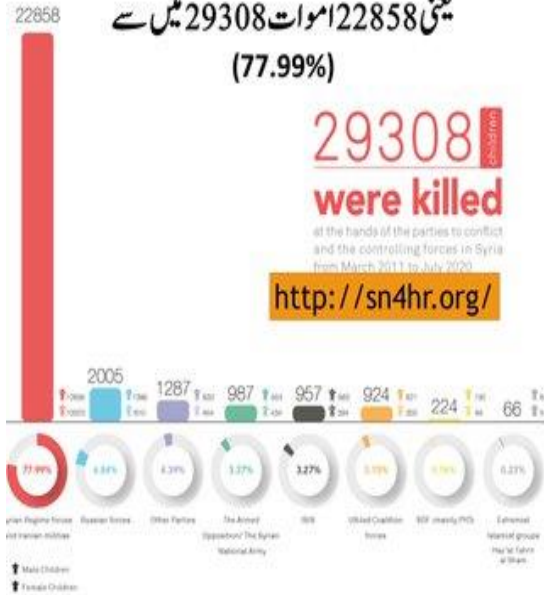
Syria's demographic transformation as of 2018. Sunni Arabs declined from an outright majority. Alawites jump from 12% to 17% of the population.
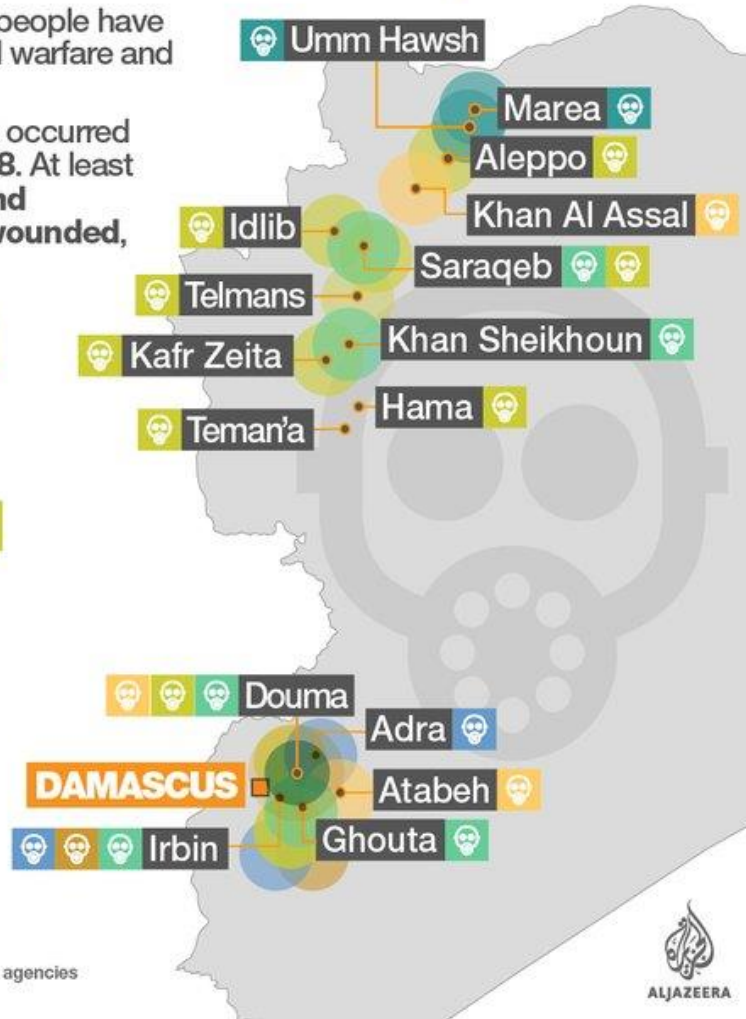
لوگوں طویل محاصرہ کر کے بھوکا مار دیا گیا سب کچھ صرف داعش کے نام پر:

پوری دنیا سے انہوں نے شیعہ لوگوں کو اکھٹا کر کے سنیوں کو قتل کروایا حتی کہ پاکستان میں سے بھی ہزارہ برادری کو الزنبیون نامی مسلح ونگ بنا کر شمولیت کروائی۔

10,000 to 20,000 Hazara's mercenaries Serving for Bashar al Assad
Can I ask you Why ?

Introduction. Approximately 10,000-20,000 Afghan men, mostly from the Hazara ethnic group, have fought in Syria in support of the government of President Bashar al-Assad. They have gathered under the banner of the so-called "Fatemiyoun" Division.May 22, 2019

https://www.mei.edu/publications/understanding-fatemiyoun-division-life-through-eyes-militia-member

اور یہی گروہ پاکستان میں بھی دہشتگردی کرتا ہے اور خود شیعہ علما اس کام میں رضامند بھی ہیں کہ ان کے مخالفین اس دنیا میں مت رہیں۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

TUESDAY JULY 21, 1987

پاکستان میں قیمت فی پرچہ دو روپے

جلد ۵۱ منگل ۲۴ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ ۲۱ جولائی ۱۹۸۷ء نمبر ۱۹۷

مجھے حکومت نے کسی دوسرے ملک میں خفیہ مشن کیلئے منتخب کیا تھا

اسلامی انقلاب کے مخالفین کے خلاف آپریشن کو جنگ برخلاف منافقین کا نام دیا گیا

مجھے بتایا گیا کہ میں پاکستان میں انقلاب مخالفین کیخلاف جہاد کرنے جا رہا ہوں، ایرانی دہشت گرد کا اقبالی بیان

کوئٹہ (نمائندہ جنگ) سیٹلائٹ ٹاؤن اور ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹی میں ۸ جولائی کو ایرانی مہاجرین کی اقامت گاہوں پر حملہ کرنے والے ایرانی دہشت گردوں کے خلاف سرگرمی سے تفتیش جاری ہے۔ پولیس نے ۱۲ دہشت گردوں کا مزید سات یوم کا ریمانڈ حاصل کر لیا ہے۔ جبکہ ایک ایرانی دہشت گرد محمد رضا کو عدالت نے اقبالی بیان کے بعد جوڈیشل حوالات میں بھیج دیا ہے۔ دہشت گرد محمد رضا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایرانی فوج میں ملازم ہو گیا۔ ایک دن اسے اطلاع دی گئی کہ اسے حکومت نے کسی ملک میں خفیہ مشن کے لئے منتخب کیا ہے وہ اس کے لئے تیار ہے۔ میں نے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر دیں۔ مجھے فوجی افسر نے اہم ہدایات جاری کیں اور مجھے بذریعہ طیارہ تہران سے زاہدان پہنچا دیا گیا۔ یہاں مجھے افغان مہاجرین کا جعلی شناختی کارڈ اور دوسری دستاویزات فراہم کی گئیں اور کہا گیا کہ وہ پاکستان میں اسلامی انقلاب کے مخالفین اور منافقین کے خلاف جہاد کرنے جا رہے ہیں اور جس آپریشن پر جا رہے ہیں اس کا نام جنگ برخلاف منافقین ہے۔ محمد رضا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح پاکستان میں داخل ہو گئے اور کوئٹہ پہنچ گئے اور لارڈز ہوٹل میں قیام کیا۔ ہمیں کمانڈر ناصر حسین نے آپریشن سے آگاہ

باقی صفحہ 12 کالم 5 پر

بقیہ۔ اقبال جرم

کیا۔ ایک روز ہوٹل سے سیٹلائٹ ٹاؤن کے ایک مکان میں پہنچایا۔ جہاں دوسرے ۱۲ کمانڈوز بھی موجود تھے۔ ہمیں نقشے کی مدد سے منافقین کے ٹھکانوں کے بارے میں بتایا گیا اور مکمل ہدایات دے دی گئیں۔ کارروائی کے بعد فرار کا منصوبہ بھی تیار کر لیا گیا علی الصباح چار بجے ہمیں جگایا گیا۔ نماز پڑھنے کے بعد چار بجکر پچاس منٹ پر ہم ٹھکانوں پر پہنچ گئے اور ساڑھے چار بجے کارروائی شروع کر دی۔ سات منٹ کی کارروائی کے بعد ہمیں یقین ہو گیا کہ تمام منافقین ختم ہو گئے ہیں تو ہم پہلے سے تیار کردہ جیپ میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ جیپ کے ڈرائیور نے دوسرے ٹھکانوں سے بھی کمانڈوز کو سوار کر لیا تھا۔ ہم نے فرار ہوتے وقت فالتو اسلحہ ایک باغ میں پھینک دیا اور سرحد کی طرف فرار ہو رہے تھے کہ راستے میں ہماری جیپ خراب ہو گئی ہم ایک دوسری پک اپ میں سوار ہوئے لیکن چیک پوسٹ پر پکڑے گئے۔

ھزارہ دہشت گرد
ونگ لوافاطمیونون

2017 کے آخر تک ھزارہ کے دہشت گرد کی تعداد
10-000 - 20-000 تھی
2018 کے اختتام تک دہشت گردون کی
تعداد میں مزید اضافہ 5000- 7000
کاہوا

The **Followers of Zainab Brigade** (لواء زینبیون, *Liwa Zainebiyoun* or *Liwa Zainabiyoon*) is a pro-government brigade fighting in Syria composed of Shia Pakistanis.[8][9] It draws recruits from Shia Pakistanis living in Iran, Shia Hazara living in Pakistan,[9] and native Shia of Parachinar and Khyber-Pakhtunkhwa.[1] It was formed and trained by the Iranian Revolutionary Guards and operates under their command.[9] Initially tasked with defending the Sayyidah Zaynab Mosque,[10][11] it has since entered frontlines across Syria.[1] Its dead are buried primarily in Iran.[9][11] Approximately 158 of their fighters have died in Syria as of March 2019, excluding those killed in Israeli airstrikes.[12]

Fatemiyoun Division, **Fatemiyoun Brigade**,[or **Hezbollah Afghanistan**,[4] is an Afghan Shia militia formed in 2014 to fight in Syria on the side of the government. It is funded, trained, and equipped by the Islamic Revolutionary Guard Corps (IRGC), and fights under the command of Iranian officers.[1] However, the group has denied direct Iranian government involvement in its activities.[1] By late 2017, the unit numbered between 10,000–20,000 fighters.[2] According to Zohair Mojahed, a cultural official in the group, the group has suffered 2,000 killed and 8,000 wounded in combat in Syria since its establishment.

جن میں سے اکثر کا تعلق پاراچنار اور خیبر
پختونخواہ سے ہے جن کی تربیت اور فنڈ ایرانی
دہشت گرد تنظیم آئی ار جی سی کرتی ہے یہ
ھزارہ کے دہشت گرد شام اور افغانستان میں
مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑتے ہیں

MR.P.B.K

NATIONAL COUNCIL OF RESISTANCE OF IRAN
US REPRESENTATIVE OFFICE

The composition of these forces is as follows:

IRGC forces:	8,000 to 10,000
Iranian Regular Army:	5,000 to 6,000
Non-Iranian mercenaries:	
• Iraqi militias:	Around 20,000 (from 10 groups)
• Afghan militias (Fatemiyoun):	15,000 to 20,000
• Lebanese Hezbollah:	7,000 to 10,000
• Militias from Pakistan (Zeinabiyoun), Palestine, and elsewhere:	5,000 to 7,000

Official Flag of Liwa Zainabiyoon

Active	late 2014 – present[1]
Ideology	Shia Islamism
Area of operations	Damascus Aleppo Daraa Hama Deir ez-Zor Palmyra
Size	"Several hundred"[2] - 1,000[3]
Allies	Syria Iran • Islamic Revolutionary Guards Corps Hezbollah Liwa Fatemiyoun

پریس ریلیز

آج مورخہ 27.01.2021 کو وفاقی حساس ادارے کی مدد سے CTD نے کاروائی کرتے ہوئے عسکری تنظیم زینبیون بریگیڈ کے پڑوسی ملک سے تربیت یافتہ دہشت گرد سید محمد عباس جعفری کو جو کہ ریڈ بک کے انتہائی مطلوب دہشت گرد یاور عباس کا قریبی رشتہ دار / ساتھی ہے کو گرفتار کر کے ملزم کے قبضے سے ناجائز اسلحہ برآمد کر کے مقدمہ قائم کیا، ملزم نے دوران تفتیش بتایا کہ ملزم نے سال 2014 میں پڑوسی ملک سے عسکری ٹریننگ حاصل کی۔

ملزم نے دوران ٹریننگ میڈیکل ایڈ انٹیلی جنس سرویلنس اور خودکار ہتھیاروں میں مہارت حاصل کی ملزم ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد متعدد بار دوسرے لوگوں کی ذہن سازی کر کے عسکری ٹریننگ دلوانے کی غرض سے پڑوسی ملک لے جا چکا ہے۔

ملزم کی انٹروگیشن میں یہ بات بھی علم میں آئی ہے کہ ملزم اپنی تنظیم کے پلیٹ فارم سے متعدد لوگوں کو ٹریننگ دلوا کر پاکستان میں دہشت گرد کاروائیوں کے لئے استعمال کرتا ہے ملزم سے آمدہ اسلحہ کا معائنہ کروا جا رہا ہے، ملزم نے کراچی شہر میں ہونے والی کئی اہم وارداتوں میں ریکی بھی کی ہے۔

جبکہ ملزم کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے وفاقی حساس ادارہ اور CTD نے مشترکہ ٹیمیں تشکیل دی ہیں، جو ملزمان کی گرفتاری کے لئے سرگرم ہیں۔

سی ٹی ڈی سندھ
کراچی

پریس ریلیز

سی ٹی ڈی سندھ کراچی

مورخہ۔ 02-02-2021

گزشتہ دنوں وفاقی حساس ادارہ کی مدد سے CTD کے ہاتھوں گرفتار ملزم محمد عباس جعفری جو کہ پڑوسی ملک سے عسکری تنظیم زینبیون بریگیڈ کے پلیٹ فارم سے عسکری تربیت یافتہ تھا کے قریبی ساتھی سید ذاکر رضا عرف ندیم کو آج 02-02-2021 کو وفاقی حساس ادارے اور CTD کی مشترکہ ٹیم نے گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کیا، گرفتار شدہ ملزم نے دوران انٹروگیشن انکشاف کیا کہ سال 2016 میں عباس رضا عرف طاہر عباس جو کہ ریڈ بک کے انتہائی مطلوب دہشت گرد کے کہنے پر پڑوسی ملک سے عسکری تربیت حاصل کی دوران تربیت حربی مشقیں جنگی چالیں اور خودکار ہتھیاروں کو چلانے کی مہارت حاصل کی۔

ملزم نے دوران انٹروگیشن مزید انکشاف کیا کہ ریڈ بک کا مطلوب دہشت گرد کراچی اور پنجاب سے معصوم لوگوں کی ذہن سازی کر کے پاکستان میں مذہبی اور فرقہ وارانہ دہشت گردی و انتشار پھیلانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

ملزم کی انٹروگیشن میں یہ بات بھی علم میں آئی ہے کہ ملزم اپنی تنظیم کے پلیٹ فارم سے متعدد لوگوں کو وارداتوں میں سہولت فراہم کرتا رہا ہے ملزم سے برآمدہ اسلحہ کا جائزہ کا معائنہ کروایا جا رہا ہے۔

جبکہ ملزم کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے وفاقی حساس اداروں اور CTD کی مشترکہ کاروائیاں جاری ہیں، جو کہ ملزمان کی گرفتاری کے لئے سرگرم ہیں۔

ترجمان

CTD سندھ کراچی

پیر/21اکتوبر2013ء
روزنامہ امت کراچی/حیدرآباد

متحدہ دہشت گرد اسد عباس نے 31 افراد کے قتل کا اعتراف کرلیا

سیکٹرز اور یونٹوں کو "کے کے ایف" کی ایمبولینسیں اسلحہ سپلائی کرتی ہیں — سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم ہے — متحدہ کے رکن اسمبلی ساجد قریشی کو اورنگی ٹاؤن اور نارتھ ناظم آباد کی ٹارگٹ کلر ٹیموں نے نشانہ بنایا — احکامات دبئی سے دیئے گئے — متحدہ کے گرفتار ٹارگٹ کلر اسد عباس کے انکشافات

پولیس کے ہاتھوں گرفتار متحدہ قومی موومنٹ کے دہشت گرد اسد عباس زیدی نے 31 افراد کے قتل کا اعتراف کرلیا ہے۔ دوران تفتیش بدنام ٹارگٹ کلر اسد عباس نے بتایا کہ "... متحدہ قومی موومنٹ کے رکن صوبائی اسمبلی ساجد قریشی اور ان کے بیٹے کو قتل کرنے کا ٹاسک نارتھ ناظم آباد اور اورنگی ٹاؤن سیکٹر کو دیا گیا تھا۔ متحدہ کے رکن صوبائی اسمبلی کی ٹارگٹ کلنگ کے احکامات دبئی سے آئے تھے۔ سیکٹروں اور یونٹوں کو اسلحہ کی سپلائی کیلئے کے کے ایف (خدمت خلق فاؤنڈیشن) کی ایمبولینسوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض وارداتوں میں ہدف کی ریکی کیلئے بھی ایمبولینس استعمال کی جاتی ہے۔ کالعدم سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے خصوصی ہدایت ہے کہ جہاں نظر آئیں، گولی ماردو۔ نارتھ ناظم آباد سیکٹر کو بلڈرز، شاپنگ پلازہ کے تاجروں اور پتھاروں سے ماہانہ 35 لاکھ بھتہ آتا ہے۔

متحدہ کی فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کرنیوالی ٹیم

متحدہ کی فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ ٹیم میں عارف امام یونٹ 172 والا، حاجی سراج یونٹ 173 والا، شرجیل ملا یونٹ 174 والا، مجبو بالہدی یونٹ 171 والا، عمران اعجاز جوائنٹ سیکٹر انچارج گلبہار سیکٹر، دانش رحمانی سیکٹر کمیٹی ممبر، فرحان یونٹ 181 والا، شہزاد لیاقت آباد والا، ضیا مہدی جوائنٹ سیکٹر انچارج نارتھ کراچی، رحمان عرف نواب بھولا، افسر حسین زیدی جوائنٹ سیکٹر انچارج اورنگی سیکٹر شامل ہیں۔

☆☆☆

نارتھ ناظم آباد سیکٹر کی ٹارگٹ کلر ٹیمیں

پیر 08 اکتوبر 2012ء

روزنامہ امت کراچی/حیدرآباد

امت رپورٹ

متحدہ ٹارگٹ کلر نے 15 لڑکیوں سے زیادتی کا اعتراف کرلیا
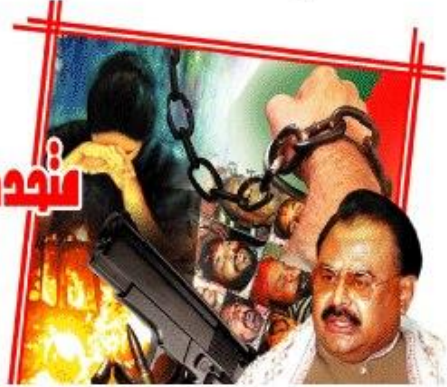
جو لڑکی پسند آئے اٹھا لیتے تھے- شکایات پر نائن زیرو کی خاموشی سے حوصلے بڑھتے رہے-لندن قیادت نے

پارٹی کے باغیوں کیلیئے ٹارگٹ کلر ٹیم بنا رکھی ہے احکامات قمر غالب دیتا ہے-مہاجر موومنٹ کے آفاق احمد کو قتل

کرنیکی کوشش کی- 35 افراد کو قتل کرنے والے ایم کیو ایم کے بدنام دہشت گرد ساجد ڈینجر کے انکشافات

''متحدہ قومی موومنٹ کی لندن قیادت نے پارٹی کے خود سر دہشت گردوں کو ٹھکانے لگانے کیلیئے ایک ٹارگٹ کلر ٹیم بنا رکھی ہے، جس کا کام لندن قیادت کے حکم پر باغیوں کو ٹھکانے لگانا اور ٹارگٹ کلنگ کی کارروائی کرنا ہوتا ہے۔ لانڈھی اور کورنگی میں جو خوبصورت لڑکی پسند آتی تھی، اسے اٹھا کر لے جاتے

Visit attached link to read complet report

ہفتہ 22 ستمبر 2012ء

روزنامہ امت کراچی

جاں بحق ہونے والوں کی فہرست

نمبر	نام	وابستگی	جائے وقوعہ
1	محمد عارف	اہل سنت والجماعت	قائد آباد چوک
2	نور رحمن	اہل سنت والجماعت	قائد آباد چوک
3	قاری خالد	تحریک انصاف	کیماڑی روڈ
4	کاشف	تحریک انصاف	کیماڑی روڈ
5	فائزہ		ابراہیم آرکیڈ
6	وسیم	اہل سنت والجماعت	جناح برج
7	محمد خان	اہل سنت والجماعت	جناح برج
8	بشیر	اہل سنت والجماعت	قائد آباد چوک
9	طفیل اعوان	پولیس اہلکار	جناح برج
10	خالد	پولیس اہلکار	جناح برج
11	نوید		پی آئی ڈی سی
12	عبدالباسط		پی آئی ڈی سی
13	سعید اختر		ویسٹ وہارف
14	سمیر		ویسٹ وہارف
15	صباحت		جناح برج
16	محسن بٹ		کیماڑی درگاہ
17	محسن بٹ کا دوست		فشر مین سوسائٹی
18	الیاس	پولیس/سب انسپکٹر	منگھو پیر تھانہ
19	کلیم اللہ	اہل سنت والجماعت	جناح برج
20	اجمل		جناح برج
21	امجد		جناح برج
22	حسنین	نامعلوم	جناح برج

☆☆☆☆☆

ناظرین یہ ایم کیو ایم کے دور میں صرف ایک دن کے اندر کراچی میں قتل ہونے والے لوگوں کی فہرست ہے ویسے تو کراچی میں پانچ سالوں کے اندر اندر لاکھوں انسانوں کا قتل عام کیا گیا ہے جو کہ آج تک عام کے سامنے اس کے اصل تعداد و شمار کو واضح ہی نہیں کیا گیا۔

ناظرین اسی فرقہ وارنہ دہشتگردی کی وجہ سے سپاہ صحابہ بنی اور پھر فرقین نے دونوں اطراف کے بے شمار لوگوں کو قتل کیا لیکن شیعہ ہر جگہ یہی نمایاں کرتے رہے کہ وہ تو دودھ کے دھلے ہیں وہ لوگ تو کبھی دہشتگردی کرتے ہی نہیں جبکہ حقیقت یہ ہے آج بھی پاکستان میں ہونے والی بڑی فرقہ ورانہ دہشتگردی مین شیعہ اور ایران کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔

DAWN

TODAY'S PAPER | JUNE 01, 2021

HOME LATEST CORONAVIRUS PAKISTAN BUSINESS OPINION CULTURE SPORT MAGAZINES WORLD TECH PRISM POPULAR MULTIMEDIA ARCHIVE IN DE

Jamia Farooqia head Maulana Adil, driver shot dead in Karachi

Imtiaz Ali | Dawn.com | Published October 10, 2020

یہ یادرہے کہ مولانا کو تب ہی شہید کیا گیا جب مولانا دفاع صحابہ پر ایک تحریک کی نمائندگی کر رہے تھے اور اس تحریک میں انہوں کے پاکستان کی آرمی سے ان کے دھرے معیار پر چند سوالات بھی کیے تھے اور ان کے قتل سے پانچ گھنٹے پہلے شیعہ علما کونسل سندھ کے صدر ناظر عباس نقوی نے حکومت پاکستان کو اس تحریک کی وجہ سے ہونے والے ردعمل کی سبب سنگین نتائج کی دھمکی میڈیا پر دی تھی:

اب معلوم ہوا کہ آخر سنی علماء کے قاتل کیوں نہیں پکڑے جاتے ہیں؟؟؟
سندھ پولیس خود قاتل نکلی۔

مولانا محمد عادل شہید اور مفتی عبداللہ کا قاتل **ایک مدثر نامی شیعہ نکلا جو ایک شیعہ ایس ایچ او ظفر** نامی شیعہ کی سرپرستی میں سنی علماء اور عوام کی نسل کشی کررہاہے۔شرم کا مقام ہے پاکستانی پیپلز پارٹی کے کتوں کے لیے کہ وہ یہاں سنی مسلمانوں کا ووٹ لے کر ان کی نسل کشی کرورہی ہے۔سندھ پولیس خود ایک بے شرم اور قاتل ادارہ ہے جس نے ہمیشہ راو انوار اور ظفر نامی جیسے کتے ہی جنم دیئے ہیں۔ہم تمام اداروں سے اپیل کرتے ہیں کہ اس ایس ایچ او اور اس قاتل کو سزا موت دی جائے۔یاد رہے جب یہ مدثر نامی دہشت گرد پکڑا گیا مفتی صاحب کو شہید کرنے کے بعد تو فورا پولیس نے آکر اس کو بچا لیا اور لوگوں سے چھوڑا کر غائب کردیا تاکہ بدنامے زمانہ ایس ایچ او کے کالے کرتوت کیسی کے سامنے نہ آئے لعنت ایسی پولیس پر بے شمار۔

شیعہ ایس ایچ او ظفر

کراچی میں بنوری ٹاؤن کے پاس مفتی عبداللہ پر حملے میں گرفتار ہونے والے شخص کے موبائل نمبرز میں ایس ایچ او ما نمبر بھی تھا ۔ پولیس اسے ڈکیتی کا نام دے رہی ہے ۔ یعنی ایس ایچ او ڈکیتوں/ دہشت گردوں سے رابطے میں تھا ۔

مولانا عادل کو شہید کرنے والے کا کیریکیچر اور شہید کرنے والا شخص

0345 2776277 Pakistan 4:51 PM
(021) 36589621 Karachi 4:33 PM
SHO zaffer sa... whtsapp 0300 9222254 4:29 PM
s. h. o zaffar sahab 0334 0327154 4:06 PM
0:05 Arslan Warid (3)
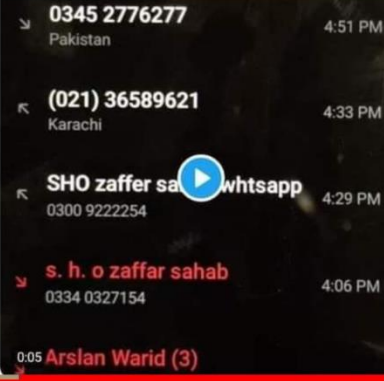
دراصل شیعہ لوگوں کا دہشتگردی کرنے کا طریقہ ہی بہت مختلف ہے یہ لوگ مختلف اداروں اور سیاسی منصب اور سیاسی جماعتوں کی ڈھال استعمال کر کے اپنے مقاصد کا حصول کرتے ہیں جبکہ اہلسنت ان کی طرح تقیہ نہیں کرتے بلکہ واضح کسی مسلح ونگ کا اعلان کر دیتے ہیں جیسے سپاہ صحابہ ، افغان طالبان وغیرہ اور اسی وجہ سے شیعہ عوام سمجھتی ہے کہ شیعہ لوگ تو دہشتگردی کرتے ہی نہیں ہیں وہ تو دودھ کے دھلے ہیں ہمیشہ سنیوں نے

ہی شیعوں کو فضول میں مارا ہے اور میڈیا انڈسٹری میں بھی ان لوگ بہت ہیں اس وجہ سے اہلسنت کی طرف سے کی گئی کاروائی کو نام لے لے کر خوب اچھالا جاتا ہے لیکن آج تک کسی نے سپاہ محمد پر بات نہیں کی۔

اور ناظرین ایسا نہیں ہے کہ یہ کوئی فرد واحد اٹھ کر ایسا کام کر دیتا ہے بلکہ علما شیعہ کی اسے اندر کھاتے حمایت حاصل ہوتی ہے جیسے:

حالانکہ دنیا کے سامنے کبھی ھی کھل کر انہوں نے اس بندے کی حمایت نہیں کی بلکہ مذمت ہی کرتے رہے لیکن پیٹھ پیچھے اس کی قبر پر جاکر مجلس وحدت المسلمین کے سربراہ امین شہیدی مرحوم دہشتگرد کی قبر پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں جو کہ عدالت میں دھماکے کرنے میں ملوث تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس محرم علی نے وصیت کی تھی کہ تحریک جعفریہ جو اس وقت ہوتی تھی جس میں یہ امین شہیدی بھی شریک تھا اس کا کوئی نمائندہ اس کے جنازے میں شریک نا ہو کیوں کہ ان لوگوں نے اسے استعمال کرنا تھا اور وہ ہو گیا گو کہ وہ اپنے اس کام کو حق تسلیم سمجھتے ہوئے ہی اس دنیا سے چلا گیا اور آج بھی شیعہ قوم اسے اپنی یادوں میں یاد رکھتی ہے:

محرم علی کو پھانسی دے دی گئی

پھانسی سے قبل مجرم نے کلمہ طیبہ پڑھا ساری رات نوافل ادا کر تا رہا اور درود شریف پڑھتا رہا خود اذان فجر دی

محرم کو علی الصبح ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں تختہ دار پر لایا گیا جلاد نے لیور کھینچا اور ایک ہی جھٹکے سے محرم علی کی جان نکل گئی

نماز جنازہ کے بعد وصیت کے مطابق علاقہ نواب صاحب میں ڈاکٹر محمد علی کے پہلو میں دفن کیا گیا

جان دے کر اپنا مشن پورا کروں گا: بیان پولیس ریکارڈ پر ہے

تختہ دار پر محرم علی کا جسم 8 منٹ تک لٹکا رہا

پھانسی گھاٹ کی طرف جاتے ہوئے چہرے کا رنگ بدل گیا رسہ ڈالنے سے قبل اس نے نعرہ حیدری لگایا

"تمام بھائی اتفاق سے رہیں میرے مرنے کے بعد میرے لیے دعائے مغفرت کریں" آخری وصیت اپنے ہاتھ سے لکھی

ایک افسر بار بار پوچھتا رہا کہ "تم قصور وار ہو یا بے گناہ" مگر محرم علی چپ رہا

محرم علی

اپنا مشن پورا کیا کوئی پشیمانی نہیں محرم علی

ضیاء الرحمان فاروقی اور اعظم طارق کو مارنا چاہتا تھا ملزم سخت غصے میں تھا زیادہ نہیں بولا

روزنامہ خبریں (2) 22 جنوری 1997ء

شیعہ قوم آج بھی اس دہشتگرد کو شہید کہتی ہے کیونکہ اس نے شیعہ لوگوں کے ایک بڑے دشمن سپاہ صحابہ کے امیر کو قتل کیا تھا:

حضرت ولی عصر تحقیقاتی مرکز

www.valiasr-aj.com

ہوم | جستجو:

امام حسین(ع) کی زیارت اور سیرت آئمہ معصومین(ع)

2021 June 1

مندرجات: ۱۷۰۳ | تاریخ اشاعت: ۱۲ August ۲۰۱۸ - ۱۱:۲۸ | مشاہدات: 944

خبریں » پبلک

11 اگست: مجاہد ملت شہید محرم علی کا یوم شہادت

1997ء میں کالعدم فرقہ پرست جماعت سپاہ صحابہ کے رہنماء ضیاء الرحمٰن فاروقی اور اعظم طارق کو کیس کی سماعت کیلئے کوٹ لکھپت جیل سے بکتر بند گاڑی میں سیشن کورٹ لاہور لایا گیا تو ان کے سینکڑوں حامی استقبال کے لیے کھڑے تھے،

جب دونوں افراد احاطہ عدالت میں داخل ہوئے اور جج کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے تو ایک زور دار دھماکہ ہوا، جس میں ضیاء الرحمٰن فاروقی سمیت 23 افراد ہلاک جبکہ اعظم طارق سمیت درجنوں زخمی ہوگئے، اس دھماکے کے الزام میں شیعہ جوان محرم علی کو پولیس نے گرفتار کرلیا، اس وقت بھی نواز شریف کی حکومت تھی، عدالت کے حکم پر پہلے محرم علی کو 5 ماہ تک بدنام زمانہ ٹارچر سیل چوہنگ سنٹر لاہور میں رکھا گیا، جس کے بعد انہیں 23 مرتبہ سزائے موت سنائی گئی۔
شہید محرم علی موچی دروازہ لاہور سے تعلق رکھنے والے ایک غیرت مند شیعہ جوان تھے، جس کا دل گستاخ امام زماں (عج) پر ہر وقت کڑھتا رہتا تھا، شہید محرم علی شہید ڈاکٹر محمد علی نقوی کے قریبی رفقاء میں شمار ہوتے تھے، شہید نے اپنی وصیت میں لکھا کہ اُن کے جنازے کو بینڈ باجے کے ساتھ لے جایا جائے اور کوئی اُنکی میت پر نہ روئے، جبکہ بعض شخصیات کا نام لیکر جنازے میں شرکت سے بھی منع کیا۔ انہوں نے یہ بھی وصیت کی کہ انہیں اپنے دوست (شہید ڈاکٹر محمد علی نقوی) کے

آخری مندرجات

- نجف اشرف میں یکجہتی فلسطین ریلی، علماء و مراجع کرام کی شرکت
- جنت البقیع کی شہادت آل سعود کی اہلبیت(ع)، ازواج اور اصحاب رسول(ص) کے خلاف دشمنی کا منہ بولتا ثبوت
- فلسطین کی پانچ تنظیموں اور تحریکوں کے سید علی خامنہ ای کے نام خطوط
- اسرائیلی حکومت صرف طاقت کی زبان ہی سمجھتی ہے : آیت اللہ سید خامنہ ای
- حماس کی قابض ریاست پر کامیاب راکٹ حملے، تیل پائپ لائن اور آئل ریفائنری تباہ
- آیت اللہ سید علی سیستانی کی فلسطینیوں کی بھرپور حمایت و کامیابی کی دعا
- افغانستان میں شہید ہونے والوں طلبہ کی تعداد پچپن ہوگئی
- اسرائیل کوئی ملک نہیں بلکہ دہشت گردی کا اڈہ ہے.... سید علی خامنای

ناظرین یہی نہیں بلکہ مشرقی غوطہ جو کہ شام کا ایک علاقہ ہے وہاں الکھوں سنیوں کو بھوکا مارنے میں ایران نواز بشار الاسد کی حکومت کا بہت بڑا کردار تھا:
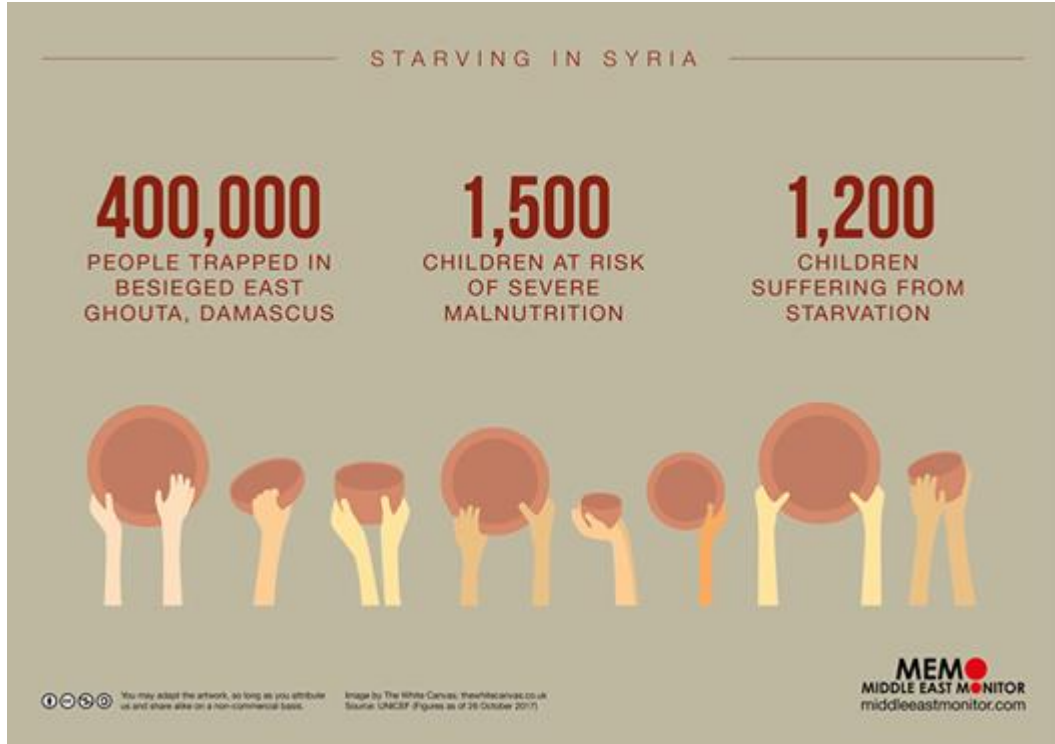
جبکہ لبنان میں اس سنی عالم دین جو کہ شیعہ لوگوں کے واسطے ایک گلے کا کانٹا بن چکا تھا اس کو شام کی خفیہ ایجنسی کے ذریعے بشار نے شہید کروادیا اور ایسی لسٹ تو بہت لمبی ہے۔

غير مخصص للبيع

اللواء

المفتي الشيخ حسن خالد شهيدا

سيارة مفخخة بـ ١٥٠ كلغ متفجرات استهدفت موكبه في عائشة بكار

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ عوام اور سنیوں سے ہمدردی لینے کے واسطے ان کے علما مجالس میں فلسطین کے بارے ایسے گفتگو کرتے ہیں جیسے وہ اس کے ساتھ بہت مخلص ہیں جبکہ حقیقت میں یہ بشار اسرائیل کے

پسندیدہ حکمرانوں میں سے ایک ہے کیوں کہ نا ایران کبھی اسرائیل پر حملہ کرے گا اور نا بشار کے ہوئے شام کی سرزمین اسرائیل کے خلاف استعمال ہو گی:

HAARETZ

Opinion | How Netanyahu Saved Assad, Helped Russia and Gave Iran the Run of Syria

As Assad consolidates power, Israel's prime minister is basking in plaudits for his 'prescient' strategy on Syria. But Netanyahu has been played - and exposing Israel to potentially disastrous consequences

Kyle Orton | 13:23 2 comments

As the regime of Bashar Assad appears to be consolidating in Syria,

جبکہ دونوں نے ظاہر میں ایک دوسرے کو اپنا دشمن ظاہر کروایا ہوا ہے لیکن پیٹ پیچھے ایک دوسرے کی مدد کرنا مجبوری ہے کیوں کہ بشار نہیں ہو گا تو ایران کا شام میں اپنی طاقت پر اثر پڑے گا اور یہی ایران حماس جو کہ سنیوں کی تنظیم فلسطین میں ان کو اسلحہ دے رہی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے ایران، شام یا لبنان کی طرف سے کبھی بھی کھل پر اسرائیل کی طرف پیش قدمی نہیں کی گئی کیوں کہ فلسطینی سنی لوگ غزہ تک محدود ہو چکے ہیں اور ان کے پاس بھاگنے کا کوئی راستہ موجود نہیں ہے اور تمام اسلامی ممالک نے ان کے مرنے کا انتظام وہیں کر دیا جس میں خود ایران میں سر فہرست شامل ہے بلکہ ایران کو تو دو گنا فائدہ ہے کہ سنی لوگ ختم بھی ہو جائیں اور اس کا نام بھی نہیں آئے گا لیکن سچ چھپائے نہیں چھپتا :

اگر شیعہ لوگوں کو فلسطین کی اتنی فکر ہے تو چالیس سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے القدس فورس کو بنے ہوئے ہوں گئے ہیں شام میں داعش کے خلاف تو لڑ رہی ہے یہ فورس اور عراق میں بھی شیعہ لوگ یورپ چھوڑ کر اس فورس میں حصہ لے رہے ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ جب بھی فلسطین کو ضرورت پڑی یہ فورس کسی جگہ نظر نہین آئی اور حزب اللہ لبنان میں کبھی بھی اسرائیل کے خلاف کھل کر کاروائی نا کر سکی رسمی طور پر عوامی پریشر کو ٹھنڈا کرنے کے واسطے ایک آدھ میزائل بس چلا دیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں اندر والے

کھاتے میں ان ہی کے ساتھی کیوں کہ ایک دوسرے کے مفادات کی مجبوری ہے اور شیعہ قوم کو مذہب کے نام پے بے وقوف بنایا جارہا ہے۔

TREACHEROUS

ALLIANCE

the secret dealings of
israel, iran, and the
united states

trita parsi

yale university press / new haven and london

most vocal regional supporter of the Palestinian cause. Yet its rhetoric was seldom followed up with action, since Tehran's strategic interest—reducing tensions with Israel and using the Jewish State to reestablish relations with the United States—contradicted Iran's ideological imperatives. After 1991 and the efforts by the United States and Israel to create a new Middle East order based on the Israeli-Palestinian peace process and on Iran's prolonged isolation, however, Iran's ideological and strategic interests overlapped, and Tehran decided for the first time to become a front-line opponent of the Jewish State. At this stage, both Israel and Iran used their influence to undermine U.S. foreign policy initiatives that they deemed beneficial to the other. Iran worked against the peace process, fearing that it would be left isolated in the region, and Israel sought to prevent a U.S.-Iran dialogue because it feared that Washington would betray Israeli security interests if Iran and the United States were to communicate directly. To this day, that logic prevails in both capitals, and it is fueling the tensions in the region.

Nimrodi, and their Israeli associates.[27] But the Israelis never fully understood that Iran had no interest in Israel per se. Tehran's goal was to improve U.S.-Iranian relations, not Israeli-Iranian relations. Despite some common geostrategic goals, Iran sought only to use Israel to gain access to Washington.[28] "Israel is always the gate to America," a prominent reformist strategist explained. "I don't think anybody in the realm of imagination back then thought of a resumption of dialogue with Israel at all."[29]

Unaware of Iran's double-game, the Israelis proceeded with their plan to lure Iran back to the Western fold in order to balance the Arab and Iraqi threat and prevent the Soviets from getting a foothold in Iran. While Israel had its own incentives to patch up its relations with Tehran, Washington was a much tougher challenge. The United States was in the midst of a rapprochement with Saddam Hussein, and the humiliating memories of the Iranian hostage crisis were still fresh in American minds. But through Hezbollah, Iran did have something that the United States wanted—American hostages in Lebanon.[30]

This created a perfectly balanced triangular relationship—Washington wanted the release of the hostages, Tel Aviv wanted closer links to Iran, and Tehran wanted arms.[31] For Israel, the broader strategic aim of winning back

THE DYING GASP OF THE PERIPHERY DOCTRINE 131

that Israel wanted post-Khomeini Iran to renew formerly friendly ties ruptured by the revolution, and he expressed Israel's hopes for "an ensuing future improvement in relations."[20] In an interview with Israeli television, Yossi Alpher, then an adviser to Rabin, pointed out once again the logic of the periphery doctrine: Israel's real enemy was Iraq and other Arab states, whereas Iran had every reason to be Israel's friend: "Iraq is getting stronger every day by acquiring chemical and non-conventional arms that threaten us. There is a reason to see to it that Iran can continue confronting and diverging the Iraqi forces. . . . Beyond that, Iran has oil, Iran has Jews and all these are good reasons for renewal of connections with Iran, without any relation to the governing regime."[21]

For those who believed that the ideological fanaticism of Khomeini lay at the root of Iran's hostility toward Israel, the ayatollah's death raised expectations that a change in Israeli-Iranian relations was imminent. With Khomeini gone from the Iranian political scene, and with Iraq remaining a formidable threat to both countries, circumstances were ripe for a thaw in relations, Tel Aviv reasoned. In November 1989, the Israeli Foreign Ministry informed the U.S. State Department that Israel had resumed the purchase of Iranian oil.[22] Israel had agreed to purchase two million barrels of oil for

ناظرین اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایران اتنا اسرائیل کا دشمن نہیں ہے جتنا سمجھا یا دیکھا یا جاتا ہے مفادات کی وجہ سے انسان کو سمجھوتہ کرنا پڑ ہی جاتا ہے کہ۔ ویسے بھی مسجد اقصی مذہب شیعہ میں کوئی ایسی کلیدی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ ثانوی درجے کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ مسجد اقصی سے تو افضل مسجد کوفہ جہاں شیعہ کے بقول تمام انبیا نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تھی:

منشی سید ظفریاب علی جوہر پرنٹر پبلشر

سورة بنی اسرآءیل مکیة وھی مائة واحدی عشرة آیة

بسم الله الرحمٰن الرحیم ○

(شروع کرتا ہوں) خدا کے نام سے رحمٰن و رحیم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ

منزہ ہے وہ جو اپنے بندہ کو راتوں رات

لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ

مسجد الحرام سے مسجد اقصا تک لے گیا

الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ

جسکے حوالی کو خود ہمنے برکت دی ہے تاکہ ہم اُسکو اپنی نشانیوں میں کچھ

اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ وَ

دکھاویں بیشک وہ بڑا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے اور

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰہُ ھُدًی

موسٰے کو ہمنے کتاب دی تھی اور اُسکو بنی اسرائیل کے لئے

لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ

ہدایت مقرر کیا تھا کہ میرے سوا کسی اور کو

دُوْنِیْ وَکِیْلًا ○ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا

کارساز نہ بناؤ (یہ) اُنکی اولاد (ہے) جنکو ہمنے نوح کے ساتھ

مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ○

(کشتی میں) سوار کیا تھا بیشک وہ بڑا شکرگزار بندہ تھا

وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ

اور ہمنے اُسی کتاب میں بنی اسرائیل کو یہ خبر دیدی تھی

چنانچہ شیعہ لوگوں کے نزدیک تو کوفہ کی مسجد کی حیثیت تو قبلہ اول سے بھی زیادہ ہے جیسا کہ خود امام کے قول سے واضح ہے جس کو مقبول احمد اپنا ترجمہ قرآن کے حاشیے میں لکھتا ہے اور راقم نے اس کو زوم کر کے سکرین شاٹ بھی یہاں لگا دیا ہے تا کہ مطالعہ میں آسانی ہو۔

شام عراق کی سرزمین اس چیز کی گواہ ہے اور امریکہ عراق جنگ میں بھی انہیں شیعہ لوگوں نے اور ایران نے امریکہ کا ساتھ دیا صرف اس وجہ سے کہ صدام ایک سنی حکمران اور مخالف ایران تھا حتی کے طالبان جو کہ خاص سنی المذہب لوگ ہیں جب میں افغانستان کے چوٹی کے علما بھی شامل ہیں ان کے خلاف جب امریکہ کھڑا ہوا تو با قاعدہ ان کے خلاف امریکہ کی مدد کرنے کا معاہدہ کیا:

TREACHEROUS ALLIANCE

the secret dealings of israel, iran, and the united states

trita parsi

yale university press / new haven and london

At first, the neoconservatives made only modest progress. As the United States was beginning its military operations in Afghanistan, State Department and National Security Council officials began meeting secretly with Iranian diplomats in Paris and Geneva in October 2001, under the sponsorship of Lakhdar Brahimi, head of the United Nations Assistance Mission in Afghanistan.[16] The contacts were initiated by Ambassador James Dobbins,

Afghanistan.[16] The contacts were initiated by Ambassador James Dobbins,
the Bush administration's special envoy for Afghanistan. Fully supported by Powell, Dobbins told Brahimi that he would like to meet with the Iranians, and within a few days officials from the Iranian Foreign Ministry contacted Dobbins to offer their assistance. In the initial meetings German and Italian

delegations also attended to provide Iran and the United States political cover. Their attendance gave the talks, which soon were dubbed the Geneva Channel, a multilateral appearance. In reality, however, the discussions were bilateral and the highest-level contacts between officials of the two countries since the Iran-Contra scandal.

The talks progressed better than expected. The discussions focused on "how to effectively unseat the Taliban and, once the Taliban was gone, how to stand up an Afghan government," and the Iranians gave extensive assistance to the United States in the war, unaware of what was about to unfold after the success in Afghanistan.[17] The Iranian diplomats impressed their

delegations also attended to provide Iran and the United States political cover. Their attendance gave the talks, which soon were dubbed the Geneva Channel, a multilateral appearance. In reality, however, the discussions were bilateral and the highest-level contacts between officials of the two countries since the Iran-Contra scandal.

The talks progressed better than expected. The discussions focused on "how to effectively unseat the Taliban and, once the Taliban was gone, how to stand up an Afghan government," and the Iranians gave extensive assistance to the United States in the war, unaware of what was about to unfold after the success in Afghanistan.[17] The Iranian diplomats impressed their American and European counterparts tremendously with their knowledge and expertise about Afghanistan and the Taliban. And Iran's help was not negligible. The Iranians offered their air bases to the United States, they offered to perform search-and-rescue missions for downed American pilots, they served as a bridge between the Northern Alliance and the United States in the fight against the Taliban, and on occasion they even used U.S. information to find and kill fleeing al-Qaeda leaders.[18]

صرف سنیوں کی دشمنی میں اپنے دشمن کے ساتھ ہاتھ ملایا گیا

said. "Not in order to solve everything, but [for] both sides to understand each other better. Both sides will understand the red lines [through dialogue]."[61]

Just as before, the complexity of regional politics revealed that few victories are long-lasting in the Middle East. Only months after the defeat of Saddam, an insurgency erupted that yet again turned the tables for Iran and the United States. While Tehran's influence began to rise, because of its ties to the Shias in the south and the Kurds in the north, Washington's maneuverability began to shrink. The Bush administration had painted itself into a corner by undermining its own credibility and all but convincing the Iranians that America's end goal—regardless of its short-term cooperation with Tehran—was the destruction of the Islamic Republic. The glee on Deputy Oil Minister Hadi Nejad-Hosseinian's face was obvious when he explained how the United States had inadvertently strengthened Iran. Washington had helped transform Iran into a regional power by defeating Saddam and the Taliban, all the while getting itself bogged down in Mesopotamia. "Iraq couldn't have turned out better for us," he told me, smiling.[62]

AMERICA'S
SECRET
WAR
INSIDE THE HIDDEN
WORLDWIDE STRUGGLE
BETWEEN THE UNITED STATES AND ITS ENEMIES
GEORGE FRIEDMAN
Founder of Stratfor
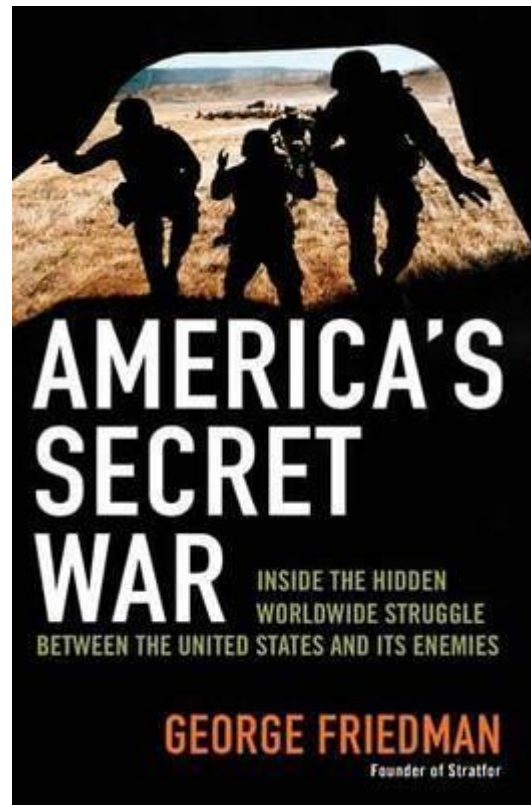
ological differences. All Iranians, regardless of faction, wanted to see that happen.

The Iranians wanted a U.S. guarantee that the postwar government would reflect the makeup of Iraq. This meant a Shiite-dominated government. The Iranians were prepared to give the U.S. rights to bases in Iraq, limit their own nuclear weapons programs, and turn over any Al Qaeda members they might have been holding in Iran. In return, the Iranians would ensure that the Iraqi Shiites would remain quiet. They would not guarantee Shiite participation in the war against the Sunni guerrillas until after an Iraqi government suitable to them was formed, but they offered intelligence sharing. In the end, the U.S. could hardly turn down the deal. If the U.S. refused and the Shiites rose, the U.S. would be driven out of Iraq and the Shiites would still wind up dominating the country. This was the only path out.

The United States still had primary responsibility for suppressing ... the more effectively the United States did this,

ment ... southern Iraq and were active in An Najaf, Karbala, and Basra. The report was correct. Iraqi Shiites who had lived in exile in Iran, and had been trained and financed by the Iranians, were indeed pouring into Iraq. What was omitted was that this was not the first wave. Far from it—their predecessors had been in Iraq for years, only the CIA did not realize how many or how effective they were until U.S. troops got there.

... major intelligence failure involved Saddam's long-

President Khatami responded by agreeing to work on the ground in Afghanistan with the United States as long as autonomy was respected. He agreed that Al Qaeda was a threat to both countries and promised to control the borders. Khatami made no guarantee on intelligence collaboration and rejected outright the request for halting aid to anti-Israeli groups. Straw never expected any other response. He knew that Iran couldn't guarantee its border controls—and that would become a major issue in December as Al Qaeda moved into Iran—but for now, he had the basic issue settled. Iran would work with the United States on the ground, and the United States would respect the autonomy of the Shiites. Khatami left the meeting with Straw for an urgent meeting of the Iranian national security council—to report and get a commitment on the plan. Straw left to report to London and Washington.

Teams 555 and 595 were joined by two other teams: Team 553, which went into Bamian, setting up liaison with the Shiites, and 585, which went into Kunduz. For eighteen days, these four teams represented the sum total of American presence on the ground in Afghanistan, save for CIA and some other isolated Special Operations teams that were primarily hunting for Osama bin Laden and his lieutenants.

aged American aircraft could land during missions over Afghanistan. It was not a militarily critical offer, but it was a public gesture that Iran was prepared to collaborate in an American war in Afghanistan, and Iran's willingness to make such a gesture was significant. It had not changed its basic view of the United States, but it desperately wanted the United States to take out the Taliban.

The two countries slid into collaboration. In fact, the Iranians had been meeting regularly—and fairly publicly—with the United States on Afghanistan prior to the war. An international group had been set up after the Taliban victory called the "6+2." It consisted of the six countries neighboring Afghanistan—Iran, Turkmenistan, Uzbekistan, Tajikistan, Pakistan, and China—plus the United States and Russia. This group met in Geneva occasionally, the only forum in which the United States and Iran met officially in any capacity.

On a second level, there were meetings in which American allies went to Iran to speak on behalf of the United States. For example, on September 25, British foreign minister Jack Straw traveled to Teheran to discuss Afghanistan—obviously carrying messages from U.S. officials. Japan's Prime Minister Koizumi sent a delegation to Iran offering financial support for various economic projects, implicitly in return for cooperation on Afghanistan. Another non-administration entity—the United States Senate—also sent a delegation to talk with the Iranians.

For that moment Hezb-i-Wahdat, led by Karim Kalili, was the most important Shiite faction. The Shiite Hazara tribe held the strategic town of Bamian northwest of Kabul in the Hindu Kush. They blocked the advance of the Taliban toward Mazar e-Sharif and were a base from which to attack Kabul. Ishmael Khan was a more important Shiite warlord, but it was Kalili who had the keys to the north at the moment, and the United States needed his cooperation. Kalili and Khan's only real support came from across the border in Iran. Their participation in any U.S. war in Afghanistan required two things—a go-ahead from Teheran and cash.

Iran saw September 11 as an important opportunity to rid itself of the Taliban. Its goal was to bring down the Taliban and then see the United States withdraw. The Iranians did not think that this was going to be a very difficult goal to reach. They knew that the Americans were not going to be in any position to occupy Afghanistan after they brought down the Taliban, regardless of what they might think. The Iranians wanted the Americans to get bogged down, and would do everything possible to encourage the Americans to invade Afghanistan.

From the U.S. perspective, dealing with Iran would be tricky. After all, the United States and the Islamic Republic of Iran had had terrible relations since 1979. The United States was the Great Satan, and although George W. Bush had not yet made his speech on the "Axis of Evil," memories of the Iran hostage crisis still reverberated in American culture. There may have been deeper geopolitical issues between the United States and Russia, but the atmospherics between Iran and the United States were far more poisonous. As an Islamic country, Iran needed a cover before it could publicly collaborate with the United States against an Islamic regime. So, for that matter, did the United States.

Iran made some early signals of its intentions. First, it sent official condolences to the mayor of New York after September 11, the first time any such gesture had been made since the 1979 revolution. Sec-

ناظرین یہی نہیں بہت کم لوگوں کو اس کا علم ہے کہ ایران خفیہ طور پر اسرائیل سے اسلحہ بھی خرید تا رہا ہے:

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

۱۲ صفحات

جلد ۵۰ | ہفتہ ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ ۱۵ نومبر ۱۹۸۶ء | نمبر ۳۰۶

ایران کو مغربی اسلحہ کی فراہمی کی تجویز اسرائیل وزارت خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل نے پیش کی تھی

تہران سے خفیہ رابطوں کے لئے اسرائیل خفیہ ایجنسی اور جلاوطن ایرانی تاجر کی خدمات حاصل کی گئیں، واشنگٹن پوسٹ

ایران کو امریکی اسلحہ کی فراہمی میں اسرائیل کا ہاتھ ہے، واشنگٹن پوسٹ کا دعویٰ

واشنگٹن ۱۹ نومبر (نمائندہ خصوصی) اسرائیل امریکہ کا اہم ذریعہ رہا ہے جس نے نہ صرف ایران کے ساتھ مذاکرات کا آغاز کیا بلکہ ایران کو امریکی اسلحہ کی فراہمی شروع کی واشنگٹن پوسٹ نے ۱۸ نومبر کو اپنے اداریے میں اس کا انکشاف کرتے ہوئے مزید کہا ہے کہ یہ اسرائیل ہی تھا جس نے ۱۹۸۲ء میں ریگن انتظامیہ کو عراق اور ایران دونوں کو اسلحہ کی فروخت پر

(باقی صفحہ کالم ۴ پر)

ایران کو خفیہ طور پر امریکی اسلحہ مہیا کیا گیا ہے : ریگن

جغرافیائی محل وقوع کی بنا پر ہم نے ایران کے بارے میں اپنی پالیسی تبدیل کی تھی

افغانستان کے بعد ایران اور پاکستان بھی روس کا نشانہ بن سکتے ہیں، ٹیلیویژن پر خطاب

امریکہ سے نہ مذاکرات ہوئے نہ کوئی اسلحہ خریدا گیا : خامنہ ای

ریگن کے پاس کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں، امریکی یرغمالیوں کی رہائی میں امداد کرنے سے انکار

ناظرین آج کے دور میں بھی عراق کے اندر شیعہ لوگ داعش وغیرہ کے خلاف امریکی اسلحہ ہی استعمال کرتے رہے ہیں۔

ہمارا نعرہ ۔ جنگ سے نفرت ۔ امن سے محبت

روزنامہ

رجسٹرڈ ایس نمبر ۲۹۲۹

امن

کراچی

قیمت ۲ روپے

جلد نمبر ۱۵ | ہفتہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ، ۲۷ دسمبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۲۱۰

اسرائیل کے ذریعہ ایران کے لئے امریکی اسلحہ

خفیہ سودے کے انکشاف سے ریگن انتظامیہ بحران کی لپیٹ میں

تحریر: سید ظفر علی

یورپ بھر میں ان دنوں صرف ایک حقیقت کا چرچا ہے کہ

چھڑایا جا سکے ۔ چنانچہ اسلحہ کی فراہمی کے بعد ڈیزکی رہائی

۱۹ ستمبر ۱۹۸۵ء کو عمل میں آئی ۔ اپنے لندن کے مکان سے

اسرائیلی ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے نمرودی نے جو تہران

ناظرین ایران نے تو اپنے سیاسی مفادات کی خاطر مسجد حرم کو بھی نہیں چھوڑا اور وہاں بھی ایرانی انقلاب کے نعرے لگائے اور انتشار پھیلانے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں سعودی پولیس کے ساتھ ایرانی حجاج کی جھڑپ بھی ہوئی اور ۲۷۵ ایرانی حجاج اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ۴۰۰ کے قریب ایرانیوں نے حج کے

دوران شیعہ انقلاب لانے کی ناپاک سعی بھی کی گو کہ وہ حج کرنے نہیں بلکہ ایرانی انقلاب کا پروپیگنڈا حرم میں کرنے آئے تھے اور یہ سب کام مغرب کے خلاف احتجاج کے نام پر ہو رہا تھا :

Hajj

This article is more than 5 years old

Timeline of tragedies during hajj pilgrimage in Mecca

There have been numerous stampedes and other deadly incidents in the Saudi Arabian holy city since 1975, killing thousands of pilgrims

Agencies
Thu 24 Sep 2015 11.45 BST

1987
31 July: Saudi security forces suppress an unauthorised protest held by Iranian pilgrims. More than 400 people, including 275 Iranians are killed, according to an official toll.

A STUDY OF CRISIS

MICHAEL BRECHER
AND
JONATHAN WILKENFELD

Ann Arbor
THE UNIVERSITY OF MICHIGAN PRESS

(379) Mecca Pilgrimage

Saʿudi Arabia and Iran were embroiled in a crisis over Iranian pilgrims from 31 July to October 1987.

Background and Pre-crisis

No pilgrimage by Iranians to Islam's Holy Places since 1981 had passed without incident. Their annual demonstrations in the streets of Mecca and Medina challenged the Saʿudi concept of pilgrimage, the Saʿudi interpretation of Islam, Saʿudi control of the Holy Places, and the legitimacy of Saʿudi rule.

The first catalyst to tension between Iran and Saʿudi Arabia in 1987 was a statement by Iran's former pilgrimage representative, Musavi Khoiniha, a powerful hard-line figure in Iran. In a speech early in July Khoiniha reportedly said that a mere march or demonstration by Iranians would not suffice. He demanded that the Saʿudi regime allow Iranian pilgrims to enter the Great Mosque in Mecca at the end of their demonstration, where their representative would explain Iran's case regarding the Iran/Iraq War. That demand put the Saʿudi security forces on a high state of alert.

After difficult negotiations Iranian and Saʿudi officials reached an agreement that the demonstration would end half a kilometer before the Great Mosque. But tension remained high, so Saʿudi Arabia tried to persuade the Iranian pilgrimage

Prominence in the 1980s

With Ayatollah Khomeini's support, Mousavi Khoeiniha continued to rise. He was appointed as the supervisor and personal representative of Ayatollah Khomeini for Hajj affairs [the annual pilgrimage to Mecca in Saudi Arabia]. But, given the radical that he was, Mousavi Khoeiniha used his trip to Saudi Arabia to denounce the conservative and pro-U.S. sheikhdom, so much so that he and several aides were first detailed and then expelled from the country in September 1982. Karroubi was appointed as his deputy, but he too acted in a radical fashion and was expelled from Saudi Arabia in 1987.
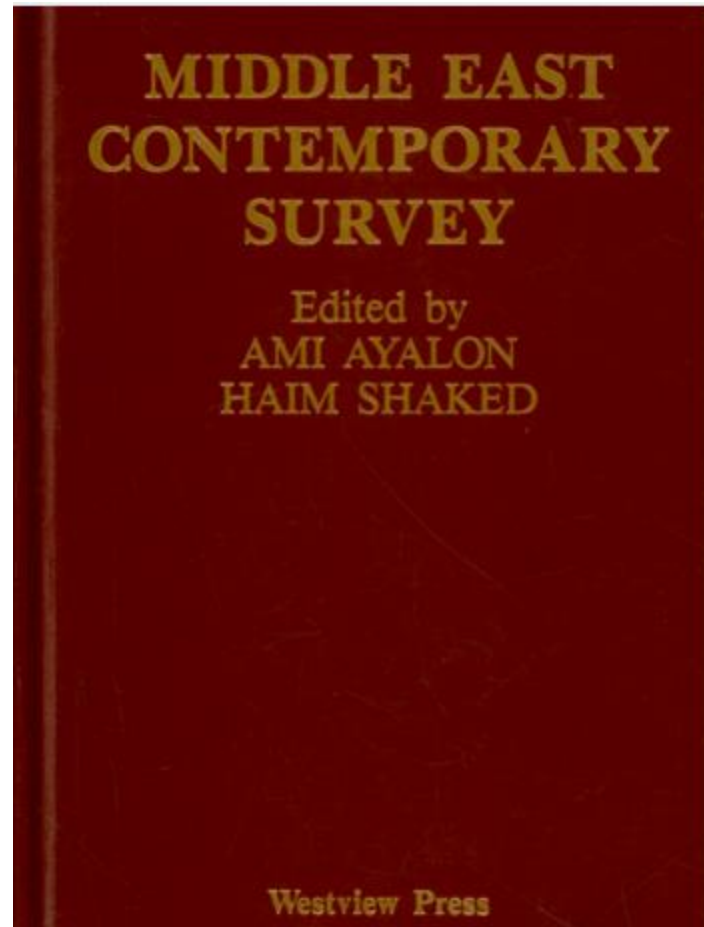
THE PILGRIMAGE CONTROVERSY

For the first half of 1988, until the unexpected cease-fire, much of the world of Muslim activism remained preoccupied with the lingering effects of the Mecca incident of 31 July 1987. The deaths of several hundred Iranian pilgrims, most of them apparently shot by Saudi security authorities during a demonstration, had torn open sectarian scars that even the Iraqi-Iranian War had not touched. Holy places still retained their centrality in the psychological geography of believers, both Sunni and Shi'i, and the events in Mecca — birthplace and cradle of the Islamic faith and polity — reached into Islam's very core. Even the Palestinian *intifada* did not displace the pilgrimage controversy from its place of primacy in the internal discourse of Islam. From the blood-stained ground of Mecca's streets, the pilgrimage controversy passed to printing presses, airwaves, and above all to conference halls throughout the Muslim world. (For the development of the pilgrimage controversy since Iran's revolution, see *MECS* 1981–82, pp. 284–88, 301–3; 1982–83, pp. 238, 249–51; 1983–84, pp. 175–77; 1984–85, pp. 161–64; 1986, pp. 149–51; 1987, pp. 172–74.)[1]

سعودی حکومت کی بھی یہ غلطی ہے کہ انہوں نے بھی اسلحہ کا استعمال کیا ان مظاہرین جو کہ مسجد الحرام جانے کی ضد کر رہے تھے انہیں کسی دوسرے طریقے سے منتشر کرتے حج کے دنوں میں اور وہ بھی حرم مکہ میں کسی کی جان لینا درست عمل نا تھا لیکن ناظرین اس واقعہ میں صرف ایرانی جان بحق نہیں ہوئے بلکہ سعودی لوگ بھی جانبحق ہوئے تھے اور سعودی املاک کو تو ایرانیوں نے نقصان پہنچایا ہی تھا۔ لیکن ایران بھی کچھ کم نہیں تھا:

شاہ حسن کے ہاتھ کاٹ دو، عازمین حج کو خمینی کی ہدایت

مکہ کو شیطانوں کے خلاف کارروائی کے لئے مرکز میں تبدیل کر دیا جائے

تہران ۳ اگست (امن نیوز) ایران کے رہنما آیت اللہ روح اللہ خمینی نے مراکش، اردن اور مصر کے رہنماؤں پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور عازمین حج کے نام ایک پیغام میں انہیں اسلام کا غدار قرار دیا ہے ان کی تقریر سعودی عرب کی حکومت کے اس انتباہ کے چند گھنٹے بعد نشر کی گئی کہ حج کو سیاسی احتجاج نہ بنایا جائے خمینی نے مراکش کے شاہ حسن ثانی، اردن کے شاہ حسین اور مصر کے حسنی مبارک کو اسلام کا دشمن قرار دیا اور کہا کہ شاہ حسن کو اسرائیل کے وزیر اعظم شمعون پیریز کے ساتھ ملاقات کی سزا دی جانی چاہئے انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ امریکی شیطانوں اور سوویت ملحدوں کی بھی مزاحمت کریں خمینی نے کہا کہ شاہ حسن کے ہاتھ جو انہوں نے شمعون سے ملائے تھے کاٹ دیئے جائیں۔ آیت اللہ خمینی اپنے اسلامی بنیاد پرستانہ انقلاب کو سعودی عرب اور دوسرے عرب ملکوں میں برآمد کرنے کی دھمکی دیتے رہے ہیں جنہیں وہ مغرب نواز تصور کرتے ہیں سعودی حکام ایرانی عازمین حج پر گہری نگاہ رکھے ہوئے ہیں جن میں کچھ نے گذشتہ ہفتے ایک مظاہرہ کیا تھا خمینی نے عازمین پر زور دیا کہ وہ مکہ کو اسلام کے دشمنوں کے خلاف متحدہ اقدام کے مرکز میں تبدیل کر دیں خمینی نے کہا کہ یہ دشمن شیطان اور شیطان کے بچے ہیں بڑا شیطان امریکہ ہے۔

ایرانی حکام کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ حج سیاسی مظاہرے کرنے کا موقع نہیں: عرب نیوز

جدہ (نمائندہ جنگ) سعودی روزنامے "عرب نیوز" نے بدھ کی اشاعت میں اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کو مکہ مکرمہ میں ہونے والے سانحہ کی ذمہ دار ایرانی حکومت ہے۔ ایرانی حکومت کے ہاتھ ایران اور دیگر ملکوں کے بے گناہ عازمین حج سے رنگے ہوئے ہیں۔ شہادت ثابت کرتی ہے کہ جمعہ کو مکہ مکرمہ میں جن ایرانی عازمین نے دہشت گردی کا مظاہرہ کیا وہ ایرانی حکومت کے اشارے پر کارروائی کر رہے تھے۔ اداریہ میں مزید کہا گیا ہے کہ تہران ریڈیو جھوٹ بولتا ہے لیکن کیمرہ جھوٹ نہیں بولتا۔ ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی ۵۵ منٹ کی فلم نے لوگوں کو واقعہ کی تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا ہے۔ فلم میں دکھایا گیا کہ ایرانی شہری پولیس کی کاروں اور موٹر سائیکلوں کو آگ لگا رہے ہیں۔ سیکڑوں ایرانی پتھراؤ کر رہے ہیں اور سیکورٹی کے افراد کو ڈنڈے مار رہے ہیں۔ انہوں نے عمارتوں کو آگ لگا دی کئی شہریوں اور سیکورٹی اہلکاروں کو چاقو گھونپ دیئے جو انہوں نے اپنے کپڑوں میں چھپا رکھے تھے۔ جب پولیس پر حملہ کیا گیا تو سپیشل سیکورٹی فورسز کو مظاہرین کو منتشر کرنے کا حکم دیا گیا۔ مظاہرین پیچھے بھاگے جس کے نتیجہ میں عورتیں اور معمر مرد کچلے گئے۔ عرب نیوز کے اداریئے میں مزید کہا گیا ہے کہ ایرانی حکام کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ حج سیاسی مظاہرے کرنے کا موقع نہیں تھا۔ اس طرح کے مظاہروں سے لاکھوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے جو اپنی زندگی بھر کے خواب کی تعبیر دیکھنے کیلئے مکہ میں جمع ہوئے تھے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ ایک ایسے مقام پر جہاں تقریباً ۲۰ لاکھ افراد جمع ہوں ٹریفک کنٹرول کرنا کتنا مشکل کام ہوتا ہے اور کوئی شخص جو گاڑیوں اور لوگوں کی آمدورفت میں خلل ڈالتا ہے وہ ایسا کام کرتا ہے جس کے بہت ہی مہلک نتائج نکل سکتے ہیں۔ اداریئے میں کہا گیا ہے کہ سب سے افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ ایرانی عازمین نے حج کے تقدس کو مجروح کرنے کی کوشش کی۔

ایرانی عازمین حج نے گزشتہ سال ۵۱ کلوگرام آتش گیر مادہ سعودی عرب اسمگل کرنے کی کوشش کی تھی

[illegible] سعودی ٹیلی ویژن پر [illegible]

جدہ (شاہد نعیم نمائندہ جنگ) سعودی ٹیلی ویژن نے بدھ کی شب ایک فلم ٹیلی کاسٹ کی جس میں دکھایا گیا تھا کہ گزشتہ سال حج سیزن کے دوران بعض ایرانیوں نے ایرانی قیادت کے حکم پر کس طرح آتش گیر مادہ سعودی عرب میں اسمگل کرنے کی کوشش کی۔ فلم میں دکھایا گیا کہ ایک ایرانی طیارہ ۳ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ کو شام ۶ بجکر ۵۰ منٹ پر جدہ میں شاہ عبدالعزیز انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔

ایئرپورٹ حکام نے ان کا استقبال کیا اور ان کے سامان کی معمولی جانچ پڑتال کی گئی جس کے دوران انہیں کچھ شبہ ہوا۔ اس پر ان کے سامان کے تمام بیگوں کی مکمل تلاشی لی گئی اس موقع پر ۹۵ سوٹ کیسوں کی خفیہ تہوں میں کل ۵۱ کلوگرام آتش گیر مادہ پایا گیا۔

سانحہ مکہ مکرمہ کی ایک تصویر جس میں ایرانی مظاہرین ایک موٹر سائیکل جلا رہے ہیں۔

سانحۂ مکہ کا مقصد مسلمانوں میں اخوت و بھائی چارے کی فضا کو ختم کرنا تھا

جلسے جلوس، نعرے بازی اور گروہ بندی اس افسوسناک سانحے کا سبب بنی، کراچی پہنچنے والے حجاج کرام کے تاثرات

کراچی (اسٹاف رپورٹر) پاکستانی حاجیوں نے حج سے ۳ روز قبل مکہ المکرمہ میں پیش آنے والے سانحے کو نہایت المناک اور دنیا بھر کے مسلمانوں میں اخوت اور بھائی چارگی کی فضا کو ختم کرنے کی ایک سازش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حج پر آئے ہوئے دنیا کے کونے کونے کے مسلمانوں نے اس واقعہ کو نہایت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ حج کے بعد فضائی راستے سے پہلی بحری جہاز سے واپس وطن آنے والے حاجیوں میں سے بعض سرکردہ افراد کی اکثریت نے حج کے موقع پر جلسے جلوس کی مخالفت کی اور کہا کہ یہی جلسہ اور جلوس اور نعرے بازی اور گروپ بندی اس سانحے کا سبب بنی۔ جب تک حج کے موقع پر سلسلہ نہیں تھا اس وقت تک ارض مقدس میں ہمیشہ امن رہا لیکن سیاست بازی کے زہر نے اب مکہ المکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس مقامات تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ان حاجیوں کی اکثریت نے ۶ ذوالحجہ کے دن مختلف مقامات سے نکلنے والے ایرانیوں کے جلوسوں کو پہلے سے طے شدہ منصوبہ بھی قرار دیا اور کہا کہ جلوس کے شرکاء مختلف سیاسی نعرے لگا رہے تھے اور مسلح بھی تھے۔ بعض حاجیوں نے بتایا کہ جلوس کے شرکاء نے حرم کعبہ سے تقریباً ڈھائی اور ۳ میل کے فاصلے پر واقع مسجد جن پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور تقریباً ایک لاکھ ۲۰ ہزار کے قریب افراد جنت المعلیٰ کے قریب جمع ہو گئے تھے اور ان کے رہنماؤں نے باقاعدہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ تقاریر بھی شروع کر دی تھیں جس کی حج کے دوران اجازت نہیں۔ ان دونوں واقعات کے بعد وہاں کے امن و امان نافذ کرنے والے اداروں نے کارروائی کی۔ ایک حاجی نے بتایا کہ اس حادثے میں کوئی پاکستانی جاں بحق نہیں ہوا البتہ پاکستان ہاؤس میں ۱۰ یا ۱۱ زخمی پاکستانیوں کی فہرست اس نے ضرور دیکھی ہے۔ کراچی کے حاجی سید شفیع محمد نے اس پورے واقعہ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ ۶ ذوالحجہ کے دن منیٰ سے واپس آ رہے تھے جب وہ جنت المعلیٰ کے قبرستان کے قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ مختلف مقامات سے مختلف قافلے جلوسوں کی شکل میں آ رہے ہیں جو ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ مجمع تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد کا ہو گیا۔ ان جلوسوں کی وجہ سے حرم سے آنے اور جانے والی تمام شاہراہیں بند ہو گئیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اہل جلوس مکہ المکرمہ پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے جس کو ناکام بنا دیا گیا۔ سینیٹر احمد میاں سومرو کے صاحبزادے محمد میاں سومرو نے بتایا کہ جس دن یہ واقعہ ہوا وہ مدینہ میں تھے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بہرحال اس واقعے سے تمام ممالک کے حاجیوں کو بڑا دکھ ہوا۔ انٹرنیشنل ایئرلائنز کے بکنگ ڈائریکٹر مسٹر توفیق چیچیلی نے کہا کہ وہاں حاجیوں میں یہ تاثر عام تھا کہ اہل جلوس مسلح تھے اور جب ان کا تصادم ہوا تو کچھ ان کی کارروائی سے جاں بحق ہوئے اور کچھ کچل کر ہلاک ہو گئے۔ چیمپئن کوئٹہ کے حاجی صالح محمد نے کہا کہ یہ واقعہ جب پیش آیا تو وہ حرم کعبہ میں موجود تھے۔ اصل واقعہ تو حرم سے دور مسجد جن اور جنت المعلیٰ کے قبرستان کے درمیان ہوا لیکن اس کی اطلاع فوری طور پر مکہ المکرمہ میں ہر جگہ پہنچ گئی جس پر حرم کے باہر ایرانیوں نے حرم کے دروازے بند کرنا شروع کر دیئے اور دنیا بھر کے حاجیوں کو اندر روکنے کی کوشش کی۔ اس پر حرم کے اندر حاجیوں میں افراتفری اور بھگدڑ مچ گئی۔ اور جب انہوں نے دروازہ کھولنے میں مزاحمت کی تو عام عازمین حج نے ان کا مقابلہ بھی کیا اور باقاعدہ نوبت ہاتھا پائی تک پہنچی۔ انہوں نے کہا کہ قصور سراسر جلوس نکالنے والوں کا تھا۔ چکوال کے حاجی محمد حسین باجوہ نے ۶ اگست کے واقعہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس وقت یہ واقعہ ہوا وہ حرم شریف میں تھے جو واقعہ کی جگہ "مسجد جن" سے تقریباً ۱۷ میل کے فاصلے پر ہے۔ انہیں حرم شریف میں دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں بعد ازاں انہیں جائے وقوعہ پر موجود ایک شخص نے بتایا کہ پولیس نے مظاہرین پر فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کے ذریعے پانی بھی پھینکا لیکن وہ منتشر نہیں ہوئے جس کے بعد آنسو گیس استعمال کی گئی۔ ایرانیوں کے ہاتھوں میں حاجیوں کیلئے مخصوص جو لٹے تھے ان کے نیچے بارود سلا ہوا تھا اور انہوں نے اسے سینہ طور پر استعمال بھی کیا۔ ہفتہ کو کراچی پہنچنے والے حاجیوں نے ۶ اگست کے واقعہ پر تحت السریٰ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حجاز مقدس کو سیاست کی آماجگاہ نہیں بنانا چاہئے۔ حاجیوں کا یہ بھی خیال تھا کہ ایرانی گزشتہ کئی برس سے مظاہرے کرتے آ رہے تھے اور سعودی حکومت کو اس سلسلے میں پہلے سے احتیاطی تدابیر اختیار کر لینا چاہئیں تھیں تاکہ یہ ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آتا۔ پاکستانی حاجیوں نے یہ بھی بتایا کہ ۶ اگست کے واقعہ کے بعد سیکورٹی کے انتظامات سخت کر دیئے گئے تھے۔ لاہور کے حاجی حافظ رفیع الدین نے بتایا کہ وہ وقوعہ کے دن مکہ المکرمہ میں تھے لیکن یہ واقعہ ان کے سامنے نہیں ہوا۔ بعض عینی شاہدین نے بتایا کہ تصادم کی اصل وجہ مسجد جن پر ایرانیوں کا قبضہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ سنا ہے کہ ایرانیوں کے احرام کے اندر خنجر اور چھرے تھے جن سے انہوں نے حملہ کیا۔ راولپنڈی کے راجہ امیر زمان نے کہا کہ اس واقعہ سے ہمارے سر دنیا بھر کی نگاہوں میں شرم سے جھک گئے ہیں۔ ہم ذلیل اور رسوا ہو گئے ہیں۔ حج کو سیاست کی نذر نہیں کرنا چاہئے۔

اور یہ حجاج کرام کے شہادتی بیان بھی اس چیز کی توثیق کر دیتا ہے کہ زیادہ غلطی ایران کی تھی، حقیقت میں یہ احتجاج مغرب کے خلاف نہیں بلکہ سعودیہ میں اپنے اثر و رسوخ قائم کرنے کے واسطے ایک کوشش تھی اور ایران اس کو اپنے ہی بنائے ہوئے ایک شیعہ مسلح ونگ کا کارنامہ بھی بتانے کی کوشش کرتا ہے لیکن ثبوت فراہم کرنے سے وہ لوگ بھی قاصر ہیں کیوں کہ یہ احتجاج ایرانی حکومت کے نمائندوں کی زیر نگرانی ہو رہا تھا اور سعودی حکومت نے کیوں ایرانیوں کو جان بوجھ کر قتل کرنا تھا جب انہوں نے خود احتجاج کی اجازت مکہ اور مدینہ دونوں میں دے دی تھی۔

بہر حال آج کے زمانے کے چند شیعہ لوگ بھی مان چکے ہیں کہ ایران ان کو مذہب شیعہ کے نام پر استعمال کرتا ہے اور ولایت فقیہ جیسے عقیدوں کو نکال کر شیعوں پر اپنی اجارہداری کو برقرار رکھا جاتا ہے اور اصل طاقت ایران میں ہے ہی مذہبی حلقے کے سپریم لیڈر کی صدر اور دیگر وریز جو ہیں وہ سب دنیا کے دیکھانے کے واسطے ہوتے ہیں حقیقی فیصلے تو سپریم لیڈر نے کرنے ہوتے ہیں جس کا اقرر خود ایران کے موجودہ دور کے وزییر خارجہ محمف جواد ظریف کے بھی لیک شدہ آڈیو میں کیاہے:

BBC NEWS | اردو

صفحۂ اول پاکستان آس پاس ورلڈ کھیل فن فنکار سائنس ویڈیو

جواد ظریف: ایرانی وزیر خارجہ کی منظر عام پر آنے والی آڈیو ٹیپ میں پاسداران انقلاب پر شدید تنقید اور الزامات

کسرا ناجی
بی بی سی فارسی

ایران کے وزیر خارجہ جواد ظریف کی ایک ایسی آڈیو ٹیپ منظرعام پر آئی ہے جس میں وہ ملک کی طاقتور سکیورٹی فورس پاسداران انقلاب پر شدید تنقید کر رہے ہیں۔

اس آڈیو میں وہ شکایت کر رہے ہیں کہ پاسداران انقلاب ملک کی خارجہ پالیسی پر حاوی ہے اور اسی نے ایران کو روس کی ایما پر شام کی جنگ میں دھکیلا ہے۔

جواد ظریف کی یہ آڈیو ٹیپ سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے اور لوگ اس پر حیران ہیں اور تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔

اس آڈیو میں سنی گئی باتیں لوگوں کی جانب سے بڑے عرصے سے کی جا رہی قیاس آرائیوں کی تصدیق کرتی ہیں۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ یہ ظریف جیسے تجربہ کار سفارتکار اور ایک ایسے شخص کی جانب سے کی گئی ہیں جو کہ نپی تلی بات کرتے ہیں اور ایران کے جارحانہ پالیسیوں کے پس منظر میں ایک اعتدال پسند شخص کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

وزیر بار بار یہ شکایت کرتے سنائی دیتے ہیں کہ پاسداران انقلاب نے ایران کی سفارتکاری اور خارجہ پالیسی کو خطے میں اپنی جنگی ضروریات کا ماتحت بنا رکھا ہے۔

وہ خاص طور پر اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ کس طرح پاسداران انقلاب کے سابق سربراہ قاسم سلیمانی اکثر ان کے پاس اپنے مطالبات لے کر آیا کرتے تھے۔ قاسم سلیمانی جنوری 2020 میں عراق میں امریکی ڈرون حملے میں ہلاک ہوگئے تھے۔

ظریف یاد کرتے ہیں کہ کس طرح سلیمانی چاہتے تھے کہ وہ روس کے وزیر خارجہ کے ساتھ ملاقاتوں میں ایک خاص موقف اپنائیں۔ ظریف کہتے ہیں کہ وہ جنرل سلیمانی ہی تھے جو ایران کو شام کی جنگ میں لے کر گئے کیوں کہ صدر پوتن چاہتے تھے کہ شامی حکومت کی حمایت میں کی جانے والی روس کی فضائی کارروائیوں کا ساتھ دینے کے لیے ایرانی فورسز وہاں زمین پر موجود ہوں۔

ظریف نے ان اطلاعات کی بھی تصدیق کر دی ہے کہ کس طرح شام میں اسلحہ اور فوج پہنچانے کے لیے سویلین طیاروں کا استعمال کیا گیا۔ ٹیپ میں وہ شکایت کرتے ہیں کہ سلیمانی نے ملٹری مقاصد کے لیے ایران کی قومی ایئرلائن 'ایران ایئر' کا استعمال کیا اور اس بات کا خیال نہیں رکھا کہ اس سے ملک کی ساکھ کو کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

جواد ظریف ٹیپ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ روسی وزیر خارجہ سرگئی لیوروف نے سنہ 2015 میں ایران کے روس سمیت چھ عالمی طاقتوں سے ہونے والے جوہری معاہدے کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ وہ الزام لگاتے ہیں کہ روس کبھی نہیں چاہتا تھا کہ ایران کے مغربی طاقتوں کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں۔

ان کے یہ الفاظ حیران کن ہیں کیوں کہ عام طور پر یہی دیکھا اور سمجھا گیا ہے کہ ان کے لیوروف کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور یہ کہ روس ایران کا ایک اہم اتحادی ہے۔

یہ آڈیو ٹیپ ایک ایسے وقت پر لیک ہوئی ہے جب ایران جوہری معاہدے پر دوبارہ عمل پیرا ہونے کے مقصد سے ویانا میں امریکہ کے ساتھ بالواسطہ مذاکرات کر رہا ہے۔ سنہ 2018 میں صدر ٹرمپ کی جانب سے لگائی گئی پابندیوں کے بعد ایران اس معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور یہ معاہدہ غیر فعال ہو گیا تھا۔

ظریف کہتے ہیں کہ پاسداران انقلاب بھی کبھی نہیں چاہتی تھی کہ یہ معاہدہ ہو اور اسے روکنے کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے گئے۔ انھوں نے ان کوشش کی مثال دیتے ہوئے دو واقعات کا ذکر کیا: ایک، میزائل تجربہ کیا گیا اور میزائل پر عبرانی زبان میں درج تھا کہ 'اسرائیل کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جانا چاہیے'۔ دوسرا، سنہ 2016 میں خلیج میں پیٹرول کر رہی دو امریکی کشتیوں پر سوار 10 امریکیوں کی حراست، ان کے مطابق اس معاہدے کو ناکام کرنے کی کوششیں تھیں۔

ظریف شکایت کرتے ہیں کہ پاسداران انقلاب نے انھیں کئی اہم موقعوں پر سائیڈ لائن کیا۔

وہ کہتے ہیں کہ جب 8 جنوری 2020 کو قاسم سلیمانی کی ہلاکت کے ردعمل میں امریکی فوجیوں کو نشانہ بنانے کے لیے ایران نے عراقی ملٹری اڈے پر حملہ کیا تو انھیں اس حملے کے دو گھنٹوں بعد اس کے بارے میں معلوم ہوا۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ اسی دن جب پاسداران انقلاب کے ائیر ڈیفینس یونٹ نے تہران سے پرواز کرنے والے یوکرین کے مسافر طیارے کو ظاہر غلطی سے نشانہ بنایا تو کمانڈر چاہتے تھے کہ وہ ایران کے قصوروار ہونے کی تردید کریں۔ اس واقعے میں 176 افراد ہلاک ہوئے تھے۔

ایران کی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ جواد ظریف کے بیانات کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا جا رہا ہے اور اگر ضرورت پڑی تو وہ پوڑا انٹرویو شائع کریں گے۔

وزارت خارجہ کے ترجمان کے مطابق وزارت کے پاس اس انٹرویو کی ریکارڈنگ نہیں ہے اور اس کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری وزارت کی نہیں ہے۔

ایرانی وزیر خارجہ نے جنرل قاسم سے متعلق اپنی لیک آڈیو پر معافی مانگ لی

ویب ڈیسک | اتوار 2 مئی 2021

جواد ظریف نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر اپنے وضاحتی بیان میں کہا کہ ایران کے عظیم لوگ جنرل قاسم سلیمانی سے محبت کرنے والے ہیں۔ میں گزشتہ ہفتے منظر عام پر آنے والی آڈیو کلپ پر معافی مانگتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جنرل قاسم سلیمانی کے اہل خانہ مجھے معاف کر دیں گے۔

ایران میں مقبولیت رکھنے والے وزیر خارجہ جواد ظریف نے دو ماہ بعد ہونے والے صدارتی الیکشن میں حصہ نہ لینے کا اعلان بھی کیا تاہم انہوں نے اس کی وجہ نہیں بتائی جس سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ آڈیو لیک ہونے کے بعد جواد ظریف کی مقبولیت اور حیثیت میں کمی واقع ہوئی ہے۔

گزشتہ ہفتے وزیر خارجہ جواد ظریف کی ایک آڈیو ریکارڈنگ لیک ہوئی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ جنرل قاسم سلیمانی کے روس کے ساتھ علیحدہ تعلقات پر اعتراض کیا تھا اور شام میں کارروائیوں کے لیے قومی ایئر لائن کا استعمال روکنے کی درخواست کی تھی جسے جنرل صاحب نے مسترد کر دیا تھا۔

سات گھنٹے کی آڈیو میں جواد ظریف بار بار یاد دہانی کراتے رہے کہ یہ انٹرویو پبلک کرنے کے لئے نہیں ہے۔ اپنی انسٹاگرام پوسٹ میں بھی جواد ظریف نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس انٹرویو کا ایک جملہ بھی عام کر دیا جائے گا تو میں ان باتوں کا کبھی تذکرہ نہیں کرتا۔

بات یہ سہی ہے کہ اصل حکومت ایران کے سپریم لیڈر اور قاسم سلیمانی کی تھی اور وہی اس ملک کا فیصلہ کرتے تھے صدر وزیروں کی حیثیت ایک ثانوی حیثیت ہے اسی وجہ سے جو الزامات لگائے جاتے تھے کہ ایران دہشتگردانہ کارروائیوں میں موجود و شریک ہے اور یہ سب عالمی طاقتوں کی ایما پر کر رہا ہے اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا قتل عام کر رہا ہے اس سب کی تصدیق اس آڈیو نے کر دی:

/ Live news

Iran's Khamenei says remarks by Zarif in audio leak 'big mistake'

Issued on: 02/05/2021 - 21:58

ہاں غلطی کیوں نا ہو تقیہ جو کھول دیا جواد ظریف نے یہ بڑے غلطی تو ہو گی۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔